گوجرانوالہ گوردوناتک پورہ سے احمد مبین صاحب لکھتے ہیں۔
آپ کے سب ناول ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر ہوتے ہیں۔ لیکن مجھے وہ ناول زیادہ پسند آتے ہیں۔ جن میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس دشمن ممالک میں جاکر وہاں کی ایسی تنصیبات تباہ کرتے ہیں جو مسلم ممالک کے لئے نقصان دہ ہو سکتی ہیں۔ آپ ایسے ناول زیادہ سے زیادہ لکھا کریں۔ ہاں ایک اور بات آپ سے پوچھنی ہے کہ جب کوئی مجرم تنظیم پاکیشیا آتی ہے تو وہ اپنے کام کا آغاز دارالحکومت سے کیوں کرتی ہے۔ کیا پاکیشیا میں اور بڑے شہر نہیں ہیں۔

احمد مبین صاحب۔ ناولوں کی پسندیدگی کے لئے مشکور ہوں۔ کسی بھی ملک کا دارالحکومت اس ملک کا مرکزی نقطہ ہوتا ہے۔ اور اس مرکزی نقطہ میں ہی پورے ملک کی سلامتی بند ہوتی ہے۔ اس لئے ایسے مشن جس کا تعلق پورے ملک سے ہو اس مرکزی نقطہ کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتے۔ امید ہے اب آپ کی الجھن دور ہو گئی ہو گی۔

اب اجازت دیجئے۔

والسلام

مظہر کلیم ایم۔ اے

عمران کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ڈیک میں چلنے والی ایک نئی کیسٹ سننے میں مگن تھا۔ کار خاصی تیز رفتاری سے ایک قدرے ناہموار سڑک پر دوڑ رہی تھی۔ لیکن کار کا سسپنشن اس قدر اچھا تھا کہ ناہموار سڑک کے باوجود کار کے اندر بالکل سکون تھا۔ دھیمی دھیمی موسیقی لہروں کی صورت میں نکل کر فضا کو انتہائی سحر انگیز بنا رہی تھی۔ اور عمران کا موڈ اس مدھر موسیقی کی وجہ سے خاصا خوشگوار ہو رہا تھا کہ اچانک کار کو ایک ہلکا سا دھچکا لگا۔ لیکن کار سنبھل گئی۔ شاید راستے میں کوئی گہرا کھڈ آگیا تھا جو موسیقی میں مست ہونے کی وجہ سے عمران کو نظر نہ آیا تھا۔ اگر کار کا سسپنشن اس قدر اچھا نہ ہوتا تو دھچکا اس قدر زوردار تھا کہ عمران یقیناً اچھل کر عقبی سیٹ پر جا گرتا۔ لیکن اچھے سسپنشن کی وجہ سے اُسے دھچکا بالکل ہلکا سا محسوس ہوا تھا۔ ایک لمحے کے لئے عمران کی پیشانی پر ناگواری کی لکیر نمودار ہوئی۔ لیکن دوسرے لمحے مدھر موسیقی نے اُسے پھر اپنے سحر میں جکڑ لیا۔

لیکن اُسی لمحے اس کی نظریں کار کے میٹر بورڈ پر پڑیں تو وہ بُری طرح چونک پڑا
اس نے ہاتھ بڑھا کر ڈیک آف کر دیا۔ کار کی چارجنگ لائٹ تیزی سے
جل بجھ رہی تھی اور انجن کی ہیٹ بتانے والی سوئی خطرے کے نشان کو کراس
کر کے تیزی سے اور آگے کی طرف بڑھتی جا رہی تھی۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے
ہوئے کار کو ایک سائیڈ پر کر کے روک دیا۔ لیکن ایک سائیڈ پر کار روکنے
کا بس اس نے تکلف ہی کیا تھا۔ کیونکہ اس ویران اور ناہموار سڑک پر
گذشتہ چھ میلوں سے اُسے کوئی اور سواری تو ایک طرف آدمی تک چلتا
ہوا نظر نہ آیا تھا۔ چارجنگ لائٹ کے جلنے بجھنے کا مطلب تھا کہ کار کے
جنریٹر اور فین کے درمیان موجود فین بیلٹ کام چھوڑ گئی ہے اور اب جنریٹر
بیٹری چارج نہیں کر رہا۔ اور چونکہ فین بیلٹ کے کام نہ کرنے کی وجہ سے
فین بھی بند ہو گیا ہے۔ اس لئے کار کے انجن کا کولنگ سسٹم بھی کام چھوڑ
گیا ہے۔ اور ریڈی ایٹر میں موجود پانی گرم ہو جانے کی وجہ سے انجن کا درجہ
حرارت بے حد بڑھتا جا رہا تھا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے
انجن بند کیا اور پھر بونٹ کھولنے کا بٹن پریس کر کے وہ کار کا دروازہ کھول
کر باہر نکلا تو لو کا زبردست تھپیڑا اس کے جسم سے ٹکرایا اور عمران نے
ہونٹ بھینچ لئے۔ کار ائیر کنڈیشنڈ تھی۔ اس لئے اندر تو موسم بے حد
خوشگوار تھا جب کہ باہر اس قدر آگ برس رہی تھی کہ جیسے یہ قطعہ
زمین جہنم کا ٹکڑا ہو۔ سورج بھی اس وقت عین سر پر تھا۔ اور اپنی پوری
آب و تاب سے چمک رہا تھا۔ عمران نے آگے بڑھ کر بونٹ اٹھایا۔
اور اُسے ہک کرنے کے بعد جب اس نے جھک کر فین بیلٹ کو دیکھا
تو اس کے منہ سے ایک طویل سانس نکل گیا۔ فین بیلٹ نے ڈھیلا پڑ کر
کام نہ چھوڑا تھا بلکہ وہ کٹ کر آدھا نیچے لٹک رہا تھا۔ اور آدھا اوپر پھنسا
ہوا تھا۔

"ہت تیرے کی ——— اس نے ابھی ٹوٹنا تھا" ——— عمران
نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور پھر واپس مڑا۔ اُسے معلوم تھا کہ ڈگی
میں فالتو فین بیلٹ ہمیشہ رکھا جاتا ہے۔ گرمی کی وجہ سے اس کا پورا جسم اتنی
دیر میں ہی پسینے سے شرابور ہو چکا تھا۔ لیکن ظاہر ہے بغیر فین بیلٹ بدلے وہ
گاڑی نہ چلا سکتا تھا۔ ورنہ بیٹری جلد ہی مکمل طور پر ڈاؤن ہو جاتی اور پھر نہ کار
چلتی اور نہ ایئر کنڈیشنڈ۔ لیکن ڈگی کھول کر اس نے جب اس جگہ کا جائزہ
لیا جہاں عام طور پر ایکسٹرا فین بیلٹ رکھا جاتا ہے تو وہ جگہ خالی تھی۔

"کیا مطلب ——— دس لاکھ کی گاڑی تو خریدی جا سکتی ہے پچاس روپے
کا فین بیلٹ نہیں خرید سکتے اور اب میں دس لاکھ کی گاڑی کو سر پر اٹھا
کر چلوں" ——— عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کی تیز نظریں ڈگی
کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں لیکن وہاں فین بیلٹ ہوتا تو نظر آتا۔ عمران
نے ایک جھٹکے سے ڈگی بند کی۔ اور پھر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ کہیں فون
میسر آ جائے تو وہ رانا ہاؤس فون کر کے جوزف کو کار سمیت بلوا لے۔ کیونکہ
اب یہاں ویرانے میں اُسے فین بیلٹ میسر آنے سے رہی اور فین بیلٹ
کے بغیر دس لاکھ کی گاڑی دو ٹکے کی بھی نہ تھی۔ وہ اس وقت دارالحکومت
کے شمال مغرب میں تقریباً تین سو کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ایک قصبے
نیلم نگر سے آ رہا تھا۔ نیلم نگر کے رئیس نواب لیاقت علی خان اس کی
والدہ کے دور کے رشتہ داروں میں سے تھے۔ اور ان کے ہاں کوئی
فنکشن تھا جس میں شرکت کرنے کے لئے عمران کی والدہ نے ثریا کے

ساتھ ساتھ عمران کو ساتھ چلنے کا حکم دیا تھا۔ کیونکہ ان کے نقطہ نظر سے
ننھیالی رشتہ داروں سے ان کے نپے کٹے ہوئے تھے اس لئے وہ
انہیں ساتھ لے جا کر اس رشتے کی تجدید کرنا چاہتی تھیں۔ اور پھر عمران
نے وہاں نہ جانے کے لئے لاکھ بہانے بنائے لیکن ظاہر ہے مسئلہ
اماں بی کے رشتہ داروں کا تھا۔ اس لئے اماں بی نے اس کی ایک نہ
سنی۔ اور پھر انہوں نے عمران کی سپورٹس کار میں جانے سے بھی انکار کر
دیا تھا ان کا کہنا تھا کہ وہ اس ڈبیا کو سرے سے کار ہی تسلیم نہیں کرتیں۔
اس میں تو پانوں کی دو گلوریاں بھی نہیں رکھی جا سکتیں۔ اور پھر ننھیالی
رشتہ داروں پر رعب جمانے کا بھی مسئلہ تھا۔ اس لئے انہوں نے
عمران کو یہ ڈبیا کار ساتھ لے جانے سے بھی منع کر دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ
اس کار کو دیکھ کر وہ لوگ کیا سمجھیں گے کہ وہ ٹٹ پونجیئے سے لوگ ہیں۔
جو کوئی اچھی سی کار بھی نہیں خرید سکتے۔ چنانچہ مجبوراً عمران کو سر رحمان کی
ذاتی بڑی کار میں نیلم نگر جانا پڑا۔ اور رعب داب کے لئے باوردی ڈرائیور
بھی ساتھ تھا۔ لیکن نیلم نگر جا کر عمران بے حد بور ہوا۔ کیونکہ وہاں سوائے
بوڑھے نواب لیاقت علی خان اور ان کے ہاتھ جوڑ فرمانبردار قسم کے
ملازموں کے اور کوئی مرد بھی نہ تھا۔ فنکشن عورتوں کا تھا اور نواب صاحب
کے ہاں پردے کی اتنی سختی سے پابندی تھی کہ زنان خانے میں کوئی مرد
تو ایک طرف مرغا بھی داخل نہ ہو سکتا تھا۔ بوڑھے نواب صاحب اتنا اونچا
سنتے تھے کہ عمران کا ان سے بات کرنے کا مطلب تھا کہ عمران بیک وقت
دس لاؤڈ سپیکر یکے بعد دیگرے ان کے کان سے فٹ کر کے بات
کرے تو نواب صاحب کو شاید مکھی کی بھنبھناہٹ جیسی آواز سنائی دے

ئے۔ ادھر جب دوسرے روز اُسے معلوم ہوا کہ اماں بی اور ثریا ابھی
یک ہفتہ مزید ٹھہریں گی تو اس نے واپسی کا اعلان کر دیا۔ لیکن اماں بی
نے ڈرائیور کو کار لے جانے سے منع کر دیا۔ کیونکہ ان کے مطابق
ڈرائیور کا اس طرح ان کے بغیر خالی کار لے جانا انتہائی بدشگونی تھی۔
اب عمران کے لئے اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہ رہ گیا تھا کہ وہ
نواب صاحب کی ذاتی کار پر دارالحکومت واپس جائے۔ چنانچہ جب
دوپہر کو نواب صاحب قیلولہ کے لئے اپنے خاص کمرے میں تشریف
لے گئے تو عمران نے ان کے منیجر نما ملازم سے کہا کہ نواب صاحب نے
اُسے ایک خاص چیز دارالحکومت سے لے آنے کا حکم دیا ہے اور
اپنی کار لے جانے کا کہا ہے۔ اب ظاہر ہے وہ ملازم عمران کو کیسے منع
کرتا۔ چنانچہ وہ ڈرائیور کو بلا لایا۔ لیکن عمران نے ڈرائیور کو دیکھتے ہی اس
کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔ ڈرائیور صاحب کی پیدائش نواب
صاحب سے بھی شاید بیس پچیس سال پہلے کی تھی اور عمران جانتا تھا کہ
اس ڈرائیور کے ساتھ بیٹھ کر جانے کا مطلب ہے کہ وہ اور نہیں تو
کم از کم ایک ہزار سال بعد دارالحکومت پہنچے گا۔ چنانچہ اس نے
فوراً ہی بہانہ بنایا کہ نواب صاحب نے اُسے اکیلے جانے کا حکم دیا
ہے۔ اور ڈرائیور سے چابیاں لے کر وہ چل پڑا۔ گاڑی واقعی بالکل
جدید ماڈل کی اور انتہائی قیمتی تھی۔ اس لئے ظاہر ہے عمران اطمینان
سے اُسے اڑاتا ہوا دارالحکومت کی طرف بڑھ گیا۔ مین سڑک تو ایک
طویل چکر کاٹ کر دارالحکومت جاتی تھی۔ اس لئے عمران نے شارٹ
کٹ کی خاطر ویرانے میں سے گزرتی ہوئی اس ناہموار اور گڑھوں

سے پُر سٹرک پر کار موڑ دی۔ لیکن اس شارٹ کٹ نے اب اُسے
پھنسا دیا تھا۔ گہرے گڑھے میں جمپ لگنے سے شاید فین بیلٹ کسی
چیز میں اٹک کر کٹ گیا تھا اور بزرگ ڈرائیور صاحب شاید ایکسٹرا
فین بیلٹ رکھنا فضول خرچی سمجھتے ہوں گے۔ اس لئے اب عمران
بے بس ہوا کھڑا تھا ورنہ پہلے اس کا پروگرام یہی تھا کہ وہ دارالحکومت
پہنچ کر جوزف کے ذریعے کار واپس بھجوا دے گا۔ اور جوانا دوسری کار
لے کر ساتھ چلا جائے گا۔ اس طرح واپسی میں وہ اکٹھے آجائیں گے لیکن
اب وہ انتہائی سخت گرمی میں کھڑا ادھر ادھر دیکھ رہا تھا اور پھر دور
درختوں کے ایک جھنڈ کے درمیان جب اُسے لکڑی کا ایک خوبصورت
اور جدید قسم کا ہٹ نظر آیا تو اس کے منہ سے سکون کا سانس نکل گیا
ہٹ کی ساخت بتا رہی تھی کہ وہاں خاصے جدید قسم کے لوگ رہتے
ہوں گے۔ اور اگر فون نہ بھی ہوا تو وہاں سے اُسے کوئی سواری آسانی
سے مل سکتی ہے۔ اس نے کار کا بونٹ بند کیا۔ دروازہ لاک کیا اور
پھر تیزی سے اس ہٹ کی طرف بڑھتا گیا۔ گرمی اس قدر شدید تھی
کہ اُسے اپنے جسم پر موجود ٹھنڈا سوٹ گرم بلکہ آگ سے بنا ہوا محسوس
ہونے لگ گیا تھا۔

"اس گرمی میں تو برف کے بنے ہوئے کپڑے پہننے چاہئیں۔ یہ
سائنسدان بھی عجیب ہیں۔ خلا میں جانے کے لئے تو عجیب و غریب
لباس ایجاد کرتے رہتے ہیں۔ لیکن برف کے کپڑے نہیں بنا دیتے
کہ اس گرمی میں آدمی اطمینان سے چل پھر تو سکے" ——— عمران نے
بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا جب وہ درختوں کے

جھنڈ میں داخل ہوا تو اُسے ایسے محسوس ہوا جیسے وہ واقعی آگ سے نکل
کر برف کے بلاک میں داخل ہو گیا ہے۔ ہٹ کی تمام کھڑکیاں اور
دروازے بند تھے۔ یوں لگتا تھا جیسے ہٹ ویران ہو۔ لیکن کھڑکی کے
شیشوں میں سے نکلنے والی روشنی اُسے بتا رہی تھی کہ اندر بلب جل رہا
ہے۔ ہٹ کے اوپر نہ صرف بجلی کا کنکشن موجود تھا بلکہ ٹیلی فون کی لائن
بھی اُسے نظر آرہی تھی۔ اور عمران مسکراتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے
ہٹ کے دروازے پر دستک دی۔ لیکن چند لمحوں تک جب کوئی
سامنے نہ آیا تو اس نے دوسری بار پہلے سے زیادہ زوردار
انداز میں دستک دی۔

"کمال ہے۔ شاید اس علاقے میں سارے بہرے ہی رہتے ہیں"
عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے دروازہ ایک
دھماکے سے کھل گیا۔ اور عمران دروازے میں کھڑی شخصیت کو دیکھ کر
بری طرح چونک پڑا۔ وہ لمبے قد کا ایک بوڑھا شخص تھا۔ سر بالوں
سے قطعی طور پر بے نیاز تھا۔ داڑھی مونچھیں بھی صاف تھیں۔ صرف
بھوؤں اور پلکوں کے سفید بال نظر آرہے تھے البتہ چہرے پر اس
قدر جھریاں تھیں کہ وہ انسان کا چہرہ لگنے کی بجائے کوئی گراموفون
ریکارڈ نظر آرہا تھا۔ لیکن ویسے بوڑھا خاصا صحت مند اور بھرپور تنومند
تھا۔ اس کا رنگ اس قدر سرخ تھا کہ جیسے کھال کے پیچھے
[illegible] رہی ہو۔

"کیا بات ہے۔ کون ہو تم" ——— بوڑھے نے انتہائی کڑکدار
لہجے میں کہا۔

"مم ——— مم ——— میرا نام علی عمران۔ ایم۔ ایس۔ سی۔ ڈی۔ ایس
آکسن ہے۔ بزرگوار" ——— عمران نے بوکھلائے ہوئے انداز میں جو
دیا۔

"بزرگوار ——— کون بزرگوار۔ خبردار جو تم نے مجھے بزرگوار کہا۔ اند
ہو۔ نظر نہیں آتا تمہیں۔ میں تمہیں بزرگ نظر آرہا ہوں" ——— بوڑ
نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ کھال کے پیچھے جلنے والی آگ کے
اور تیز ہو گئے تھے۔

"جی بہتر بے بی ——— اوہ سوری۔ بابا یہ آپ اردو والا بابا نہ
لیں پلیز۔ انگریزی میں بچے کو بابا کہتے ہیں۔ تو جناب بابا صاحب
نے ایک ٹیلی فون کرنا ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو" ——— عمران
گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں ہرگز اجازت نہیں دے سکتا۔ میرے پاس کوئی فالتو اجا
نہیں ہے کہ تم جیسے بھک منگے کو دے دوں۔ جاؤ کوئی اور درواز
بوڑھے نے پہلے سے زیادہ غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے سا
ایک دھماکے سے دروازہ بند ہو گیا۔

"آج شاید قسمت کچھ ضرورت سے زیادہ ہی خراب نظر آرہی ہے
ملتا ہے باون گزا ہی ملتا ہے" ——— عمران نے بے اختیار سر
پھیرتے ہوئے کہا۔ اور پھر دوسرے دروازے کی تلاش میں وہ
کے گرد چلنے لگا۔ عقبی طرف ایسا ہی ایک اور دروازہ تھا۔ عمران
اس پر دستک دی۔ لیکن ظاہر ہے اس بار پہلی ہی دستک زور
چند لمحوں بعد وہ دروازہ بھی ایک جھٹکے سے کھلا اور وہی بوڑھا در

پر موجود تھا۔

"جی فرمائیے ——— کون صاحب ہیں آپ" ——— بوڑھے نے انتہائی
نرم اور خلیق لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا۔

اور عمران واقعی اُسے اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگا۔ جیسے
اُسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آرہا ہو کہ یہ وہی بوڑھا ہے یا اس کا کوئی جڑواں
بھائی ہے۔

"ج ——— جی ——— فون کرنا ہے۔ اگر آپ اجازت دیں" ———
عمران کے منہ سے بے اختیار پہلے والا فقرہ نکل گیا۔

"اوہ ——— تشریف لائیے۔ آپ باہر کیوں کھڑے ہیں۔ آپ مہمان
ہیں اور مہمان تو رحمت کا فرشتہ ہوتا ہے۔ آیئے" ——— بوڑھا واقعی
دنیا کا سب سے خلیق انسان نظر آرہا تھا۔ بات کرنے کے ساتھ ہی
بوڑھا ایک طرف ہٹ گیا اور عمران قدم بڑھا کر اندر داخل ہوا تو اسے
واقعی یوں محسوس ہوا جیسے وہ جنت میں آگیا ہو۔ ہٹ ایئر کنڈیشنڈ تھا۔
اس لئے اندر کا ماحول انتہائی خوشگوار تھا۔ ہٹ انتہائی خوب صورت
انداز میں سجا ہوا تھا۔ لیکن عمران کو سامنے وہ دروازہ نظر نہ آرہا تھا جو
اس نے پہلے کھٹکھٹایا تھا۔ اس کی جگہ سپاٹ دیوار تھی اور دوسرے
لمحے عمران سمجھ گیا کہ یہ ہٹ دو حصوں میں تقسیم ہے۔

"تشریف رکھیں۔ میں حاضر ہوتا ہوں" ——— بوڑھے نے ایک
آرام دہ صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور عمران حیرت سے
کندھے اچکاتا صوفے پر بیٹھ گیا۔

"کمال ہے۔ آج کا تو باوا آدم ہی نرالا ہے" ——— عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا۔ چند لمحوں بعد وہ بوڑھا واپس آیا تو اس نے ہاتھ میں سرخ رنگ کے مشروب کے دو گلاس اٹھائے ہوئے تھے۔

"یہ لیجئے" ___ بوڑھے نے مسکراتے ہوئے ایک گلاس عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ اور دوسرا گلاس لے کر سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"یہ بہت اچھا مشروب ہے۔ آپ کی ساری تھکاوٹ دور ہو جائے گی" ___ بوڑھے نے کہا۔ اور خود مشروب کی چسکیاں لینی شروع کر دیں۔ عمران نے بھی چسکی لی۔ مشروب واقعی اچھا تھا۔ اس لئے جلد ہی اس نے گلاس خالی کر کے میز پر رکھ دیا۔

"شکریہ" ___ عمران نے کہا۔ ویسے اس نے جان بوجھ کر لفظ بزرگوار نہ کہا تھا کہ بوڑھے کا دماغ کہیں پھر نہ الٹ جائے۔ اب تک کے واقعات سے اس نے یہی نتیجہ نکالا تھا کہ بوڑھا اس دروازے پر اس لئے غصہ کھا گیا تھا کہ عمران نے اُسے بزرگوار کہا تھا۔

"ہاں۔ اب تعارف ہو جائے۔ میرا نام ہاشم خان ہے" ___ بوڑھے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے علی عمران، ایم۔ ایس۔ سی۔ ڈی۔ ایس۔ سی (آکسن) کہتے ہیں۔ یہاں قریب ہی میری کار خراب ہو گئی ہے۔ آپ کا ہٹ نظر آیا تو میں ادھر آ گیا۔ تاکہ یہاں سے فون کر کے دارالحکومت سے دوسری گاڑی منگوا لوں" ___ عمران نے بڑے محتاط انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اُسے دراصل کسی بھی لمحے بوڑھے کے بگڑ جانے کا خطرہ تھا اور اس قدر خوفناک گرمی میں وہ اب پیدل دارالحکومت جانے

کے تصور سے ہی خوفزدہ سا تھا۔

"آپ کی کار میں کیا خرابی ہو گئی ہے" ___ بوڑھے نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ویسے وہ عمران کی ڈگریوں سے ذرا برابر بھی متاثر نظر نہ آ رہا تھا اور نہ ہی اس نے اس پر کوئی تبصرہ کیا تھا۔

"فین بیلٹ ٹوٹ گیا ہے" ___ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر تو واقعی مسئلہ بن گیا۔ لیکن یہاں پہلے فون ضرور تھا لیکن پھر میں نے کٹوا دیا۔ کیونکہ میری ریسرچ میں وہ حارج ہوتا تھا" ___ بوڑھے ہاشم خان نے فکر مند لہجے میں کہا۔

"ریسرچ ___ کس موضوع پر ریسرچ کر رہے ہیں آپ" ___ عمران نے ریسرچ کا نام سن کر چونکتے ہوئے پوچھا۔

"میری ریسرچ کا موضوع چھپکلی کی ٹانگیں ہیں۔ اور میں گزشتہ دس سالوں سے اس پر ریسرچ کر رہا ہوں۔ اور اسی ریسرچ کی خاطر میں یہاں اکیلا رہتا ہوں۔ ویسے یہاں قریب ہی میری جاگیر ہے جو اب میرے بیٹوں کی نگرانی میں ہے۔ ہفتے میں دو بار ملازم آ کر مجھے کھانے پینے کی اشیا اور دوسرا ضروری سامان پہنچا جاتے ہیں" ___ بوڑھے ہاشم خان نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کی ریسرچ کے مطابق چھپکلی کی کتنی ٹانگیں ہوتی ہیں" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میری ریسرچ کا موضوع چھپکلی کی ٹانگوں کی تعداد نہیں ہے۔ بلکہ موضوع یہ ہے کہ آخر چھپکلی کی ٹانگیں کیوں ہیں جب کہ سانپ کی کیوں نہیں ہیں۔ اور مجھے یقین ہے کہ اس ریسرچ کے مکمل ہونے

کے بعد سانپ کی ٹانگیں وجود میں آجائیں گی اور چھپکلی کی ٹانگیں غائب ہو
جائیں گی" ۔۔۔ بوڑھے ہاشم خان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں
جواب دیتے ہوئے کہا ۔
" لیکن آپ نے اپنی ریسرچ کے لئے چھپکلی اور سانپ کو کیوں
منتخب کیا ہے ۔ آپ انسانوں پر بھی تو ریسرچ کر سکتے تھے ۔ کہ آخر
انسان کی ٹانگیں کیوں ہیں ۔ جب کہ وہ بغیر ٹانگوں کے بھی چل سکتا ہے
میرا مطلب ہے کار میں سوار ہو کر" ۔۔۔ عمران نے کہا ۔
" ہاں ۔ ہو تو سکتا تھا یہ موضوع ۔ لیکن انسان اپنے متعلق تو ریسرچ
کر سکتا ہے ۔ چھپکلی اپنے متعلق ریسرچ نہیں کر سکتی ۔ اس لئے مجھے
مجھے اس پر ریسرچ کرنی پڑ رہی ہے " ۔۔۔ بوڑھے ہاشم خان
نے بڑے فلسفیانہ انداز میں جواب دیا اور عمران بے اختیار ہنس
دیا ۔ واقعی ہاشم خان کا جواب خاصا فکر انگیز تھا ۔
" اچھا جناب ۔ آپ کی اس مہمان نوازی کا بے حد شکریہ ۔ اب
چلنا ہی چاہیے " ۔۔۔ عمران نے صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا ۔
" بیٹھو ۔۔۔ تمہارا آئیڈیا مجھے اب پسند آرہا ہے ۔ ٹھیک ہے
مجھے انسانوں کی ٹانگوں پر بھی ریسرچ کرنی چاہیئے ۔ جب تم آ ہی گئے ہو
تو پھر کیوں نہ میں ابھی سے ریسرچ شروع کر دوں ۔ ظاہر ہے اس
کے لئے مجھے تمہاری ٹانگیں کاٹنی پڑیں گی تب ہی ریسرچ ہو سکے گی
بیٹھو میں اندر سے کلہاڑی لے آتا ہوں ۔ بس صرف چند منٹ کی
بات ہے " ۔۔۔ بوڑھے نے بھی اٹھتے ہوئے کہا ۔ اس کا لہجہ ایسا
تھا جیسے وہ کوئی عام سی بات کر رہا ہو ۔

" ٹھیک ہے ۔ لے آئیں کلہاڑی ۔ ویسے نوجوان ٹانگوں کی بجائے
بوڑھی اور تجربہ کار ٹانگیں ریسرچ میں زیادہ کام آئیں گی ۔ اور میں آپ
کی ٹانگیں کاٹنے میں مدد دینے کو تیار ہوں تاکہ کل جب آپ کی ریسرچ
پر دنیا آپ کو عظیم فلاسفر کے نام سے یاد کرے تو اس عظمت میں تھوڑا
ساحصہ میرا بھی ہو جائے " ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ۔
ویسے اُسے اب مکمل طور پر یقین ہو گیا تھا کہ بوڑھے کے دماغ کا ایک
نہیں بلکہ کئی پیچ بیک وقت ڈھیلے ہیں ۔
" مجھے کوئی اعتراض نہیں ۔ لیکن تمہارے پاس تو کار ہے ۔ اور تم نے
خود ہی کہا ہے کہ جب کار ہو تو ٹانگوں کی کیا ضرورت رہ جاتی ہے ۔ اور
اور میرے پاس کار نہیں ہے " ۔۔۔ بوڑھے نے باقاعدہ دلیل
دیتے ہوئے کہا ۔
" لیکن کار کا فین بیلٹ ٹوٹ چکا ہے ۔ اس لئے اب وہ بے کار
ہو چکی ہے " ۔۔۔ عمران نے جواب دیا ۔
" فین بیلٹ ٹوٹ گیا ہے تو کوئی بات نہیں ۔ میں اپنی حویلی سے
کار منگوا دیتا ہوں ۔ ایمرجنسی کے لئے میرے پاس واکی ٹاکی موجود ہے "
بوڑھے نے کہا اور عمران بے اختیار خوشی سے اچھل پڑا ۔
" اوہ ۔ پھر مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے ۔ آپ کار منگوا لیں پھر اطمینان
سے ٹانگیں کاٹ کر رکھ لیں ۔ ظاہر ہے کار کے آنے کے بعد مجھے ٹانگوں
کی کیا ضرورت رہے گی " ۔۔۔ عمران نے کہا ۔
" اوہ ۔ تم واقعی اچھے آدمی ہو جو اس قدر اہم ریسرچ میں مدد دے
رہے ہو ۔ بیٹھو میں واکی ٹاکی پر ابھی کار منگواتا ہوں " ۔۔۔ بوڑھے

نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور واپس چلا گیا۔ جبکہ اب عمران اطمینان سے صوفے پر بیٹھ گیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ بعض اوقات واقعی مسئلہ ایسے حل ہو جاتا ہے۔ کہ قدرت کے انتظام پر آدمی بے اختیار عش عش کر اٹھتا ہے۔ اب اگر وہ ٹانگوں پر ریسرچ کی بات نہ کرتا تو اُسے کبھی بھی یہ خیال نہ آتا کہ بوڑھے کے پاس واکی ٹاکی ہے اور وہ کار منگوا سکتا ہے۔ اس طرح اب وہ شدید گرمی میں کم از کم بیس پچیس میل کا پیدل سفر کرنے سے بچ گیا تھا۔ کیونکہ بیس پچیس میل کا سفر کر کے ہی وہ اس سڑک پر پہنچتا جہاں سے اُسے دارالحکومت کے لئے کوئی بس مل سکتی تھی۔

" کار آرہی ہے۔ دس منٹ میں آجائے گی "۔۔۔ تھوڑی دیر بعد بوڑھے ہاشم خان نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔ اس نے ہاتھ میں ایک کلہاڑی پکڑی ہوئی تھی۔ جس کا پھل انتہائی خوفناک حد تک تیز تھا۔

" اوہ اچھا ۔۔۔ لیکن یہ کلہاڑی آپ نے کیوں اٹھا رکھی ہے " عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میرا خیال ہے جب تک کار آئے ہمیں ۔۔ ٹانگیں کاٹنے والا کام مکمل کر لینا چاہیئے "۔۔۔ بوڑھے نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

" ہاں ہاں ۔۔ بالکل۔ لیکن یہ کلہاڑی پہلے بھی کہیں استعمال ہوئی ہے "۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

" پہلے۔ ہاں۔ اس سے میں چھپکلیوں کی ٹانگیں کاٹتا ہوں۔ کیوں " ہاشم خان نے چونک کر کہا۔

" اوہ ۔۔۔ پھر تو یہ بے کار ہے۔ چھپکلی کی ٹانگیں کاٹنے والی کلہاڑی سے انسان کی ٹانگیں کاٹی گئیں تو ساری ریسرچ خراب ہو جائے گی اور پھر لوگ کہیں گے کہ ہاشم خان جیسے قابل آدمی کو ریسرچ کرنی نہیں آتی "۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اوہ اوہ ۔۔۔ پھر کیا کیا جائے۔ میرے پاس اور کلہاڑی بھی نہیں ہے "۔۔۔ ہاشم خان واقعی بے حد پریشان ہو گیا۔

" اور کلہاڑی بھی بالکل نئی ہونی چاہیئے۔ اس کی دھار پر کسی نے اب تک انگلی بھی نہ پھیری ہو۔ ورنہ جراثیم کٹی ہوئی ٹانگوں میں گھس کر ساری ریسرچ خراب کر دیں گے "۔۔۔ عمران نے لقمہ دیتے ہوئے کہا۔

" بالکل بالکل ۔۔۔ اوہ۔ تم تو خاصے ذہین ہو۔ اگر تم بھی میرے اسسٹنٹ کے طور پر ریسرچ کرو تو یقیناً میری ریسرچ کامیاب رہے گی "۔۔۔ ہاشم خان کچھ ضرورت سے زیادہ ہی متاثر نظر آنے لگ گیا تھا۔

" اوہ جناب۔ یہ تو میری خوش قسمتی ہو گی۔ بس ٹھیک ہے۔ میں کار میں دارالحکومت جا کر وہاں سے ایسی کلہاڑی خریدتا ہوں جو صحیح معنوں میں ریسرچ میں کام آسکے۔ لیکن رقم کا مسئلہ ہے "۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" اوہ اوہ ۔۔۔ ویری گڈ۔ یہ ٹھیک رہے گا۔ رقم کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ ہاشم خان اپنی پوری جائیداد بھی ریسرچ پر لگا سکتا ہے۔ تم کلہاڑی لے آؤ۔ اور ساتھ بل بھی لیتے آنا۔ میں کوشش کروں گا کہ میرا منیجر جلد ہی بل پاس کر دے "۔۔۔ بوڑھے ہاشم خان نے کہا۔

اور عمران نے سر ہلا دیا۔ بوڑھا ہاشم خان نقد رقم خرچ کرنے کے موڈ
میں نہ تھا اُسی لمحے باہر سے کار کی آواز سنائی دی۔

" اوہ۔ کار آ گئی " ـــــــ بوڑھے ہاشم خان نے چونک کر کہا۔ اور
پھر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران بھی ایک طویل سانس
لیتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ بوڑھے نے دروازہ کھولا تو یک لخت دو غنڈہ ٹائپ
مقامی نوجوان بوڑھے ہاشم خان کو دھکیلتے ہوئے اندر داخل ہو گئے
ان دونوں نے چمڑے کی جیکٹیں پہنی ہوئی تھیں۔ اور ان کے ہاتھوں میں
بھاری ریوالور چمک رہے تھے۔

" خبردار۔ اگر تم نے کوئی حرکت کی " ـــــــ ایک نوجوان نے انتہائی
غصیلے لہجے میں کہا۔

" تم پھر آ گئے۔ میں نے کہہ دیا ہے کہ میرے پاس کوئی نقشہ نہیں
ہے۔ اور تم نے تلاشی بھی لے لی تھی " ـــــــ بوڑھے ہاشم خان
نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تم نے ہمیں خوب چکر دیا ہے بوڑھے بگلے۔ اور ہم تمہیں احمق سمجھ کر
واپس چلے گئے تھے۔ لیکن اب ہم خالی ہاتھ واپس نہیں جائیں گے۔
ہم نے تمہاری لاش اور وہ نقشہ ہر صورت میں باس کے سامنے پیش
کرنا ہے۔ ورنہ وہ ہمیں جان سے مار ڈالے گا " ـــــــ ایک نوجوان
نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

" کس باس کی بات کر رہے ہو " ـــــــ بوڑھے ہاشم خان نے
چونکتے ہوئے کہا۔

" جونی ـــــــ کیوں وقت ضائع کر رہے ہو۔ دونوں کو ختم کر دو پھر اطمینان

سے سارے ہٹ کو اکھاڑ پھینکیں گے " ـــــــ دوسرے نوجوان نے
انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ عمران کچھ سمجھتا یکلخت
دو دھماکے ہوئے اور پہلے آنے والے دونوں نوجوان چیختے ہوئے اچھل
کر منہ کے بل نیچے گرے۔ ان کے ہاتھوں سے ریوالور نکل کر دور جا
گرے تھے۔

" اوہ۔ ویل ڈن بابر۔ تم وقت پر پہنچے ہو " ـــــــ بوڑھے نے خوش
ہوتے ہوئے کہا۔

" اس کا کیا کرنا ہے " ـــــــ بابر نے کرخت لہجے میں عمران کی
طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ جو بوڑھے کے ساتھ ہی ایک طرف خاموش
کھڑا تھا۔

" اوہ ـــــــ اسے رہنے دو۔ یہ غلط آدمی نہیں ہے۔ میں پہلے ہی سمجھا
تھا کہ یہ بھی واٹر برنس کا آدمی ہے۔ لیکن یہ تو واقعی کوئی احمق سا نوجوان ہے۔
تو میں نے بلایا تو تمہیں اس کے لئے تھا۔ لیکن اب تم ان دونوں کو اٹھا کر
لے جاؤ۔ البتہ ان کی کار یہ نوجوان لے جائے گا۔ اس طرح اس کا
بھی مسئلہ حل ہو جائے گا اور ہمارا بھی " ـــــــ بوڑھے نے بڑے
ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے " ـــــــ بابر نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور ریوالور
جیب میں ڈال کر وہ فرش پر پڑے ہوئے ان دونوں نوجوانوں کی طرف
بڑھا جو اب تک ساکت ہو چکے تھے۔ اس نے ان دونوں کو بیک وقت
ٹانگوں سے پکڑا اور گھسیٹتا ہوا دروازے سے باہر لے گیا۔

" اب تم بھی جا سکتے ہو مسٹر ـــــــ پہلے ہی تمہاری وجہ سے میرا بہت

سا وقت ضائع ہو گیا ہے" ــــ بوڑھے نے اس بار عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"یہ واٹر پرنس کون ہے۔ اور آپ سے کیا چاہتا ہے" ــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم اس چکر میں نہ پڑو نوجوان۔ اور جا کر شکرانے کی نفلیں پڑھو۔ کہ مجھے تمہاری معصومیت پر یقین آگیا ہے۔ ورنہ میں نے بابر کو اس لئے بلایا تھا کہ میں تمہارا خاتمہ کر دوں اور وہ تمہاری لاش لے جا کر کہیں دور پھینک دے۔ اور میں کلہاڑی اس لئے لایا تھا کہ اگر تم واقعی مجرم ہو تو پھر ظاہر ہے تمہارے چہرے کے تاثرات کلہاڑی دیکھ کر سامنے آجائیں گے۔ لیکن تم واقعی معصوم سے آدمی ہو" ــــ ہاشم خان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میں نے پوچھا ہے کہ واٹر پرنس کون ہے" ــــ عمران کا لہجہ پہلے سے زیادہ سرد ہو گیا۔

"تو تم نہیں جاؤ گے۔ ٹھیک ہے پھر اس دنیا سے ہی جاؤ" ــــ بوڑھے ہاشم خان نے انتہائی پھرتی سے ریوالور نکالا اور دوسرے لمحے دھماکہ ہوا۔ لیکن عمران بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر ایک طرف ہو گیا اور گولی سامنے لکڑی کی دیوار میں گھس گئی۔ ہاشم خان کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات پھیلنے لگے۔

"اوہ۔ اس قدر پھرتی۔ کمال ہے۔ ٹھیک ہے۔ اس قدر پھرتیلے آدمی کو زندہ رہنے کا حق دیا جا سکتا ہے" ــــ ہاشم خان نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر ریوالور واپس جیب میں ڈال لیا۔

"لیکن اگر تم نے میرے سوال کا جواب نہ دیا تو پھر میں تمہیں زندہ رہنے کا حق نہ دوں گا" ــــ عمران نے یک لخت غراتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ہاتھ میں بھی ریوالور چمکنے لگا۔

"شاید زندگی میں پہلی بار میرا اندازہ غلط ثابت ہوا ہے۔ تم جتنے احمق نظر آرہے تھے اتنے احمق نہیں ہو۔ اب تم پہلے بتاؤ گے کہ تم دراصل کون ہو اور یہاں کیوں آئے ہو۔ کس نے بھیجا ہے تمہیں" ہاشم خان کا لہجہ بدل گیا ویسے وہ عمران کے ریوالور سے قطعاً خوفزدہ نظر نہ آرہا تھا۔

"پہلے میرے سوال کا جواب دو" ــــ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ بوڑھا کافی دیر تک غور سے اسے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے اس طرح کندھے جھٹکے جیسے کسی فیصلے پر پہنچ گیا ہو۔

"واٹر پرنس ایک بین الاقوامی تنظیم واٹر پاور کا رکن ہے۔ واٹر پاور کے سامنے دنیا کی بڑی بڑی حکومتیں بے بس ہو جائیں گی۔ لیکن ہاشم خان بے بس نہیں ہو سکتا۔ یہ ٹھیک ہے کہ اس نے مجھے تلاش کر لیا ہے۔ لیکن اب میں یہ جگہ چھوڑ دوں گا۔ اور پھر ہاشم خان تک اس کے آکٹوپس کی طرح پھیلے ہوئے ہاتھ نہ پہنچ سکیں گے" ــــ ہاشم خان نے کہا۔

"وہ کیوں آپ کو تلاش کر رہا ہے" ــــ عمران نے دوسرا سوال کیا۔

"اس لئے کہ میں واٹر پاور کا باغی ہوں۔ میں بھی کچھ عرصہ پہلے واٹر پرنس تھا۔ لیکن پھر واٹر پاور کی اصلیت ایک دن اتفاق سے میرے

سامنے آ گئی۔ واٹر پاور اصل میں یہودی تنظیم ہے اور یہودیوں کے مفادات کے لئے قائم کی گئی ہے۔ اور ظاہر ہے یہودیوں کا اصل ٹارگٹ مسلمانوں کا خاتمہ ہے۔ اور کم از کم میں یہ برداشت نہ کر سکتا تھا۔ چنانچہ میں نے بغاوت کر دی۔ واٹر پاور کا ایک پورا سیکشن میں نے تباہ کر دیا۔ اور پھر میں فرار ہو گیا۔ لیکن واٹر پاور بھوت کی طرح میرے پیچھے لگی رہی میں دنیا کے ہر ملک میں چھپتا پھرا۔ لیکن اس کے آدمی مجھے تلاش کر لیتے اور مجھے وہاں سے فرار ہونا پڑتا۔ آخر کار میں نے سوچا کہ اس طرح کام نہیں چلے گا۔ چنانچہ میں واپس اپنے ملک پاکیشیا آ گیا اور میں نے یہاں واٹر پاور کے مقابلے کے لئے ایک تنظیم بنانی شروع کر دی۔ تاکہ میں اس تنظیم کی مدد سے واٹر پاور کا مکمل طور پر خاتمہ کر دوں۔ بابر میری تنظیم کا رکن ہے۔ میں یہاں اکیلی جگہ پر ہٹ بنا کر ایک احمق بوڑھے کے روپ میں چھپا ہوا ہوں۔ آج صبح یہ دونوں نوجوان آ گئے۔ میں نے انہیں احمق بن کر ٹال دیا۔ پھر تم آ گئے۔ پہلے تو مجھے شک پڑا۔ کہ تمہارا تعلق بھی واٹر پاور سے ہے۔ لیکن تمہارے چہرے کی معصومیت مجھے بتا رہی تھی کہ تم مجرم نہیں ہو۔ چنانچہ میں نے تمہیں جانچنا شروع کر دیا۔ لیکن جب تم نے کار کا بہانہ کر کے یہاں سے واپس جانے کا کوئی اشارہ نہ دیا تو میں اس نتیجے پر پہنچا کہ تم اس طرح احمق بن کر یہاں رہنے اور میری اصلیت جاننے کے لئے آئے ہو۔ چنانچہ میں نے بابر کو بلا لیا لیکن میرا تجربہ کہہ رہا تھا کہ تم ایسے نہیں ہو۔ چنانچہ میں نے کلہاڑی لا کر تمہیں آزمایا اور پھر مجھے یقین ہو گیا کہ میرا اندازہ غلط ہے۔ تم واقعی معصوم آدمی ہو۔ اس دوران یہ دونوں پھر آ گئے۔ اور ابھی میں

ن کے خلاف حرکت میں آنے ہی والا تھا کہ بابر نے ان کا خاتمہ کر دیا" ——— ہاشم خان نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" وہ کسی نقشے کی بات کر رہے تھے" ——— عمران نے اُسی طرح سرد لہجے میں پوچھا۔

" وہ احمق سمجھتے ہیں کہ میرے پاس واٹر پاور کے ہیڈ کوارٹر کا نقشہ ہو گا" ——— بوڑھے ہاشم خان نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" میں یہ بات تسلیم نہیں کر سکتا۔ کہ آپ ساری تفصیل کسی اجنبی کو بتائیں گے۔ اس لئے اصل بات بتائیں" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور ہاشم خان بے اختیار ہنس پڑا۔

" تمہاری بات درست ہے۔ میں نے جان بوجھ کر یہ سب کچھ بتایا ہے۔ تمہاری پھرتی بتا رہی ہے کہ تمہارا تعلق لازماً یہاں کی کسی خفیہ ایجنسی سے ہو گا۔ شاید سیکرٹ سروس سے ہو۔ یہاں کی سیکرٹ سروس کی کارکردگی سے واٹر پاور بھی خوفزدہ رہتی ہے۔ اور خاص طور پر کوشش کی جاتی ہے کہ واٹر پاور کے متعلق یہاں کی سیکرٹ سروس کو پتہ نہ چلے۔ میں بھی یہی چاہتا تھا کہ کسی طرح یہاں کی سیکرٹ سروس سے رابطہ قائم ہو جائے۔ لیکن باوجود کوشش کے میں آج تک سیکرٹ سروس کے کسی رکن کو تلاش نہ کر سکا۔ چنانچہ میں نے اپنی تنظیم بنانی شروع کر دی۔ لیکن جس طرح مجھے یہاں ٹریس کر لیا گیا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ واٹر پاور اب میری راہ پر چل نکلی ہے۔ اور میری تنظیم جو صرف فی الحال دس آدمیوں پر مبنی ہے۔ اس کا مقابلہ

کسی صورت میں نہیں کرسکتی۔ اس لئے جب میں نے تمہاری بے پن
پھرتی دیکھی تو فوراً ہی اپنے ذہن میں ایک فیصلہ کرلیا کہ اگر تم سیکرٹ
سروس کے رکن نہ بھی ہوئے تو تم سے سیکرٹ سروس کے کسی
رکن کا پتہ چلایا جاسکتا ہے۔ کیونکہ کوئی عام آدمی اس طرح دو آدمیو
کے مرنے کے بعد اتنے اطمینان سے یہاں نہیں ٹھہر سکتا وہ لاز
خوفزدہ ہوکر یہاں سے بھاگنے کی کرتا۔ اور پھر کسی عام آدمی کو واٹر پرنس
سے کیا دلچسپی ہوسکتی ہے۔ اب تم مجھے بتاؤ کہ تم دراصل کون ہو" ۔۔۔
ہاشم خان نے کہا۔

"کیا یہ واٹر پرنس مقامی آدمی ہے۔ یہ دونوں نوجوان تو مقامی
اور پھر انہوں نے باس کی بات کی تو آپ نے چونک کر ان سے پوچھا
کہ کس باس کی بات کر رہے ہو" ۔۔۔ عمران نے اسی طرح سنجید
لہجے میں کہا۔

"پورے ایشیا کے لئے ایک واٹر پرنس ہوگا۔ اور اس کا
ہیڈکوارٹر سنجانے کہاں ہو۔ ویسے یہ لوگ ۔۔۔ خود سامنے نہیں
آتے۔ جس جگہ انہوں نے کام کرنا ہو۔ یہ وہاں کے مقامی غنڈوں کو
بھاری معاوضہ دے کر کام کراتے ہیں۔ اس لئے میں نے چونک
کر باس کی بابت پوچھا تھا تاکہ کم از کم مجھے پتہ چل جائے کہ یہاں
انہوں نے کس گروپ کو خریدا ہے۔ اور میں اپنی تنظیم کے ذریعے اس
گروپ کا خاتمہ کرادوں۔ لیکن بابر نے اچانک ان کا خاتمہ کردیا" ۔۔۔
ہاشم خان نے جواب دیا۔

"آپ سیکرٹ سروس کو کیوں تلاش کرنا چاہتے ہیں" ۔۔۔ عمر

نے پوچھا۔

"میں دراصل یہ چاہتا تھا کہ سیکرٹ سروس کے چیف سے مل
کر اسے واٹر پاور کے متعلق جو کچھ جانتا ہوں بتادوں۔ اس طرح میرے
ضمیر کا بوجھ ہلکا ہوجائے گا۔ اور پھر میں اطمینان سے مرسکوں گا۔ ویسے
بھی اب میں بوڑھا ہوچکا ہوں اور بھاگ بھاگ کر اور چھپ چھپ کر اب
تک آچکا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ سیکرٹ سروس اس واٹر پاور
خاتمہ کرسکتی ہے۔ واٹر پاور ابھی تک ایکشن پوزیشن میں نہیں آئی۔
ی وہ دنیا پر قبضے کی تیاریوں میں مصروف ہے" ۔۔۔ ہاشم خان
نے جواب دیا۔

"آپ نے اب تک کیا کیا کوششیں کی ہیں اس کے لئے" ۔۔۔
ان نے پوچھا۔

"ایک بار کوشش کی تھی۔ یہاں کی سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر
سر رحمان سے ۔۔۔ نیلم نگر کے رئیس نواب لیاقت علی خان
رشتہ داری ہے۔ ان کے ذریعے میں ان سے ایک بار ملا تھا۔
نے انہیں ٹٹولنے کی کوشش کی لیکن وہ اس معاملے میں بے خبر
اور مجھے کوئی ذریعہ نظر نہ آیا تو میں خاموش ہوگیا" ۔۔۔ ہاشم خان
ہا۔ اور عمران مسکرادیا۔ اس نے ریوالور جیب میں رکھ لیا۔

"گر آپ نے اندازے کی غلطی ہوئی ہے ہاشم خان تو مجھ سے
ندگی میں پہلی بار اندازے کی غلطی ہوئی ہے۔ میں بھی آپ کو ایک
ڑھا سمجھا تھا۔ لیکن اب مجھے احساس ہوا ہے کہ آپ واقعی انتہائی
ے آدمی ہیں۔ ان دونوں غنڈوں کا تعلق ایک بار سے ہے۔ میں

انہیں پہچانتا ہوں۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ میں سر رحمان کا لڑکا ہوں۔ او
سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو سے میری پرانی یاد اللہ ہے
عمران نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے بیٹھنے کا انداز ایسا تھا
وہ کھڑے کھڑے تھک گیا ہو۔

"اوہ ۔۔۔ کیا تم درست کہہ رہے ہو۔ واقعی درست کہہ رہے
میں کیسے تسلیم کر لوں" ۔۔۔ ہاشم خان نے ہونٹ چباتے ہو
کہا۔ وہ بھی اب بیٹھ گیا تھا۔

"ایک تو مصیبت ہے کہ آپ کے یہاں فون نہیں ہے ورنہ
سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان سے آپ کی بات کرا دیتا۔ اور
کو یقین آجاتا" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان۔ ان کا اس معاملے
کیا تعلق" ۔۔۔ بوڑھے ہاشم خان نے چونکتے ہوئے پوچھا

"سیکرٹ سروس وزارت خارجہ کے تحت ہی کام کرتی ہے"
عمران نے کہا تو ہاشم خان بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس
چہرے پر شدید ترین حیرت کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

"اوہ۔ اوہ ۔۔۔ کاش مجھے پہلے معلوم ہو جاتا۔ میں تو سوچ
نہ سکتا تھا کہ سیکرٹ سروس کا تعلق وزارت خارجہ سے بھی ہو
سر سلطان تو میرے کزن ہیں" ۔۔۔ ہاشم خان نے انتہا
بھرے لہجے میں کہا۔

"کزن ۔۔۔ لیکن وہ تو صدیقی ہیں جب کہ آپ پٹھان" ۔۔۔
نے حیران ہو کر کہا۔

"وہ میرا خالہ زاد ہے۔ اور ہم کلاس فیلو بھی رہے ہیں اور اکٹھے
کھیلے بھی ہیں۔ پھر میں غیر ملک چلا گیا۔ اور وہاں میں غلط راستوں پر نکل
گیا۔ اس طرح میرا رابطہ ختم ہو گیا۔ یہاں آکر بھی میں ان سے نہیں ملا۔
کیونکہ میرا خیال تھا کہ چونکہ ان کے پاس وزارت خارجہ ہے۔ اس لئے
یہودی مجھے تلاش کرنے کے لئے لازماً ان کا ذریعہ استعمال کریں گے
کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ سر سلطان سے میری قریبی رشتہ داری
بلکہ دوستی ہے۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ یہاں فون بھی موجود ہے۔ میں نے
فون پر ہی بابر کو بلایا تھا۔ اگر تم سر سلطان کے ذریعے مجھے سیکرٹ
سروس کے چیف کیا نام بتایا تھا تم نے ایکسٹو۔ ہاں ایکسٹو سے ملوا
دو تو میں اسے وائٹ پاور کے متعلق بہت کچھ بتا سکوں گا" ۔۔۔ ہاشم خان
نے کہا۔

"او کے ۔۔۔ لائیے فون۔ آپ بھی کیا یاد کریں گے کہ کس حاتم طائی
سے پالا پڑ گیا ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرے ساتھ آؤ۔ فون یہاں نہیں آسکتا" ۔۔۔ ہاشم خان نے
کہا۔ اور عمران سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ اور پھر وہ دونوں آگے پیچھے
چلتے ہوئے جیسے ہی اس کمرے کے کونے میں موجود دروازے سے
دوسری طرف پہنچے۔ اچانک ان کے عقب میں چھت سے کوئی چیز ٹکرانے
کی آواز سنائی دی اور پھر پلک جھپکنے میں اس قدر خوفناک دھماکہ ہوا
کہ عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اسے یک لخت اٹھا کر سر کے
بل نیچے پٹخ دیا ہو۔ اس کے ساتھ ہی اسے اپنے جسم میں بے شمار چھریاں
گھس جانے کا احساس ہوا اور اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔

ٹائیگر نے کار بلیو ڈریگن بار کے سامنے روکی اور پھ
نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بار کے مین گیٹ کے ساتھ ہی اوپر جاتی
ہوئی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ سیڑھیوں کے سامنے دو لمبے تڑنگے
نوجوان کھڑے تھے۔ انہوں نے ٹائیگر کو دیکھ کر اس انداز میں سر ہلا
جیسے وہ اسے بخوبی جانتے ہوں۔ ٹائیگر بھی سر ہلاتا ہوا ایک ہی با
دو دو سیڑھیاں پھلانگتا ہوا اوپر ایک راہداری میں پہنچ گیا۔ راہدا
میں بھی ایک نوجوان دیوار سے پشت لگائے کھڑا تھا۔ لیکن ٹائیگر ا
کی طرف متوجہ ہوئے بغیر آگے بڑھتا چلا گیا۔ راہداری کے اختتام
ایک دروازہ تھا جو بند تھا۔ ٹائیگر نے دروازے کو دھکیلا اور اند
داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا۔ جسے دفتر کے انداز میں سجایا
تھا۔ فرنیچر انتہائی قیمتی اور جدید انداز کا تھا۔ میز کے پیچھے ایک
قد اور گٹھے ہوئے جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ یہ بلیو ڈریگن بار کا مالک

مشہور مقامی غنڈہ جیری تھا۔ زیر زمین دنیا میں جیری کا نام خاصا معروف تھا۔
اور عام طور پر وہ شراب کی سمگلنگ میں ملوث رہتا تھا۔ لیکن اس کے علاوہ
بھی اس کا گروپ ہر چھوٹا بڑا جرم کرنے سے نہ چوکتا تھا۔

"اوہ ٹائیگر تم ——— آؤ آؤ۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا" ——— جیری
نے ٹائیگر کو دیکھتے ہی مسکرا کر کہا۔ جیری ٹائیگر کا خاصا گہرا دوست تھا۔

"اب تم بیٹھے مسکرا رہے ہو۔ جب کہ فون پر تمہاری آواز ایسی تھی جیسے
روح تمہارے جسم سے نکل رہی ہو" ——— ٹائیگر نے ایک لمبا سانس لیتے
ہوئے کہا۔ اور ایک کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔

"وہ تو تمہیں فوراً بلانے کے لئے اداکاری تھی ورنہ تم اتنی جلدی کہاں
آنے والے تھے" ——— جیری نے ہنستے ہوئے کہا اور ٹائیگر بھی ہنس
پڑا۔

"لیکن تمہیں اتنی جلدی کیوں تھی۔ کیا کوئی مال پکڑا گیا ہے یا تمہارے
گروپ میں بغاوت ہو گئی ہے" ——— ٹائیگر نے کہا۔

"ارے نہیں ٹائیگر۔ کسی میں جرأت ہے کہ ان دونوں میں سے کوئی
کام کرنے کا تصور بھی کر سکے۔ دراصل قصہ اور ہے۔ تم جانتے ہو کہ ریکی
میرا بزنس پارٹنر ہے" ——— جیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اچھی طرح جانتا ہوں۔ کیوں کیا ریکی نے کوئی دھمکی دی ہے یا
بزنس میں زیادہ حصہ مانگ رہا ہے۔ اگر ایسی بات ہے تو مجھے بتاؤ۔ میں
اس کی ساری ٹیڑھی رگیں ایک لمحے میں سیدھی کر دوں گا۔ وہ مجھے اچھی
طرح جانتا ہے" ——— ٹائیگر نے کہا۔

"اس بے چارے کی رگیں کیا ٹیڑھی ہونی ہیں وہ تو خود ہمیشہ کے لئے

بیٹر ھا ہو چکا ہے" ۔۔۔۔ جیری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"کیا مطلب ۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو" ۔۔۔۔ ٹائیگر چونک کر سیدھا ہو گیا
"ہاں۔ اس لئے میں نے تمہیں بلایا ہے کہ میں نے دیکھا ہے کہ ان
معاملات میں تمہاری کارکردگی بے حد شاندار ہے۔ ریکی مر چکا ہے۔
اور اکیلا بھی نہیں مرا۔ بلکہ اس کے ساتھ اس کے آٹھ آدمی بھی مر چکے
ہیں۔ مجھے جو اطلاعات ملی ہیں ان کے مطابق ریکی کے آدمی کسی ہاشم
خان کو گزشتہ ایک ماہ سے تلاش کرتے پھر رہے تھے۔ اور پھر شاید
انہوں نے اُسے تلاش کر لیا۔ کیونکہ جس وقت اس کے آدمیوں نے اُسے
فون پر اطلاع دی میں اس کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ انہوں نے اُسے بتایا تھا
کہ نیلم نگر کے قریب ماناچہ کے ویران علاقے میں لکڑی کے ہٹ میں
جو ہاشم خان رہتا ہے وہ کوئی سنکی سا بڈھا ہے۔ اور انہوں نے اس
کے ہٹ کی بھی تلاشی لی ہے۔ وہاں کوئی مشکوک چیز نہیں ہے۔ اس پر
ریکی نے انہیں بے حد ڈانٹ پلائی اور حکم دیا کہ وہ فوری طور پر جا کر اس
بڈھے کو پہلے گولی ماریں اور پھر اس کے پورے کیبن کو اکھاڑ پھینکیں۔
اور وہاں سے نقشہ لازماً نکال کر لے آئیں۔ میں نے اس سے پوچھا بھی کہ
ہاشم خان کون ہے اور وہ کیوں اُسے تلاش کر رہا ہے۔ تو اس نے مجھے
بتایا کہ ایک بہت بڑی غیر ملکی پارٹی نے اُسے ہاشم خان کو تلاش کرنے
اور اُسے ختم کرنے اور اس سے کوئی نقشہ حاصل کرنے کا کام دیا ہے
اور معاوضہ اس قدر دیا ہے کہ جس کا کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اس کے
آدمی اُسے سارے دارالحکومت میں تلاش کرتے رہے لیکن اس کا کہیں
پتہ نہ چل سکا۔ اس پارٹی نے ہاشم خان کا فوٹو مہیا کیا تھا۔ اور اس کی

شناخت کی مخصوص نشانیاں بتائی تھیں۔ پھر اتفاق سے اس کے ایک
آدمی نے اس کو ٹریس کر لیا۔ وہ ایک ویران علاقے میں ایک ہٹ
بنا کر اس میں چھپا ہوا ہے۔ چنانچہ اس نے اپنے آدمی بھیجے تاکہ اس
سے نقشہ حاصل کریں۔ لیکن اب یہ احمق رپورٹ دے رہے ہیں کہ وہ
تو کوئی سنکی سا بڈھا ہے۔ بہرحال مجھے چونکہ ان کاموں سے کوئی دلچسپی
نہ تھی۔ اس لئے میں نے زیادہ خیال نہ کیا۔ لیکن ابھی تھوڑی دیر پہلے
ہارنس نے مجھے اطلاع دی ہے کہ ریکی اپنے آٹھ آدمیوں سمیت ریکی
بار کے نیچے خفیہ تہہ خانے میں قتل ہو چکا ہے۔ اور کسی کو بھی معلوم نہیں
کہ اُسے کس نے قتل کیا ہے۔ کیونکہ کوئی غیر متعلق آدمی نہ تہہ خانے میں
جاتا دیکھا گیا ہے اور نہ باہر نکلتا۔ میں اس اطلاع پر حیران رہ گیا۔ کیونکہ
ریکی اتنی آسانی سے تو مرنے والوں میں سے نہ تھا۔ میں نے ہارنس سے
مزید تفصیلات کریدیں تو مجھے پتہ چلا کہ میرے واپس آجانے کے کچھ دیر
بعد ہی اُسے اپنے ان آدمیوں کی لاشوں کی اطلاع ملی جسے اس نے اس
بوڑھے کو قتل کرنے بھیجا تھا۔ اس پر وہ اس قدر غصے میں آیا کہ اس نے
اپنے چار خاص آدمی بھیج دیئے۔ کہ وہ جا کر اس پورے ہٹ کو بموں سے
اڑا دیں۔ اس کے آدمی کام کر کے واپس آئے اور ابھی وہ تہہ خانے
میں موجود ہی تھے کہ پھر اطلاع ملی کہ ریکی تہہ خانے میں موجود اپنے سارے
آدمیوں سمیت قتل ہو چکا ہے۔ انہیں گولیوں سے اڑا دیا گیا ہے۔ ہارنس
چونکہ ریکی کا خاص آدمی ہے۔ اس لئے اُسے یہ بھی معلوم تھا کہ اس کے
چار خاص آدمیوں نے اس کے حکم کی تعمیل کر دی تھی۔ میں نے تمہیں
اس لئے بلایا ہے کہ تم معلوم کرو کہ ریکی کو قتل کرنے والا کون ہے کہیں

ایسا نہ ہو کہ ریکی کو ہمارے مشترکہ بزنس کے مخالفوں نے مارا ہو۔ اگر ایسا ہے تو پھر تو وہ میرے ساتھ بھی ایسا کر سکتے ہیں۔ گو مجھے اس کا ایک فی صد بھی یقین نہیں ہے۔ لیکن بہر حال پھر بھی میں اپنے اطمینان کے لئے حقیقت جاننا چاہتا ہوں۔ اور مجھے یقین ہے کہ تم بہر حال اصل بات کا کھوج نکال لو گے" ——— جیری نے پوری تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"بہر حال تم فکر نہ کرو۔ میں جلد ہی اصل واقعے کا کھوج نکال لوں گا" ٹائیگر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"ارے ارے۔ اتنی جلدی بھی کیا۔ بیٹھو تو سہی۔ میں تمہارے پینے کے لئے کچھ منگواتا ہوں" ——— جیری نے اُسے اٹھتے دیکھ کر چونک کر کہا۔

"نہیں ——— تم میری عادت جانتے ہو۔ اب جب تک مجھے اصل بات کا علم نہ ہو جلئے گا مجھے چین نہ آئے گا۔ گڈ بائی" ——— ٹائیگر نے جواب دیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دفتر سے باہر آگیا۔ اس کے ذہن میں دراصل اس ہاشم خان کی تلاش۔ نقشہ۔ اور بڑی غیر ملکی پارٹی والے الفاظ گھوم رہے تھے۔ اُسے ریکی یا اس کے آدمیوں کی موت کی کوئی پرواہ نہ تھی۔ اُسے یہ غیر ملکی پارٹی والی بات کی اصل فکر تھی۔ کیونکہ یہ اس کے مطلب کی خبر تھی۔ اور اس نے سب سے پہلے ماناچر کے ویران علاقے میں موجود اس ہٹ کو دیکھنے کا فیصلہ کیا۔ جس میں بقول جیری کے کوئی سنکی بوڑھا رہتا تھا۔ اور جسے ریکی کے آدمیوں نے بموں سے تباہ کر دیا۔ کیونکہ وہ ریکی اور اس کے آدمیوں کی فطرت کو اچھی طرح جانتا تھا۔ وہ عام سے غنڈے اور مجرم تھے۔ انہوں نے لازماً

بم مار کر ہٹ تباہ کر دیا ہو گا۔ اور بس اسی پر ہی مطمئن ہو گئے ہوں گے یا انہوں نے وہاں کوئی تلاشی بھی لی ہو گی تو عام بدمعاشوں کے سے انداز میں۔ اس لئے وہ سب سے پہلے وہاں جانا چاہتا تھا۔ اور پھر چند لمحوں بعد اس کی کار انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی ماناچر کے ویران علاقے کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔

عمران کی آنکھ کھلی تو چند لمحوں تک تو اس کا ذہن جیسے سویا رہا
لیکن پھر جیسے بجلی چمکتی ہے اس طرح اس کا ذہن ایک جھماکے سے بیدار
ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ اُسے
ذہن بیدار ہوتے ہی وہ خوف ناک دھماکہ اور جسم میں بے شمار چھریاں
گھس جانے کا احساس یاد آگیا تھا۔ لیکن اس وقت وہ سیکرٹ سروس
کے مخصوص ہسپتال میں بستر پہ لیٹا ہوا تھا۔ اور اس کے سارے جسم
پر جگہ جگہ پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔ اس نے بے اختیار اپنے جسم کو حرکت
دی تو اُسے یہ دیکھ کر اطمینان ہوگیا کہ اس کی کوئی ہڈی نہیں ٹوٹی۔ لیکن
وہاں ہاشم خان کے ہٹ سے اُسے یہاں کون لے آیا۔ اور پھر
وہاں دھماکہ جس کا اب اُسے ادراک ہو رہا تھا کہ وہ کسی طاقتور بم کا تھا
کس نے کیا۔ اور ہاشم خان کا کیا ہوا۔ ابھی وہ اس بارے میں سوچ
ہی رہا تھا کہ ڈاکٹر کمرے میں داخل ہوا۔

"ارے عمران صاحب ——— آپ کو ہوش آگیا۔ ویری گڈ" ———
ڈاکٹر نے قریب آکر مسکراتے ہوئے کہا۔
"آپ نے تو بہرحال اپنی کوشش کر لی ہو گی" ——— عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔
"ظاہر ہے ہم نے تو کوشش کرنی ہی ہوتی ہے" ——— ڈاکٹر نے
اس کی نبض پہ ہاتھ رکھتے ہوئے ہنس کر جواب دیا۔
"لیکن پہلے تو یہی سمجھا جاتا تھا کہ ڈاکٹر مریضوں کو بچانے کی کوشش
کرتے ہیں" ——— عمران نے کہا۔
"پہلے کا کیا مطلب ——— اب بھی ہمارا کام یہی ہے" ——— ڈاکٹر نے
حیرت سے چونک کر کہا۔
"اچھا تو آپ نے مجھے ہوش میں لانے کی کوشش کی۔ اوہ بہت
شکریہ۔ میں سمجھا کہ آپ کی کوششوں کے باوجود میں ہوش میں آگیا
ہوں" ——— عمران نے کہا۔
اور ڈاکٹر چند لمحے تو اُسے دیکھتا رہا۔ شاید اس کے فقرے کا مفہوم
سمجھ رہا ہو۔ اور دوسرے لمحے وہ کھلکھلا کر ہنس پڑا۔
"اوہ اوہ ——— اب میں سمجھا آپ کے فقرے کا مطلب کہ ہم نے
کوشش کی کہ آپ کو ہوش نہ آئے۔ ارے نہیں عمران صاحب۔
آپ کی نظر میں ہماری قدر ہو یا نہ ہو لیکن ہماری نظروں میں آپ کی بے حد
قدر ہے۔ ہم تو آپ کو بچانے کے لئے اپنا خون بھی دے سکتے ہیں۔
ویسے بھی آپ کا معاملہ ہمارے لئے بے حد پریشانی کا موجب ہوتا ہے۔
چیف ایکسٹو کا ہر دس منٹ بعد فون آجاتا ہے کہ ہوش آیا کہ نہیں آیا

تو کیوں نہیں آیا۔ اور سر سلطان تو شاید سارے کام چھوڑ کر بس یہی پوچھ بیٹھ جاتے ہیں کہ کب ہوش آئے گا" ــــ ڈاکٹر نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران ہنس پڑا۔

"لیکن میری ڈھٹائی ملاحظہ فرمائی آپ نے کہ اس کے باوجود ہوش میں آجاتا ہوں" ــــ عمران نے جواب دیا اور ڈاکٹر ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"مجھے یہاں کون پہنچا گیا ہے" ــــ عمران نے اچانک سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"ایک نوجوان تھا جس نے اپنا نام ٹائیگر بتایا تھا۔ وہ بے چارہ بے حد پریشان تھا۔ کہہ رہا تھا کہ وہ آپ کا ماتحت ہے۔ ویسے آپ کی حالت ایسی تھی کہ ہم بھی دیکھ کر گھبرا گئے۔ لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ آپ کے جسم پر صرف زخم ہیں کوئی ہڈی وغیرہ نہیں ٹوٹی۔ لیکن خون کافی بہہ چکا تھا۔ بہرحال آپ کی حالت جلد ہی سنبھل گئی۔ پھر چیف کا فون آیا۔ تو ہم نے انہیں تسلی دے دی" ــــ ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"سر سلطان کا بھی فون آیا تھا" ــــ عمران نے پوچھا۔

"سر سلطان کا ــــ جی نہیں۔ وہ تو میں ویسے ہی کہہ رہا تھا انہیں شاید آپ کے موجودہ زخمی ہونے کا علم نہیں ہوا۔ ورنہ وہ واقعی فون پر بیٹھ جاتے ہیں" ــــ ڈاکٹر نے کہا۔

"اچھا۔ اب بل کتنا دینا ہے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بل ــــ کیسا بل" ــــ ڈاکٹر نے چونک کر پوچھا۔

"میرا مطلب ہے۔ ہسپتال سے رخصت ہونے پر بل دیا جاتا ہے۔ ورنہ ڈاکٹر صاحبان کا کیا پتہ غصے میں آکر دو چار ہڈیاں ہی توڑ ڈالیں" ــــ عمران نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"مطلب ہے۔ آپ جانا چاہتے ہیں۔ نہیں۔ ابھی آپ ایک ہفتہ آرام کریں" ــــ ڈاکٹر نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہڈی ٹوٹ جاتی تو پھر تو مجبوراً آرام کرنا پڑتا۔ لیکن اللہ میاں نے ہڈی بچالی تو اس کی مرضی یہی تھی کہ آرام مت کرو۔ اور آپ کو معلوم ہے کہ اس کی مرضی نہ مانو تو اللہ میاں ناراض ہو جاتا ہے اور نانی اماں کہتی تھیں کہ اللہ میاں کو ناراض کرنے سے جہنم کے فرشتے آگ کے کوڑے مارتے ہیں۔ اور جب فرشتے کوڑے ماریں تو پھر فائر بریگیڈ بھی بے بس ہو جاتا ہے" ــــ عمران نے بستر سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"پھر تو واقعی مجبوری ہے۔ لیکن ٹھہریں۔ میں آپ کا لباس لے آتا ہوں۔ اور ہاں۔ آپ جائیں گے کس میں۔ ویسے میری کار موجود ہے لیکن میں یہاں مصروف ہوں اور آپ کم از کم اس وقت خود ڈرائیو نہیں کر سکتے" ــــ ڈاکٹر نے کہا۔

"ٹیکسی منگوا دو" ــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور ڈاکٹر سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور کمرے میں ٹہلنے لگا۔ پہلے پہل تو اسے کچھ کمزوری کا احساس ہوا لیکن پھر اس نے اپنے آپ کو مکمل طور پر سنبھال لیا۔ اس کے بعد وہ لباس بدل کر اور ٹیکسی میں بیٹھ کر دانش منزل

روانہ ہوگیا۔ ٹیکسی اس نے دانش منزل سے پہلے ہی چھوڑ دی۔ اس کی
جیبوں میں رقم موجود تھی۔ اس لئے کرایہ کی ادائیگی میں اُسے کوئی مشکل
پیش نہ آئی۔ پھر پیدل چلتا ہوا وہ دانش منزل پہنچ گیا۔
"عمران صاحب۔ ابھی آپ آرام کرتے۔" ——— بلیک زیرو نے
اُسے آپریشن روم کے دروازے پر ریسیو کرتے ہوئے کہا۔
"کوشش تو یہی کی گئی تھی کہ میں ہمیشہ کے لئے آرام کر جاؤں
لیکن ابھی شاید آرام کا وقت نہیں آیا" ——— عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا اور آپریشن روم میں جا کر اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔
"آپ کے لئے چائے بنا لاؤں" ——— بلیک زیرو نے کہا۔
"ہاں ——— ایک کپ لے آؤ" ——— عمران نے کرسی کی پشت
سے سر ٹکاتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو ملحقہ دروازے کی طرف
بڑھ گیا۔ اور چند لمحوں بعد اس نے چائے کا کپ لا کر اس کے سامنے
رکھ دیا۔
"ارے اتنی جلدی۔ کیا چلئے کی کوئی مشین ایجاد ہو گئی ہے"
عمران نے چونک کر پوچھا۔
"ابھی تھوڑی دیر پہلے میں نے بنائی تھی۔ اور فلاسک بھر کر رکھ لیا
تھا" ——— بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"اوہ۔ تو اب ذخیرہ اندوزی بھی کرنے لگے ہو۔ یہ تو قومی جرم ہوتا
ہے" ——— عمران نے چلئے کی پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔ اور بلیک
کھلکھلا کر ہنس پڑا۔
"ظاہر ہے۔ اب یہاں میرے لئے دو ہی کام رہ گئے ہیں۔ بیٹھا نو...

...تا رہوں اور چائے پیتا رہوں۔ اس لئے اکٹھی چلئے بنا لیتا ہوں"
...ک زیرو نے کہا۔
"اور اکٹھے فون سن لیتا ہوں" ——— عمران نے فقرہ پورا کرتے
...ئے کہا اور بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔
"ٹائیگر نے کیا بتایا تھا تمہیں" ——— عمران نے چائے کی چسکی لیتے
...ئے کہا۔
"ٹائیگر نے مجھے فون کیا کہ مانا چر کے ویرانے میں ایک تباہ شدہ
...ٹ میں آپ شدید زخمی حالت میں پڑے تھے۔ اس نے آپ کو
...ں سے اٹھا کر ہسپتال پہنچا دیا ہے۔ میرے تفصیل پوچھنے پر اس نے
...کہ اُسے کہیں سے خبر ملی کہ ریکی بار کے مالک ریکی اور اس کے آٹھ
...ھیوں کو بار کے خفیہ تہہ خانے میں گولیوں سے اڑا دیا گیا ہے۔ اور
...نے سے پہلے ریکی کے آدمی مانا چر کے ویرانے میں کوئی ہٹ بموں
...تباہ کرنے گئے تھے۔ اور یہ کام انہیں کسی بڑی غیر ملکی پارٹی نے
...تھا۔ اور وہ کسی ہاشم خان کو تلاش کر رہے تھے۔ ٹائیگر غیر ملکی پارٹی
...کلیو کے لئے سیدھا اس ہٹ میں گیا تو وہاں اُسے آپ زخمی حالت
...پڑے مل گئے چنانچہ وہ سارے کام چھوڑ کر آپ کو ہسپتال پہنچانے
...پڑا" ——— بلیک زیرو نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔
...ہونہہ ——— تو ٹائیگر اس طرح وہاں پہنچا ویسے اب تک اس نے
...ی تفتیش کر لی ہو گی۔ اُسے ٹرانسمیٹر پر کال کرو" ——— عمران نے کہا۔
اور بلیک زیرو ٹرانسمیٹر کی طرف متوجہ ہو گیا۔ اس نے ٹائیگر کی
...ص فریکونسی ایڈجسٹ کی۔

"ویسے آپ وہاں اسس ہٹ میں کیسے پہنچ گئے تھے۔ کل تو آپ
والدہ اور ثریا کے ساتھ نیلم نگر گئے تھے" ——— بلیک زیرو نے کہا
"بس مقدر کی خرابی سمجھو۔ بہرحال رابطہ ملاؤ۔ میں پہلے ٹائیگر سے
بات کر لوں" ——— عمران نے کہا۔ اور بلیک زیرو نے بٹن دبا د
ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی مخصوص آوازیں نکلنے لگیں۔
"ہیلو ہیلو ——— عمران کالنگ اوور" ——— عمران نے تیز آ
میں بار بار یہ فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔
"یس باس ——— میں ٹائیگر بول رہا ہوں۔ آپ کو ہوش آگیا۔ شکر
ہے خدا کا اوور" ——— دوسری طرف سے ٹائیگر کی مسرت بھر
آواز سنائی دی۔
"مجھے پوری تفصیل بتاؤ۔ وہاں ہٹ میں جلنے سے پہلے اور بعد
اوور" ——— عمران نے سرد لہجے میں کہا۔
اور ٹائیگر نے جواب میں اُسے بلیو ڈریگن بار کے مالک جیری
بلانے اس سے ہونے والی گفتگو اور پھر کار لے کر ہٹ میں جا
اور وہاں سے عمران کو ہسپتال پہنچانے کی پوری تفصیل بتا دی۔
"تم اس کے بعد دوبارہ ہٹ میں گئے تھے اوور" ——— عم
نے پوچھا۔
"یس باس ——— لیکن دوبارہ جب میں وہاں پہنچا تو پورا ہٹ
کر راکھ ہو چکا تھا۔ اُسے کسی نے آگ لگا دی تھی۔ شکر ہے آپ و
سے پہلے ہی نکل آئے تھے۔ ورنہ تو شاید آپ بھی ساتھ ہی جل
میں نے آگ لگانے والوں کو تلاش کرنے کی کوشش کی۔ لیکن د

دور دور تک کسی آدمی کا بھی پتہ نہ چل سکا۔ البتہ سڑک پر ایک کریم کلر کی جدید
اور نئی کار کھڑی تھی جو لاک تھی۔ جب میں پہلی بار گیا تب بھی وہ وہاں
موجود تھی۔ اور جب دوسری بار گیا تب بھی وہاں موجود تھی۔ میں نے اس
کا نمبر نوٹ کر لیا۔ اور پھر یہاں آ کر میں نے جب اس کے نمبر کی پڑتال
کی تو معلوم ہوا کہ وہ نیلم نگر کے نواب لیاقت علی خان کے نام رجسٹرڈ
ہے۔ میں ریکی بار بھی گیا۔ وہاں سے ایک اور بات کا بھی پتہ چلا ہے۔
ریکی اور ان کے ساتھیوں کی لاشوں کے ساتھ ہی ایک مقامی بوڑھے
کی لاش بھی تھی۔ جسے کوئی نہ پہچانتا تھا۔ اور یہ لاش باقی لاشوں کی طرح
گولیوں سے چھلنی نہ تھی بلکہ اس کی کھوپڑی اس طرح ٹوٹی ہوئی تھی جیسے
کسی نے اس کے سر پر کوئی بھاری لکڑی مار کر سر توڑ دیا ہو۔ باقی جسم
پر بھی بے شمار زخم تھے۔ ساری لاشیں اس وقت پولیس کی تحویل میں
ہیں اوور" ——— ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ یہ لاش ہاشم خان کی ہو گی۔ وہ اس ہٹ میں رہتا
تھا۔ اور قریب ہی اس کی جاگیر ہے۔ تم ایسا کرو کہ اس کی جاگیر تلاش کر
کے وہاں کسی بھی میک اپ میں پہنچ جاؤ۔ وہاں ایک آدمی ہے بابر۔
اس کا حلیہ میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔ اُسے تلاش کر کے بے ہوش کرو۔
اور پھر اُسے دانش منزل پہنچا دو۔ اور سنو۔ وہ بابر خاصا جارح قسم کا
آدمی ہے۔ اور شاید خصوصی تربیت یافتہ بھی ہے۔ اس کے نو ساتھی اور بھی
ہیں۔ اس لئے پوری طرح محتاط رہنا اوور" ——— عمران نے کہا۔ اور
پھر ٹائیگر کے جواب کے بعد اس نے اُسے بابر کا حلیہ تفصیل سے بتایا۔
اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ تو کوئی لمبا چکر لگ رہا ہے۔ لیکن آپ ہاشم خان کے ہٹ میں
پہنچ گئے" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"کہا تو ہے۔ میرا مقدر ہی خراب ہے۔ خود بخود تباہی والی جگہ پہنچ
ہوں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر ہاشم خان
ہٹ میں جانے اور اس کے بعد دھماکے سے بے ہوش ہو جانے
پوری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ واٹر پاور خاصا خوفناک قسم کا نام ہے" ـــــ بلیک
نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں ـــــ اور نام سے ہی ظاہر ہو رہا ہے کہ یہ انتہائی با وسائل
تنظیم ہے۔ ہاشم خان زندہ رہ جاتا تو شاید اس کے متعلق تفصیل
مل جاتیں۔ بہرحال اس نے یہ ضرور بتایا تھا کہ یہ تنظیم ابھی ایکشن میں
آئی۔ اور تیاریوں میں مصروف ہے یہی وجہ ہے کہ اب تک ہم ا
نام سے ناواقف تھے۔ لیکن ہاشم خان کی یہ بات مجھے کھٹک ر
کہ تنظیم پاکیشیا سیکرٹ سروس سے خوفزدہ ہے۔ اس کا مطلب
کہ کوئی ایسا آدمی بہرحال اس تنظیم میں شامل ہے جو پاکیشیا سیکر
سروس سے پہلے ٹکرا چکا ہے" ـــــ عمران نے سوچنے کے سے
میں کہا۔

"ہو سکتا ہے اسرائیلی حکام نے انہیں اس معاملے میں خاص
تنبیہہ کی ہو۔ یہودیوں کی کوئی بھی بڑی تنظیم ایسی نہیں ہو سکتی جس
اسرائیل سے نہ ہو" ـــــ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے تمہاری بات زیادہ درست ہو گی۔ بہرحال ابھی

اس تنظیم کا ایکشن میں آنے سے پہلے خاتمہ کرنا ہے" ـــــ عمران
نے کہا۔

"لیکن کیسے ـــــ اسے تلاش کیسے کیا جائے گا" ـــــ بلیک زیرو
نے کہا۔

"دو کلیو موجود ہیں۔ ہٹ کو آگ یقیناً بابر اور اس کے ساتھیوں نے
لگائی ہو گی۔ چونکہ ہٹ ویرانے میں ہے۔ اس لئے وہاں پھینکے جانے
والے بموں کی آواز ان تک نہ پہنچی ہو گی۔ اور ریکی کے آدمی چونکہ عام
سے غنڈے ہیں اس لئے انہوں نے ہٹ کی کوئی خاص تلاشی بھی نہ
لی ہو گی اور ہاشم خان کی لاش لے کر واپس چلے گئے ہوں گے۔ اس
کے بعد ٹائیگر وہاں پہنچا اور وہ مجھے اٹھا لایا۔ اور شاید پھر بابر یا اس کے
کسی ساتھی نے کسی وجہ سے ہاشم خان کو فون کیا ہو گا لیکن کال نہ
ملنے کی بنا پر وہ صورت حال دیکھنے وہاں آئے ہوں گے اور پھر انہوں
نے مزید کلیو مٹانے کے لئے اُسے آگ لگا دی ہو گی۔ اس لئے اگر
بابر ہاتھ آ جائے تو اس سے شاید کوئی تفصیل مل جائے۔ اور دوسرا کلیو یہ
ہے کہ ہاشم خان کے مطابق وہ واٹر پرنس رہا ہے۔ اور اس نے اس
کوئی سیکشن بھی تباہ کر دیا تھا۔ اور ظاہر ہے واٹر پرنس بننے سے
وہ یورپ یا ایکریمیا جیسے علاقوں میں خاصا نامور مجرم بھی رہا ہو گا،
تو اُسے اس تنظیم میں شامل کیا گیا ہو گا۔ ہاشم خان کی سابقہ زندگی
پڑتال ان ایجنسیوں سے کی جا سکتی ہے، جو مجرموں کا ریکارڈ رکھتی ہیں،
معلومات فروخت کرتی ہیں۔ لیکن پہلے بابر والا مسئلہ دیکھ لیں شاید
ان سے کوئی کلیو مل جائے" ـــــ عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو

نے سر ہلا دیا۔

"ارے ہاں۔ وہ نواب صاحب کی کار وہیں ویرانے میں کھڑی ہوگی۔ تم جوزف اور جوانا کو کہہ دو کہ وہ کار لے کر وہاں جائیں اور اس کار کو اپنی کار کے ساتھ ٹوچین کر کے دارالحکومت لے آئیں کسی ورکشاپ سے اس کی فین بلیٹ ڈلوا کر اُسے واپس پہنچا آئیں" ——— عمران نے کہا۔

"لیکن ٹائیگر تو کہہ رہا تھا کہ وہ لاک ہے۔ پھر ٹوچین ہو کر چلے گی کیسے" بلیک زیرو نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ چابیاں موجود ہیں میرے پاس۔ یہ پہنچا دو جوزف کو" عمران نے چونک کر کہا۔ اور پھر اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے چابیاں نکال کر طاہر کو دے دیں۔

"میں خود چابیاں دے بھی آتا ہوں اور انہیں اچھی طرح سمجھا بھی دوں گا۔ آپ ابھی یہیں ٹھہریں گے یا فلیٹ پر جائیں گے" ——— بلیک زیرو نے چابیاں لیتے ہوئے کہا۔

"نہیں ——— میں بابر کے متعلق کوئی اطلاع ملنے تک یہیں رہوں گا۔ تم جاؤ" ——— عمران نے کہا اور بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا اٹھا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا آپریشن روم سے باہر نکل گیا۔

کمرے میں موجود ایک بھاری جسم اور چوڑے چہرے والا آدمی سامنے میز پر رکھی ہوئی ایک موٹی سی فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ میز پر پڑے ہوئے ایک عجیب سی ساخت کے ڈبے میں سے ہلکی سی سیٹی کی آواز بلند ہوئی۔ اس آدمی نے چونک کر سر اٹھایا اور پھر ہاتھ بڑھا کر ڈبے کا ایک بٹن دبا دیا۔

"یس" ——— اس آدمی نے بھاری آواز میں کہا۔

"چیف باس واٹر پرنس نمبر تھری کی سپیشل کال آئی ہے" ——— دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"اوکے" ——— چیف باس نے جواب دیا اور بٹن دبا دیا۔ اس کے بعد اس نے میز کی ایک سائیڈ پر لگے ہوئے بٹنوں کے ایک پورے پینل میں سے ایک بٹن دبایا تو سامنے دیوار کا ایک چھوٹا

ساحصہ روشن ہوگیا۔ پہلے تو چند لمحے سکرین پر آڑی ترچھی لکیریں نظر آتی رہیں پھر ایک جھماکے سے ایک نوجوان کی تصویر ابھر آئی۔ نوجوان اپنی قومیت سے ہاچانی نظر آرہا تھا۔

"ہیلو چیف باس ـــــ میں واٹر پرنس نمبر تھری بول رہا ہوں" اس نوجوان کے لب ہلے اور کمرے میں اس کی تیز آواز گونج اٹھی

"یس ـــــ کیا رپورٹ ہے" ـــــ چیف باس نے غراتے ہوئے پوچھا۔

"باس۔ غدار ہاشم خان کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ لیکن اس کے پاس سے کوئی نقشہ برآمد نہیں ہوا" ـــــ نمبر تھری نے کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ نمبر تھری" ـــــ چیف باس کی غراہٹ اور بڑھ گئی۔

"باس۔ جیسا کہ اطلاعات ملی تھیں کہ غدار ہاشم خان پاکیشیا میں ہی چھپا ہوا ہے۔ چنانچہ میں نے پاکیشیا کے ایک مقامی گروپ لیڈر ریکی کو اس کی تلاش میں لگا دیا۔ اور ساتھ ہی ایک دوسرے پیشہ ور قاتل سے مجھے اطلاع ملی کہ ریکی کے آدمیوں نے دارالحکومت سے کچھ دور ایک ویرانے میں بنے ہوئے ہٹ میں ہاشم خان کو تلاش کر لیا ہے۔ لیکن ہاشم خان نے ان دونوں کو سنکی بوڑھا بن کر ٹال دیا۔ ریکی کو جب پتہ چلا تو اس نے انہیں اُسے قتل کرنے اور اس کے ہٹ کی مکمل تلاشی لے کر اس سے نقشہ حاصل کرنے کی ہدایات دیں۔ لیکن ان دونوں آدمیوں کی لاشیں سڑک پر پڑی ملیں۔ تو ریکی کے آدمیوں نے انتقاماً جا کر اس ہٹ کو بموں سے اڑا دیا۔

ہاشم خان مر گیا۔ اس کی کھوپڑی ٹوٹ گئی تھی۔ انہوں نے وہاں تلاشی لی لیکن انہیں وہاں نقشہ تو ایک طرف کاغذ کا ایک پرزہ بھی نہ ملا۔ چنانچہ وہ ہاشم خان کی لاش اٹھا کر ریکی کے پاس لے آئے۔ اور ہدایات کے مطابق وہ پیشہ ور قاتل جو پہلے سے ریکی کے پاس موجود تھا فوراً حرکت میں آگیا اور ریکی اور وہاں موجود اس کے سارے آدمیوں کو اس نے گولیوں سے چھلنی کر دیا۔ اور پھر اس نے مجھے کنکٹ کیا۔ میں نے یہاں سے اپنے دو کارکن خصوصی طور پر بھیجے۔ ہاشم خان کی لاش پولیس کی تحویل میں موجود تھی۔ انہوں نے چیک کر لیا وہ واقعی ہاشم خان تھا۔ ویسے بھی پولیس نے اپنے ذرائع سے بھی تصدیق کر لی تھی کہ وہ واقعی ہاشم خان تھا۔ میرے آدمی اس ہٹ پر پہنچے تو ہٹ جل کر راکھ ہو چکا تھا۔ ہٹ چونکہ لکڑی کا بنا ہوا تھا۔ اس لئے شاید بموں کی وجہ سے اُسے آگ لگ گئی تھی۔ بہرحال ہاشم خان کی موت کی تصدیق ہو گئی ہے۔ اور اگر واقعی اس کے پاس کوئی نقشہ تھا تو ظاہر ہے اس نے اُسے اُسی ہٹ میں کہیں چھپا کر رکھا ہو گا جو ہٹ کے ساتھ ہی جل گیا ہو گا" ـــــ نمبر تھری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس پیشہ ور قاتل کا کیا ہوا" ـــــ چیف باس نے پوچھا۔

"اُسے میرے آدمیوں نے گولی مار دی ہے" ـــــ نمبر تھری نے جواب دیا۔

"گڈ ـــــ اس کا مطلب ہے کہ غدار اپنے انجام کو پہنچ گیا۔ لیکن اب تمہیں وہاں اس وقت تک ہوشیار رہنا پڑے گا۔ جب تک ہاشم خان کی موت کی سرکاری تفتیش ختم نہیں ہو جاتی۔ کیونکہ

ہاشم خان وہاں کے ایک بہت بڑے افسر کا رشتہ دار ہے۔ اور وہ افسر وزارت خارجہ میں سیکرٹری ہے۔ اس کا نام سر سلطان ہے۔ گو مجھے معلوم ہے کہ طویل عرصے سے ہاشم خان کا اس سے کوئی رابطہ نہ رہا تھا لیکن پھر بھی ہو سکتا ہے کہ اس کی پراسرار موت کی انکوائری کی جائے۔ تم نے صرف یہ چیک کرنا ہے کہ اس بارے میں وہاں کی سیکرٹ سروس کو کوئی کلیو نہ مل جائے" ۔۔۔ چیف باس نے کہا۔

" اور اگر باس مل جائے تو پھر کیا حکم ہے" ۔۔۔ نمبر تھری نے پوچھا۔

" ہمیں اسرائیل کے اعلیٰ حکام کی طرف سے یہ کہا گیا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہر صورت میں بچا جائے۔ اور خاص طور پر ایک آدمی کا نام لیا گیا ہے اس کا نام علی عمران ہے۔ چونکہ یہ ہدایت انتہائی اعلیٰ حلقوں سے موصول ہوئی تھی اس لئے ہم اس بارے میں محتاط رہے ہیں۔ لیکن اگر کسی بھی طرح اس عمران یا سیکرٹ سروس کو واٹر پاور کے بارے میں کوئی کلیو مل جاتا ہے تو پھر یہ تمہاری ذمہ داری ہو گی کہ تم اس عمران اور سیکرٹ سروس کا فوراً خاتمہ کر دو" ۔۔۔ چیف باس نے کہا۔

" اگر اعلیٰ حکام کو اس سے اتنا ہی خطرہ ہے باس۔ تو پھر کیوں نہ ان کا خاتمہ کر دیا جائے۔ کیا ضرورت ہے خطرے کو باقی رکھنے کی" ۔۔۔ نمبر تھری نے جواب دیا۔

" فی الحال اس کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم ابھی تیاریوں میں ہیں۔ گریٹ بال کی مکمل تعمیر کے بعد جب ہم ایکشن میں آئیں گے تو پھر یہ لوگ

ہمارا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے اس وقت تک ہم کسی مسئلے میں الجھنا نہیں چاہتے ورنہ ایسا ہو سکتا ہے کہ وقت سے پہلے واٹر پاور کے سامنے آجانے سے پوری دنیا کی مسلمان حکومتیں حرکت میں آجائیں گی اور ہمارے لئے پریشانیاں پیدا ہو سکتی ہیں" ۔۔۔ چیف باس نے جواب دیا۔

" جیسے آپ کا حکم ہو۔ میں اس سلسلہ میں وہاں کی پولیس کے کسی اعلیٰ آفیسر کو ہائر کر لوں گا۔ اس طرح ہمیں مکمل اور تفصیلی رپورٹ ملتی رہے گی۔ جیسے ہی کوئی خطرہ محسوس ہوا تو پھر میں پوری طاقت سے حرکت میں آجاؤں گا" ۔۔۔ نمبر تھری نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ لیکن حرکت میں آنے سے پہلے مجھے رپورٹ ضرور دے دینا" ۔۔۔ چیف باس نے کہا۔

" یس باس" ۔۔۔ نمبر تھری نے جواب دیا۔ اور چیف باس نے بٹن دبا کر سکرین آف کی اور دوبارہ فائل کے مطالعے میں مصروف ہو گیا۔ اس کے چہرے پر اب بے حد اطمینان نمایاں ہو گیا تھا۔ اور یہ اطمینان یقیناً ہاشم خان کی موت کی خبر کی وجہ سے پیدا ہوا تھا۔

عمران نے دروازہ کھولا اور گیسٹ روم میں داخل ہو گیا۔ سامنے
قالین پہ بابر بے ہوشی کے عالم میں پڑا ہوا تھا۔ ٹائیگر نے اُسے کار میں
دانش منزل کے کمپاؤنڈ میں پہنچا دیا تھا۔ اور پھر ٹائیگر کو واپس بھیج کر
بلیک زیرو نے اُسے کار سے نکال کر گیسٹ روم میں پہنچا دیا تھا۔ ٹائیگر
بابر کو چار روز بعد تلاش کرنے میں کامیاب ہوا تھا۔ کیونکہ بابر ہاشم
خان کی جاگیر سے دارالحکومت چلا گیا تھا۔ وہ شاید ہاشم خان کی تلاش
میں آیا تھا۔ بہرحال چار دن کی مسلسل جدوجہد کے بعد ٹائیگر اُسے
زیرِ زمین دنیا سے گہرا تعلق رکھنے کی وجہ سے تلاش کرنے میں
کامیاب ہو گیا تھا۔ بابر نے اس دوران ریکی بار پر بڑا خوفناک
حملہ کیا تھا اور پورے ریکی بار کو تباہ و برباد کر دیا تھا۔ اس نے ریکی
سے تعلق رکھنے والے تقریباً ہر آدمی کو تلاش کر کے ختم کر دیا تھا۔ یقیناً
اُسے اطلاع مل گئی تھی کہ ہاشم خان کی لاش ریکی بار کے تہہ خانے سے

ملی ہے۔ اور وہ انتقامی کارروائی کر رہا تھا۔ اور ٹائیگر نے بھی اس انتقامی کارروائی
کی وجہ سے اُسے ٹریس کیا تھا۔ بابر کے ساتھ نو اور آدمی بھی تھے۔ اور پھر
انہوں نے ریکی کے بھائی ٹونی کی بار پر جب حملہ کیا تو ٹونی پہلے سے ہوشیار
تھا۔ اس لئے وہاں زبردست جھگڑا ہوا۔ اور ٹونی کے آدمیوں نے انہیں
گھیر لیا۔ بابر کے سارے ساتھی اس جھگڑے میں مارے گئے البتہ بابر
زخمی حالت میں وہاں سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ اور پھر ———
ٹونی کے آدمیوں سے جب اُسے بابر کے حلیے کے بارے میں تفصیلات
ملیں تو اُسے یقین ہو گیا کہ یہ وہی آدمی ہے جسے وہ تلاش کر رہا ہے اس
کے بعد وہ حرکت میں آ گیا اور پھر اس نے بابر کو جنرل ہسپتال کے ایک
وارڈ میں تلاش کر لیا۔ بابر زخمی ہو کر فرار ہوا تو وہ ایک ٹیکسی میں بیٹھ گیا۔
لیکن زیادہ زخمی ہو جانے کی وجہ سے وہ ٹیکسی میں ہی بے ہوش ہو گیا تھا۔
اور ٹیکسی ڈرائیور نے اُسے جنرل ہسپتال کے لان میں چپکے سے لٹا دیا۔
اور خود فرار ہو گیا تاکہ اُسے پولیس تنگ نہ کرے۔ لیکن ٹائیگر نے اپنی
تفتیش کے دوران اس ٹیکسی کے بارے میں معلوم کر لیا تھا جس میں بابر کو
بیٹھتے ہوئے دیکھا گیا تھا ٹیکسی ڈرائیور سے اُسے جنرل ہسپتال کا پتہ چلا تو
وہ جنرل وارڈ میں پہنچ گیا اور پھر بابر اُسے مل گیا۔ گولی اُسے بازو میں لگی
تھی۔ لیکن ہڈی بچ گئی تھی۔ وہ خون زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے بے ہوش
ہوا تھا۔ اور جب ٹائیگر اس تک پہنچا تو اُسے ہسپتال سے فارغ کیا جا رہا
تھا۔ ہسپتال والوں نے شاید اس لئے اس کے بارے میں پولیس کو
اطلاع نہ دی تھی کہ اس طرح انہیں خواہ مخواہ کی انکوائری کے چکر میں پھنسنا
پڑتا۔ ہسپتال سے نکلنے کے بعد بابر ایک چھوٹی سی کوٹھی میں پہنچا اور پھر

وہاں ٹائیگر نے اُسے آسانی سے بے ہوش کیا اور دانش منزل پہنچا دیا۔
بلیک زیرو نے اس کے پہنچنے پر عمران کو فلیٹ پر بابر کے پہنچنے کی اطلا
دی اور عمران دانش منزل پہنچ گیا۔ عمران نے گیسٹ روم کا دروازہ بن
کیا اور پھر قدم بڑھاتا قالین پر بے ہوش پڑے ہوئے بابر کی طرف بڑ
گیا۔ بابر کے سر پر کوئی چیز مار کر اُسے بے ہوش کیا گیا تھا۔ کیونکہ اس
سر پر ایک بڑا سا گومڑ ابھرا ہوا صاف دکھائی دے رہا تھا۔ عمران نے
اُسے سیدھا کیا اور پھر جھک کر اس کے ناک اور منہ کو دونوں ہاتھوں سے
بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی بابر کے جسم میں حرکت محسوس ہونے لگی۔ اور ع
ہاتھ چھوڑ کر پیچھے ہٹ گیا۔ تھوڑی دیر بعد بابر نے ایک جھٹکے سے آنکھ
کھول دیں۔ پہلے تو وہ لاشعوری کے عالم میں ادھر ادھر دیکھتا رہا۔ پھر اس
کا ایک ہاتھ تیزی سے سر پر ابھرے ہوئے گومڑ پر جا ٹھہرا۔ اور اُسی
وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کی نظریں سامنے کھڑے عمران پر جمی
ہوئی تھیں۔ عمران خاموش کھڑا رہا۔ اور بابر دوسرے لمحے ایک جھ
سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"تت ـــ تم ـــ میں کہاں ہوں" ـــ بابر نے انتہائی حیرت
بھرے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم سیکرٹ سروس کے ایک اڈے میں ہو۔ تم نے شہر میں بے
قتل و غارت کی ہے۔ اس لئے تمہیں تو جیل کی اس کوٹھڑی میں ہونا چا
تھا۔ جس میں پھانسی پانے والے مجرم رکھے جاتے ہیں۔ لیکن میں چونکہ
ہاشم خان مرحوم سے تمہارا تعلق دیکھ چکا تھا۔ اس لئے میں نے سیکر
سروس کے چیف سے درخواست کی کہ اگر تم پاکیشیا کے مفادات

میں کام کرنے پر تیار ہو جاؤ۔ تو تمہیں معاف کر دیا جائے۔ کیونکہ تم نے غنڈوں
کو قتل کیا ہے۔ کسی عام شہری کو نہیں۔ لیکن قانون کی نظروں میں قتل
بہر حال قتل ہوتا ہے۔ چاہے غنڈے کا ہو یا عام آدمی کا" ـــ عمران
کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"سیکرٹ سروس ـــ تو کیا تمہارا تعلق سیکرٹ سروس
سے ہے" ـــ بابر نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"تم تعلق کی بات چھوڑو۔ اس سے تمہیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ تم اپنی
بات کرو۔ کیا تم پاکیشیا کے مفاد میں کام کرنے کے لئے تیار ہو یا نہیں"
عمران نے اُسی طرح انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"کیسا کام" ـــ بابر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سنو ـــ ہاشم خان نے مجھے بتایا تھا کہ وہ کسی زمانے میں
یہودیوں کی ایک خوفناک تنظیم واٹر پاور کا رکن رہا۔ لیکن پھر اس نے
اس سے بغاوت کر دی۔ کیونکہ اُسے بعد میں معلوم ہوا تھا کہ واٹر پاور
یہودیوں کی تنظیم ہے۔ اور ان کا اصل نشانہ مسلمان ہیں۔ اس غداری
کی وجہ سے واٹر پاور اس کے خلاف ہو گئی۔ وہ ساری دنیا میں چھپتا
پھرا اور پھر وہ اپنے ملک پاکیشیا آ گیا۔ اُسے معلوم تھا کہ واٹر پاور
پاکیشیا سیکرٹ سروس سے خوفزدہ رہتی ہے۔ چنانچہ وہ پاکیشیا
سیکرٹ سروس کو واٹر پاور کے بارے میں تفصیلات مہیا کرنا چاہتا تھا۔
لیکن باوجود کوشش کے اس کا رابطہ سیکرٹ سروس سے نہ ہو سکا۔
چنانچہ اس نے اپنی ایک تنظیم بنانی شروع کر دی جس میں دس افراد تھے۔
ان میں سے ایک تم تھے۔ پھر میں نے سیکرٹ سروس کے چیف سے

اس کا رابطہ قائم کرانے کے لئے اس کمرے سے نکل کر فون کی طرف
جا رہے تھے کہ اچانک ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور میں زخمی ہو کر
بے ہوش ہو گیا۔ اس کے بعد اتفاق سے میرا آدمی وہاں پہنچا تو اس
نے مجھے وہاں زخمی حالت میں پڑا پایا تو وہ مجھے اٹھا کر ہسپتال پہنچا گیا
لیکن جب وہ واپس ہٹ پر پہنچا تو ہٹ کو آگ لگائی جا چکی تھی۔ میں سمجھ
گیا۔ کہ یہ آگ یقیناً تم نے یا تمہارے کسی ساتھی نے لگائی ہو گی تا
ہاشم خان کے ضروری کاغذات مجرموں کے سامنے نہ آئیں اور پھر
ہاشم خان کا انتقام لینے کے لئے احمقوں کی طرح اپنے ساتھیوں کو
لے کر دارالحکومت میں آ گئے۔ اس کے بعد کے واقعات کا علم تمہیں
ہے کہ کس طرح تم نے قتل و غارت کی اور پھر تمہارے گروپ کے
نو آدمی بھی ہلاک ہو گئے۔ تم زخمی ہو کر ایک ٹیکسی کے ذریعے فرار ہو رہے
تھے کہ زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے تم ٹیکسی میں ہی بے ہوش ہو
بہرحال تم ہسپتال پہنچ گئے۔ پھر ہسپتال سے رخصت ہو کر تم ایک کار
میں گئے۔ تو وہاں سے تمہیں بے ہوش کر کے یہاں پہنچا دیا گیا یہ سا
تفصیلات میں نے تمہیں اس لئے بتائی ہیں تاکہ تم سمجھ سکو کہ تم کن
کے درمیان ہو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس وائٹ پاؤڈر کے خلاف کام
چاہتی ہے۔ لیکن ہاشم خان ہلاک ہو چکا ہے اس لئے وہ اب سیکرٹ
سروس کو ضروری اطلاعات مہیا نہیں کر سکتا۔ اگر وہ اطلاعات تمہیں
معلوم ہوں یا ہاشم خان کے ضروری کاغذات تمہارے پاس ہوں
تو وہ تم ہمارے حوالے کر دو۔ اس طرح تم پاکیشیا کے مفاد میں کام
گے تو تمہارا جرم معاف کیا جا سکتا ہے"۔۔۔ عمران نے پوری تفصیل

جاتے ہوئے کہا۔
"تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ ہاشم خان اپنے راز کسی کو نہ بتاتا تھا اور
ہم تو اس کے ادنیٰ ملازم تھے اور بس"۔۔۔ بابر نے ہونٹ چباتے
ہوئے کہا۔
"پھر تم نے وہ ہٹ کیوں جلایا۔ اور اگر تم صرف ملازم تھے تو تم
ہاشم خان کے انتقام کے لئے پاگلوں کی طرح کیوں لڑتے پھرے"۔
عمران نے سخت لہجے میں کہا۔
"جہاں تک ہٹ جلانے والی بات ہے۔ وہ میرے ساتھیوں نے
جلایا تھا۔ ان کا خیال تھا کہ ہٹ کی وجہ سے مجرم ہم تک پہنچ سکتے ہیں
اور جہاں تک باس کی موت کے انتقام کا تعلق تھا وہ ہم پر فرض تھا"۔۔۔
بابر نے جواب دیا
"تو تمہارے پاس وائٹ پاؤڈر کے متعلق کوئی اطلاع نہیں ہے"۔۔۔
عمران نے سرد لہجے میں کہا۔
"یہ نام میں پہلی بار تمہاری زبان سے سن رہا ہوں"۔۔۔ بابر نے
جواب دیا۔
"او کے۔ پھر یہی ہو سکتا ہے کہ تمہیں قانون کے حوالے کر دیا جائے
اس کے بعد تمہارا انجام جو بھی ہو"۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے
کہا۔
"میں کیا کہہ سکتا ہوں"۔۔۔ بابر نے کاندھے اچکاتے ہوئے
جواب دیا۔
"مجھے تمہاری ہاشم خان سے وفاداری پسند آئی ہے۔ اس

لئے میں چیف سے تمہاری سفارش کر دیتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر پیچھے ہٹ کر اس نے دروازے کے
ساتھ دیوار پر ایک جگہ مخصوص انداز میں ہاتھ مارا تو وہاں ایک خانہ
ہو گیا جس میں مختلف رنگوں کے بٹنوں کا ایک سوئچ پینل موجود تھا
عمران نے ایک بٹن دبا دیا۔

"ہیلو۔۔۔۔ میں علی عمران بول رہا ہوں جناب"۔۔۔۔ عمران
نے بٹن دبا کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس"۔۔۔۔ کمرے میں بلیک زیرو کی ایکسٹو کے مخصوص
لہجے میں آواز گونجی۔

"باس۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ بابر کے پاس واٹر پاور کے
کوئی اطلاع نہیں ہے۔ ویسے ہاشم خان سے اس کی وفاداری
مجھے پسند آئی ہے۔ اس لئے میری درخواست ہے کہ اُسے قانون
کے حوالے نہ کیا جائے"۔۔۔۔ عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ واٹر پاور کے خلاف کام کرنے کے
بابر سے ہمیں کوئی کلیو نہیں مل سکا۔ ٹھیک ہے اب ہم اپنے طور پر
کریں گے۔ بابر ہمارا مجرم نہیں ہے۔ اس لئے ہم اُسے اس کے
چھوڑ دیتے ہیں"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے
کہا اور اس کے ساتھ ہی خاموشی طاری ہو گئی۔ عمران نے بٹن بند

"لو بھئی بابر صاحب تمہارا کام تو ہو گیا۔ اب ہم خود ہی ان
کے خلاف ٹکریں مارتے پھریں گے۔ آؤ میں تمہیں اس عمارت سے
چھوڑ آتا ہوں تاکہ تم جہاں چاہو چلے جاؤ۔ ویسے میں تمہیں ایک مشورہ

دوں گا کہ بہتر یہ ہے کہ کچھ مرحلے کے لئے تم یہ ملک چھوڑ دو۔ کیونکہ ریکی
کا بھائی ٹونی تمہاری تلاش میں ہے اور تم ان زیر زمین دنیا سے تعلق رکھنے
والوں کے متعلق کچھ نہیں جانتے یہ لوگ بے حد باخبر ہوتے ہیں یہ تمہیں
ہر صورت میں تلاش کر لیں گے اور تم اکیلے ان سے نہ لڑ سکو گے"۔۔۔۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا واقعی تم سیکرٹ سروس سے تعلق رکھتے ہو"۔۔۔۔ بابر نے
ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں سیکرٹ سروس کا رکن نہیں ہوں۔ صرف فری لانسر کے طور پر
سیکرٹ سروس کا چیف مجھ سے کام لے لیتا ہے اور مجھے ادائیگی کر
دیتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن مجھے کیسے یقین آئے کہ تم واقعی سیکرٹ سروس کے آدمی
ہو سکتا ہے تمہارا تعلق واٹر پاور سے ہو"۔۔۔۔ بابر نے آخر کار وہ
بات کہہ دی جس کا اظہار وہ کافی دیر سے نہ کر پا رہا تھا۔

"دیکھو بابر۔ تمہارے جواب سن کر مجھے پہلے ہی اندازہ ہو گیا تھا کہ
تم اس لئے خاموش ہو کہ تمہیں شک ہے کہ ہمارا تعلق واٹر پاور سے
ہے اس لئے میں نے چیف باس سے تمہارے سامنے بات بھی کی ہے
اگر تعلق واٹر پاور سے ہوتا تو ہمیں اتنا لمبا چکر چلانے کی ضرورت نہ
تھی۔ ہم بڑے اطمینان سے تمہارے جسم کی کھال کا ایک ایک انچ
ادھیڑ دیتے اور پھر ان میں سرخ مرچیں بھر دیتے۔ ایسی صورت میں تم
تو کیا تمہارے فرشتے بھی ساری معلومات اگل دیتے۔ لیکن اگر تمہیں اس
پر بھی یقین نہیں آ رہا تو تمہیں کسی قسم کا یقین دلانے کی ضرورت نہیں

ہے۔ تم جاکر اپنی جان بچاؤ۔ سیکرٹ سروس بے بس نہیں ہے۔ وہ
ہی واٹر پا دست سے نمٹ لے گی" ــــ عمران نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا
اور پھر آگے بڑھ کر اس نے دروازہ کھولا اور بابر کو اپنے پیچھے آنے
کا اشارہ کیا۔ بابر خاموشی سے چلتا ہوا اس کے پیچھے گیسٹ روم سے
باہر آگیا۔ وہ حیرت سے اس عظیم الشان لیکن خالی عمارت کو دیکھ رہا
عمران اُسے لئے ہوئے سیدھا پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ اس
پھاٹک کی کھڑکی کھولی اور پھر ایک طرف ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔

"جاؤ دوست ــــ خدا حافظ" ــــ عمران نے بابر کو باہر
کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

بابر نے کھڑکی سے باہر سڑک پر دوڑتی ہوئی کاروں کو دیکھا
ایک طویل سانس لے کر واپس مڑا۔

"ٹھیک ہے۔ اب مجھے یقین آگیا ہے کہ میں غلط لوگوں کے پاس
ہوں۔ ہاشم خان کا ہٹ میں نے جلایا تھا تاکہ مجرم وہاں موجود
کاغذات حاصل نہ کر سکیں۔ ہاشم خان کے کاغذات میں نے
بینک لاکر میں محفوظ کرا رکھے ہیں۔ آپ میرے ساتھ چلیں۔ میں آپ
نکال کر دیتا ہوں" ــــ بابر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے

"وہاں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ سیکرٹ سروس کے
میں تم کچھ نہیں جانتے۔ آؤ میرے ساتھ" ــــ عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا۔ اور اُسے لے کر واپس گیسٹ روم میں آگیا۔

"اب بتاؤ کون سے بینک میں لاکر ہے اور اس کا نمبر کیا ہے"
عمران نے پوچھا۔

"لیکن چابی اور میرے دستخطوں کے بغیر تو لاکر نہیں کھل سکتا۔ اور
چابی میں نے ہاشم خان کی حویلی میں چھپائی ہوئی ہے" ــــ بابر نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو تنظیم ملک کے مفادات کے لئے کام کر رہی ہو اس سے تعاون
سب کرتے ہیں تم تفصیل بتاؤ" ــــ عمران نے کہا۔

"سٹی بینک۔ سٹی برانچ لاکر نمبر بارہ سو بارہ" ــــ ہاشم خان نے
جواب دیا۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے ایک بار پھر طاقچے میں موجود
سوئچ نکالا اور پھر اس کا ایک بٹن دبا دیا۔

"میں علی عمران بول رہا ہوں جناب۔ بابر نے ہاشم خان کے کاغذات
بینک کی سٹی برانچ کے لاکر نمبر بارہ سو بارہ میں رکھے ہوئے ہیں۔
سے کاغذات منگوا کر یہاں اڈے پر بھجوا دیں تاکہ انہیں دیکھ کر
سے مزید گفتگو کی جا سکے" ــــ عمران نے کہا۔

"پہنچ جاتے ہیں" ــــ دوسری طرف سے بلیک زیرو نے ایکسٹو
کے مخصوص لہجے میں کہا اور عمران نے بٹن بند کر دیا۔

"بہت شکریہ مسٹر بابر" ــــ عمران نے بٹن آف کر کے کہا۔
دوسرے لمحے اس کا ہاتھ بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے حرکت
اور بابر کی کنپٹی پر ایک پٹاخہ سا چھوٹا اور بابر چیختا ہوا اچھل کر
دور قالین پر جا گرا۔ لیکن نیچے گرتے ہی وہ ساکت ہو گیا۔
عمران اطمینان سے مڑا اور دروازہ کھول کر گیسٹ روم سے باہر
اُسے باہر سے مخصوص انداز میں لاک کر کے وہ آپریشن روم
بڑھ گیا۔

"بڑی مشکل سے قابو آیا ہے" ——— بلیک زیرو نے عمران
آپریشن روم میں داخل ہوتے ہی مسکراتے ہوئے کہا۔
"ہاں ——— میں اس کی ٹائپ جانتا تھا۔ اس پر اگر تشدد کی انتہا
کر دی جاتی تب بھی اُس سے کچھ حاصل نہ ہو سکتا تھا۔ اس لئے
اتنا لمبا چکر چلانا پڑا۔ ویسے بھی بہرحال وہ ملکی مجرم نہیں ہے" ———
عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور کرسی پر بیٹھ گیا۔
"میں نے صفدر سے کہہ دیا ہے۔ اور بینک کے چیئرمین کو بھی
کر دیا ہے" ——— بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے اثبات
سر ہلا دیا۔
"اب اس بابر کا کیا کرنا ہے" ——— بلیک زیرو نے چند
خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔
"کاغذات آجائیں پھر اس کے متعلق بھی فیصلہ ہو جائے گا۔ و
تو مجھے یقین ہے کہ ہاشم خان جیسے آدمی بے حد گہرے ہوت
بابر کو صرف یہ معلوم ہو گا کہ یہ ہاشم خان کے کاغذات ہیں او
سکتا ہے یہ کاغذات ہوں بھی کسی کوڈ میں۔ لیکن پھر بھی یہ امکان
بہرحال موجود ہے کہ شاید بابر ان کاغذات کے بارے میں مزید
کوئی مدد کر سکے" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔
بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔
"میں ذرا لائبریری میں جا رہا ہوں۔ جب کاغذات آجائیں تو
دینا" ——— عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ
راہداریوں سے ہوتا ہوا دانش منزل کے تہہ خانوں میں واقع

عظیم الشان لائبریری میں آگیا۔ یہ لائبریری اس نے خود بنائی تھی اور اس
میں دنیا بھر کے موضوعات پر تقریباً تمام اہم کتابیں جمع کی گئی تھیں۔
اس نے اس لائبریری سے استفادے کے لئے ایک ایسا انڈیکس
بنایا ہوا تھا کہ کسی بھی موضوع پر اُسے نہ صرف کتابوں کے نام بلکہ اس
کتاب کے جن جن صفحات پر اس موضوع کے بارے میں کچھ موجود ہوتا
وہ ساری تفصیل اکٹھی ہی سامنے آجاتی اور یہ انڈیکس اس نے وہاں
موجود ایک بڑے کمپیوٹر میں فیڈ کیا ہوا تھا۔ یہ ساری کارروائی اس
نے اس لئے کی تھی کہ اس کے پاس وقت کی بے حد کمی ہوتی تھی۔ وہ
سیدھا کمپیوٹر کی طرف بڑھا اور اس نے اس میں سمندروں کے بارے
میں تحقیقاتی کتب کی لسٹ حاصل کی اور پھر چند لمحوں میں میز پر تقریباً آٹھ
ضخیم کتابیں موجود تھیں۔ اس نے باری باری ان کتب کا سرسری جائزہ
لینا شروع کر دیا۔ ابھی وہ تیسری کتاب کا جائزہ لے رہا تھا کہ بلیک زیرو
لائبریری میں داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں نیلے رنگ کا ایک لفافہ تھا۔
"یہ کاغذات آگئے ہیں جناب" ——— بلیک زیرو نے لفافہ عمران
کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔ اور خود بھی ایک کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔
عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کتاب بند کی اور اُسے میز پر
رکھ کر وہ لفافے کی طرف متوجہ ہو گیا۔ لفافہ باقاعدہ لاکھ کی مہروں سے
سیلڈ تھا۔ لفافے کے اوپر صرف دو الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ ڈبلیو۔
پی۔ اور عمران سمجھ گیا کہ ڈبلیو۔ پی سے مطلب واٹر پاور ہو گا۔ اس نے
طرف سے لفافہ چاک کیا۔ اندر نیلے رنگ کا ایک ہی کاغذ تھا۔
چار بار تہہ کر کے اندر رکھا گیا تھا۔ عمران نے کاغذ کھولا۔ انگریزی

میں ٹائپ شدہ کاغذ تھا۔ عمران خاموشی سے اُسے پڑھنے لگا۔ بلیک زیرو کی نظریں بھی کاغذ پر جمی ہوئی تھیں۔ لیکن وہ چونکہ ذرا سائیڈ میں تھا۔ اس لئے وہ الفاظ پڑھ نہ سکتا تھا۔ عمران نے پورا کاغذ پڑھا اور پھر اُسے بلیک زیرو کی طرف بڑھا دیا۔

"لو پڑھو اسے" ___ عمران نے کہا۔ اور بلیک زیرو نے دیکھا کہ عمران کا چہرہ چٹان کی طرح سخت ہو گیا تھا۔

بلیک زیرو نے کاغذ پر موجود تحریر پڑھنی شروع کر دی۔ اور جیسے جیسے وہ تحریر پڑھتا جا رہا تھا۔ اس کا چہرہ بگڑتا جا رہا تھا۔ اور آنکھیں پھٹتی جا رہی تھیں۔ عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"اوہ اوہ۔ اس قدر خوف ناک منصوبہ۔ اوہ۔ خدا کی پناہ۔ مگر یہ کیسے ممکن ہے۔ نہیں۔ ایسا ہونا ممکن ہی نہیں ہے۔ یہ ہاشم خان کی ذہن کی پیداوار ہے" ___ بلیک زیرو نے بڑے جذباتی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ بظاہر ایسا ہی لگتا ہے۔ پوری دنیا کے سمندروں پر اس طرح کنٹرول کہ سمندری ٹمپریچر اور سمندری رؤں کو بھی حسب منشا بدل دیا جائے۔ اور پھر یہ منصوبہ کہ سمندروں کے اوپر موجود ہوا کے دباؤ اپنی مرضی سے کنٹرول کر کے اُسے ہلکا یا بھاری کر دینا انسانی عقل سے بعید بات ہے۔ لیکن تم نے اس کا آخری پیراگراف غور سے نہیں پڑھا اسے غور سے پڑھو" ___ عمران نے بے پناہ سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں نے پڑھا ہے۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ واٹر پاور چند بحیروں کو آپس میں ملا دینے کے منصوبے پر کام کر رہی ہے۔ لیکن اس سے

مطلب نکلتا ہے۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی" ___ بلیک زیرو نے کہا۔

"یہی اس منصوبے کا سب سے خوف ناک حصہ ہے۔ الماری سے دنیا کا نقشہ نکال لاؤ" ___ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو نے ہاتھ میں پکڑا ہوا کاغذ میز پر رکھا اور اٹھ کر لائبریری کی ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ جس میں دنیا بھر کے نقشے موجود تھے۔ اس نے ایک نقشہ اٹھایا اور اُسے لا کر عمران کے سامنے کھول کر رکھ دیا۔

"اب اس کاغذ کے آخری پیراگراف میں جو جو بحیرے لکھے ہوئے ہیں۔ ان کے گرد سرخ پنسل سے دائرہ لگاؤ" ___ عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے ایک طرف پڑے ہوئے قلمدان سے سرخ رنگ کی پنسل اٹھائی۔ اور پھر کاغذ کو سامنے رکھ کر اس نے اس میں سے دیکھ دیکھ کر نقشے میں ان بحیروں کے نام تلاش کر کے پہلے ان پر نشانات لگائے اور پھر ان نشانات کو آپس میں ملا دیا۔

"اب کچھ سمجھ میں بات آئی ہے" ___ عمران نے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ میں تو اب بھی نہیں سمجھ سکا" ___ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"دیکھو۔ کاغذ کے آخری پیراگراف میں بحیرہ کیپسین۔ بحیرہ اسود۔ بحیرہ روم۔ بحیرہ قلزم۔ بحیرہ عرب اور خلیج فارس کے نام لکھے ہوئے ہیں۔ یہی نام ہیں ناں" ___ عمران نے بغیر کاغذ دیکھے زبانی بتلاتے ہوئے کہا۔ جب کہ بلیک زیرو ساتھ ساتھ کاغذ اور نقشے پر بھی نظریں دوڑا رہا تھا۔

"ہاں۔ بالکل یہی نام ہیں۔ اور میں نے انہی کو مارک کیا ہے"۔
بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"اب دیکھو۔ ان بحیروں کے درمیان کون کون سے ممالک آ
ہیں" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور بلیک زیرو نقشے پر جھک گیا۔
"ان میں ممالک آتے ہیں ۔۔۔ ترکیہ۔ ڈارن۔ سن لینڈ
آران۔ سکائی لینڈ۔ یونائیڈ لینڈ۔ ساؤتھ امین۔ نارتھ امین۔ کرد
اور اسرائیل۔ یہ تو ملک درمیان میں آتے ہیں۔ اور اپ لینڈ۔ پاکیشیا
اور کافرستان سائیڈ میں ان سے ملحقہ ہیں" ۔۔۔ بلیک زیرو
ان بحیروں کے درمیان موجود بڑے بڑے ملکوں کے نام نقشے
پڑھتے ہوئے کہا۔
"اب ان میں ایسے ملک چھوڑ دو جہاں مسلمانوں کی اکثریت
عمران نے کہا۔
"تو کافرستان اور اسرائیل دونوں نکل جاتے ہیں" ۔۔۔ بلیک
نے جواب دیا۔
"اب سمجھے ہو ان کا منصوبہ۔ ان کا منصوبہ یہ ہے کہ دنیا
ترین مسلم ممالک جو ان بحیروں کے درمیان واقع ہیں ان کا خا
جائے۔ اگر ان بحیروں کو آپس میں ملا دیا جائے یعنی ایک کر د
تو ظاہر ہے اپ لینڈ اور پاکیشیا کے علاوہ باقی سب ممالک
براہِ راست پانی میں غرق ہو جائیں گے اور چونکہ اپ لینڈ اور
بالکل سرحد پر ہوں گے اور رقبے کے لحاظ سے چھوٹے ملک
اس لئے یہ دونوں بھی اس خوف ناک تباہی کی زد میں لازماً آ ج

گے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔
"لیکن عمران صاحب اس طرح تو اسرائیل جو یہودیوں کا گڑھ ہے وہ بھی
تو ساتھ ہی غرق ہو جائے گا" ۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔
"ہاں۔ بظاہر تو ایسا لگتا ہے لیکن ظاہر ہے یہودی ایسا برداشت
نہیں کر سکتے۔ اس لئے ہو سکتا ہے اس کے تحفظ کے لئے انہوں نے
کوئی خاص منصوبہ بندی کی ہو" ۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے
کہا۔
"لیکن عمران صاحب ایسا ہونا ممکن ہی نہیں۔ ان ممالک کا رقبہ لاکھوں
مربع میٹر ہے۔ یہاں بلند و بالا پہاڑی سلسلے بھی ہیں اور ریگستان بھی۔
یہ سب کچھ کیسے سمندر میں غرق ہو سکتا ہے۔ نہیں۔ ایسا ہونا ممکن ہی
نہیں ہے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے بڑے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔
"ہاں ۔۔۔ لیکن تم نے ہاشم خان کی اس تحریر میں ایک بات پر
غور نہیں کیا۔ اس نے لکھا ہے کہ داٹھ یا دو سمندروں میں اس طرح کنٹرول
کرے گا۔ کہ سمندروں کا ٹمپریچر اور دونوں کو حسب منشا تبدیل کر سکے۔
اور سمندروں کے اوپر موجود ہوا کے دباؤ کو اپنی مرضی سے ہلکا یا بھاری
کرے گا۔ یہی لکھا ہوا ہے ناں اس میں" ۔۔۔ عمران نے کہا۔
"ہاں۔ بالکل یہی لکھا ہوا ہے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے جواب دیا۔
"اس کا مطلب ہے کہ دنیا میں موجود جو سمندر گرم ہیں انہیں وہ سرد
اور جو سمندر سرد ہیں انہیں حسب منشا گرم کر سکتے ہیں۔ اس سے کیا ہو
گا۔ کہ پوری دنیا کا موسم۔ بارشیں۔ برف باری۔ سب ان کے کنٹرول
میں آ جائے گا۔ وہ جس علاقے کو جس طرح بھی تباہ کرنا چاہیں کر سکیں گے۔

کیونکہ پوری دنیا میں تین چوتھائی پانی ہے۔ اور ایک چوتھائی خشکی
چوتھائی کو کنٹرول میں کر لینے کے بعد وہ آسانی سے ایک چوتھائی
کو کنٹرول کر سکتے ہیں۔ سمندروں کے ٹمپریچر کی وجہ سے علاقوں
بارشیں ہوتی ہیں۔ برف باریاں ہوتی ہیں۔ سردی، گرمی پڑتی ہے
فصلیں تیار ہوتی ہیں۔ خوراک ملتی ہے۔ اب تم سوچو جو سمندر گرم
اگر اُسے یک لخت ٹھنڈا کر دیا جائے تو کیا ہو گا۔ اس سارے عل
میں یک لخت درجہ حرارت اس قدر ڈاؤن ہو جائے گا کہ پورا علاقہ
کا پہاڑ بن جائے گا۔ تم خود سوچو وہاں موجود آبادی۔ اور فصلوں کا کی
ہو گا۔ اب آؤ دوسری طرف۔ جو سمندر یا بحیرہ سرد ہے۔ اگر اُسے یکلخ
گرم کر دیا جائے تو کیا ہو گا۔ اس سے ملحقہ ساری خشکی پہ درجہ حرارت
یک لخت بڑھ جائے گا۔ بے پناہ اور نہ رکنے والی بارشیں شروع
جائیں گی۔ برف پگھل جائے گی۔ تب بھی وہاں کی آبادی کا کیا حال ہو
اس طرح سمندروں میں سرد اور گرم روئیں چلتی ہیں۔ اگر ان کا ٹمپریچ
نہ بدلا جائے بلکہ ان کا رخ بدل دیا جائے تو اس علاقے میں اس قد
خوف ناک طوفان آئے گا کہ نہ صرف سمندر میں موجود ہر چیز آناً فا
تباہ ہو جائے گی بلکہ اس سے متعلق ساری خشکی بھی خوف ناک تباہی کی
زد میں آجائے گی۔ ایک لحاظ سے سمجھو۔ اب آؤ دوسری طرف کہ
سمندروں پہ موجود ہوا کے دباؤ کو کنٹرول کر کے ہلکا یا بھاری کیا جا سک
ہو۔ تو پھر کیا ہو گا۔ تمہیں اتنا تو بہرحال معلوم ہو گا کہ سمندر کی سطح ہوا
بے پناہ دباؤ کی وجہ سے ایک خاص سطح سے زیادہ بلند نہیں ہو سک
لیکن جہاں دباؤ ہلکا کر دیا جائے تو کیا ہو گا۔ سمندر کی سطح یک لخت بلن

وتی جائے گی۔ جس قدر دباؤ گھٹاتے جاؤ سطح بلند ہوتی جائے گی۔ اس
رح جہاں دباؤ بڑھا دو موجودہ سطح بھی اور زیادہ دب کر کم ہو جائے گی۔
ب سوچو جسے تم ناممکن کہہ رہے ہو، وہ کس طرح ممکن ہو سکتا ہے۔ اگر
مام بحیروں جن کا ذکر کیا گیا ہے اور خلیج فارس ان سب پر یک لخت
واکا دباؤ ہلکا کر دیا جائے۔ چاہے یہ وقفہ بے حد معمولی ہو تو کیا ہو گا
ہاں موجود پانی کی سطح یک لخت بلند ہو جائے گی۔ اس طرح جیسے پانی
پہاڑ بن جائے۔ اور تم جانتے ہو پانی ہمیشہ اپنی سطح برابر رکھتا ہے۔
جہ کیا ہو گا کہ پانی کا یہ پہاڑ انتہائی تیزی سے پھیلے گا اور نتیجہ یہ کہ
خ بحیروں یعنی چھوٹے سمندروں اور ——— خلیج فارس کا اربوں کھربوں
عب فٹ پانی درمیانی ملکوں پہ چڑھ دوڑے گا۔ اور پھر جب ہوا کا
دواپس اپنی سطح پر پہنچے گا تو یہ سارے ممالک مکمل طور پر پانی میں
ق ہو چکے ہوں گے۔ اس کے بعد ظاہر ہے پانی اپنی سطح ہموار رکھنے
ے لئے اونچائی سے نیچے کی طرف جائے گا۔ اور پھر سب کچھ اپنے
تھ بہا کر سمندر میں چلا جائے گا۔ نتیجہ کیا نکلے گا کہ اس سارے علاقے
موجود پچاس کروڑ مسلمان ہلاک ہو جائیں گے۔ یہاں موجود ہر چیز غائب
ئے گی۔ اور تم جانتے ہو کہ سعداب میں مسلمانوں کے مقدس ترین
ات بھی موجود ہیں۔ اب بولو۔ کیا ہو گا" ——— عمران نے کہا اور بلیک
کے چہرے پر عمران کی بات سن کر زلزلے کے سے آثار نمایاں ہو
ئے۔

اوہ اوہ۔ اگر واقعی ایسا ہونا ممکن ہے تو پھر شاید یہ تاریخ کا سب
بڑا اور سب سے بھیانک جرم ہو گا۔ اتنا بھیانک کہ جس کا تصور بھی

نہیں کیا جاسکتا۔ ۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے دہشت زدہ لہجے میں کہا۔

"جہاں تک ممکن ہونے کا تعلق ہے۔ موجودہ سائنسی دور میں ایسی
کوئی چیز ناممکن نہیں ہے۔ بات صرف فارمولے کی ہے۔ اور اس خط
سے ہمیں نہ صرف مجرموں کے فارمولے کا علم ہوگیا ہے۔ بلکہ ان کے
مین ٹارگٹ کا بھی علم ہوگیا ہے۔ اب وہ اس منصوبے کے لئے کیا کر
رہے ہیں اور کہاں کر رہے ہیں۔ اس کی ہمیں تلاش کرنی ہے۔ ہو سکتا
ہے۔ مجرموں کا یہ منصوبہ ابھی ابتدائی سٹیج پر ہو۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے
کہ مکمل ہونے والا ہو۔ نجانے یہ تنظیم کب سے قائم ہے اور کب سے
انتہائی خفیہ طور پر کام کر رہی ہے۔ بہرحال اتنا طے ہے کہ یہ تنظیم قائم
ہوئے زیادہ عرصہ نہیں گزرا۔ اور جہاں تک میرا آئیڈیا ہے۔ پہلے
صرف ایک عام سی مجرم تنظیم تھی جس کا مقصد دوسری بڑی تنظیم
کی طرح دنیا پر حکومت کرنا ہے۔ لیکن پھر کسی طرح اس تنظیم پر یہودیوں
قبضہ کر لیا۔ اور پھر اس کے مقاصد بدل گئے۔ اس سے ظاہر ہوتا
کہ مقاصد بدلے ہوئے زیادہ عرصہ نہیں گزرا۔ اس لئے اتنے
منصوبے کی تکمیل کے لئے جو تیاری ہونی چاہیئے اس کے لئے میر
اندازے کے مطابق انہیں ابھی اور کچھ نہیں تو کم از کم پانچ سال
چاہیئں" ۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"آپ نے یہ اندازہ کیسے لگا لیا" ۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے ہونٹ
چباتے ہوئے کہا۔

"یہودی کبھی بھی کسی مسلمان کو اپنے اس بھیانک منصوبے میں
کرنے کا خطرہ مول نہیں لے سکتے۔ جب کہ ہاشم خان اس

کا ایک اعلیٰ عہدیدار رہا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ جب ہاشم خان
اس تنظیم میں شامل ہوا اور بڑے عہدے تک پہنچا تب تک یہ عام مجرم
تنظیم تھی۔ جس میں صرف مجرم تھے۔ ان کے مذاہب کو پیش نظر نہ رکھا
جاتا تھا۔ لیکن پھر تنظیم کے بڑے بدل گئے۔ اور تنظیم یہودیوں کے قبضے
میں آگئی۔ ہاشم خان چونکہ بڑا عہدیدار تھا میرا مطلب ہے واٹر پرنس
تھا۔ اس لئے یہ تبدیلی اُسے فوراً معلوم بھی ہوگئی اور پھر اُسے ان کے
نئے منصوبے کا بھی علم ہوگیا۔ اور اس تحریر سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ
ہاشم خان انتہائی ذہین آدمی تھا۔ وہ فوراً ہی اس منصوبے کی تہہ
تک پہنچ گیا اور تم جانتے ہو کہ مسلمان چاہے کتنا بڑا مجرم اور گنہگار
کیوں نہ ہو۔ جہاں اُسے دینی یا انتہائی مقدس مقامات کو اس قدر
بھیانک خطرہ پیش آتا دکھائی دے اس کا ذہن لازماً بدل جاتا ہے۔
اور ایسا ہاشم خان کے ساتھ ہوا۔ اس نے بغاوت کر دی۔ اپنے طور
وہ یہ کر سکا کہ اس سیکشن کو تباہ کر دے جس کا وہ انچارج تھا۔
اور اس نے یہ کام کر دیا۔ لیکن ظاہر ہے ایسی تنظیمیں چھوٹی نہیں ہوتیں
نہ ہی اکیلے ہاشم خان سے تباہ ہو سکتی تھیں اس لئے ہاشم خان
جان بچا کر فرار ہونا پڑا۔ اور اب وہ مارا جا چکا ہے۔ اور اس لئے وہ
سیکرٹ سروس کو ڈھونڈھتا رہا۔ اور پھر مایوس ہو کر اپنی تنظیم بنانے
کوششوں میں لگا رہا۔ اور جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ
معلوم تھا کہ یہ تنظیم پاکیشیا سیکرٹ سروس سے خوفزدہ ہے۔
سے بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ اس پر بعد میں یہودیوں نے قبضہ کیا۔
جب انہوں نے یہ بھیانک منصوبہ تیار کیا تو ظاہر ہے۔ اسرائیل

کی شہ پر بنایا گیا ہو گا۔ اور اسرائیل نے ہی انہیں بتایا ہو گا کہ وہ پاکیش
سیکرٹ سروس سے اسے خفیہ رکھیں" ـــــ عمران نے انتہائی
سنجیدگی سے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا
عمران کا تجزیہ بالکل درست تھا۔

" لیکن اب ہم کیا کریں۔ اس خط میں تو کوئی ایسا کلیو نہیں ہے جس سے
اس تنظیم کو تلاش کیا جا سکے" ـــــ بلیک زیرو نے پریشان
ہوتے ہوئے کہا۔

" کلیو ہو یا نہ ہو۔ اور چاہے مجھے پوری دنیا میں پھیلے ہوئے یہودیوں
کی گردنیں کیوں نہ مروڑنی پڑیں۔ میں اس بھیانک منصوبے کا نہ صرف
کھوج نکالوں گا بلکہ اپنی جان دے کر بھی اسے تباہ کر دوں گا۔ میں اس
منصوبے کی تکمیل تو ایک طرف اس کا خاکہ بھی برداشت نہیں کر سکتا
منصوبہ تو کیا مکمل ہونا ہے۔ جن لوگوں نے اس کی پلاننگ کی ہے ان
سب کو مرنا پڑے گا۔ کتے سے بھی زیادہ عبرت ناک موت مرنا پڑے
گا۔ تاکہ آئندہ کوئی یہودی اس قسم کے منصوبے کا تصور بھی اپنے
ذہن میں پیدا نہ کر سکے" ـــــ عمران نے انتہائی جذباتی لہجے میں
کہا۔ اس کا چہرہ آگ کی طرح سرخ ہو گیا تھا۔ اور آنکھوں سے شعلے
سے نکلنے لگے تھے۔ بلیک زیرو حیرت سے عمران کو دیکھنے لگا۔ اس
نے عمران کی ایسی جذباتی کیفیت پہلے کبھی نہ دیکھی تھی۔ اس لئے وہ
جواب میں کچھ نہ بولا۔ خاموش بیٹھا رہا۔ آہستہ آہستہ عمران کی حالت
نارمل ہوتی گئی۔ اور پھر وہ مسکرانے لگا۔

" اس منصوبے نے واقعی میرے ذہن پر اثر ڈالا ہے۔ بہرحال

" اس خط میں ہاشم خان نے ایک کلیو دیا ہے" ـــــ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

" کلیو ـــ کون سا کلیو۔ مجھے تو ایسا کوئی کلیو نظر نہیں آیا" ـــــ
بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

" اگر تمہیں نظر آنے لگ جائے تو تم بلیک زیرو کی بجائے بلیک
عمران نہ بن جاؤ۔ اس کی چوتھی اور پانچویں لائن میں ایک نام آیا ہے یانگ
اور اس کے ساتھ ہی لی گروپ کے الفاظ بھی موجود ہیں" ـــــ عمران
نے کہا۔

" یانگ اور لی گروپ۔ ہاں۔ ٹھہریئے۔ میں دوبارہ پڑھتا ہوں" ـــــ
بلیک زیرو نے کہا۔ اور کاغذ اٹھا کر دوبارہ پڑھنے لگا۔

" ہاں موجود ہے۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ مجھے معلوم ہے کہ یانگ
… کتے میرا پیچھا کر رہے ہیں۔ اور مجھے تلاش کرنے کے لئے اس
…ے علاقے کو چھان ماریں گے۔ لیکن میرا نام ہاشم خان ہے۔
… گروپ کی میری نظروں میں کیا اہمیت ہو سکتی ہے۔ میں ان کتوں
… لئے اچھا شکار ثابت نہیں ہوں گا۔ میں ان کتوں کو عبرت ناک موت
…ں گا" ـــــ بلیک زیرو نے اونچی آواز میں پڑھتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ یہی کلیو ہے۔ لی گروپ جاپان کا انتہائی خوفناک مذہبی جنونی
…پ ہے۔ جو مذہب کی بنیاد پر وہاں قتل و غارت کرتا رہتا ہے۔
…ور پر تو یہی سمجھا جاتا ہے کہ لی گروپ شادو نزم کا پیرو کار ہے۔ اس
…ہ مذہب کے لوگوں کے خلاف ہے جن کی جاپان میں اکثریت
…ور بدھ روحانی پیشواؤں کو قتل کرنا اور ان کی عبادت گاہوں کو

تباہ کرنا اس کا مقصد ہے۔ لیکن ہاشم خان کے اس حوالے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اگر پہلے ایسا تھا تو اب ایسا نہیں ہے۔ بلکہ لی گروپ پر بھی یہودیوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ اور یانگ یقیناً اب اس گروپ کا لیڈر یا چیف ہو گا۔ اس لئے لی گروپ یا یانگ کے آدمی ہاشم خان کا پیچھا کر رہے تھے۔ اور وہ ان سے چھپتا پھر رہا تھا۔ اور ہاشم خان کا پیچھا کرنے کا مطلب ہے کہ لی گروپ یا یانگ اب واٹر پاور کا گروپ ہے اور اس سے ہمیں واٹر پاور کے بارے میں مزید تفصیلات معلوم ہو سکتی ہیں" ——— عمران نے کہا۔

اور بلیک زیرو اس طرح عقیدت بھری نظروں سے عمران کو دیکھنے لگا۔ جیسے اس کے سامنے انسان کی بجائے کوئی دیوتا بیٹھا ہوا ہو۔

"کمال ہے عمران صاحب۔ آپ کے ذہن کا مقابلہ تو دنیا کا کوئی کمپیوٹر نہیں کر سکتا" ——— بلیک زیرو نے تحسین آمیز لہجے میں کہا اور عمران ہنس پڑا۔

"کمپیوٹر بے چارہ کیا مقابلہ کر سکتا ہے، جب اس کی تعریف کوئی نہیں کرتا۔ اور میری تعریف پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف ایکسٹو کر رہا ہو" ——— عمران نے کہا۔ اور بلیک زیرو قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"آؤ۔ اب اس یانگ اور لی گروپ کا کھوج نکالیں تاکہ کام شروع ہو جا سکے۔ میں ان لوگوں کو مزید ایک لمحے کی بھی مہلت نہیں دینا چاہتا"۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بھی سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے یانگ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ——— یانگ سپیکنگ" ——— یانگ کا لہجہ خاصا درشت تھا۔

"یانگ۔ میں کراس ورلڈ سے جیکب بول رہا ہوں" ——— دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"اوہ جیکب تم ——— خیریت ——— کیسے فون کیا" ——— یانگ نے چونک کر کہا۔ اور اس کے لہجے سے درشتی غائب ہو گئی۔ درشتی کی جگہ البتہ بے تکلفی نے لے لی تھی۔

"تمہیں ایک اطلاع دینی ہے۔ پاکیشیا کے علی عمران کو جانتے ہو" جیکب نے کہا۔

"علی عمران ——— اس کے متعلق کچھ سنا ہوا ہے۔ کیوں" ———

یانگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"صرف کچھ سنا ہوا ہے یا اس کے متعلق تفصیل بھی جانتے ہو"
جیکب کے لہجے میں ہلکا سا طنز تھا۔
"ہاں۔ اتنا سنا ہوا ہے کہ وہ بظاہر انتہائی احمق، مسخرہ سا آدمی
ہے۔ لیکن درحقیقت انتہائی خوفناک حد تک ذہین ہے۔ بے پناہ
شاطر ہے۔ مارشل آرٹ کا ماہر ہے۔ نشانہ بازی میں یکتا ہے۔ اس
بڑی بڑی مجرم تنظیمیں اس سے خوفزدہ رہتی ہیں۔ وہ پاکیشیائی سیکرٹ
سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو" ـــــ
یانگ نے جواب دیا۔
"اگر تمہارا اس سے مقابلہ ہو جائے تو تم کیا محسوس کرو گے"
جیکب نے کہا۔
"میرا اس سے مقابلہ ہی کیا ہے۔ وہ میرے مقابلے میں ایک مچھر
سے زیادہ کیا اہمیت رکھتا ہے۔ وہ جو کچھ بھی ہو۔ دوسروں کے
تو ہو سکتا ہے لیکن یانگ تو اسے مچھر کی طرح مسل دینے کی قوت رکھ
ہے۔ لیکن تم بات تو کرو آخر کہنا کیا چاہتے ہو" ـــــ یانگ نے
منہ بنا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔
"ویری گڈ یانگ ـــــ واقعی تم ایک دلیر آدمی ہو۔ ورنہ آج تک
عمران کا نام سنتے ہی بڑے بڑے مجرموں کی سٹی گم ہو جاتی ہے
تمہارے ساتھ واقعی اس کا جوڑ اچھا رہے گا۔ میں نے فون اس
لئے کیا ہے کہ مجھے ابھی معلوم ہوا ہے کہ عمران نے کراس ورلڈ
سیکرٹری ایشمن کو فون کیا ہے۔ عمران نے اس سے تمہارے

لی گروپ کے متعلق تفصیلات معلوم کی ہیں۔ لیکن تم جانتے ہو، کہ واٹر پاور
کے علم کی وجہ سے اس سے متعلقہ تمام تنظیموں کا ریکارڈ ایسی ایجنسیوں
سے غائب کر دیا گیا ہے۔ اس لئے ایشمن نے اسے صرف وہ کچھ بتایا ہے
جو کچھ وہ ذاتی طور پر جانتا تھا۔ بوڑھا ایشمن اس عمران کا ذاتی دوست ہے۔
مجھے ویسے ہی باتوں باتوں میں معلوم ہوا تو میں نے سوچا کہ تمہیں کال کر
کے بتا دوں کہ عمران کا تمہارے اور لی گروپ کے متعلق معلومات
حاصل کرنا تمہارے لئے انتہائی خطرناک ہو سکتا ہے۔ وہ تم پر بھوکے
عقاب کی طرح ٹوٹ پڑے گا" ـــــ جیکب نے کہا۔
"لیکن کیوں ـــــ میرا اس سے آج تک کبھی کوئی تعلق نہیں رہا۔
میں یا میرا گروپ کبھی پاکیشیا نہیں گیا۔ میں نے بھی اس کے متعلق صرف
سنا ہوا ہے اور وہ بھی واٹر پاور کانفرنس میں ذکر ہوا تھا۔ میں نے
آج تک اس کی شکل نہیں دیکھی۔ پھر وہ میرے متعلق کیوں معلومات
حاصل کر رہا ہے" ـــــ یانگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"میں نے بھی اس پہلو پر تم سے بات کرنے سے پہلے کافی غور کیا
ہے۔ اور میں نے جو اندازہ لگایا ہے، وہ میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔
ہاشم خان طویل عرصے تک تمہارے گروپ کے منشیات شعبے سے
متعلق رہا ہے۔ پھر ہاشم خان کی وجہ سے ہی تمہارا گروپ اور تم واٹر
سے منسلک ہوئے تھے اور واٹر پاور نے تمہارے گروپ کے ذمے
واٹر بال کے لئے سامان مہیا کرنے کا کام لگایا تھا جو تم اب
کر رہے ہو۔ پھر ہاشم خان نے غداری کی اور وہ فرار ہو گیا۔
ور کے سیکشن اسے تلاش کرتے رہے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ

واٹر پاور کے سیکشن تھری نے پاکیشیا میں اس کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اس
کے بعد عمران نے تمہارے متعلق معلومات حاصل کرنی شروع کی۔
ان سے میں نے یہی نتیجہ نکالا ہے کہ ہاشم خان یقیناً اس عمران س
ملا ہو گا۔ اور چونکہ اُسے سیکشن تھری کے متعلق کوئی معلومات حا
تھیں۔ کیونکہ سیکشن تھری اس کی غداری کے بعد وجود میں آیا۔ اس
اس نے لامحالہ یہی سمجھا ہو گا کہ تم اور تمہارا گروپ اس کا پیچھا کر رہا
کیونکہ ایسے کاموں میں ویسے بھی تمہارا گروپ بے حد معروف
چنانچہ اسس نے یہ معلومات یقیناً عمران تک پہنچا دی ہوں گی۔ اور
اس کی موت کے بعد اب عمران شاید اس کا انتقام تم سے لینا چ
ہو گا۔ ویسے ایک بات اور بھی ہے۔ اور میں ابھی واٹر پاور کے س
تھری تک اس بات کو پہنچاتا ہوں کہ ہو سکتا ہے ہاشم خان س
واٹر پاور کے بارے میں کوئی معلومات عمران کو پہنچا دی ہوں اور
متعلق معلومات حاصل کرنے کا مقصد واٹر پاور کے خلاف کام کر
کے لئے آغاز تلاش کرنا ہو۔ کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس یہودی
کی دنیا بھر میں سب سے بڑی دشمن ہے۔ اور اس نے اسرائیل
یہودیوں کو اب تک جس قدر نقصان پہنچایا ہے۔ شاید پوری دنیا
مسلمان مل کر بھی اتنا نقصان نہ پہنچا سکے ہوں" ——— جیکب نے

" اوہ۔ تمہاری بات درست ہے۔ ایسا ہی ہو گا۔ عمران میرے
ذریعے واٹر پاور تک پہنچنا چاہتا ہو گا۔ لیکن تم بے فکر رہو۔ یانگ
طرف ٹیڑھی آنکھ اٹھانے والا دوسرا سانس کبھی نہیں لے سک
کی یا اس سیکرٹ سروس کی کیا حیثیت ہے۔ وہ مجھ تک آ

آئے میں خود اس پر بھوکے چیتے کی طرح ٹوٹ پڑوں گا" ——— یانگ
نے تیز لہجے میں کہا۔

"میری بات سنو۔ فی الحال تم عمران کے خلاف حرکت میں نہ آؤ۔
تم واٹر پاور کے عظیم مشن کے لئے کام کر رہے ہو۔ اس لئے ہو سکتا ہے
واٹر پاور ایسا نہ چاہے۔ کہ عمران تم تک پہنچے۔ اور اس کے لئے وہ اپنے
سیکشن تھری کو آگے بڑھائے۔ کیونکہ سیکشن تھری کا صرف ٹرانسمیٹر
کی حد تک واٹر پاور سے تعلق ہے۔ عمران سیکشن تھری کے ذریعے
واٹر پاور تک نہیں پہنچ سکتا۔ لیکن تمہارے ذریعے ضرور پہنچ سکتا ہے"
جیکب نے کہا۔

"تم احمق ہو جیکب۔ جو تم یانگ سے ایسی باتیں کر رہے ہو۔ اگر
میں نے تمہیں دوست نہ کہا ہوا ہوتا تو یانگ سے ایسی باتیں کرنے
والے کی طرح اب تک تمہاری روح تمہارے جسم سے پرواز کر چکی
ہوتی۔ میں خود واٹر پاور سے بات کرتا ہوں۔ میں ہی اسس عمران کا خاتمہ
کروں گا۔ مجھے یقین ہے کہ واٹر پاور خود مجھے اسس کی اجازت دے گا۔
بہرحال تمہاری کال کا شکریہ" ——— یانگ نے انتہائی تیز لہجے میں
کہا اور پھر دوسری طرف سے کوئی بات سنے بغیر اس نے ایک جھٹکے
سے ریسیور کریڈل پر رکھا اور جھٹکے سے کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ
دے نکلتے ہوئے قد کا آدمی تھا۔ اس کے بازو بن مانسوں کی طرح
کے گھٹنوں سے بھی ذرا لمبے تھے۔ اور اس طرح مضبوط اور بھاری
جیسے فولادی ہتھوڑے ہوں۔ جسم کسا ہوا۔ مضبوط اور گٹھا ہوا تھا۔
ز میں بے حد چستی اور پھرتی تھی۔ اسس کے سر پر گھنے اور چھوٹے

چھوٹے مڑے ہوئے بالوں کا ایک ٹوکرہ سا تھا۔ بالوں کا رنگ بھورا تھا۔ پیشانی چوڑی اور جبڑے بھاری تھے۔ چہرے کا رنگ تانبے کی طرح تھا۔ بھوری چھوٹی لیکن تلوار کی طرح مونچھیں تھیں… کی ساخت ایسی تھی کہ علم قیافہ والے اُسے دیکھ کر آسانی سے… جاتے کہ یہ شخص انتہا درجے کا شاطر۔ لالچی۔ چالاک اور حد درجہ… فطرت کا مالک ہے۔ اس کی آنکھوں میں سانپ کی آنکھوں… بھی زیادہ تیز چمک تھی۔ یہ جاپان کے دوسرے بڑے جزیرے… کا معروف ترین آدمی تھا۔ اس کا گروپ لی گروپ کہلاتا تھا… کسی زمانے میں تو لی گروپ کے نام کا ڈنکا بجتا تھا۔ لیکن جب… یانگ نے لی گروپ کی سربراہی سنبھالی تھی۔ اب لی گروپ کا… نام ہی رہ گیا تھا۔ اب تو یانگ کا نام ہی ہر شخص جانتا تھا۔ اُ… اور ارد گرد کے وسیع علاقوں میں زرد شیطان کے نام سے… جاتا تھا۔ اور لوگ اس کا نام سنتے ہی اس طرح کانپنے لگ جا… تھے جیسے انہیں لرزے کا بخار چڑھ گیا ہو۔ اس کی سفاکی… اس قدر مشہور ہو چکے تھے کہ لفظ یانگ دہشت کے معنوں میں… ہونے لگ گیا تھا۔ لی گروپ کسی زمانے میں صرف مذہبی جنو… تھا۔ لیکن یانگ نے اُسے بالکل بدل دیا تھا۔ اس نے مذہبی… آدمیوں کا خاتمہ کر کے اُسے نئے سرے سے تشکیل دیا تھا… کا نام البتہ اس نے وہی رہنے دیا تھا کیونکہ اس نام کی اپ… پہلے سے موجود تھی۔ اس کا گروپ منشیات کی سمگلنگ میں ما… بھی زیادہ مشہور ہو چکا تھا۔ وہ سمگلنگ کا سارا دھندہ سمند…

ذریعے کرتا تھا۔ اس لئے اس کے پاس نہ صرف بڑے بڑے بحری تجارتی جہاز۔ انتہائی جدید اور تیز رفتار لانچیں تھیں بلکہ اس نے جنگی کشتیاں تک رکھی ہوئی تھیں۔ اور یہاں تک مشہور تھا کہ اس کے پاس جنگی آبدوزیں بھی موجود ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ شمالی بحرالکاہل۔ جنوبی بحرالکاہل اور بحر ہند کے علاقوں میں اس کے نام کا ڈنکا بجتا تھا۔ شمالی بحرالکاہل۔ جنوبی بحرالکاہل اور بحر ہند میں پھیلے ہوئے بے شمار چھوٹے بڑے ویران جزیروں میں اس کے اڈے قائم تھے۔ چونکہ وہ ملکوں کے خلاف جرائم نہ کرتا تھا۔ اس لئے ان علاقوں میں پھیلے ہوئے بڑے چھوٹے ملک جن میں آسٹریلیا۔ نیوزی لینڈ۔ انڈونیشیا۔ روڈیشیا۔ فلپائن۔ نیوگنی۔ بورنیو۔ اور اس طرح کے دیگر ممالک نے کبھی براہِ راست اس سے مقابلہ نہ کیا تھا۔ اور وہ اس سارے علاقے کا کنگ کہلاتا تھا۔ اس کا بزنس ہیڈ کوارٹر تو نجانے کہاں تھا۔ لیکن ہوکیڈو میں وہ ایک لارڈ کی طرح رہتا تھا۔ وہاں اس نے وسیع و عریض جاگیر خرید رکھی تھی۔ جس کے اندر ایک شاندار لیکن جدید سہولیات سے مزین ایک محل بنوا رکھا تھا۔ مسلح ملازموں کی ایک پوری فوج اس محل کی حفاظت پر مامور تھی۔ اس کے پاس دنیا کی قیمتی ترین کاروں کا ایک پورا بیڑہ موجود تھا۔ وہ ہر لحاظ سے واقعی بادشاہوں کی سی زندگی گزارتا تھا۔ پوری دنیا تو اس کے نام سے کانپتی تھی۔ لیکن یانگ اگر کسی سے دبتا تھا تو صرف اپنی مکس اطالین اور چینی نسل کی بیوی کومو سے دبتا تھا کومو کے اس کی زندگی میں آنے سے پہلے یانگ بے حد عیاش مشہور تھا۔ لیکن پھر ایک محفل میں انتہائی خوب صورت اور سحر انگیز کومو سے اس کی ملاقات ہو گئی تو یانگ واقعی

اس پر مرمٹا۔ کومو ہوکیڈو میں ایک چھوٹے سے بار کی مالک تھی۔ یہ
بار اس کے والد کی ملکیت تھا۔ اس کا باپ اطالوی نسل کا تھا جب کہ
اس کی ماں چینی تھی۔ ماں اس کے بچپن میں ہی مر گئی تھی۔ اور اس کے
باپ نے اُسے ماں بن کر پالا تھا۔ کسی زمانے میں اس کا باپ بھی ایک
مشہور غنڈہ تھا۔ لیکن پھر کومو کی پیدائش کے بعد اس نے سارے
جرائم چھوڑ دیئے۔ اور ہوکیڈو میں ایک بار بنا لی۔ اس بار کا نام بھی اس
نے کومو بار رکھا تھا۔ کومو بچپن سے ہی خاصی صحت مند اور اسمارٹ
لڑکی تھی۔ اور پھر اس کے باپ نے اس کی تربیت بھی ایسے انداز میں کی
کہ اس کی شہرت پورے باجان میں پھیل گئی۔ خوب صورت اور سحر ا...
اُسے ماں باپ سے ورثے میں ملی تھی۔ لیکن اس کے باپ نے اُسے
مارشل آرٹ کے ماہر ترین استادوں سے تربیت دلائی۔ چنانچہ اس
نے نوعمری میں ہی مارشل آرٹ میں بلیک بیلٹ حاصل کر لی۔ مارشل
آرٹ کی تقریباً ہر شاخ میں اس نے تعلیم حاصل کی اور اعلیٰ ترین بیلٹ
حاصل کی۔ نشانے بازی میں پورے باجان میں اس کا کوئی ثانی نہ تھا
گھڑ سواری۔ تیراکی غرضیکہ ہر قسم کے کھیلوں کی وہ نہ صرف شوقین بلکہ
چیمپیئن تھی۔ اسی وجہ سے اس کا جسم نہ صرف بے حد متناسب بلکہ
خاصا مضبوط ہو گیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس کے حسن کے چرچے پورے
باجان میں پھیلے ہوئے تھے۔ اس کے لئے بڑے بڑے امیر زادوں
کے رشتے آئے۔ لیکن اس نے سب رشتے ٹھکرا دیئے۔ اور پھر
ایک محفل میں اس کی ملاقات یانگ سے ہوئی تو اُسے یانگ کی شہ...
کے ساتھ ساتھ اس کی دولت اور اس کی انتہائی مضبوط اور ٹھوس شخصیت

بھی بے حد پسند آئی۔ وہ ایسا ہی شوہر چاہتی تھی۔ چنانچہ جب یانگ
نے اُسے شادی کی آفر کی تو اس نے فوراً ہی قبول کر لی اور پھر یانگ
اور کومو کی شادی پوری دھوم دھام سے ہوئی۔ شادی کے بعد تقریباً
ایک سال تک تو وہ دونوں پوری دنیا کی سیاحت میں مصروف رہے
اس کے بعد وہ واپس ہوکیڈو آ گئے۔ لیکن کومو آہستہ آہستہ یانگ
پر حاوی ہوتی چلی گئی۔ اور اب تو یہ حالت تھی کہ یانگ اس سے دبنے
لگ گیا تھا۔ اب کومو کے مقابلے میں یانگ کا حکم کوئی تسلیم نہ کرتا تھا۔
ایک بار یانگ نے کسی کو کوئی حکم دیا تو کومو نے اُسے اس حکم کی تعمیل
سے منع کر دیا۔ یانگ کو جب پتہ چلا تو اُسے بے حد غصہ آیا۔ اور اس
نے کومو کو سرزنش کرنی چاہی لیکن کومو ــــ مرنے مارنے پر آمادہ ہو
گئی تو یانگ خود ہی خاموش ہو گیا۔ تب سے تو کومو کے مقابلے میں
یانگ کی حیثیت صفر ہو کر رہ گئی۔ لیکن کومو نے یانگ کے بزنس میں
کبھی دخل نہ دیا تھا۔ بزنس کے معاملات میں یانگ ہی سب کچھ تھا۔
اس لئے یانگ نے بھی کومو کی اس خودسری کی زیادہ پرواہ نہ کی تھی۔ البتہ
یہ ضرور ہو گیا تھا کہ یانگ کی نہ صرف عیاشی ختم ہو گئی تھی بلکہ اب وہ
شراب بھی اتنی ہی پیتا تھا جتنی کومو اُسے اجازت دیتی۔

یانگ رسیور رکھ کر کرسی سے اٹھا اور پھر تیزی سے ایک ملحقہ
کمرے میں پہنچ گیا۔ اس نے ایک الماری کھولی اور اس میں رکھا ہوا
ایک عجیب ساخت کا ٹرانسمیٹر باہر نکال لیا۔ یہ ٹرانسمیٹر ایک ڈیکوریشن
پیس کی صورت میں تھا۔ اس میں ایک ہاتھی سونڈ اٹھائے کھڑا تھا
اور اس کی سونڈ کے بالکل نیچے ایک حبشی گلے میں ڈھول لٹکا

ناچ رہا تھا۔ یانگ نے ہاتھی کے ایک پاؤں کی انگلیوں کو دبایا۔ اور پھر دوسرے پاؤں کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا۔ اسی طرح باری باری اس نے ہاتھی کے چاروں پاؤں کو دبا کر ٹرانسمیٹر لا کر میز پر رکھ دیا۔ اور خود اطمینان سے میز کے پیچھے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد ہی یک لخت ساکت وحشی کے ہاتھ حرکت میں آئے اور اس نے ڈھول پیٹنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں تک تو ڈھول میں سے ایسی ہی آوازیں نکلتی رہیں جیسے ڈھول پیٹنے سے نکلتی ہیں لیکن اس کے بعد اس میں سے تیز سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔ اور پھر سیٹی کی آواز مدھم ہوتے ہوئے ختم ہو گئی۔ حبشی بھی اب ساکت ہو گیا تھا۔ لیکن ہاتھی کی آنکھیں اس طرح جل اٹھی تھیں جیسے بلب جل رہے ہوں۔

"یس — چیف اٹنڈنگ سپیشل کال اوور" — واٹر پاور کے چیف کی بھاری اور بارعب آواز سنائی دی۔

"یانگ کالنگ اوور" — یانگ نے کہا۔

"یس اوور" — دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور یانگ نے جیکب کی کال سے ملنے والی تمام باتیں دوہرا دیں۔

"اوہ۔ یہ اہم اطلاع ہے یانگ۔ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق اسرائیل کے اعلیٰ ترین حکام نے ہمیں پہلے سے خبردار کر دیا تھا۔ لیکن اب جب کہ عمران تمہارے متعلق معلومات حاصل کر رہا ہے تو پھر عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا فوری خاتمہ انتہائی ضروری ہے۔ میں نمبر تھری کو ابھی ہدایات دے دیتا ہوں کہ وہ فوری طور پر عمران اور کے ساتھ سروس کا مشن مکمل کرے۔ اور مجھے یقین ہے کہ وہ آسانی سے

اس مسئلے کو اختتام تک پہنچا دے گا اوور" — چیف نے کہا۔

"چیف عمران انکوائری میرے بارے میں کر رہا ہے۔ اس لئے اس کا خاتمہ بھی میرے ہاتھوں ہونا چاہیئے۔ یہ انتہائی ضروری ہے اوور" یانگ نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"تم نمبر تھری کے مقابلے میں زیادہ آسانی سے اس کا خاتمہ کر سکتے ہو یانگ۔ مجھے تمہاری صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ تمہارے وسائل کا بھی علم ہے۔ لیکن میں تمہیں سامنے اس لئے نہیں لانا چاہتا کہ تم گریٹ بال میں براہِ راست ملوث ہو۔ ایسا نہ ہو کہ اس عمران یا پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس گریٹ بال کے بارے میں کوئی بھنک پڑ جائے اوور" — چیف نے تحکمانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ اس کی فکر نہ کریں باس۔ میں چاہوں تو سامنے آئے بغیر عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر سکتا ہوں۔ اگر ضرورت ہوئی تو میں کومو کو سامنے لے آؤں گا۔ وہ مجھ سے کئی بار کہہ چکی ہے۔ کہ اسے کسی خاص مشن پر بھیجا جائے کیونکہ اسے ان کاموں کا بے حد شوق ہے۔ اور بے شمار مواقع پر وہ بے پناہ دلیری۔ ذہانت اور اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کر چکی ہے۔ کم از کم اس طرح مجھے بھی سکون ملے گا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ ہم نے کیا ہے اور کومو کا شوق بھی پورا ہو جائے گا اوور" — یانگ نے اچانک کومو کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ ویسے کومو واقعی اس سے کئی بار کہہ چکی تھی کہ وہ کسی خاص کام کو کرنا چاہتی ہے۔ لیکن یانگ اسے ٹال دیتا تھا۔

"اوہ ویری گڈ۔ مجھے کومو کے متعلق رپورٹیں مل چکی ہیں۔ یہ زیادہ
رہے گا۔ اس طرح نمبر تھری سیکشن بھی سامنے نہ آئے گا۔ اور تم
کومو آسانی سے یہ کام نمٹا لے گی۔ تم ایسا کرو کہ خود زیرِ زمین چلے
اور اپنا ایک خاص گروپ کومو کو دے کر عمران کے خلاف کاشن
سونپ دو۔ لیکن عمران کے متعلق اُسے پوری تفصیل بتا دینا۔ عمران
کا خاتمہ ایک لحاظ سے پوری پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ
گا اوور"۔۔۔۔ چیف نے رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ باس۔ آپ کی تجویز بے حد اچھی ہے۔ میں اپنا خاص
گروپ کومو کی ماتحتی میں دے دیتا ہوں۔ یہ گروپ کومو گروپ کہلائے
گا۔ اس کا ہیڈ کوارٹر بھی علیحدہ کر دیتا ہوں۔ اس طرح کومو گروپ
انہی کاموں کے لئے مخصوص ہو جائے گا۔ مجھے یقین ہے کہ کومو میں
اتنی صلاحیتیں موجود ہیں کہ وہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو
چٹکیوں میں مسل دے اوور"۔۔۔۔ یانگ نے مسرت بھرے
لہجے میں کہا۔

"او۔ کے۔ پھر میں نمبر تھری کو بھی کسی قسم کی کارروائی سے روک
دیتا ہوں۔ تم کومو گروپ کو فوراً حرکت میں لے آؤ۔ اور جس قدر جلد
ہو مجھے اس کی پہلی شاندار وکٹری کی خبر دو اوور"۔۔۔۔ چیف نے
کہا۔

"یس باس اوور"۔۔۔۔ یانگ نے کہا۔ اور دوسری طرف
اوور اینڈ آل سنتے ہی اس نے ہاتھی کے ایک پاؤں کو انگلی
دبا دیا۔ اور پھر اس ٹرانسمیٹر کو اٹھا کر اس نے دوبارہ الماری

تھا اور پھر واپس اپنے شاندار دفتر میں آگیا۔ دفتر میں آکر اس نے ایک طرف
رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک بٹن دبا دیا۔

"یس"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"مادام جہاں بھی ہوں انہیں میرے دفتر بھیج دو"۔۔۔۔ یانگ نے سخت
لہجے میں کہا اور انٹرکام کا رسیور رکھ دیا۔ تقریباً دس منٹ بعد دروازہ کھلا
اور پھر جیسے بجلی چمکتی ہے اس طرح خوب صورت اور حسین کومو جس نے انتہائی
چست لباس پہنا ہوا تھا اندر داخل ہوئی۔ اس کے سنہرے لچھے دار بال
اس کے کاندھوں پر لٹک رہے تھے۔ کانوں میں انتہائی قیمتی ہیرے
کے ٹاپس تھے جب کہ گلے میں بھی ایک انتہائی قیمتی ہیرے کا لاکٹ
موجود تھا۔

"کیا بات ہے یانگ۔ دفتر میں آج میری یاد کیسے آگئی تمہیں"۔۔۔۔
کومو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور میز کے سامنے کرسی گھسیٹ کر
بیٹھ گئی۔ اس کے انداز میں بے پناہ چستی اور پھرتی نمایاں تھی۔ یوں محسوس
ہو رہا تھا جیسے اس کے جسم میں خون کی بجائے پارہ بھرا ہوا ہو۔

"ڈیئر۔ تم ہمیشہ مجھ سے کہتی تھیں کہ مجھے کوئی خاص کام دو۔ آج میں
نے نہ صرف تمہارے لئے خاص کام تلاش کر لیا ہے بلکہ یہ فیصلہ بھی
کر لیا ہے کہ تمہارا ایک مستقل گروپ بھی بنا دیا جائے جسے مادام کومو
گروپ کہا جائے گا۔ علیحدہ ہیڈ کوارٹر۔ علیحدہ کام۔ تاکہ تم اپنی صلاحیتوں
کو اپنی مرضی سے آزما سکو"۔۔۔۔ یانگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ویری گڈ ڈیئر یانگ۔۔۔۔ آج تم نے میری ایک پرانی حسرت
پوری کر دی۔ ویری گڈ۔ لیکن ایک بات یاد رکھنا۔ مجھے حسد نہ کرنے

لگ جانا۔ کیونکہ جب میں الیکشن میں آؤں گی تو پھر لوگ یانگ کو بھول جائیں گے "۔۔۔ کوہو نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور یانگ قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

" اب بھی لوگ کوہو کو زیادہ جانتے ہیں۔ ویسے کوہو کی کامیابی یانگ کی ہی کامیابی ہو گی "۔۔۔ یانگ نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور کوہو بھی انتہائی مترنم آواز میں ہنس پڑی۔

" ہاں۔ اب بتاؤ ڈیئر۔ کام کیا ہے۔ کس حکومت کا تختہ الٹنا ہے کوئی ملک فتح کرنا ہے۔ کیا کرنا ہے "۔۔۔ کوہو نے کہا اور یانگ ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" ان سے بھی کہیں بڑا کام میں نے تمہارے لئے تجویز کیا ہے یہ تو بڑے معمولی سے کام ہیں "۔۔۔ یانگ نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور کوہو کے چہرے پر حیرت کے آثار ابھر آئے۔

" ارے۔ پھر تو واقعی وہ خاص کام ہو گا۔ بتاؤ۔ جلدی "۔۔۔ کوہو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" پہلے میری بات غور سے سننا۔ درمیان میں مداخلت نہ کرنا۔ پاکیشیا میں ایک آدمی رہتا ہے۔ اس کا نام علی عمران ہے۔ بظاہر وہ احمق اور مسخرہ سا آدمی ہے۔ لیکن درحقیقت وہ بے پناہ ذہین۔ انتہائی شاطر اور دنیا بھر میں خطرناک ترین شخصیت سمجھا جاتا ہے۔ دنیا کی بے شمار مشہور اور انتہائی با وسائل تنظیمیں اس کے ہاتھوں تباہ و برباد ہو چکی ہیں۔ بڑے بڑے جغادری مجرموں کی وہ گردنیں توڑ چکا ہے۔ لیکن بظاہر وہ معصوم احمق۔ اور مسخرہ سا نوجوان نظر آتا ہے۔ اور تم نے اس عمران کا خاتمہ کر

مطلب ہے اُسے ہلاک کرنا ہے "۔۔۔ یانگ نے کہا اور کوہو کی صورت آنکھیں حیرت سے پھٹ سی گئی تھیں۔

کیا تم نے اُسے دیکھا ہے "۔۔۔ کوہو نے ہونٹ چباتے ہوئے

نہیں۔ میری اس سے کبھی ملاقات نہیں ہوئی۔ میں تمہیں ایک بات ں۔ اس نے میرے متعلق معلومات حاصل کی ہیں۔ مجھے اس کی ع مل چکی ہے۔ میں تو چاہتا تھا کہ خود اس کا خاتمہ کر دوں۔ لیکن تم جانتی داٹر پاور کے اہم ترین مشن کی وجہ سے میں بے حد مصروف ہوں۔ لئے داٹر پاور تو چاہتا تھا کہ وہ اپنے کسی سیکشن کو سامنے لے لیکن یہ میری بے عزتی تھی چنانچہ میں نے کہا کہ کوہو یہ کام آسانی سکتی ہے۔ داٹر پاور کا چیف بھی اس پر رضامند ہو گیا۔ اس لئے و کہ یہ میری زندگی کا نہیں بلکہ عزت کا سوال ہے۔ اگر تم اسے کرنے میں کامیاب نہ ہوئیں تو پھر مجھے خودکشی ہی کرنی پڑے گی " نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

ں ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ تم اس شخص عمران کے بارے میں رہے ہو وہ کوئی مذاق کی بات نہیں ہے۔ تم واقعی سنجیدہ ہو " نے کہا۔

ے۔ تو تم اسے مذاق سمجھ رہی ہو "۔۔۔ یانگ نے چونک

ہر ہے یہ ایک مذاق سے زیادہ کیا ہو سکتا ہے۔ میں تمہاری تو تنظیم کو تم سے بھی زیادہ اچھی طرح جانتی ہوں۔ کیونکہ میں

نے باقاعدہ اس کا مطالعہ کیا ہے۔ مجھے بچپن سے ہی اس قسم کی تنظیم
کی سربراہی کرنے کا جنون کی حد تک شوق تھا۔ اور یہ بھی سن لو کہ میں
تم سے شادی بھی اسی مقصد کی خاطر کی تھی۔ ورنہ تم سے زیادہ امیر
تم سے زیادہ خوب صورت آدمی بھی مجھ سے شادی کے خواہشمند
لیکن وہ بس سیدھے سادھے لوگ تھے۔ ان میں کوئی پراسرار
کوئی ایڈونچر اور کوئی تھرل نہ تھا۔ یہ سب خصوصیات مجھے تم میں ن
آئی تھیں۔ ہنی مون کے بعد میں نے اس سلسلے میں غور شروع کیا۔
میں نے تمہاری تنظیم کو جانچا۔ اور اگر تم مجھ سے یہ بات نہ کہتے تو لق
موقع ملتے ہی تم سے خود کہتی کہ میں اپنی علیحدہ تنظیم بنا چکی ہوں۔ اد
نے تمہاری تنظیم میں سے دس بہترین افراد کا انتخاب بھی کر لیا
لیکن اب مجھے یہ سوچ کر ہنسی آ رہی ہے کہ تم نے میرے لئے خاص
کا انتخاب بھی کیا تو کیا کہ ایک معصوم اور احمق سے آدمی کو قتل کرنا
کیا تمہیں کومو گروپ کے لئے یہی کام نظر آیا تھا" ــــ فقرے
آخر میں کومو کا لہجہ خاصا تلخ ہو گیا۔

"ارے ارے۔ اتنا غصہ دکھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ
طرف سے نئی تنظیم کے قیام پر مبارک باد قبول کرو۔ اور پھر اگر تمہیں
یہ کام مذاق نظر آ رہا ہے تو تم اسے مت کرو۔ میں واٹر باور کے
کو کہہ دوں گا کہ وہ اپنے سیکشن کو آگے لے آئے۔ اگر میں
باورکے ین کام میں پھنسا ہوا نہ ہوتا تو پھر میرے لئے کوئی مسئلہ
لیکن ان حالات میں خود میں سامنے نہیں آنا چاہتا۔ اس طرح ہمارا
دنیا پر حکمرانی کرنے کا خواب داؤ پر لگ سکتا ہے۔ جانتی ہو جب د

کی دنیا پر حکومت ہو گی تو یانگ پورے ایشیا کا حاکم ہو گا اور اصل حکومت
دام کومو کی ہو گی" ــــ یانگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور کومو کا
چہرہ مسرت سے جگمگا اٹھا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ کب بن رہی ہے یہ حکومت" ــــ کومو نے
اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

"جلد بن جائے گی۔ زیادہ سے زیادہ دو تین سالوں کے اندر" ــــ
نگ نے جواب دیا۔

"گڈ ــــ پھر تم نے یہ اچھی خبر سنا کر مجھے بے حد مسرت بخش
ی ہے۔ اور اس کے شکریئے کے طور پر میں تمہارا کام کر دوں گی۔
ور اس احمق عمران کی لاش شکریئے کے طور پر تمہیں پیش کر دوں گی"
کومو نے کہا۔ اور یانگ خوش ہو گیا۔

"او۔ کے ــــ ویسے میں تمہیں ناراض نہیں کرنا چاہتا لیکن یہ بتا
ں کہ تم اسے معمولی کام نہ سمجھنا۔ آج تک بڑی بڑی تنظیموں کو اس
ے قتل کی حسرت ہی رہی ہے۔ وہ انتہائی حیرت انگیز طور پر نہ صرف
نکلتا ہے۔ بلکہ مخالف کو بھی ختم کر دیتا ہے" ــــ یانگ نے
یا اور کومو ہنس پڑی۔

"بس بس ــــ زیادہ اسے سر پر نہ چڑھاؤ۔ بہر حال تمہیں
کی لاش چاہیئے۔ مل جائے گی۔ تمہارے پاس اس کا کوئی
پتہ۔ کوئی تصویر وغیرہ ہو تو مجھے دے دو۔ میں آج ہی کام شروع
دی ہوں۔ اور ایک ہفتے کے اندر تمہیں تحفہ مل جائے گا"
و نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرے پاس تو اس کی کوئی تصویر یا اتہ پتہ نہیں ہے۔ البتہ
اس کے بارے میں کافی کچھ جانتا ہے۔ وہ پاکیشیا میں رہ
میں اُسے بلواتا ہوں" ـــــ یانگ نے کہا۔
"ٹیکو ـــــ اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ میں خود ہی معلوم کر لوں گی
ان دس افراد کی فہرست میں شامل ہے۔ جنہیں میں نے کو
کے ممبر کے طور پر منتخب کیا ہے" ـــــ کوہو نے کہا اور
سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

عمران ابھی ڈریسنگ روم میں ہی تھا کہ ڈرائینگ روم میں
رکھے فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔ وہ اس وقت لباس
بدیل کر رہا تھا۔ سلیمان بازار گیا ہوا تھا۔ اس لئے مجبوراً عمران کو صرف
تلون پہن کر ڈریسنگ روم سے نکلنا پڑا۔
فون کی گھنٹی مسلسل بجے چلی جا رہی تھی۔ عمران نے آگے بڑھ کر
یسیور اٹھا لیا۔
"ارے بھائی۔ ذرا توقف ہی کر لیا کرو۔ کم از کم پتلون تو پہن لینے
یا کرو" ـــــ عمران نے ریسیور اٹھلتے ہی کہا۔
"تو تم پتلون پہن رہے تھے۔ کیا ضرورت ہے اتنے تکلف کی۔
ی پتلون پہننے کی تمہاری عمر نہیں ہوئی" ـــــ دوسری طرف سے ہنستے
ئے کہا گیا اور عمران آواز سن کر ہی چونک پڑا۔ کیونکہ وہ یہ آواز اچھی
ح پہچانتا تھا۔ یہ مجرموں کے متعلق معلومات فروخت کرنے والی فرم

کراس ورلڈ کے سیکرٹری ایشمن کی آواز تھی ۔

"ارے گرینڈ فادر ایشمن ۔ واقعی تمہارے لئے تو پتلون پہننی نہ پہنی برابر ہی ہے ۔ کیونکہ تمہیں تو کچھ نظر ہی نہیں آتا ۔ لیکن تمہاری طرح د... ابھی اتنے کم نگاہ نہیں ہوئے "۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے... اور دوسری طرف سے بوڑھا ایشمن کھلکھلا کر ہنس پڑا ۔

"ویسے میرے پاس تمہارے لئے جو اطلاع ہے اس کے بعد واقعی پتلون پہننے کی فرصت بھی نہ ملے گی "۔۔۔۔ ایشمن نے... ہوئے کہا ۔

"کوئی بات نہیں ۔ پتلون کی بجائے نیکر اور پھر بھی فرصت نہ... انڈرویئر سے کام چل جائے گا ۔ ویسے بھی ایک بوڑھے آدمی... کفن دفن پر اتنا خرچ کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے "۔۔۔۔ عمران... مسکراتے ہوئے کہا اور ایشمن ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا ۔

"کاش میں بھی تمہاری طرح جوان ہوتا عمران ۔ یا پھر کاش... میرے زمانے میں جوان ہوتی ۔ لیکن کبھی اپنا اپنا مقدر ہے... کی جوانی تمہارے حصے میں آئی ۔ بہرحال میری طرف سے مبا... قبول کرو "۔۔۔۔ ایشمن نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا ۔

"کومو ۔۔۔۔ لیکن اس نام کی تو تمہاری کوئی رشتہ دار نہیں..." عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"یہ میری رشتہ داری درمیان میں کہاں سے ٹپک پڑی..." ایشمن نے حیران ہوتے ہوئے کہا ۔

"ظاہر ہے ۔ مجھ جیسے بانکے جوان کے لئے تم نے اپنے

...یں سے ہی رشتے کا انتخاب کیا ہوگا ۔ لیکن ایک بات بتا دوں ۔ ڈیڈی اپنی جاگیر سے مجھے عاق کر چکے ہیں "۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور دوسری طرف ایشمن نے اتنے زور کا قہقہہ لگایا کہ عمران کو بے اختیار رسیور کان سے ہٹانا پڑا ۔

"سنو عمران ۔۔۔۔ کومو بنفس نفیس تمہارے مقابلے پر آ رہی ہے ۔ تم نے یانگ اور لی گروپ کے متعلق پوچھا تھا مجھ سے ۔ یہ کومو یانگ کی بیوی ہے ۔ لیکن بیوی ہونے سے یہ نہ سمجھ لینا کہ کوئی بوڑھی کھوسٹ عورت ہوگی ۔ میری ایک بار اس سے ملاقات ہو چکی ہے ۔ بس غضب ہے غضب ۔ قیامت اگر کسی کو کہا جا سکتا ہے تو وہ کومو کو ہی کہا جا سکتا ہے ۔ اطالوی اور چینی نسلوں کا حسین ترین امتزاج ۔ قیامت کی طرح تباہ کن "۔۔۔۔ بوڑھا ایشمن واقعی مزے لے لے کر بول رہا تھا ۔

"بیوہ تم مجھ جیسے کنوارے کے کھاتے میں کیوں ڈال رہے ہو ۔ اس کے لئے تو تم خود مناسب ترین امیدوار ہو ۔ چار بار رنڈوے ہو چکے ہو ۔ اب ریکارڈ کسی اور کو بھی بنانے دو ۔ ہو سکتا ہے کومو دوسری بار بھی بیوہ ہو ہی جائے "۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"بیوہ نہیں کہا ۔ میں نے بیوی کہا ہے ۔ اور ایسی لڑکیاں بس نام کی ہی بیویاں ہوتی ہیں ۔ مجھے اطلاعات ملتی رہتی ہیں ۔ یانگ جیسا آدمی بھی اس کے سامنے مکمل طور پر بے بس ہو چکا ہے ۔ وہ بھی اب اس سے دبتا ہے ۔ بہرحال اطلاع سن لو ۔ تم نے مجھ سے یانگ اور لی گروپ کے متعلق پوچھا تھا ۔ نجانے ہماری گفتگو کہیں سنی گئی ہے یا کیا ہوا ہے بہرحال اس کی اطلاع یانگ کو بھی مل گئی ۔ اور یانگ نے تمہاری

سرکوبی کے لئے اپنی بیوی کو موکو سامنے کر دیا ہے۔ اور جہاں تک میر
اطلاعات کا تعلق ہے کومو یانگ سے سو درجے زیادہ خطرناک ثابت
ہو سکتی ہے۔ وہ صرف حسین ہی نہیں ہے مارشل آرٹ کے س
یہ ٹاپ بیلٹس بھی رکھتی ہے۔ نشانے بازی میں ورلڈ چیمپین ہے
اور فطری طور پر بے حد سفاک واقع ہوئی ہے۔ اس نے ایک خ
تنظیم بنالی ہے۔ کومو گروپ۔ جس کے لئے اس نے یانگ کے
بہترین آدمی منتخب کئے ہیں۔ اور کومو گروپ کا پہلا مشن علی عم
کی ہلاکت ہے " ——— ایشمن نے اس بار انتہائی سنجیدہ
میں کہا۔

" کیا اس نے اخبار میں اشتہار دیا ہے " ——— عمران
منہ بناتے ہوئے کہا اور ایشمن بلند آواز میں ہنس پڑا۔

" مجھے تمہاری طبیعت معلوم ہے۔ تم اب وہ ذریعہ جاننا چ
گے جس سے مجھے اطلاع ملی ہے۔ تو سن لو۔ کومو گروپ کا ا
ممبر ہے۔ ٹیکو۔ وہ کافی عرصہ پاکیشیا کے دارالحکومت میں رہا
جہاں اس نے ٹیکو بار بنا یا ہوا تھا۔ وہ تمہارے متعلق سب کچھ
ہے۔ کیونکہ اس کی تمہارے دوست سپرنٹنڈنٹ فیاض سے
گہری دوستی تھی۔ اور اس ناطے سے وہ تم سے بھی ملتا رہتا تھا
اس کے بعد وہ باجان چلا گیا۔ اور وہاں وہ لی گروپ میں شام
گیا۔ اس نے کومو کو بھی تمہارے متعلق تفصیل بتائی ہے
میرا مخبر بھی وہی ہے۔ ویسے اسے یہ علم نہیں ہے کہ میرا تم
کوئی تعلق ہے " ——— ایشمن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

عمران کو ٹیکو کے متعلق سب کچھ یاد آ گیا۔

" لیکن ان محترمہ کومو کے متعلق مجھے تفصیل کون بتائے گا " ———
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" بتانے کی نہیں دیکھنے کی چیز ہے اور جلد ہی تمہاری یہ خواہش
پوری ہو جائے گی۔ وش یو گڈ لک " ——— ایشمن نے ہنستے ہوئے
کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔
یانگ کے متعلق اس نے خاصی تفصیلات حاصل کر لی تھیں۔ اور وہ
باجان جا کر اس یانگ کو ٹٹولنے کا مکمل فیصلہ کر چکا تھا تاکہ اگر
ہاشم خان کے مطابق واقعی یانگ کا تعلق وارڈ باور سے ہے تو وہ
اس سے معلومات حاصل کرے۔ لیکن اب ایشمن کے فون کے بعد
نئی صورت حال سامنے آئی تھی۔ اسے کومو یا اس کے شوہر یانگ
کی کوئی پرواہ نہ تھی۔ اس کا اصل ٹارگٹ تو وارڈ باور تھا۔ چنانچہ اس
نے فیصلہ کیا کہ وہ کومو سے الجھنے میں وقت ضائع کرنے کی بجائے
سیدھا ہی باجان روانہ ہو جائے۔ تاکہ وہاں یانگ سے ٹکرا کر اپنے
اصل مشن پر کام شروع کر سکے۔ شاید پہلے وہ باجان جانے کے لئے
تین روز لگاتا لیکن اب اس نے فوری روانگی کا فیصلہ کر لیا تھا۔
کیونکہ اگر کومو گروپ یہاں آ گیا تو پھر وہ خواہ مخواہ یہاں ان سے الجھ
کر رہ جائے گا۔ چنانچہ وہ واپس ڈریسنگ روم گیا۔ اس نے مکمل
لباس پہنا اور پھر آ کر فون کا رسیور اٹھایا اور دانش منزل کے نمبر
ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو" —— رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے بلیک
ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں بولا۔
"طاہر، میں نے باچان جانے کا فوری فیصلہ کر لیا ہے۔ تم
کہ ٹیم کو تیار ہونے کا کہہ دو۔ میں چونکہ یانگ سے معلومات حا
کر سکے فوری طور پر اس وائٹ پاور سے ٹکرانا چاہتا ہوں۔ اس
سکتا ہے مجھے وہیں سے آگے جانا پڑے۔ چنانچہ میں پوری ٹیم
لے جاؤں گا۔ جوزف اور جوانا بھی میرے ساتھ جائیں گے۔ میں
خوف ناک تنظیم کو مکمل طور پر تباہ کر دینا چاہتا ہوں۔ خصوصی طیا
چارٹرڈ کرا لینا۔ روانگی کل صبح سات بجے ہوگی۔ اس دوران میں
انتظامات مکمل کر لوں گا۔ باچان میں فارن ایجنٹ ہوکاسو کو ا
کر دینا۔ ہو سکتا ہے اس کی وہاں ضرورت پڑ جائے۔ میں صبح
بجے ایئرپورٹ پہنچ جاؤں گا۔ میرے کاغذات بھی جولیا کو پہنچ
فی الحال ہم سب اصل کاغذات پر جائیں گے" —— عمران
کہا۔
"اوہ۔ اس فوری روانگی کی وجہ کیا بنی ہے" —— بلیک زیر
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ یانگ کو یہ اطلاع مل چکی ہے ک
اس کی گردن مروڑنے والا ہوں چنانچہ اس نے مجھے الجھانے
اپنی بیوی کو ایک گروپ سمیت یہاں پاکیشیا بھیجنے کا فیصلہ ک
اور میں اب یہاں وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا" —— عمران
تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر وہ تیزی سے بیرونی دروازے

ی طرف بڑھ گیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کومو نے ہاتھ بڑھا کر رسیور
اٹھا لیا۔ وہ اس وقت ایک آرام دہ صوفے میں دھنسی ہوئی ایک
رسالے کے مطالعے میں مصروف تھی کہ پاس پڑے ہوئے ٹیلی فون کی
گھنٹی بجنے پر اس نے رسالے سے نظریں ہٹائے بغیر ہی ہاتھ بڑھا کر
رسیور اٹھا لیا تھا۔
"یس" —— کومو نے رسالہ پڑھتے ہوئے عام سے انداز میں کہا۔
"فان بول رہا ہوں مادام" —— دوسری طرف سے ایک باریک
سی آواز سنائی دی اور کومو اس کی آواز سنتے ہی چونک کر سیدھی ہو
گئی۔ اس نے رسالہ ایک طرف اچھال دیا۔ فان اس کا نمبر ٹو تھا۔
"یس —— فان کیا رپورٹ ہے" —— کومو نے اس بار قدرے
سخت لہجے میں کہا۔

"مادام۔ روانگی کے سب انتظامات مکمل ہو گئے ہیں۔ پاکیشیا کے د
میں دو ایسی کوٹھیاں بھی حاصل کر لی گئی ہیں جن میں سے ایک آپ کے ل
اور دوسری ہیڈ کوارٹر کے لئے مناسب رہے گی۔ کاروں اور اسلحے
انتظام کر لیا گیا ہے۔ اب آپ جب بھی حکم فرمائیں ہم یہاں سے روا
سکتے ہیں"۔۔۔ فان نے کہا اور کومو کے چہرے پر مسرت کے آثا
پھیل گئے۔

"گڈ شو فان۔ مجھے ایسی ہی کارکردگی پسند ہے۔ کاغذات کی کیا پ
ہے"۔۔۔ کومو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کاغذات بھی تیار ہو چکے ہیں ان کی آپ فکر نہ کریں۔ آپ حکم فرمائیں
کس فلائٹ سے سیٹیں بک کرانی چاہئیں"۔۔۔ فان نے جواب دیا

"میں جلد از جلد وہاں پہنچنا چاہتی ہوں۔ اس لئے جو بھی پہلی فلائٹ ملے
سے سیٹیں بک کرا لو۔ صرف تم میرے ساتھ جاؤ گے۔ باقی گروپ پہلے
پہنچے گا"۔۔۔ کومو نے کہا۔

"یس مادام۔ میں آپ کو اطلاع دوں گا"۔۔۔ دوسری طرف
فان نے کہا۔ اور کومو نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اور اچھل
کھڑی ہو گئی۔ اس کے چہرے پر بے پناہ اشتیاق اور جذبات کی
نظر آ رہی تھی۔ ٹیکو سے اس نے عمران کی پوری تفصیل معلوم کر لی تھی۔
جب سے اُسے ٹیکو سے تفصیل کا علم ہوا تھا۔ عمران سے ملنے کا
اشتیاق بے حد بڑھ گیا تھا۔ وہ اس حیرت انگیز انسان سے جلد از جل
چاہتی تھی۔ اس نے فیصلہ کیا تھا کہ پہلے وہ اس عمران کو خوب انجو
کرے گی۔ اور جب وہ بور ہونے لگے گی تب اس کا خاتمہ کر کے ا

شن سمیت واپس آجائے گی۔ اب یہ ضروری تو نہ تھا کہ عمران کو فوری ہلاک
کر دیا جائے ۔۔۔ بہر حال اُسے ہلاک ہی تو کرنا تھا کسی بھی وقت کیا جا
سکتا تھا۔

لیکن ابھی وہ صوفے سے اٹھی ہی تھی کہ ٹیلی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج
اٹھی۔ اور کومو نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔ کومو نے رسیور اٹھاتے ہی کہا۔

"مادام ۔۔۔ میں ٹیکو بول رہا ہوں۔ کوٹیو سے مجھے فان نے کاغذات
کی تکمیل کے لئے یہاں بھیجا تھا۔ کاغذات تو میں نے بھجوا دیئے تھے۔
پھر میں اپنے ایک دوست سے ملنے شنگھائی ہوٹل گیا تو مادام میں
نے وہاں علی عمران کو دیکھا ہے۔ وہ ہوٹل میں موجود ہے۔ اس لئے میں نے
آپ کو کال کیا ہے"۔۔۔ ٹیکو نے کہا۔

"کیا ۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو۔ عمران یہاں باجان میں موجود ہے"۔۔۔
کومو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس مادام ۔۔۔ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ وہ ہوٹل
شنگھائی سے نکل رہا تھا۔ اس کے ساتھ ایک لمبا تڑنگا حبشی بھی تھا۔
میں اس وقت ٹیکسی سے اتر رہا تھا۔ پھر وہ میرے سامنے ایک کار میں
بیٹھ کر چلا گیا۔ چونکہ اس کے پاس کوئی سامان نہ تھا۔ اس لئے میں سمجھ گیا
کہ وہ اس ہوٹل میں ٹھہرا ہو گا۔ چنانچہ میں نے اندر جا کر پڑتال کی تو معلوم
ہوا کہ وہ واقعی ہوٹل میں ٹھہرا ہوا ہے۔ بارھویں منزل کے دو کمرے
اس نے بک کرائے ہیں۔ جن میں سے ایک میں وہ خود رہ رہا ہے۔
دوسرے میں اس کا ساتھی حبشی۔ ویسے وہ آج صبح ہی یہاں پہنچے ہیں"۔

ٹیکو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ ـــــ پھر تو اور بھی اچھا ہو گیا۔ تم وہیں ٹھہرو میں
کو کہہ دیتی ہوں۔ وہ فوراً گروپ لے کر وہاں پہنچ جائے گا۔ اس حبشی
تو بے شک گولی مار دینا۔ لیکن اس عمران کو زندہ پکڑ کر یہاں میرے
پاس لے آؤ" ـــــ مادام نے کہا۔

"یس مادام" ـــــ ٹیکو نے کہا اور مادام نے ہاتھ بڑھا کر
دبا دیا۔ اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ہیلو ـــــ فان سپیکنگ" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری
طرف سے فان کی باریک سی آواز سنائی دی۔

"مادام بول رہی ہوں فان۔ ابھی تمہاری کال کے بعد ٹیکو کی کال آئی
ہے۔ وہ ہمارا شکار علی عمران یہاں کوٹیو میں موجود ہے۔ وہ ایک حبشی
کے ساتھ ہوٹل شنگھائی میں ٹھہرا ہوا ہے۔ ٹیکو نے اُسے چیک
کر لیا ہے۔ اب پاکیشیا جانے کی ضرورت نہیں رہی۔ تم فوراً
لے کر وہاں پہنچو اور اس حبشی کو گولی مار کر عمران کو زندہ پکڑ کر لے
کومو نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ مادام ـــــ میں ابھی روانہ ہو جاتا ہوں۔ کہاں
لے کر آنا ہے اُسے" ـــــ فان نے پُرجوش لہجے میں کہا۔

"تم ایسا کرو۔ اُسے لے کر جوتان جزیرے پر پہنچو۔ میں وہاں پہنچ
ہوں۔ وہاں سے وہ نکل کر کہیں نہ جا سکے گا۔ اور میں اطمینان سے
اس کے جسم کا ایک ایک ریشہ علیحدہ کر دوں گی" ـــــ مادام
نے کہا۔

"یس مادام" ـــــ فان نے جواب دیا۔

"انتہائی احتیاط سے کام ہونا چاہیئے۔ یہ ہمارا پہلا مشن ہے۔ اور
میں اس میں معمولی سی کوتاہی بھی برداشت نہیں کروں گی" ـــــ کومو نے
سخت لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں مادام۔ کوئی کوتاہی نہ ہو گی" ـــــ فان نے
جواب دیا اور مادام کومو نے اوکے کہہ کر ریسیور رکھ دیا۔ اس
نے جوتان کا نام سوچ سمجھ کر لیا تھا۔ جوتان ہوکیڈو اور کوٹیو کے درمیان
ایک چھوٹا سا جزیرہ تھا جو بظاہر تو غیر آباد اور ویران تھا۔ لیکن اس جزیرے
پر لی گروپ کا قبضہ تھا اور لی گروپ نے اس جزیرے میں زیر زمین
ایک بہت بڑا اڈہ بنا یا ہوا تھا۔ جس میں منشیات کے سٹور کے علاوہ
اسلحے کا بھی بہت بڑا سٹور تھا۔ لی گروپ کو تمام اسلحہ جوتان سے
سپلائی کیا جاتا تھا۔ اس لئے اس جزیرے کی حفاظت کے لئے
گروپ نے انتہائی سخت اقدامات کئے ہوئے تھے۔ ویسے وہاں ایک
سو مسلح افراد تو ہر وقت موجود رہتے تھے۔ لیکن اس کے علاوہ
ہر دو جنگی کشتیاں بھی موجود رہتی تھیں۔ جو بیرونی طرف سے اس
کی حفاظت کرتی تھیں۔ جزیرے کے گرد سمندر کے اندر ایسی بارودی
سرنگوں کا جال سا بچھا دیا گیا تھا کہ کوئی اجنبی کشتی یا جہاز کسی صورت بھی
ان سرنگوں کو پار کر کے جزیرے تک نہ پہنچ سکتا تھا۔ کومو نے
اسی لئے اپنے ہیڈ کوارٹر کے لئے جوتان کو ہی پسند کیا تھا۔ اس لئے
جوتان میں موجود اسلحے کے ذخیرے کو چھوڑ کر اس کے باقی سارے
کا کنٹرول خود سنبھال لیا تھا۔ اور اسی لئے اس نے عمران کو

جوثان میں ہی طلب کیا تھا۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ وہاں پہنچ کر عمر
ہر لحاظ سے بے بس ہو جائے گا۔ اب اس کا پروگرام تھا کہ
اپنی مخصوص لانچ میں عمران کے پہنچنے سے پہلے جوثان پہنچ جائے
چنانچہ وہ تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے کے بیرونی درواز
کی طرف بڑھ گئی۔

ساری ٹیم کمرے میں بیٹھی کافی پینے میں مصروف تھی۔ وہ آج
ح ہی کوئٹو پہنچے تھے۔ عمران نے ان کے لئے ہوٹل ہونو میں کمرے
رو کرائے تھے۔ اور وہ خود جوانا کے ساتھ کسی اور ہوٹل میں چلا گیا
۔ فی الحال چونکہ ان کے ذمہ کوئی کام نہ لگایا گیا تھا۔ اور نہ ہی
ہیں کسی مشن کے متعلق کچھ معلوم تھا۔ اس لئے وہ سارا دن باجان کے اس
ب صورت شہر کی سیر میں مصروف رہے تھے۔ اور اب رات
اپنے اپنے کمروں میں جانے سے پہلے وہ اس کمرے میں اکٹھے
گئے تھے۔

اس بار کوئی بڑا مشن ہے۔ اس لئے چیف نے پوری ٹیم بھیجی ہے"
در نے کافی کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔
میرا خیال ہے۔ مشن وغیرہ کچھ نہیں ہے۔ چیف نے ہمیں یہاں
ح کے لئے بھیجا ہے ورنہ وہ ضرور روانگی سے پہلے کچھ نہ کچھ تفصیلات

بتاتا" ---- چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" نہیں ---- چیف کے لئے تفریح وغیرہ کی کوئی حقیقت نہیں اور نہ وہ ان فضولیات کا قائل ہے۔ یہ سارا چکر عمران کا چلایا ہوا ہے وہ ہر بار ایسا ہی کرتا ہے۔ کہ ہمیں تو کونے میں بے کار چیزوں کی طرح پھینک دیتا ہے اور خود مشن کے لئے کام کرتا رہتا ہے۔ جب وہ مشن مکمل کر لے گا پھر دانت نکالتا ہوا آجائے گا۔ اور ہماری واپسی شروع ہو جائے گی۔ ہمارا کام اب عمران کے کام پر صرف تالیاں بجانا ہی رہ گیا ہے" ---- تنویر نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور سارے تنویر کی اس بات پر کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

" اگر ایسا ہے بھی سہی تو پھر کیا ہے۔ بے شک مشن عمران مکمل کرے ہمیں تفریح کے مواقع تو مل جاتے ہیں" ---- جولیا نے عمران کی
کرتے ہوئے کہا۔

لیکن اس سے پہلے کہ کوئی ساتھی جولیا کی بات کا جواب دیتا دروازہ کھلا اور عمران اندر داخل ہوا۔

" واہ واہ۔ پوری بارات میرے انتظار میں بیٹھی ہوئی ہے۔ دلہن سمیت" ---- عمران نے چہکتے ہوئے کہا۔

" تم نے آتے ہی بکواس شروع کر دی۔ پہلے یہ بتاؤ تم سارا
کہاں غائب رہے" ---- جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" ارے ارے۔ نکاح تو ہو جانے دو۔ اس کے بعد کرنا ایسی
پہلے ایسی باتیں کرنے والے کو ہمارے معاشرے والے بے
کہتے ہیں" ---- عمران نے ایک خالی کرسی گھسیٹ کر تنویر

قریب بیٹھتے ہوئے کہا۔ جس کا چہرہ عمران کی آمد سے ہی بگڑا ہوا تھا۔

" میرے خیال میں سب سے بڑے بے شرم تو تم خود ہو" ---- تنویر سے نہ رہا گیا تو بول پڑا۔

" تمہارا خیال ہی ایسا ہو تو اس میں بھلا میرا کیا قصور۔ ویسے بزرگ کہتے ہیں کہ خیالات پاکیزہ رکھنے چاہئیں۔ ورنہ چہرہ بگڑ جاتا ہے" کیوں بزرگوار صفدر سعید صاحب" ---- عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور اس بار سارے بے اختیار ہنس پڑے۔ اور تنویر کا چہرہ اور زیادہ بگڑ گیا۔

" تم بکواس کئے جاؤ گے یا ہمیں کچھ بتاؤ گے بھی سہی کہ یہاں پوری ٹیم کی آمد کی وجہ کیا ہے" ---- جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" اصل بات بتا دوں بغیر کچھ چھپائے" ---- عمران نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے قدرے پراسرار سے لہجے میں کہا۔

" ہاں بتاؤ" ---- جولیا نے کہا۔ اور سارے ممبران کے چہروں پر بھی تجسس کے آثار نمایاں ہو گئے۔

" تمہارے چیف کو دیکھنے کے لئے اس کے سسرال والوں نے آنا تھا۔ اور چیف صاحب کو لامحالہ چہرے سے نقاب ہٹانا پڑتا۔ اس لئے اس نے سوچا کہ کہیں ٹیم والے اس کا اصل چہرہ نہ دیکھ لیں۔ چنانچہ اس نے ہم سب کو یہاں بھیج دیا" ---- عمران نے کہا۔ اور کمرے میں ایک زوردار قہقہہ گونج اٹھا۔

" پھر وہی بکواس شروع کر دی تم نے۔ اگر تم نہیں بتاؤ گے

تو میں نے فیصلہ کیا ہے کہ یہیں سے واپس چلی جاؤں گی "۔۔۔۔
نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا ۔
" بے شک چلی جاؤ ۔ خود ہی راتوں کو ڈرتی رہو گی "۔۔۔۔ عمران
منہ بناتے ہوئے کہا ۔
" کیوں ۔۔۔۔ میں کیوں ڈروں گی "۔۔۔۔ جولیا نے ایسے
میں کہا جیسے عمران کے فقرے کی سمجھ نہ آئی ہو ۔
" بدصورت چہرہ دیکھ کر بچیاں ڈر ہی جاتی ہیں ۔ اور نقاب
چکا ہو گا "۔۔۔۔ عمران نے کہا ۔ اور ایک لمحے تک تو سارے
بیٹھے سوچتے رہے ۔ پھر جیسے انہیں عمران کی بات کی سمجھ آئی ۔
بے اختیار ہنس پڑے ۔
" اگر چیف کا چہرہ بدصورت ہے تو پھر تم سب سے زیادہ بدصو
کہلانے کے حقدار ہو ۔ اور سنو اب اگر چیف کے بارے
کوئی بکواس کی تو سر توڑ دوں گی "۔۔۔۔ جولیا نے جھلاتے ہو
لہجے میں کہا ۔
" اچھا ۔ یعنی تمہیں نقاب والے چہرے اچھے لگتے ہیں ۔
تنویر میں بھی سوچ رہا تھا کہ آخر تنویر کو برقعہ سلوانے کی کیا ضرور
گئی ہے "۔۔۔۔ عمران نے کہا ۔ اور تنویر ایک جھٹکے سے اٹھ
ہوا ۔
" یہ بکواس کرنے سے باز نہیں آسکتا ۔ میں اپنے کمرے
رہا ہوں ورنہ یہ میرے ہاتھوں مارا جائے گا "۔۔۔۔ تنویر
سے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی

ڑھ گیا ۔
" ارے ارے ۔ ابھی نہیں سلا ۔ ابھی اس میں نقاب لگنا باقی ہے ۔
نی بھی کیا جلدی ہے ۔ سل جائے گا "۔۔۔۔ عمران نے کہا ۔ اور کمرہ
ک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھا ۔ تنویر رکا نہیں بلکہ اُسی طرح چلتا ہوا
مرے سے باہر نکل گیا ۔
" عمران صاحب ۔ آپ کے آنے سے پہلے ہم اسی موضوع پر
ت کر رہے تھے "۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے شاید موضوع بدلنے
ے لئے کہا ۔
" بات کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے ۔ تم بھی ٹیلر کو آرڈر دے دو ۔
ل پر تو پہلے ہی پڑا ہوا ہے ۔ اب چہرے پر بھی آجائے تو کیا حرج
ے "۔۔۔۔ عمران نے کہا ۔
" عقل پر پڑا ہوا ہے ۔۔۔۔ کیا مطلب "۔۔۔۔ چوہان نے ہنستے
ہوئے کہا ۔
" جب عقل پر پردہ پڑ جائے تو واقعی مطلب سمجھ میں نہیں آتا ۔ ویسے
نے شاید وہ شعر نہیں سنا ہوا کہ جو پردہ پہلے عورتوں کے چہروں
تا تھا وہ اب مردوں کی عقل پر پڑ چکا ہے ۔ جولیا کا چہرہ اور تمہاری
دونوں بطور ثبوت موجود ہیں "۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس بار
تو ہنسے ہی تھے جولیا بھی ہنس پڑی تھی ۔
" تم سے باتوں میں کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا ۔ اگر بکواس کا مقابلہ
ہیں یقیناً پہلا انعام ملے گا "۔۔۔۔ جولیا نے بے بسی کے سے
یں ہنستے ہوئے کہا ۔

"مجھے تو کسی نے مقابلے میں شریک ہی نہیں کرنا۔ اس مید
عورتوں کی مکمل اجارہ داری ہے"۔۔۔۔ عمران نے ترکی بہ ترکی
دیا اور محفل ایک بار پھر کشت زعفران بن گئی۔

"میرا خیال ہے تنویر نے اچھا کیا ہے کہ اپنے کمرے میں
ہے۔ اب ہمیں بھی چلنا چاہیئے"۔۔۔۔ جولیا نے غصیلے لہ
کہا۔

"یہ کمرہ کس شریف آدمی کے نام ہے"۔۔۔۔ عمران نے
ہوئے پوچھا۔

"میرے نام ہے"۔۔۔۔ چوہان نے مسکراتے ہوئے جوا

"چلو شکر ہے۔ ایک آدمی تو مل ہی جائے گا رات گزار
لیے۔ کیا خیال ہے چوہان۔ آج رات تاش کھیل کر نہ گزاری
عمران نے اس طرح چوہان سے مخاطب ہو کر کہا جیسے کمرے
کے علاوہ اور کوئی موجود نہ ہو۔

"عمران صاحب ۔۔۔ کیا واقعی ہم سب یہاں صرف تفریح
آئے ہیں"۔۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارے لئے تو تفریح کہلائی جا سکتی ہے۔ لیکن میرے
ساری عمر کا پھندہ ہے"۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے

"ساری عمر کا پھندہ ۔۔۔ کیا مطلب"۔۔۔۔ صفدر بھی
کے فقرے پر چونک پڑا۔

"شادی پھندہ ہی ہوتی ہے۔ لٹکے رہو اس پھندے میں
لیکن ایک بات ہے پھندہ ہوتا بڑا رنگین ہے"۔۔۔۔ عم

سکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو تم یہاں شادی کرنے آئے ہو"۔۔۔۔ جولیا نے پھنکارتے
تے کہا۔

"شادی میں تو ابھی بڑے مراحل ہیں۔ فی الحال تو بر دکھاوے کے
لئے آیا ہوں۔ پسند آ گیا تو پھر دوسرا مرحلہ شروع ہو گا۔ یعنی پہلے
مہر سے طلاق کا مرحلہ۔ اس کے بعد تیسرا مرحلہ آتا ہے۔ عدت
۔ اور اس کے بعد کہیں شادی کا مرحلہ آئے گا۔ اور مجھے یقین
ے۔ تب تک میری کمر جھک جائے گی۔ آنکھوں پر آتشی شیشوں
لی وزنی عینک ہو گی۔ منہ میں مصنوعی بتیسی ہو گی جو کھانے کی وجہ سے
ے گر گر پڑے گی۔ رسالوں میں صرف تصویریں ہی نظر آئیں گی۔ تحریر
ب تو جکی ہو گی"۔۔۔۔ عمران کی زبان چل پڑی۔ دوسرے ساتھی تو
ں کی بات پر ہنس پڑے لیکن جولیا کا چہرہ واقعی بگڑ گیا۔

"میں ابھی اور اسی وقت جوتیاں مار مار کر تمہیں اس حال میں پہنچا
ں گی۔ سمجھے۔ کھل کر بات کرو۔ کس سے شادی کا سوچ کر آئے ہو۔
وہ بھی شادی شدہ ہے"۔۔۔۔ جولیا نے کاٹ کھانے والے
جے میں کہا۔ اس کی آنکھوں سے چنگاریاں سی نکلنے لگی تھیں۔

"ارے ارے۔ بر دکھاوا تو ہو جانے دو۔ اس کے بعد جو ہوتا
ہے سو ہوتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب ۔۔۔ کیا واقعی آپ سنجیدگی سے یہ بات کہہ
رہے ہیں"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"یار۔ شادی سے پہلے تو واقعی آدمی سنجیدہ نہیں ہوتا وہ تو بس اسے

دلچسپ شغل ہی سمجھتا رہتا ہے لیکن شادی کے بعد سنجیدگی ایک ایسا
کمبل بن جاتی ہے کہ پھر وہ کمبل کو چھوڑنا بھی چاہے تو کمبل اُسے نہیں
چھوڑتا۔ ویسے میں نے کوئی غلط بات تو نہیں کر دی۔ شادی کرنا کوئی
جرم تو نہیں ہے۔ کیوں مس جولیانا فٹز واٹر" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"میں نے کب روکا ہے تمہیں۔ میری طرف سے تم جہنم میں بھی
جا سکتے ہو" ۔۔۔۔ جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"اتنی بڑی قربانی کم از کم میں نہیں دے سکتا۔ کسی کی طرف سے
جہنم میں چلا جاؤں اور وہ مزے سے بیٹھا جنت کے پھل کھاتا رہے
اور فلسفہ قربانی پر واہ واہ کرتا رہے" ۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا
اور ایک بار پھر سب ہنس پڑے۔

"تو آپ نہیں بتائیں گے کہ اصل چکر کیا ہے" ۔۔۔۔ صفدر نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"چکر چکر ہی ہوتا ہے۔ چاہے اصل ہو یا نقل۔ بلکہ اگر چکر نہ ہو
تو پھر مستطیل ہوگا مثلث ہوگا۔ مربعہ ہوگا۔ بہر حال دائرہ یعنی چکر نہیں
ہو سکتا۔ چلو بتا دیتا ہوں۔ تو سنو صاحبان محفل۔ دل تھام کر سنو
پہلے درویش کا قصہ۔ جس کا اب اس آزاد دنیا میں رہ گیا ہے بہت
تھوڑا حصہ۔ یہاں جاپان میں ایک قیامت۔ ایک آفت۔ بلکہ آفت
جان۔ راحت عاشقاں رہتی ہے۔ نام ہے اس کا کوہو۔ حسن کی
دیوی بھی اس کے سامنے اپنا بدصورت چہرہ چھپا لیتی ہے۔ اس کی
آنکھوں میں ستارے جھلملاتے ہیں۔ ہونٹوں سے پھول گرتے ہیں

عارض کے گلاب دہکتے ہیں۔ اور ان دہکتے ہوئے عارضوں میں سے
عاشقوں کی آہوں کا دھواں اٹھتا ہے۔ تو یہ کوہو یہاں ایک خوفناک دیو
کے چنگل میں پھنسی ہوئی ہے۔ اس دیو کا نام ہے یانگ دیو۔ اور ساری
دنیا جانتی ہے کہ شہزادہ علی عمران کس قدر بہادر اور دلیر ہے اور اس
نے اپنی دلیری اور بہادری سے کوہ قاف سے بھی زیادہ خطرناک علاقے
سوئٹزرلینڈ سے پانی کی شہزادی کو چھڑا کر اپنے ساتھ رکھا ہوا ہے تو وہ
بھلا کیسے برداشت کر سکتا ہے کہ کومل شہزادی کوہو اس دیو کے پنجہ
استبداد میں پھنسی پھڑپھڑاتی رہے۔ چنانچہ شہزادہ علی عمران اپنے درباریوں
سمیت آگیا یہاں۔ اور اب وہ کومل شہزادی کوہو کو اس یانگ دیو کے
پنجے سے چھڑا لے گا۔ لیکن آج کل کے دیو آسانی سے نہیں مرا کرتے۔
اس لئے لازماً اس دیو سے کہہ کر اس شہزادی کو طلاق دلوانی پڑے
گی۔ کیونکہ دیو نے زبردستی اس شہزادی سے شادی رچا رکھی ہے۔ اور
پھر وہ کومل شہزادی کوہو شہزادہ علی عمران کے حبالہ عقد میں آجائے گی۔
اور بادشاہ سلامت یعنی چیف صاحب اپنا تاج و تخت چھوڑ کر یاد الہٰی
میں معروف ہو جائیں گے اور وہ دونوں ہنسی خوشی زندگی گزارنا شروع کر
دیں گے۔ تو صاحبو۔ یہ ہے قصہ پہلے درویش کا۔ اب تمہاری باری ہے۔
میں ہمہ تن گوش بلکہ نصیحت نیوش ہوں" ۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور
اس طرح خاموش ہو گیا جیسے واقعی کوئی طویل قصہ بیان کر کے تھک کر
خاموش ہو گیا ہو۔

"مطلب یہ ہوا کہ سیکرٹ سروس کسی یانگ سے کوہو کو چھڑانے
یہاں آئی ہے" ۔۔۔۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیا بکواس ہے ۔ اب سیکرٹ سروس کا یہی کام رہ گیا ہے "۔۔۔۔
جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھوں سے شعلے سے نکل
رہے تھے۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب درست کہہ رہے ہیں ۔ میں یانگ اور
اس کی بیوی کوموکو جانتا ہوں "۔۔۔۔ اچانک نعمانی بول پڑا اور سب
چونک کر اُسے دیکھنے لگے ۔ عمران بھی چونک پڑا ۔ تُرے بھی شاید یہ سن کر
حیرت ہوتی تھی کہ نعمانی یانگ اور اس کی بیوی کے بارے میں کچھ جانتا ہے
"یانگ منشیات کا اس سارے علاقے کا مشہور ترین سمگلر ہے ۔
ان علاقوں میں موجود بے شمار ویران جزیرے اسم کے اڈے ہیں۔
اور جہاں تک میری معلومات ہیں، یانگ سارا بزنس سمندر کے راستے
کرتا ہے ۔ اس کے پاس نہ صرف تجارتی جہازوں کا ایک بہت بڑا بیڑہ
موجود ہے ۔ بلکہ انتہائی تیز رفتار لانچیں اور خوف ناک اسلحے سے لدی
ہوئی جنگی کشتیاں بھی موجود ہیں اور یہاں تک کہا جاتا ہے کہ یانگ کے
پاس آبدوزیں بھی ہیں ۔ اس نے ایک انتہائی خوب صورت لڑکی کوموکو
سے شادی کی ہوئی ہے ۔ مجھے یہ ساری معلومات دو تین ماہ پہلے اتفاق
سے اس طرح حاصل ہو گئیں کہ میرا ایک دوست یانگ کی تنظیم لی گروپ
کے خلاف خفیہ تحقیقات کر رہا تھا ۔ اس کا تعلق انٹرنیشنل اینٹی نارکوٹکس ایجنسی
سے ہے ۔ وہ پاکیشیا آیا تو میری اتفاقاً اس سے ملاقات ہو گئی اور
یہ ساری تفصیلات اس نے مجھے بتائی تھیں ۔ لیکن چونکہ ہمارا یہ فیلڈ
نہ تھا ۔ اس لئے میں نے خصوصی طور پر کوئی توجہ نہ دی تھی ۔ اس نے مجھے
کوموکو اور یانگ دونوں کے بارے میں تفصیل سے بتایا تھا ۔ یانگ اس

کے مطابق انتہائی عیاش ۔ سفاک ، ظالم اور خوف ناک لڑاکا ہے ۔
انتہائی مضبوط جسم کا آدمی ہے ۔ اور اس کی بیوی کوموکو کا تعلق گو جاپان
سے ہے ۔ لیکن وہ مخلوط نسل کی لڑکی ہے ۔ اس کا باپ اطالوی اور ماں
چینی تھی ۔ اس کا باپ یہاں ایک بار چلاتا تھا ۔ جس کا نام کوموبار ہے ۔
کوموکو بے پناہ حسین اور خوب صورت ہونے کے ساتھ ساتھ مارشل آرٹ
کے تقریباً ہر شعبے میں مہارت رکھتی ہے ۔ نشانہ بازی میں ورلڈ چیمپئن
ہے ۔ بے حد ذہین بھی ہے اور اب تو پوری دنیا میں یہ کھلے عام کہا جا
رہا ہے کہ یانگ جو آج تک کسی کو خاطر میں نہ لاتا تھا ۔ اب کوموکو سے
ڈرنے لگا ہے کوموکو اس پر ہر لحاظ سے حاوی ہوتی جا رہی ہے "۔۔۔۔
نعمانی نے پوری تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ۔۔۔۔ تو اب بات کھل گئی کہ اس بار ہمارا مشن منشیات
کی تنظیم لی گروپ کے خلاف ہے "۔۔۔۔ صفدر نے ہونٹ چباتے
ہوئے کہا۔

"لی گروپ کوئی چھوٹی تنظیم نہیں ہے بلکہ مافیا کی ٹکر کی تنظیم ہے ۔
یہ اتنی آسانی سے ختم نہیں ہو سکتی "۔۔۔۔ نعمانی نے جواب دیا۔
"تمہارے دوست نے ان کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بھی کچھ
بتایا تھا "۔۔۔۔ عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔
"نہیں ۔۔۔۔ میں نے چونکہ اس کے اس موضوع میں کوئی خصوصی
دلچسپی نہ لی تھی ۔ اس لئے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کوئی بات نہ ہوئی ۔
ہاں ایک بات اور مجھے یاد آ گئی ہے ۔ میرے دوست نے مجھے بتایا تھا۔
کہ اس کی انکوائری میں ایک جزیرہ جوٹان کا نام ابھر کر بہت سامنے

آیا ہے اور افواہ یہ ہے کہ جوہان میں لی گروپ کا اگر مین ہیڈ کوارٹر نہیں
تو بہرحال سیکنڈ ہیڈ کوارٹر ضرور ہے۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ اس
جزیرے کے حفاظتی انتظامات اس قدر سخت ہیں کہ شاید ایکریمیا جیسی
سپر پاور بھی اس کے اندر داخل نہ ہو سکے۔ کچھ ایسی ہی باتیں کی تھیں
اس نے "۔۔۔ نعمانی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو تم اس کو ہو سے شادی کرنے یہاں آئے ہو۔ میں کو ہو اور تم
دونوں کو ایک ہی قبر میں دفن کر دوں گی۔ سمجھے۔ شادی ہی کرنی ہے تو
نے تو کسی ایسی لڑکی سے کرو جس کا جرائم کی دنیا سے کوئی تعلق نہ ہو"
جولیا نے انتہائی خشک لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جہاں تک لفظ تعلق کا تعلق ہے۔ یہ لفظ دونوں معنوں میں استعمال
ہوتا ہے۔ جرائم کی دنیا سے بھی اور جرائم کی دنیا کے خلاف جدوجہد
کرنے والوں سے بھی۔ اب تم خود سوچو اگر جرائم کی دنیا کے خلاف جد
کرنے والی پانی کی شہزادی مجھے پیاسا رکھے تو پھر لامحالہ مجھے جرائم
دنیا کی طرف رجوع تو کرنا ہی پڑے گا"۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ
لہجے میں وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"تم رجوع کر کے تو دیکھو۔ میں تمہارے چہرے پر تیزاب پھینک
دوں گی۔ میں تمہیں گولیوں سے اڑا دوں گی۔ نانسنس۔ احمق۔ نجانے
کس مٹی سے بنے ہوئے ہو تم۔ خبردار آئندہ جو مجھ سے بات کی
جولیا نے انتہائی غصے سے بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور ایک
جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کی آنکھوں سے واقعی شعلے
نکل رہے تھے۔

"ارے ارے مس جولیا۔ آپ بیٹھیں۔ یہ عمران جان بوجھ کر آپ کو
غصہ دلاتا رہتا ہے۔ مجھے ایک بار کہہ رہا تھا کہ غصے کے وقت مس
جولیا جگمگا اٹھتی ہیں"۔۔۔ صفدر نے جلدی سے جولیا کا ہاتھ پکڑتے
ہوئے کہا۔

"میں نے غلط کہا تھا۔ کیوں"۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے
انداز میں صفدر سے کہا۔

"نانسنس"۔۔۔ جولیا کا غصہ یک لخت غائب ہو گیا۔ اور وہ
بے اختیار ہنس پڑی۔ اس کے نانسنس کہنے کا انداز ایسا تھا کہ عمران
کا ہاتھ بے اختیار سر کی طرف چلا گیا۔

"عمران صاحب۔ پلیز اب جب کہ بات کھل گئی ہے تو آپ بھی مزید
وضاحت کر دیں تاکہ ہم اپنے طور پر بھی اس مشن کے بارے میں کوئی
پلاننگ کر سکیں۔ کیا واقعی ہمارا مشن لی گروپ کے خلاف ہے"۔۔۔
صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم نے اس کمرے کو چیک کر لیا ہے"۔۔۔ عمران نے یکلخت
انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور جولیا سمیت سارے ساتھی بُری طرح
چونک پڑے۔

"ہاں۔ میں نے چیک کیا ہے گائیگر سے"۔۔۔ چوہان نے جواب
دیا کیونکہ کمرہ اس کا تھا۔

"تو سنو۔ مجھے معلوم نہ تھا کہ نعمانی کو اس بارے میں کچھ معلومات
حاصل ہیں۔ بہرحال ہمارا اصل مشن منشیات کے خلاف نہیں ہے۔ بلکہ
اس بار ہمارا مشن یہودیوں کی سب سے بڑی اور سب سے بھیانک

تنظیم واٹر پاور کے خلاف ہے " ـــــ عمران نے انتہائی سنجی
میں کہا ۔ اور پھر اس نے تفصیل سے ہاشم خان کے ہیڈ
جانے سے لے کر ہاشم خان کے کاغذات سے ملنے والی تف
اور اس کا پورا تجزیہ ان کے سامنے بیان کر دیا ۔
" اوہ ۔ اس قدر خوفناک منصوبہ " ـــــ کمرے میں موجود
ہر ممبر کا منہ پھٹا ہوا تھا اور حیرت کی شدت سے آنکھوں کی سو
بڑھ گئی تھی ۔ یوں لگ رہا تھا جیسے ان پر کسی نے جادو کر دیا ہو
فقرہ بھی صفدر نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا تھا ۔
" ہاں ۔ مسلمانوں کے خلاف یہ شاید تاریخ کا سب سے کب
منصوبہ ہے ۔ کروڑوں اربوں افراد کی بیک وقت ہلاکت کا منص
مسلمانوں کے مقدس ترین مقامات کے خلاف بنایا جانے
زہریلا ترین منصوبہ ۔ اور میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ہر اس آدمی کو
دفن کر دوں گا جس کا اس منصوبے سے معمولی سا تعلق بھی ہو گا "
عمران نے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا اور سب ممبروں نے اس
سر ہلا دیئے جیسے وہ عمران کی مکمل تائید کر رہے ہوں ۔
" میرے یہاں آنے کا اصل مقصد یانگ سے واٹر پاور کے
کوارٹر کے بارے میں تفصیلات حاصل کرنا ہے ۔ کوہو وغیرہ کی
کوئی حیثیت نہیں ہے ۔ چیف کو اطلاع ملی تھی کہ یانگ نے
خاتمے کے لئے کوہو کو ایک گروپ بنا دیا ہے اور کوہو اپنے گر
سمیت میرے خاتمے کے لئے پاکیشیا آ رہی ہے ۔ چنانچہ چیف
فوراً ہی پاکیشیا سے روانگی کا حکم دے دیا ۔ کیونکہ وہ نہیں چا

ہم کوہو گروپ کے چکر میں الجھ کر مزید وقت ضائع کریں " ـــــ عمران
نے کہا ۔
" میں اس چڑیل کا خون پی جاؤں گی ۔ مجھے بتاؤ کہاں ہے وہ کوہو "
یا نے بھرے ہوئے لہجے میں کہا ۔
" میں نے یہ ساری تفصیل آپ لوگوں کو اس لئے بتا دی ہے تاکہ
کے ذہنوں میں یہ بات رہے کہ اس بار ہمارا مقابلہ کن لوگوں
ہے اور ہمارا مشن کیا ہے ۔ میں یہاں آیا ہی اسی مقصد کے لئے
" ـــــ عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا اور سب ساتھیوں
سر ہلا دیئے ۔
" آپ نے آج سارا دن کیا کیا ہے ۔ کچھ ہمیں بھی بتایئے " ـــــ
یپٹن شکیل نے کہا ۔
" میں نے آج سارا دن یانگ کے بارے میں تفصیلات جمع کرنے
گزارا ہے ۔ لیکن مجھے کچھ زیادہ کامیابی حاصل نہیں ہو سکی ۔ صرف اتنا
وم ہوا ہے کہ یانگ کا محل تو ہوکیڈو میں ہے ۔ لیکن وہ وہاں رہتا
یں اور یہ کسی کو بھی معلوم نہیں کہ یانگ دراصل کہاں رہتا ہے ۔ مجھے
جزیرہ جوٹان کے بارے میں معلومات ملی ہیں کہ وہاں اس کے
کا بہت بڑا ذخیرہ ہے اور وہاں سے ہی لی گروپ کو اسلحہ تقسیم
ہے ۔ چنانچہ میں نے یانگ کو بل سے باہر نکالنے کا ایک منصوبہ
ہے کہ ہم اس جزیرے پر حملہ کریں اور اسے تباہ کر دیں ۔
طرح یقیناً یانگ بوکھلا کر سامنے آ جائے گا ۔ اور پھر ہم اس پر
ڈال سکیں گے " ـــــ عمران نے جواب دیا ۔

ڈیڈلی لڈ ۔۔۔۔ واقعی بہت اچھا منصوبہ ہے ۔ کہاں ہے یہ
جولیانے خوش ہوتے ہوئے کہا ۔
اور عمران نے جیب سے ایک نقشہ نکالا ۔ اور اُسے ان کے
درمیان میز پر پھیلا دیا ۔ اور پھر انہیں جوٹان کے محل وقوع کی نشان دہی
کرنے لگا ۔

" جیسا کہ نعمانی نے بتایا ہے ۔ مجھے بھی یہی اطلاعات ملی ہیں کہ
جزیرے کے گرد انتہائی سخت ترین حفاظتی انتظامات ہیں ۔ اس قدر
سخت کہ واقعی اس جزیرے میں کوئی آدمی آسانی سے داخل نہیں
ہو سکتا ۔ لیکن اس کے لئے میں نے ایک منصوبہ بنایا ہے ۔ اور
یقین ہے کہ آج رات میرا یہ منصوبہ آسانی سے مکمل ہو جائے
اور کل میں جزیرہ جوٹان میں موجود ہوں گا ۔ اور وہ منصوبہ یہ ہے کہ
کوموکے ساتھ اس جزیرے پر جاؤں " ۔۔۔۔ عمران نے کہا
اور کوموکے ساتھ کے الفاظ سن کر جولیا بُری طرح چونک پڑی

" اس کے ساتھ کیسے جاؤ گے ۔ کیا ہم ویسے اس جزیرے میں
نہیں داخل ہو سکتے ۔ کیا یہ جزیرہ آسمان سے اترا ہے " ۔۔۔۔ جولیا نے
انتہائی غصیلے لہجے میں کہا ۔

" وہ بات نہیں مس جولیا جو تم سوچ رہی ہو ۔ میں نے پہلے ہی
ہے کہ واٹر پاور سے تعلق رکھنے والا ہر شخص میرے ہاتھوں عبرتناک
موت مرے گا ۔ اور کومو بھی اس میں شامل ہے ۔ کومو نے جو
گروپ بنایا ہے اس میں ایک آدمی ٹیکو بھی شامل ہے ۔ اور یہ
پاکیشیا میں رہ چکا ہے ۔ سپرنٹنڈنٹ فیاض کا دوست تھا ۔ اور

سے اس سے میری بھی کئی بار ملاقات ہوئی تھی ۔ بہرحال کومو کو
اس نے میرے متعلق تفصیل بتائی ۔ اور آج دوپہر کو جب میں اور
ہوٹل شنگھائی سے نکل رہے تھے تو میں نے اس ٹیکو کو دیکھ لیا
ٹیکو نے اپنے طور پر یہی سمجھا کہ میں نے اُسے نہیں دیکھا ۔ لیکن میری
میں نے ایک لمحے میں اُسے تاڑ لیا ۔ اس کے بعد جب میں ہوٹل
شنگھائی پہنچا تو میں نے چند پراسرار افراد کی نقل و حرکت دیکھی ۔
پھر میں نے ایک آدمی کو گھیر لیا ۔ اس سے ساری صورت حال معلوم
ہوئی کہ ٹیکو نے کومو کو میری یہاں موجودگی کی اطلاع دے دی ہے ۔
کومو نے اپنا گروپ مجھے زندہ پکڑنے کے لئے بھیجا ہے ۔ اور
یہی حکم دیا ہے کہ مجھے زندہ گرفتار کر کے جزیرہ جوٹان میں پہنچا
دیا جائے ۔ اور جوانا کو گولی مار کر ہلاک کر دیا جائے ۔ یہ آدمی جسے گھیرا
تھا ۔ اس کا نام فاک ہے ۔ میں نے فاک کو تو ہلاک کر دیا ۔
پھر سارا دن میں منصوبہ بندی میں مصروف رہا کہ جوٹان پہنچنے
کے بعد میں نے کیا کرنا ہے ۔ کومو کے گروپ کو میں نے ڈاج دے
دیا ہے ۔ جوانا کو بھی میک اپ میں علیحدہ ایک ہوٹل میں شفٹ کر
دیا ہے ۔ اور اب میں یہاں اس لئے آیا تھا کہ آپ سب کو یہ
بات بتا کر ڈسکس کر سکوں کہ میرے جوٹان پہنچنے کے بعد آپ
نے بھی تیار رہنا ہے ۔ میری کوشش ہو گی کہ کسی طرح پانگ کو
جلد بل سے باہر نکال سکوں ۔ آج رات میں خود جان بوجھ کر گرفتار
ہو کر جوٹان پہنچ جاؤں گا ۔ ایون کھرٹی ٹرانسمیٹر میرے پاس ہو گا ۔ کوڈ
کومو کے ذریعے میں ہدایات تم تک پہنچاتا رہوں گا ۔ تم نے صبح ہوتے

ہی جاٹک بازار میں واقع ایک ہوٹل ہنی مون جانا ہے۔ وہاں کا
تم جب پرنس آف ڈھمپ کا نام لو گے تو تمہیں ایک آدمی تک
دیا جائے گا۔ اس آدمی کا نام چوگان ہے۔ چوگان تمہارے لئے
اسلحہ اور لانچوں کا مکمل بندوبست کرے گا۔ اور تمہارے سا
جوٹان تک جائے گا۔ لیکن تم نے فوری وہاں حملہ نہیں کرنا
ایٹی فائیو کے ذریعے تمہیں ہدایات دیتا رہوں گا۔ اور میری ہد
تم لوگوں نے آگے بڑھنا ہے۔ میری کوشش یہی ہو گی کہ کسی
یانگ کو اس جزیرے پر بلوا لوں۔ اس کے بعد یانگ کی روح
میں واٹر پاور کے متعلق معلومات حاصل کر لوں گا" ——— عمر
انتہائی سنجیدگی سے ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اُسی لمحے
کھلا اور تنویر اندر داخل ہوا

"ارے۔ تم پھر آ گئے۔ کیا نیند نہیں آئی یا مچھروں نے کا
کر دیا ہے۔ دراصل تم نے مچھروں کو اپنا نام نہیں بتایا ہو گا
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران۔ میں ملحقہ کمرے میں تھا۔ اور میں نے تمہاری ساری
لی ہے۔ اس اوپر والے ملحقہ روشندان کی مدد سے۔ میں
کیا ہے کہ میں تمہاری جگہ جوٹان جاؤں گا۔ پھر میں دیکھوں گا
اور یانگ کس طرح واٹر پاور کے متعلق تفصیل نہیں بتاتے۔ تم
کمرے میں رہو۔ میں تمہارے میک اپ میں ہوٹل سے نکلا
گا" ——— تنویر نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا۔

"کمال ہے۔ ابھی تو تم نے کوموکی صرف تعریف ہی سنی

تک نہیں اور ابھی سے یہ ارادے ہیں" ——— عمران نے مسکراتے
تے کہا۔

کک ——— کک ——— کیا مطلب۔ میں نے کوموکی کب بات کی
میں لعنت بھیجتا ہوں ایسی عورتوں پر" ——— تنویر نے بُری طرح
تے ہوئے کہا۔

عورتوں پر۔ یعنی کہ ساری عورتوں پر۔ نہیں نہیں یہ تو زیادتی ہے۔
نسواں والی۔ نسواں نے سن لیا تو ایک احتجاجی جلوس نکال دیں
شہر میں۔ تاکہ سیاسی مقصد بھی حاصل ہو جائے اور فیشن پریڈ بھی
ئے آخر ان سب نسواں کے اپنے اپنے بوتیک ہیں۔ مفت
ن کی پبلسٹی بھی ہو جاتی ہے اور سیاست بھی ہو جاتی ہے۔ اسے
ہیں ایک ٹکٹ میں دو تماشے۔ بلکہ بغیر ٹکٹ کے دو تماشے"۔
کی زبان ایک بار پھر چل پڑی۔

نہیں تنویر۔ چیف نے عمران کو لیڈر بنا کر بھیجا ہے تو ہمیں عمران کی
ت کے تحت ہی کام کرنا ہو گا" ——— جولیا نے تنویر سے مخاطب
کہا۔ اور عمران مسکرا دیا۔ وہ جولیا کی نفسیات اچھی طرح سمجھتا تھا۔
ٹھیک ہے" ——— تنویر نے جھٹکے دار لہجے میں کہا اور پھر کرسی
ٹ کر بیٹھ گیا۔

در کے۔ تمام ڈسکشن مکمل ہو گئی ہے۔ اس لئے اب مجھے اجازت
میں کوموکے حسن جہاں سوز کے جلے ہوئے خرمن کی خوشہ چینی میرا
ہے راکھ چینی کر سکوں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا
کھڑا ہوا۔

"سنو۔ اگر تم نے کوئی غلط حرکت کی تو پھر اس سے پہلے تم
ہاتھوں زندہ دفن ہو جاؤ گے۔ اس بات کا خیال رکھنا" ۔۔۔
ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"ایک بات کان کھول کر سن لو مس جولیانا فٹز واٹر۔ میں جو کچھ
گا اور جو کچھ بھی کہوں گا ایک خاص مقصد کے تحت ہو گا۔ اگر تم
ہدایات کے برعکس اپنے جذبات کی وجہ سے کوئی مداخلت کی
کوشش کی تو پھر یقین رکھنا کہ وہ تمہاری زندگی کا آخری لمحہ
میں اس مشن کے دوران کوئی ایسی حرکت قطعاً برداشت نہیں
جس سے میرا منصوبہ فیل ہو جائے۔ اور اس کا نتیجہ کروڑوں
مسلمانوں کو ہلاکت کی صورت میں بھگتنا پڑے" ۔۔۔ عمران
درندے کی طرح غراتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ ایسا تھا کہ جولیا
بے اختیار کانپنے لگ گیا۔ اس کا چہرہ یک لخت زرد پڑ
اور عمران ایک جھٹکے سے مڑا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے
باہر نکل گیا۔ کمرے میں واقعی موت کی سی خاموشی طاری تھی

"ہوں ۔۔۔ نجانے کیا سمجھتا ہے اپنے آپ کو" ۔۔۔
تنویر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"وہ ٹھیک کہہ رہا ہے تنویر۔ اس مشن کے متعلق اس
جذبات ظاہر ہے ایسے ہونے ہی چاہئیں۔ ہمارے جذبات
ہی ہیں۔ اور یہ مشن شاید سیکرٹ سروس اور ہماری زندگیوں
سے مشکل اور کٹھن مشن ثابت ہو گا۔ یہ مشن ایک پل صراط
پر چلتے ہوئے ہمیں ہر قدم انتہائی پھونک پھونک کر رکھنا

صفدر نے جذباتی لہجے میں کہا اور سب ممبرز حتیٰ کہ جولیا تک کے سر بھی
اثبات میں ہلنے لگے۔ وہ سب صفدر سے پوری طرح متفق نظر آتے
تھے۔

کومو بڑی بے چینی کے عالم میں کمرے میں ٹہل رہی تھی۔
وہ دوپہر کو ہی جوٹان جزیرے پر پہنچ گئی تھی۔ لیکن عمران کو ابھی تک
ٹریس نہ کیا جا سکا تھا۔ فان اور اس کا گروپ مسلسل عمران کو تلاش کر رہا
تھا۔ لیکن عمران اور اس کا حبشی ساتھی کچھ اس طرح غائب ہو گئے تھے کہ
ڈھونڈھے نہ مل رہے تھے اور جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا کومو کی نہ صرف
بے چینی بڑھتی جا رہی تھی بلکہ اب اُسے فان اور اس کے ساتھیوں پر
غصہ بھی بے پناہ آ رہا تھا۔ اگر یہاں اپنے ملک میں فان اور اس کے
ساتھیوں کا یہ حال تھا کہ وہ اپنا شکار تلاش نہ کر پا رہے تھے تو دوسرے
جا کر ان کا کیا حال ہو گا۔ اُسے اپنے آپ پر بھی غصہ آ رہا تھا کہ اس

نے اپنے گروپ کے لئے کیسے آدمی منتخب کئے ہیں جو پہلے ہی قد
ناکامی کا شکار ہو رہے ہیں۔ حالانکہ اس نے اپنے طور پر یا تنگ
پوری تنظیم میں سے سب سے باصلاحیت آدمی منتخب کئے تھے
کے ساتھ ساتھ اُسے خیال آرہا تھا کہ یہ علی عمران واقعی کوئی عام آ
ہے۔ اب اُسے کچھ کچھ اس کی اہمیت کا احساس ہو رہا تھا۔

اب رات کافی گزر چکی تھی۔ اور کومو اب ذہنی طور پر یہ سوچ چکی
فان اور اس کے ساتھی مکمل طور پر ناکام ہو چکے ہیں۔ اس لئے کل و
اس عمران کو تلاش کرنے کی کوشش کرے گی ابھی وہ کمرے میں
ہوئے یہی بات سوچ رہی تھی کہ میز پر رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر میں
سیٹی کی تیز آواز نکلنے لگی اور کومو چونک کر اس طرح ٹرانسمیٹر کی
جھپٹی جیسے چیل گوشت پر جھپٹتی ہے۔ اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن پ
کر دیا۔

"ہیلو ہیلو —— فان کالنگ اوور" —— بٹن دبتے ہی فا
پُر جوش آواز سنائی دی۔

"یس —— کومو اٹنڈنگ اوور" —— کومو نے تیز اور
بھرے لہجے میں کہا۔

"مادام۔ ہم نے عمران کو بے ہوش کر لیا ہے۔ اس کا حبشی
نہیں ملا اوور" —— فان نے پرجوش لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ —— پوری تفصیل بتاؤ اوور" —— کومو
مسرت سے اچھل پڑی۔

"مادام۔ سارے دارالحکومت میں مسلسل تلاش کرنے کے با

ن کا کہیں پتہ نہ چل رہا تھا۔ لیکن مجھے یقین تھا کہ وہ بہر حال اپنے کمرے
واپس آئے گا۔ چنانچہ ابھی تھوڑی دیر پہلے وہ ایک ٹیکسی میں بیٹھ
ہوٹل پہنچا۔ شکل و انداز سے خاصا تھکا ہوا سا نظر آرہا تھا۔ جیسے بہت
کا سفر کر کے آیا ہو۔ اس کی حالت بتا رہی تھی کہ وہ دارالحکومت سے
یں باہر گیا تھا۔ اسی لئے ہمیں باوجود تلاش کے نہ مل رہا تھا۔ اُسے
تے ہی ہم چوکنا ہو گئے۔ ہم نے اس کے کمرے میں پہلے ہی ویوڈکٹا
فٹ کر رکھا تھا۔ اس لئے وہ کمرے میں داخل ہو جانے کے باوجود
ی نظروں میں تھا۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ لباس بدلے بغیر
پر اس طرح ڈھیر ہو گیا جیسے نیند اور تھکاوٹ سے پاگل ہو رہا ہو۔
پھر وہ واقعی چند منٹوں میں ہی گہری نیند سو گیا۔ ہم فوری طور پر حرکت
آ گئے۔ اور بے ہوش کر دینے والی گیس کمرے کے دروازے
موجود کی ہول سے اندر پمپ کر دی۔ اور پھر ہم اندر پہنچ گئے۔ اس
ت عمران ہمارے سامنے بے ہوشی کے عالم میں موجود ہے۔ البتہ اس
وہ حبشی ساتھی اس کے ساتھ واپس نہیں آیا اوور" —— فان نے
ی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لعنت بھیجو اس کے ساتھی پر۔ مجھے اس کی ضرورت تھی۔ تم اسے
کر فوراً جوٹان پہنچو۔ موٹر بوٹ کے ذریعے۔ موٹر بوٹ میں داخل ہونے
ے تمہارے ساتھی تمہاری نگرانی کریں گے۔ اس کے بعد تم موٹر بوٹ
کر عمران سمیت اکیلے جزیرے پر آؤ گے۔ سپیشل کاشن دے دینا
یں اندر آنے دیا جائے گا اوور" —— کومو نے تیز تیز لہجے
کہا۔

"یس مادام ۔۔۔ ویسے اگر آپ کہیں تو گروپ اس حبشی کو
کرتا رہے اوور" ۔۔۔ فان نے پوچھا۔
"نہیں۔ اسے عمران کے علاوہ اور کسی کی کوئی اہمیت نہیں
بس اس کا خیال رکھنا کہ یہ صحیح سلامت مجھ تک پہنچ جائے اوور
کوتو نے کہا۔
"یس مادام اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا او
اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔ پھر میز پر پڑے
وائرلیس فون کا رسیور اٹھا لیا۔ یہاں جزیرے میں انتہائی جدید
انتظامات موجود تھے۔ نہ صرف یہاں انتہائی جدید جنریٹر سے بجلی
ہوتی تھی بلکہ یہاں وائرلیس فون ایکس چینج بھی قائم تھا۔ جس سے جز
کے اندر سے دنیا میں کہیں بھی فون کیا جا سکتا تھا۔ لیکن باہر سے
اندر نہ آسکتی تھی۔ اور باہر سے کال کے لئے ٹرانسمیٹر استع
جاتا تھا۔
"یس" ۔۔۔ مادام کے رسیور اٹھاتے ہی ایکس چینج
مودبانہ آواز سنائی دی۔
"بارن سے بات کراؤ" ۔۔۔ مادام نے انتہائی تحکمانہ
کہا۔ بارن اس اڈے کا انچارج تھا۔
"یس مادام ۔۔۔ ہولڈ فرمائیں" ۔۔۔ دوسری طرف سے
اور مادام خاموش ہو گئی۔
"ہیلو بارن اسٹنڈنگ مادام" ۔۔۔ چند لمحوں بعد ہی ایک
سی آواز سنائی دی۔

"بارن ۔۔۔ فان موٹر بوٹ پر میرے شکار کو لے کر آ رہا ہے۔ میرا یہ
شکار بے ہوش ہے۔ تم اسے ریسیو کر کے فان کو واپس بھجوا دینا۔
اور اسے کسی ایسے کمرے میں بند کر دینا۔ جہاں سے اگر یہ ہوش میں بھی
آجائے تب بھی فرار نہ ہو سکے۔ میں صبح ناشتے کے بعد اس سے ملاقات
کروں گی" ۔۔۔ کوتو نے سخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔
"یس مادام" ۔۔۔ دوسری طرف سے بارن نے کہا۔ اور مادام
نے رسیور رکھ دیا۔ اس کا جی تو چاہ رہا تھا کہ ابھی اس عمران سے ملاقات
کرے۔ لیکن پھر یہ سوچ کر اس نے فیصلہ ملتوی کر دیا تھا کہ اس طرح
جزیرے والوں کی نظر میں اس کی اہمیت کم ہو جائے گی۔ اور پھر وہ
اکیلے اس سے ملاقات کرنا چاہتی تھی۔ کیونکہ اسے عمران کے متعلق جو
کچھ ٹیکو نے اسے بتایا تھا۔ اس سے اس کے ذہن میں اس کے
متعلق ایک عجیب سی تصویر بن گئی تھی۔ رسیور رکھ کر وہ اپنے بیڈروم
کی طرف مڑی ہی تھی کہ اچانک اسے ایک خیال آگیا تو وہ تیزی سے
ٹی۔ اور ایک بار پھر اس نے رسیور اٹھا کر آپریٹر سے بارن سے
ابطہ قائم کرنے کے لئے کہا۔
"یس مادام" ۔۔۔ بارن کے لہجے میں ہلکی سی حیرت تھی۔
"سنو۔ یہ انتہائی اہم آدمی ہے۔ اس لئے ایک تو اس کی کڑی
رانی کی جائے۔ دوسری بات یہ کہ میں اسے ٹھیک ٹھاک حالت میں
نا چاہتی ہوں۔ اسے ٹیورن گیس کے ذریعے بے ہوش کیا گیا ہے۔
س لئے جب تک انٹی ٹیورن گیس اسے نہ سنگھائی جائے وہ ہوش
ں نہیں آسکتا۔ لیکن اس کے باوجود اس کی نگرانی انتہائی کڑی ہونی

چاہیئے اور صبح اُسے کڑی نگرانی میں ہوش میں لایا جائے اور اُ
کو صاف ستھرا کر کے میرے سامنے لایا جائے۔ میں گندے آ
شکل بھی دیکھنا پسند نہیں کرتی" ـــــ مادام کومو نے تیز تیز
تفصیلی ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں مادام۔ ہم سب آپ کی نفاست سے اچھ
واقف ہیں۔ اس لئے آپ کی ہدایات پر پورا پورا عمل ہو گا صرف
بتادیں کہ آپ صبح اس آدمی سے کہاں ملاقات کرنا پسند فرمائیں
اور کیا اس وقت اُسے ہتھکڑی وغیرہ لگادی جائے یا نہیں" ـــ
بارن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"زیرو روم میں ملاقات ہوگی اور ہتھکڑی وغیرہ کی ضرورت نہ
ہے۔ وہ تو ایک ہے اگر اس جیسے دس آدمی بھی اکٹھے آجائیں
میں ایک لمحے میں ان سب کو ناکارہ کر سکتی ہوں سمجھے" ـــــ ماد
کومو نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا اور پھر رسیور رکھ کر وہ سر جھ
ہوئی اپنے بیڈ روم کی طرف بڑھ گئی۔

عمران کو چونکہ اپنی گرفتاری کے منصوبے کا پہلے سے ہی علم
تھا۔ اس لئے جولیا اور اس کے ساتھیوں سے ملنے کے بعد وہ ٹیکسی
کے ذریعے جب واپس ہوٹل شنگھائی پہنچا تو اس کا انداز ایسا تھا
جیسے وہ واقعی انتہائی طویل سفر پیادہ پا کر کے آیا ہو۔ اس کے چہرے
سے انتہائی تھکاوٹ نمایاں تھی اور پھر کمرے میں آتے ہی وہ بستر پر
ڈھیر ہو گیا اور چند لمحوں بعد ہی کمرہ اس کے اونچے خراٹوں سے
گونجنے لگا۔ لیکن اس کی نیم باز آنکھیں دروازے پر ہی جمی ہوئی تھیں۔
وہ گرفتار ہونے کے لئے تو تیار تھا لیکن مرنے کے لئے تیار نہ تھا۔
اور مجرموں کا کوئی پتہ نہ تھا کہ سارا دن اس کی گمشدگی کی وجہ سے
انہوں نے کیا فیصلہ کر لیا ہو۔ لیکن چند لمحوں بعد جب اس نے کی ہول
سے دودھیا رنگ کی گیس کے بھبکے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے
دیکھے تو اُسے اطمینان ہو گیا کہ کومو نے اپنا پہلا پروگرام تبدیل نہیں

کیا اور اُس کا مقصد صرف گرفتاری ہی ہے۔ اس نے سانس روک
تھوڑی دیر بعد دروازے کا آٹومیٹک لاک کھلنے کی آواز سنائی
اور پھر دروازہ کھول کر ایک درمیانے قد لیکن بھاری جسم کا باجانی
داخل ہوا۔ اس نے اپنی ناک پر رومال رکھا ہوا تھا۔ اس کے پیچھے
ایک دبلا پتلا نوجوان تھا جس کے ہاتھوں میں مشین گن تھی۔ پہلے آنے
والے نے جلدی سے آگے بڑھ کر کمرے کی عقبی کھڑکی کھول دی۔
مشین گن بردار کی ناک پر بھی رومال بندھا ہوا تھا۔ کھڑکی کھولنے کے
بعد وہ چند لمحوں تک اس کے بیڈ کے پاس کھڑے رہے۔ پھر ان
دونوں نے ہی اپنی ناک پر موجود رومال ہٹا دیئے۔ اس بھاری جسم
والے نے آگے بڑھ کر عمران کی نبض چیک کرنا شروع کر دی۔ اور
مطمئن انداز میں پیچھے ہٹ گیا۔

"کھڑکی بند کر دو پیچو۔ میں مادام کو کال کر لوں" ____ اس بھاری
جسم والے نے مشین گن بردار سے کہا اور وہ سر ہلاتا ہوا کھڑکی کی
طرف بڑھ گیا۔ اس نے کھڑکی بند کی اور پھر پیچھے ہٹ آیا۔

"دروازہ لاک ہے ناں" ____ بھاری جسم والے نے دوبارہ
اس پیچو سے پوچھا۔

"یس باس" ____ پیچو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور اس
باس نے جیب سے ایک چوکور ڈبہ سا نکالا اور اس کے کونے
میں موجود بٹن دبا دیا۔ وہ اپنے آپ کو فان کہہ رہا تھا اور مادام کو کال کر
رہا تھا۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر پر ایک انتہائی مترنم نسوانی آواز سنائی
دی۔ بولنے والی کا لہجہ اس قدر مترنم تھا کہ عمران سوچنے لگا کہ کو

ن کے بارے میں اس نے جو کچھ سنا ہے۔ کو مولا زما اس سے کہیں
یادہ حسین ہوگی۔ کومو نے جوانا کو تلاش نہ کرنے کا حکم دیا تھا۔ اور
ران کو جوٹان جزیرے پر پہنچانے کے لئے کہا تھا۔ چنانچہ عمران اب
ل طور پر مطمئن ہو چکا تھا۔ اور پھر واقعی اس فان اور پیچو نے مل کر عمران
و اٹھایا۔ فان نے اُسے کندھے پر لادا اور وہ کمرے سے نکل کر
ڈور کے ذریعے ہوٹل کی عقبی گلی میں پہنچ گئے۔ اور پھر ایک بڑی
کار کی عقبی سیٹوں کے درمیان عمران کو لٹا دیا گیا اور پھر پیچو مشین گن
کر عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ جبکہ ڈرائیونگ سیٹ پر فان تھا۔ کار تقریباً
ھے گھنٹے تک مختلف سڑکوں پر دوڑنے کے بعد ایسی جگہ جا کر رک
ی جہاں سے پانی کا شور صاف سنائی دے رہا تھا۔ اور عمران سمجھ گیا
وہ ساحل سمندر پر پہنچ گئے ہیں۔ اور اب ان کے سفر کا دوسرا مرحلہ
وع ہونے والا ہے۔ اور پھر وہی ہوا۔ اُسے کار سے نکال کر
جدید قسم کی موٹر بوٹ کے نیچے بنے ہوئے کمرے میں ڈال
گیا۔ وہاں بھی ایک مسلح آدمی مسلسل موجود رہا۔ لیکن یہ پیچو نہ تھا۔
ئی اور آدمی تھا۔ موٹر بوٹ عمران کے اندازے کے مطابق ڈیڑھ
گھنٹے تک انتہائی تیز رفتاری سے چلتی رہی پھر رک گئی۔ کافی دیر تک
رہی۔ اس کے بعد ایک بار پھر حرکت میں آئی۔ اور آگے بڑھنے
لیکن اب اس کی رفتار بے حد آہستہ تھی۔ تقریباً دس منٹ بعد وہ
رہ رکی اور چند لمحوں بعد اس کمرے کا دروازہ کھلا جس کے فرش
ران بظاہر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ آنے والے چار افراد تھے۔
یں سے ایک تو جوانا کی طرح دیو ہیکل تھا۔ وہ اپنے خدوخال سے

ایکریمین لگتا تھا۔ سب سے آگے ایک لمبے قد اور دبلے جسم کا
تھا۔ اس نے اپنے پیچھے کھڑے ہوئے افراد سے مخاطب ہو کر
"گیرٹ۔ اسے اٹھا کر زیرو روم میں پہنچا دو۔ مادام صبح ناشتے
بعد اس سے ملاقات کریں گی"۔۔۔ آدمی جو جسمانی لحاظ سے د
لیکن اس کا لہجہ اس کی جسامت کی نسبت کہیں زیادہ بھاری تھا
"یس باس"۔۔۔ پیچھے کھڑے ہوئے افراد نے کہا۔ اور ان
میں سے وہی جوانا جیسا دیوہیکل آدمی آگے بڑھا اور اس نے جھک
عمران کو اٹھایا اور کاندھے پر لاد لیا۔ عمران نے اپنے جسم کو مکمل
پر ڈھیلا چھوڑا ہوا تھا تاکہ انہیں کسی طرح بھی یہ شک نہ پڑ سکے
بے ہوش نہیں ہے۔ موٹر بوٹ سے نکال کر اسے ویران جزیرے
پر لایا گیا۔ اور پھر ایک جگہ سیڑھیاں اتر کر وہ کافی گہرائی میں
عمران نے دیکھا کہ بہت وسیع اور شاندار عمارت انڈر گراؤنڈ
ہوئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد اسے ایک خاصے بڑے کمرے میں پہن
گیا۔ جہاں ایک کونے میں سٹریچر نما بیڈ رکھا ہوا تھا۔ عمران
بیڈ پر لٹا دیا گیا۔ اور پھر اسے لے آنے والے واپس چلے گئے
دروازہ باہر سے بند کر دیا گیا۔

"واہ۔ یہ تو اچھی خاصی مہمانی ہو رہی ہے"۔۔۔ عمران نے
بند ہوتے ہی اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے لبوں پر مسکراہٹ
اس نے تیز نظروں سے کمرے کا جائزہ لیا۔ ایک طرف چند کر
دیوار کے ساتھ لگی ہوئی موجود تھیں۔ کمرے کا صرف ایک در
جو فولادی تھا۔ اور باہر سے بند تھا۔ چھت نیچی تھی اور اس کے

ایک ٹیوب لائٹ جل رہی تھی۔ عمران بیڈ سے نیچے اترا۔ اور تیز تیز قدم
اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن اس نے اپنے قدموں کی آواز
نہ پیدا ہونے دی۔ دروازے سے کان لگا کر وہ باہر کی آوازیں سنتا
رہا۔ اور جلد ہی اسے معلوم ہو گیا کہ باہر دروازے سے بالکل متصل
دو افراد موجود ہیں۔ عمران مسکراتا ہوا واپس مڑا۔ اور پھر واپس اپنے بیڈ
پر آکر لیٹ گیا۔ اس نے بڑی احتیاط سے اپنے دائیں کان کے اندر
چھوٹی انگلی ڈال کر اسے مخصوص انداز میں دائیں بائیں گھمایا اور اس کے
ساتھ ہی اس کے کان میں ایسی ہلکی ہلکی آوازیں سنائی دینے لگیں جیسے
پانی کا شور ہو۔ لیکن کافی دور سے آ رہا ہو۔

"کیا پوزیشن ہے جوانا"۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے انداز
میں کہا۔

"باس۔ میں جزیرے کے مغرب میں واقع ایک چھوٹے سے
ٹاپو کے قریب موجود ہوں۔ یہ ٹاپو بالکل ویران ہے۔ اور بے حد چھوٹا ہے۔
میرے پاس لانچ ہے"۔۔۔ عمران کے کان میں جوانا کی ہلکی سی آواز
سنائی دی۔

"تم نے چیک کیا کہ موٹر بوٹ کو کیسے جزیرے تک لے جایا گیا
ہے"۔۔۔ عمران نے اسی طرح بڑبڑاتے ہوئے پوچھا۔

"یس باس۔ نائٹ ٹیلی سکوپ کی مدد سے میں نے سارا منظر واضح
طور پر دیکھ لیا ہے۔ آپ کی موٹر بوٹ سے سرخ رنگ کی لائٹ سے
تین بار اشارہ دیا گیا۔ پہلی بار کافی دیر تک۔ دوسری بار ہلکا اور تیسری بار
پھر کافی دیر تک۔ اس کے بعد جزیرے سے بھی اسی طرح جواب دیا

گیا۔ اس کے بعد کافی دیر تک خاموشی چھائی رہی۔ اور پھر جزیرے
سے سبز لائٹ کا تین بار اشارہ دیا گیا۔ اور آپ کی موٹر بوٹ آگے بڑھ
کر جزیرے تک پہنچ گئی۔ جزیرے پر اس وقت دس مسلح افراد موجود
تھے۔ جن میں سے پانچ موٹر بوٹ میں گئے۔ اور پھر وہ آپ کو اٹھا کر
واپس جزیرے پر آئے اور کہیں نیچے زمین میں اتر کر غائب ہو گئے
موٹر بوٹ مڑ کر پہلے آہستہ آہستہ چلتی ہوئی سمندر کی طرف گئی اور پھر
انتہائی تیز رفتاری سے آگے بڑھ کر نظروں سے اوجھل ہو گئی" ___ جوانا
نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم غوطہ خوری کا لباس لے آئے ہو" ___ عمران نے پوچھا

"یس باس" ___ جوانا نے جواب دیا۔

"او۔ کے ___ اب تم ایسا کرو کہ لباس پہن کر سمندر میں اترو اور
تقریباً دس میٹر کی گہرائی پر جا کر جزیرے کی طرف بڑھنے لگو۔ میرا خیال
ہے کہ جزیرے کے گرد بارودی سرنگیں بچھی ہوئی ہیں ان کا خیال رکھنا
جزیرے پر پہنچ کر کسی ایسے آدمی کا روپ دھار لینا جس کے ذریعے
تم باقی پلان مکمل کر سکو" ___ عمران نے اسے ہدایات دیتے ہوئے
کہا۔

"باس۔ میں نے ایک ایسے آدمی کو دیکھا ہے جو تقریباً میرے
قد و قامت کا ہے۔ اگر آپ کہیں تو میں جزیرے پر پہنچ کر اس کے
میں آجاؤں۔ اس طرح میں آسانی سے کام کر سکوں گا۔ میں اس کا
میک اپ بھی آسانی سے کر لوں گا۔ اور اس وقت وہ جزیرے کے
والے حصے میں موجود ہے اوور" ___ جوانا نے کہا۔

"یہ وہی آدمی ہے جو جزیرے سے اتر کر موٹر بوٹ میں جانے والوں
میں شامل تھا" ___ عمران نے پوچھا۔

"یس باس۔ اور اس نے آپ کو کاندھے پر اٹھایا ہوا تھا اور وہ
اب بھی چار افراد کے ساتھ وہیں جزیرے کے اوپر موجود ہے۔ میں
اسے چیک کر رہا ہوں" ___ جوانا نے جواب دیا۔

"اوہ ___ پھر تو بہت اچھا ہے۔ اس کا نام گیریٹ ہے۔ اور وہ
[illegible]مین لگتا ہے۔ کام ایسا کرنا کہ کسی کو اس تبدیلی کا علم ہی نہ ہو سکے۔
تم پر شک بھی کوئی نہ کر سکے۔ اور پھر باقی پلاننگ کا تو تمہیں علم ہے
تم نے کس طرح میرے ہم شکل کے بارے میں بات کرنی ہے" ___
عمران نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ میں اس سے جزیرے کے اندرونی
اور وہاں موجود افراد کے بارے میں ہر قسم کی پوری تفصیل بھی
معلوم کر لوں گا" ___ جوانا نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ سب کام انتہائی احتیاط سے کرنا۔ گڈ بائی" ___
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر دوبارہ کان میں چھوٹی انگلی ڈال
کر اس نے پہلے سے مخالف سمت میں گھمایا اور پھر اطمینان سے آنکھیں
بند کر کے سونے کی کوشش میں مصروف ہو گیا۔ اسے معلوم تھا کہ
ڈاکٹر کوموسے ملاقات ناشتے کے بعد ہونی ہے۔ اس لئے اس نے
سوچا کہ وہ بھی کچھ دیر آرام کر لے۔ اور پھر اسے واقعی نیند آگئی۔ پھر
کسی کی آواز سے عمران کی آنکھیں خود بخود کھل گئیں۔ ایک لمحے کے لئے
اسے یاد ہی نہ آیا کہ وہ کہاں موجود ہے۔ لیکن دوسرے ہی لمحے سابقہ

واقعات اُس کے ذہن میں گھوم گئے۔ اور اس نے مسکراتے ہو
آنکھیں بند کر لیں۔ یہ کھٹکا فولادی دروازہ کھلنے کا تھا۔ عمران
نیم باز آنکھوں سے دیکھا تو کمرے میں دو مسلح افراد دروازہ کھول
داخل ہو رہے تھے۔ دونوں کی مشین گنیں ان کے کاندھوں سے
ہوئی تھیں۔ ان میں سے ایک کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی بوتل
وہ تیز تیز قدم اٹھاتے عمران کے قریب آئے۔ اور ان میں سے
نے شیشی کا ڈھکن کھول کر شیشی عمران کی ناک سے لگا دی۔ عمران
سانس روک لیا۔ کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ اس گیس کا توڑ کیا جا
اور چونکہ وہ سرے سے بے ہوش ہی نہ ہوا تھا۔ اس لئے اب یہ
اس پر لازماً ری ایکشن کرتی۔ چند لمحوں تک شیشی عمران کی ناک سے
کے بعد اس آدمی نے شیشی ہٹائی۔ اور ڈھکن لگا کر اُسے جیب
ڈال لیا۔ اور پھر وہ دونوں دو قدم پیچھے ہٹ کر کھڑے ہو گئے
گنیں انہوں نے کاندھوں سے اتار کر ہاتھوں میں لے لی تھیں
عمران نے ہوش میں آنے کی اداکاری شروع کر دی۔ اور
نہ صرف جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا بلکہ اس طرح ادھر ادھر دیکھنے
اس کی سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ وہ کہاں پہنچ گیا ہے۔
"کمال ہے۔ راتوں رات ہوٹل کا کمرہ بھی بدل گیا۔ اور سا
اور مؤدب ویٹروں کی جگہ مسلح ویٹر آ گئے" ـــــ عمران
بھرے انداز میں کہا۔
"تمہارا نام علی عمران ہے ناں" ـــــ ایک مسلح آد
کرخت لہجے میں کہا۔

ہاں۔ تو کیا میرا نام بھی بدل گیا ہے۔ میرا مطلب ہے ہوٹل کے
ساتھ ساتھ" ـــــ عمران کے لہجے میں حیرت تھی۔
"سنو مسٹر عمران۔ تم اس وقت مادام کومو کے اڈے پر ہو۔ اور
دام کومو جہاں انتہائی رحمدل ہیں وہاں وہ انتہائی سفاک بھی ہیں اگر تم
نے کوئی غلط حرکت کرنے کی کوشش کی تو تمہیں ایک لمحے میں گولیوں
سے بھون ڈالا جائے گا" ـــــ اس آدمی نے سخت لہجے میں کہا۔
"اچھا۔ تو یہ مادام کسی آدم خور قبیلے کی شہزادی ہیں جنہیں کچا گوشت
پسند ہے۔ بھونا ہوا بہ امر مجبوری کھاتی ہوں گی" ـــــ عمران نے
منہ بنلتے ہوئے کہا۔
"شٹ اپ۔ مادام کی شان میں گستاخی برداشت نہیں کی جائے
سنو ابھی تھوڑی دیر بعد مادام تم سے ملاقات کے لئے آنے
والی ہیں اور مادام انتہائی نفیس خاتون ہیں۔ اس لئے تم ہمارے ساتھ
غسل کر لو۔ اور اپنا حلیہ ٹھیک کر لو۔ لیکن ایک بار پھر بتا دوں کہ غلط
حرکت کرنے کا نتیجہ تمہارے حق میں اچھا نہ نکلے گا" ـــــ اس آدمی نے
طرح کرخت لہجے میں کہا۔
ل ـــــ لیکن میرا لباس تو بُری طرح مسلا ہوا ہے۔ یہ تو نفاست
خلاف ہے۔ کم از کم مجھے ہوٹل سے لے آتے وقت میرا سامان
لے آتے۔ اس میں میرا وہ لباس موجود ہے جو میں نے بیس سال قبل
کے لئے بنوایا تھا اور آج تک بے چارہ استعمال نہیں ہو
ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
تمہارا سامان موجود ہے۔ چلو نیچے اترو" ـــــ اس آدمی نے

جھٹکے دار لہجے میں کہا۔ اور عمران دل ہی دل میں ہنس پڑا۔ واقعی ب
خلیق اور مہمان نواز مجرم ملے تھے۔

عمران کو اس کمرے سے باہر لے آکر ایک راہداری میں س
گزار کر ایک اور کمرے میں لایا گیا۔ یہ کمرہ ڈرائنگ روم کے
میں سجا ہوا تھا۔ اس کے کونے کی دیوار میں ایک دروازہ تھا ج
ڈریسنگ روم کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ عمران جب ڈریسنگ
میں داخل ہوا تو اس کے حلق سے ایک سیٹی سی نکلی۔ باتھ واقعی ا
جدید ترین انداز کا تھا۔ اور اس کی سائیڈ میں بنے ہوئے ڈریسنگ
کے کونے میں اس کا بیگ بھی موجود تھا۔ بیگ کا استر اور نچلا حصہ
طرح ادھڑا ہوا تھا۔ لیکن اس کے اندر اس کے کپڑے موجود۔

"واہ۔ ایسے مجرم ملیں تو میں مستقل بھی گرفتار ہونے کے
ہوں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور پھر کان کے بیرونی نچلے حصے کو انگلی کی مدد سے مخصوص
میں دبا کر سر کو دائیں طرف جھٹکا دیا تو کان کے اندرونی حصے
چھوٹا سا بٹن اچھل کر اس کے کان کے بیرونی حصے میں آگیا تھا
نے اسے انگلیوں کی مدد سے پکڑ کر بڑی احتیاط سے ایک
رکھ دیا جہاں سے وہ گر نہ سکتا تھا۔ اور پھر لباس اتار کر اس
کرنا شروع کر دیا۔ گرم پانی، انتہائی اعلیٰ خوشبودار صابن
قیمتی شیمپو سے غسل کرنے کے بعد وہ واقعی اپنے آپ کو
ترو تازہ محسوس کر رہا تھا۔ اس نے تولیے سے اپنے جسم کو خشک
اور پھر بیگ میں سے ہلکے نیلے رنگ کا سوٹ نکال کر اس

وہی بٹن دوبارہ کان کے اندر ڈال کر اس نے اسی طرح کان کے نچلے
حصے کو انگلی سے دبا کر سر کو پہلے سے مخالف سمت میں جھٹکا دے
کر اسے ایڈجسٹ کیا۔ اور پھر وہ اپنے ادھڑے ہوئے بیگ کی
طرف بڑھ گیا۔ اس نے بیگ میں موجود کپڑے نکال کر ایک طرف
رکھے اور بیگ کے نچلے حصے کو جسے کسی تیز دھار آلے سے ادھیڑا
گیا تھا کے دائیں طرف کے جوڑ کی سلائی کو چٹکی سے دوبارہ دبایا۔
تو سلائی کے اندر سے ایک سرخ رنگ کے دھاگے کا سرا باہر نکل
آیا۔ عمران نے دھاگے کو انگلی سے پکڑ کر کھینچ لیا۔ اور پھر بیگ کو اٹھا
کر اس کا رخ ایک سائیڈ پر کر کے اسے زور زور سے جھٹکنے لگا۔
چند لمحوں بعد ایک باریک سی پنسل نما نلکی اس سلائی والے حصے سے
نکل کر بیگ میں آگئی۔ اس نے نلکی اٹھائی اور اسے دونوں طرف
انگلی رکھ کر دبایا تو نلکی اس طرح چھوٹی ہوتی گئی جیسے ربڑ کی بنی ہوئی
ہو۔ چند لمحوں بعد وہ بالکل سوئی پن کے سر سے جتنی ہو گئی تو عمران نے
اسے اپنے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن کے نیچے رکھ کر ذرا سا
دبایا تو وہ بٹن اندر پھسل گیا۔ عمران نے ناخن کے اوپر دوسری انگلی
سے دوبارہ پریس کیا۔ اور پھر ہاتھ کو زور سے جھٹکا لیکن وہ بٹن اندر
ہی پھنس گیا تھا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پہلے کپڑوں کے ساتھ
ساتھ اپنے اتارے ہوئے کپڑے بھی بیگ میں ڈال دیئے۔ البتہ
اس نے ان میں موجود عام سا سامان نکال کر موجودہ لباس کے جیبوں
میں ڈال لیا۔ یہ ایک کی رنگ اور مقامی کرنسی کے علاوہ اور کچھ نہ تھا۔
فائنل چیکنگ کرنے اور پوری طرح تیار ہو جانے کے بعد وہ دروازہ

کھول کر ڈریسنگ روم سے باہر آ گیا۔ وہی مسلح افراد وہاں موجود تھے
ان کے چہروں پر عمران کو دیکھتے ہی ہلکے سے تحسین کے آثار نمودار ہو گئے
"آؤ ہمارے ساتھ۔ جلدی کرو۔ پہلے ہی تم نے کافی دیر لگا دی ہے"
اُسی پہلے والے آدمی نے کہا۔

"یار اتنا شاندار غسل خانہ تھا کہ میرا تو دل ہی باہر آنے کو نہ کرتا تھا"
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اس بار وہ دونوں مسکرا دیئے
پھر وہ اُسے مختلف راہداریوں سے گزار کر ایک کمرے میں لے آئے
یہاں ایک اور آدمی موجود تھا۔

"بروشر ـــــ مادام کا حکم ہے کہ اس کی مکمل سائنسی تلاشی لی
جائے۔ اس کے پاس کوئی خطرناک چیز نہیں ہونی چاہیے" ـــــ
اس مسلح آدمی نے کمرے میں پہلے سے موجود آدمی سے مخاطب ہو
کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں چیک کر لیتا ہوں" ـــــ بروشر نے
اور پھر وہ ـــــ ایک طرف دیوار کے ساتھ نصب ایک مشین کی
طرف بڑھ گیا۔ اس نے مشین کے بٹن آن کرنے شروع کر دیئے
اور عمران جو اس مشین کو غور سے دیکھ رہا تھا۔
ـــــ اُسے غور سے دیکھنے کے بعد مطمئن ہو گیا۔ اس کی وہ بنیادی
کان میں موجود انتہائی طاقتور وائرلیس ٹرانسمیٹر اینٹی تھری اس مشین
کے ذریعے چیک نہ کیا جا سکتا تھا۔ اس آدمی نے مشین آن کر کے
اس کے ساتھ منسلک ایک مائیک نما آلہ اٹھایا۔ اس کے ساتھ
پیچھے وائر تار منسلک تھی۔ اس نے مائیک کے ساتھ لگا ہوا بٹن

مائیک نما آلے سے زوں زوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ بروشر مائیک پکڑے
عمران کے پاس آیا۔ اور اس نے مائیک کو عمران کے سر سے لے کر
پیروں تک گھمانا شروع کر دیا۔ تقریباً پندرہ منٹ تک وہ مسلسل چیکنگ
کرتا رہا۔ لیکن مشین نے اُسے کاشن نہ دیا۔ عمران جانتا تھا کہ یہ مشین
صرف ایسے اسلحے کی نشاندہی کرتی ہے جس میں بارود استعمال ہوتا ہو۔

"او کے ہے ـــــ کوئی اسلحہ نہیں ہے" ـــــ بروشر نے
مائیک کا بٹن آف کرتے ہوئے ان مسلح افراد سے کہا۔ اور مائیک نما
آلہ واپس مشین کے ساتھ ہک کر کے اس نے مشین آف کرنی
شروع کر دی۔

"آؤ ہمارے ساتھ" ـــــ مسلح آدمی نے عمران سے کہا۔ اور
عمران خاموشی سے اس کے ساتھ واپس چلتا ہوا اس کمرے سے
باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اُسے دوبارہ اُسی پہلے والے کمرے
میں لے آیا گیا۔

"کرسی پر بیٹھ جاؤ" ـــــ اس مسلح آدمی نے کہا۔

"تم تو کہہ رہے تھے کہ مادام انتہائی نفیس خاتون ہیں۔ کیا وہ اس
گندے کمرے میں تشریف لے آئیں گی" ـــــ عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"باتیں مت کرو۔ جو حکم ملا ہے ہم اس کی تعمیل کر رہے ہیں"
اس مسلح آدمی نے کہا۔ اور عمران نے کندھے اچکاتے ہوئے دیوار
کے پاس پڑی کرسی اٹھائی۔

"کوئی کپڑا اٹھا لاؤ۔ تاکہ اسے صاف کیا جا سکے۔ ورنہ میرا سوٹ

خراب ہو جائے گا۔ اور مادام کی نفاست کو خطرہ لاحق ہو جائے گ
عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ کیونکہ کرسی واقعی گرد سے اٹی
"تم رکو۔ میں مادام سے بات کرتا ہوں۔ ہوشو اس کا خیال
اگر یہ کوئی غلط حرکت کرے تو بے شک گولی مار دینا۔ میں ابھی
ہوں" ——— اس مسلح آدمی نے کہا اور تیزی سے ک
سے باہر نکل گیا۔

"یہ مادام کیا یہیں رہتی ہے یا باہر سے یہاں تشریف لائیں
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

وہ یہاں کیسے رہ سکتی ہیں۔ وہ اپنے محل سے یہاں تشریف
ہیں" ——— ہوشو نے کرخت لہجے میں کہا۔ اور عمران نے سر
پھر تقریباً دس منٹ بعد وہی مسلح آدمی واپس کمرے میں داخل ہو
"آؤ میرے ساتھ۔ مادام نے ایک اور کمرے میں لے
حکم دے دیا ہے" ——— آنے والے نے کہا۔ اور پھر وہ عمرا
کر اس کمرے سے نکلے اور پھر مختلف راہداریوں سے گزار کر وہ
بڑے سے ہال نما کمرے میں پہنچ گئے۔ یہاں ایک بڑا سا ص
تھا۔ اور عمران کو اس صوفے پر بیٹھنے کے لئے کہا گیا۔ عمران خا
صوفے پر بیٹھ گیا۔

وہ دونوں مسلح آدمی دروازے کی دونوں سائیڈوں میں م
انداز میں کھڑے ہو گئے۔

کو ہو ڈریسنگ روم سے نکل کر ڈرائنگ روم میں آئی۔
وہاں موجود مؤدب بٹلر نے انتہائی شاندار کرسی کھسکا کر مادام کو
بیٹھنے میں مدد دی۔ اور پھر انتہائی نفیس کراکری میں ناشتہ لگا دیا گیا۔
مادام آہستہ آہستہ ناشتے میں مصروف ہو گئی۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ
عمران کے بارے میں بھی سوچ رہی تھی۔ ڈریسنگ روم میں جانے
سے قبل وہ عمران کے بارے میں رپورٹ لے چکی تھی۔ عمران نہ صرف
محل میں لایا جا چکا تھا بلکہ اُسے غسل کرنے اور لباس بدلنے کا بھی
موقع دیا گیا تھا۔

"میرا خیال ہے میں یانگ کو بلوا ہی لوں تاکہ اُسے معلوم ہو سکے کہ
جس آدمی کے بارے میں اتنی لمبی چوڑی باتیں کر رہا تھا وہ اس وقت
صرف میری ایک انگلی کے اشارے کی حد تک زندہ ہے" ———
مادام نے ناشتہ کرتے ہوئے سوچا۔ لیکن پھر فوراً ہی اس کا

ارادہ بدل گیا۔

"نہیں۔ یانگ کے سامنے اس کی لاش ہی جانی چاہیئے۔ گو
سے چھلنی لاش" ـــ اس نے فوراً ہی دوسرے انداز میں سو
ہوئے کہا۔ اور پھر وہ ناشتہ چھوڑ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ اور ٹشو
انگلیاں صاف کرتی ہوئی اندر کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ آج اس
نجانے کیوں اپنی سجاوٹ اور میک اپ پر خاص دھیان دیا تھا
کے جسم پر تیز سرخ رنگ کے انتہائی چست کپڑے موجود تھے۔
اس نے انتہائی قیمتی ہیروں سے بنی ہوئی بیلٹ کمر سے باندھ ر
تھی۔ کانوں میں ہیرے کے ٹاپس اور گلے میں ایک بڑے سے
کا لاکٹ موجود تھا۔

کمرے میں پہنچ کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا۔

"بارن سے بات کراؤ" ـــ رسیور اٹھاتے ہی مادام
نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام" ـــ دوسری طرف سے آپریٹر نے کہا۔

"بارن بول رہا ہوں مادام" ـــ چند لمحوں بعد بارن کی
سنائی دی۔

"عمران کی کیا پوزیشن ہے" ـــ مادام نے پوچھا۔

"وہ روم نمبر سکس میں موجود ہے مادام۔ زیرو روم میں صد
کی پوزیشن اچھی نہ تھی۔ اس لئے میں نے اسے روم نمبر سکس میں
دیا ہے۔ آپ کب تشریف لا رہی ہیں" ـــ بارن نے
لہجے میں کہا۔

"روم نمبر سکس میں اس وقت کتنے افراد موجود ہیں" ـــ مادام نے
پوچھا۔

"دو آدمی موجود ہیں۔ دونوں مسلح ہیں۔ اس کے علاوہ آپ جتنے حکم فرمائیں
حاضر کر دیئے جائیں گے" ـــ بارن نے کہا۔

"نہیں۔ اتنے ہی کافی ہیں۔ اب تم میرے پاس پہنچ جاؤ۔ تاکہ ہم اس
عمران کی موت کا تماشہ دیکھنے کے لئے جا سکیں" ـــ مادام نے
بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"یس مادام۔ میں گیرٹ کے ساتھ آ رہا ہوں" ـــ بارن نے
جواب دیا

"گیرٹ ـــ یہ کون ہے" ـــ مادام نے چونک کر پوچھا۔

"یہ میرا خاص آدمی ہے مادام۔ رات کو اس کی ڈیوٹی جزیرے کے
اوپر والے حصے پر ہوتی ہے۔ اس نے رات ایک عجیب بات دیکھی ہے۔
میں چاہتا ہوں وہ بات آپ خود اس کی زبانی سن لیں اس لئے میں اسے
ساتھ لے آ رہا ہوں" ـــ بارن نے کہا۔

"عجیب بات ـــ کیا مطلب۔ کیسی عجیب بات۔ کھل کر بات
کرو" ـــ مادام نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"مادام۔ کوئی پریشانی والی بات نہیں ہے۔ البتہ عجیب ضرور ہے۔
اس نے بتایا کہ وہ رات کو جزیرے پر گشت کر رہا تھا کہ اس نے
دور ایک موٹر لانچ کو اندھیرے کا جزو بنے ہوئے جزیرے کی طرف
آتے دیکھا۔ لانچ مغرب کی طرف سے آ رہی تھی۔ اس نے نائٹ ٹیلی سکوپ
کی مدد سے اسے چیک کیا۔ تو لانچ میں اسے دو آدمی کھڑے نظر آئے۔

ان میں سے ایک حبشی تھا۔ جب کہ دوسرا آدمی بالکل وہی تھا۔ جیسا کہ آدمی علی عمران ہے۔ آپ کو معلوم نہیں کہ موٹر بوٹ سے گیرٹ ہی عمران کو اٹھا کر جزیرے میں لایا تھا۔ اس لئے وہ قسمیں کھاتا ہے کہ دو آدمی بالکل وہی تھا۔ وہ لانچ جزیرے کی سائیڈ سے ہوتی ہوئی آگے بڑھ گئی اور پھر کافی دور جا کر اس کی نظروں سے غائب ہو گئی" ــــ بارن نے کہا۔

"یہ بات اس نے تمہیں کس وقت بتائی تھی" ــــ مادام کوہو نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"صبح جب میں چیکنگ کے لئے گیا تو اس نے مجھے بتایا میں اُسے ساتھ اندر لے آیا تاکہ آپ کو اطلاع دی جا سکے" ــــ بارن نے کہا۔

"کیا یہ گیرٹ پاگل تو نہیں ہے۔ یا پھر نشہ تو نہیں کرتا" ــــ مادام کوہو نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"نہیں مادام۔ آج سے پہلے اس نے کبھی ایسی بات نہیں کی۔ وہ خاص آدمی ہے۔ اور انتہائی تجربہ کار ہے۔ اس کے متعلق کبھی کوئی ایسی بات نہیں سنی۔ اسکے متعلق کبھی کوئی شکایت پیدا نہیں ہوئی" ــــ بارن نے جواب

"ہونہہ ــــ اس احمق کو یقیناً نیند آ گئی ہو گی۔ اور اس نے خواب یہ سب کچھ دیکھا ہو گا" ــــ مادام کوہو نے کرخت لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ بالکل ایسا ہی ہو گا مادام۔ ورنہ اگر لانچ جزیرے کے قریب آتی تو سائرن ضرور بج اٹھتا۔ حالانکہ رات ایسی کوئی بات نہیں ہوئی" بارن نے اس کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اُسے ساتھ لے آؤ۔ میں اس کی زبان سے یہ بات سننا چاہتی ہوں" ــــ مادام کوہو نے کہا اور پھر ایک جھٹکے سے ریسیور رکھ دیا۔

"ہونہہ۔ وہ عمران یہاں قید پڑا ہے اور اسے باہر عمران لانچ میں سوار نظر آ رہا ہے۔ احمق جاہل" ــــ مادام کوہو نے جھنجھلاتے ہوئے انداز میں کہا۔ اور کمرے میں ہی ٹہلنے لگی۔

تھوڑی دیر بعد لمبے قد کا بارن اور دیوہیکل ایکریمی گیرٹ اندر داخل ہوئے۔

"یہ گیرٹ ہے مادام" ــــ بارن نے گیرٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور گیرٹ نے سر جھکا کر سلام کیا۔

"تم نے کب دیکھا تھا گیرٹ" ــــ مادام نے اُسے غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ اور گیرٹ نے وہی بات دوہرا دی جو اس سے پہلے بارن سن چکا تھا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ جو کچھ تم نے دیکھا تھا وہ جاگتے ہوئے دیکھا" ــــ مادام نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"بالکل مادام۔ مجھے مکمل یقین ہے" ــــ گیرٹ نے جواب دیا۔

"اوکے۔ آؤ میرے ساتھ۔ فی الحال میں اس عمران کو تو دیکھوں جس کا ہمزاد سمندر میں لانچ میں گھومتا پھر رہا ہے" ــــ مادام نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اور گیرٹ نے سر جھکا دیا۔

بارن کی رہنمائی میں مادام مختلف راہداریوں سے گزرتی ہوئی ایک کمرے کے کھلے دروازے میں داخل ہوئی۔ اس نے صوفے پر ایک

انتہائی خوب صورت۔ وجیہہ اور مردانہ حسن کا شاہکار نوجوان بڑے
اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر بچوں کی سی معصومیت
"کھڑے ہو جاؤ اور مادام کے سامنے جھک جاؤ" ---- بار
نے انتہائی غصیلے انداز میں سامنے صوفے پر بیٹھے ہوئے نوجوان
کہا۔

"مم ---- مم ---- بھوک کی وجہ سے مجھ میں اب کھڑا ہونے
طاقت ہی نہیں رہی" ---- اس نوجوان نے بڑے معصوم
میں جواب دیا۔ اس کے لہجے سے واقعی نقاہت سی محسوس ہو

"اوہ۔ تم نے اسے ناشتہ نہیں دیا بارن" ---- مادام
چونک کر پوچھا۔

"ناشتہ۔ مادام۔ آپ ...... " ---- بارن مادام کی بات
کر بری طرح بوکھلا گیا۔

"ناشتہ لے آؤ۔ ہم نہیں چاہتے کہ کسی بھوکے کو گولی مار د
مادام نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"گگ ---- گگ ---- گولی ---- مم ---- مم ---- مگر میرا ق
عمران نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔ اور اس بار وہ ایک
اٹھ کھڑا ہوا۔ اور مادام کی آنکھوں میں تحسین کے ساتھ ساتھ
کے سے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"بیٹھو" ---- مادام نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور
کے سامنے صوفے پر بیٹھ گیا۔ بارن نے کمرے میں موجود پہلے
افراد میں سے ایک کو ناشتہ لانے کے لئے کہہ دیا تھا۔

"ابھی تو تم بھوک کی وجہ سے اٹھ نہیں سکتے تھے۔ اب گولی کی بات
سنتے ہی کھڑے ہو گئے۔ ڈرامہ کر رہے تھے" ---- مادام نے غصیلے
لہجے میں کہا۔

"مادام۔ آپ کو دیکھنے کے بعد کون کافر بھوکا رہ سکتا ہے۔ آپ کو
دیکھنا ہی ملٹی وٹامن کی دس بوتلیں کھانے کے برابر ہے" ---- عمران
نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔ اور مادام کی آنکھوں میں چمک سی
ابھر آئی۔

"گیرٹ" ---- مادام نے مڑ کر پیچھے کھڑے ہوئے گیرٹ سے
مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مادام" ---- گیرٹ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے
ہوئے کہا۔

"کیا یہی آدمی تھا جسے تم نے رات کو لانچ میں دیکھا تھا" ----
مادام نے کرخت لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں مادام۔ اب غور سے اسے دیکھنے کے بعد مجھے اپنی
غلطی کا احساس ہو گیا ہے۔ وہ اس سے ملتا جلتا ضرور تھا لیکن بہرحال
یہ نہ تھا" ---- گیرٹ نے جواب دیا۔

"ہوں نانسنس" ---- مادام نے ہنکارا بھرتے ہوئے کہا۔

"بالکل نانسنس ہیں آپ کے یہ آدمی۔ اب دیکھئے یہ صاحب کس
طرح کاندھے لٹکائے کھڑے ہیں۔ جیسے انہوں نے دونوں ہاتھوں میں
پانی سے بھری ہوئی بالٹیاں اٹھا رکھی ہوں۔ اور ان کی ٹانگیں بھی ٹیڑھی
ہیں ---- کہ ایک بڑے قد کا کتا آسانی سے ان کی ٹانگوں کے درمیان

سے گزر سکتا ہے ۔ مادام مجھے کہنے دیجئے آپ نے اپنے محل میں ملا
اچھے نہیں رکھے "۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا ، اور مادام ک
ہنس پڑی ۔

" یہ گولیاں چلانے میں ماہر ہے ۔ سمجھے ۔ ابھی دیکھنا اس کی چلائی
گولیاں کس طرح تمہارے جسم میں سوراخ بناتی ہیں ۔ کیوں بارن "۔۔۔
مادام نے ہنستے ہوئے کہا ۔ اور بارن سے مخاطب ہو گئی ۔ جس کے
کاندھے واقعی اس طرح لٹکے ہوئے تھے جیسے اس نے دونوں ہاتھو
میں بہت سا وزن اٹھایا ہوا ہو ۔

" آپ حکم کریں مادام "۔۔۔ بارن نے ہونٹ چباتے ہوئے

" گولیاں کونسی پسند ہے ۔ کھٹی یا میٹھی ۔ ویسے آپ کو کون سی گولیا
پسند ہیں ۔ اگر آپ شادی شدہ ہیں تو پھر تو یقیناً کھٹی میٹھی گولیاں پ
ہوں گی ۔ اگر غیر شادی شدہ ہیں تو پھر میٹھی ۔ اور اگر بیوہ ہیں تو پھر کھٹی ۔
عمران نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا اور مادام ہنس پڑی ۔

" میں مسز یانگ ہوں ۔ جانتے ہو یانگ کو "۔۔۔ مادام نے
ہوئے کہا ۔

" اوہ اوہ ۔ پھر تو آپ وہی حسینہ عالم ہیں جس کے حسن کے چرچے
ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں ۔ ویسے میں نے سنا ہے کہ آپ
شوہر مسٹر ٹانگ بالکل ہی بونے سے ہیں "۔۔۔ عمران نے من
بناتے ہوئے کہا ۔

اسی لمحے ایک آدمی کمرے میں داخل ہوا ۔ اس نے ایک ٹر
اٹھایا ہوا تھا ۔ جس میں ناشتے کا سامان تھا ۔ اس نے بڑے ادب

ے عمران کے سامنے موجود میز پر رکھ دی ۔

" اسے لے جاؤ دوست ۔ میں نے اس دوران اتنے وٹامن کھا لئے
کہ ناشتہ تو کیا لنچ اور ڈنر تک ہو گیا ہے "۔۔۔ عمران نے مسکراتے
ے کہا ۔ اور مادام مسکرا دی ۔ اس کی آنکھوں میں ستارے سے ناچنے
ے ۔

" نہیں ۔ ناشتہ کرلو "۔۔۔ مادام نے کہا ۔

" مادام ۔ کیوں آپ مجھے گناہ گار کرنا چاہتی ہیں ۔ میں تو بچپن سے
ب میں ایک آئیڈیل دیکھتا آیا ہوں ۔ اور آج جب وہ آئیڈیل حقیقی
گی میں سامنے آیا ہے تو آپ چاہتی ہیں کہ میں آئیڈیل کو دیکھنے
بجائے ناشتہ کرنا شروع کر دوں "۔۔۔ عمران کے لہجے میں
بات کی بے پناہ حدت تھی ۔ اور مادام نے ناشتہ لانے والے
رے اٹھا کر لے جانے کا اشارہ کیا ۔ اور وہ آدمی ٹرے اٹھا کر واپس
یا ۔

" تم کتنی دیر مجھے دیکھنا چاہتے ہو مجھے بتا دو ۔ کیونکہ اس کے بعد ہمیشہ
ہ کے لئے تمہاری آنکھیں بے نور ہو جائیں گی "۔۔۔ مادام نے
ٹ چباتے ہوئے کہا ۔

" مادام ۔ یقین کیجئے ۔ آپ کو دیکھنے کے بعد اب مجھے مزید کچھ دیکھنے
کی حسرت نہیں رہی ۔ آپ اگر واقعی مجھے قتل کرنا چاہتی ہیں تو پھر
ی درخواست ہے کہ اپنے ہاتھوں سے قتل کر دیجئے ۔ یہ میرے لئے
ہو گا "۔۔۔ عمران نے گمبھیر لہجے میں کہا ۔

" قتل تو تم نے بہر حال ہونا ہے ۔ لیکن کیا تم مجھے بتاؤ گے کہ تمہاری

یہ ایسی شہرت کیوں ہو گئی ہے کہ تم انتہائی خطرناک شخصیت ہو۔ اور بڑ
بڑے جغادری مجرم اور تنظیمیں تم سے خوفزدہ رہتی ہیں حالانکہ میر
خیال میں یہ سب پروپیگنڈہ ہے۔ تم واقعی ایک معصوم سے آدمی ہو
مادام کومو نے کہا۔

"میں، اور خطرناک شخصیت۔ یہ آپ کو کس نے کہہ دیا۔ ارے ہا
کہیں میرے بھائی کے متعلق تو نہیں کہہ رہیں۔ وہ واقعی انتہائی خط
آدمی ہے" ـــــ عمران نے کہا اور مادام کومو بے اختیار اچھل پ
ہو گئی۔

"کک ـــ کک ـــ کیا مطلب۔ کیا تمہارا نام علی عمران نہیں
مادام نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"جی میرا نام عمران علی ہے۔ جب کہ میرے جڑواں بھائی کا نا
عمران ہے۔ وہ سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ جب کہ میں
ایک بزنس مین ہوں۔ سلک امپورٹ کرتا ہوں۔ اسی سلسلے
آیا تھا کہ اتفاق سے مجھے شہر سے چالیس میل دور واقع ایک
میں جانا پڑا۔ واپسی پر کار خراب ہو گئی اور مجھے کم از کم دس میل پ
پڑا۔ پھر میں ٹیکسی سٹینڈ پر پہنچا۔ لیکن ابھی میں ٹیکسی میں بیٹھا بھی نہ تھا
آدمی مجھے ملا۔ اس نے مجھے پیغام دیا کہ میرا بھائی علی عمران مجھ
ضروری بات کرنا چاہتا ہے۔ اس نے مجھے چابی بھی دی او
شنگھائی میں اس کے کمرے کا نمبر بھی بتا دیا۔ میرا بھائی عج
طبیعت کا آدمی ہے۔ اس کی بات کی فوری تعمیل نہ کی جائے
گولی مار دینے سے بھی دریغ نہیں کرتا۔ اس لئے مجبوراً مجھے

بیٹھ کر ہوٹل جانا پڑا۔ میں چونکہ بے پناہ تھکا ہوا تھا۔ اس لئے کمرے میں
داخل ہوتے ہی میں بیڈ پر لیٹ گیا۔ تاکہ بھائی کے آنے تک کچھ آرام کر
لوں۔ پھر میری آنکھ کھلی تو میں یہاں ایک کمرے میں تھا اور یہ دو مسلح
صاحبان کھڑے تھے۔ پھر انہوں نے مجھے غسل کرنے کا موقع دیا۔ اور
مجھے بتایا کہ میرا بیگ بھی وہاں موجود ہے۔ حالانکہ میرا بیگ تو دوسرے
ہوٹل میں تھا۔ بہر حال وہ بیگ میرا نہ تھا۔ البتہ اس میں موجود لباس
میرے ناپ کا تھا۔ اس لئے میں نے لباس پہن لیا۔ اور پھر مجھے کسی
مشین والے کمرے میں لے جایا گیا۔ پھر یہاں لا کر بٹھا دیا گیا۔ مجھے بتایا
گیا کہ کوئی مادام مجھ سے ملنا چاہتی ہیں۔ میں نے سوچا تھا کہ جیسے ہی
مادام آئے گی میں اس سے شکایت کروں گا کہ میرے ساتھ کیا ہو رہا
ہے۔ لیکن سچی بات یہ ہے کہ آپ کو دیکھتے ہی میں ساری باتیں یکسر بھول
گیا۔ آپ جیسا حسن تو آدمی کا ذہن ہی ماؤف کر دیتا ہے۔ بات بھول جانا
معمولی بات ہے" ـــــ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں پوری
تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔ اور مادام کومو کے چہرے پر جیسے زلزلے
جیسے آثار نمودار ہو گئے۔

"ہوں۔ تو یہ چال چلی ہے تمہارے بھائی نے۔ اس نے مجھے احمق
بنانے کی کوشش کی ہے۔ اب مجھے یقین آگیا ہے کہ گیرٹ نے
اب نہیں دیکھا تھا۔ تمہارا بھائی واقعی خطرناک آدمی ہے۔ لیکن وہ
مجھ سے بچ کر نہ جا سکے گا" ـــــ مادام کومو نے دانت پیسنے کے
سے انداز میں کہا۔

"ہو گا خطرناک۔ لیکن اس نے مجھ پر تو احسان کیا ہے۔ کہ مجھے میرا

آئیڈیل کم از کم دیکھنے کا موقع تو دے دیا ہے "۔۔۔۔ عمران
بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

" مادام۔ میرا خیال ہے۔ یہ آدمی ہمیں چکر دینے کی کوشش
ہے "۔۔۔۔ اچانک صوفے کے پیچھے کھڑے ہوئے بارن
" چکر ۔۔۔ کیا مطلب "۔۔۔۔ مادام کوہو نے چونک کر پو
" یہ آدمی صرف مرنے سے بچنے کے لئے ہمیں الجھا رہا
اس نے گیرٹ کی بات سن کر یہ نئی بات پیدا کر لی ہے۔
ایسا ہوتا جیسا کہ یہ بتا رہا ہے تو اس نے جاگتے ہی شور مچا دینا
احتجاج کرنا تھا۔ رونا پیٹنا تھا۔ کیونکہ ایک ایسا آدمی جس کا تع
سے نہ ہو۔ وہ ان حالات میں کبھی نارمل رویے کا اظہار نہیں
بارن نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ تم درست کہتے ہو۔ واقعی یہ جس طرح اطمینان سے
اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے۔ ٹھیک ہے۔ اسے تو گولی مار دو۔
بعد اس کے بھائی کو بھی چیک کر لیا جائے گا "۔۔۔۔ مادام کو
سخت اور جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ گولی ہی مارنی ہے تو اپنے ہا
مار دو۔ ویسے ہو سکتا ہے کہ یہ بھی میرے بھائی علی عمران کی ہی
بندی ہو۔ وہ انتہائی شاطر آدمی ہے۔ آخر اس نے یہ سب کچھ
تو جان بوجھ کر کیا ہو گا۔ مجھے یقین ہے کہ جیسے ہی تم لوگ مجھ پر
گے۔ کوئی نہ کوئی ایسا چکر شروع ہو جائے گا جس کے بعد شا
پچھتانے کا بھی موقع نہ ملے۔ وہ ایسا ہی آدمی ہے۔ عجیب

سی پلاننگ کرتا ہے۔ ایسی پلاننگ کہ بظاہر کسی کے وہم وگمان میں
بھی کچھ نہیں ہوتا۔ لیکن نتیجہ ایسا نکلتا ہے کہ پھر واقعی کسی کو پچھتانے کا
بھی موقع نہیں ملتا۔ اور ہاں تم نے ابھی اپنے شوہر کا نام لیا ہے۔
تو مجھے یاد آ گیا ہے کہ وہ بھی ایک بار یانگ کا نام لے رہا تھا۔ اور
کہہ رہا تھا کہ یانگ تو اسے اچھی طرح پہچان سکتا ہے۔ لیکن وہ چکر ہی ایسا
چلائے گا کہ یانگ بھی چکرا کر رہ جائے گا۔ اور جہاں تک تمہارے اس
آدمی کی بات کا جواب ہے۔ یہ میری مخصوص فطرت ہے کہ میں کسی بات
پر گھبرایا نہیں کرتا۔ ہمارا پورا خاندان انتہائی مضبوط اعصاب کا حامل سمجھا
جاتا ہے "۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" میرا خیال ہے اگر چیف باس کو یہاں بلا لیا جائے تو یہ الجھن
حل ہو سکتی ہے "۔۔۔۔ اچانک قریب کھڑے گیرٹ نے لقمہ
دیتے ہوئے کہا۔

" باس کو کیا پتہ لگتا ہے "۔۔۔۔ بارن نے منہ بناتے ہوئے
کہا۔

" نہیں۔ یہ میرا مشن ہے یانگ کا نہیں ہے۔ یانگ کو بلانا میری
ناکامی کا اعتراف ہو گا۔ دکھاؤ مجھے مشین گن۔ میں اس کی آخری حسرت
پوری کر ہی دوں "۔۔۔۔ مادام کوہو نے تیز لہجے میں کہا اور پھر
مشین گن لینے کے لئے ایک مسلح آدمی کی طرف مڑی ہی تھی کہ
یکلخت بارن بری طرح چیختا ہوا اچھل کر ایک مسلح آدمی سے کسی گیند
کی طرح ٹکرایا۔ اور اسی لمحے مسلح آدمی جو مادام کوہو کو مشین گن دینے
کے لئے آگے بڑھ رہا تھا۔ یکلخت چیختا ہوا اچھل کر دس قدم دور

دھماکے سے فرش پر جا گرا ۔
" خبردار ۔ ایک لمحے میں بھون ڈالوں گا " ــــــ گیرٹ نے
غراتے ہوئے کہا ۔ اور ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے پیچھے ہٹ
" ویل ڈن ویل ڈن ۔ واقعی مادام کو مو کے آدمیوں کو اسی طرح
ہونا چاہیئے " ــــــ عمران نے جو اُسی طرح اطمینان سے صو
بیٹھا ہوا تھا ۔ باقاعدہ تالی بجاتے ہوئے کہا ۔
بارن اور اس کے دونوں ساتھی زمین پر گرنے کے بعد ایک
سے اُٹھے اور اُسی لمحے بارن نے جھپٹ کر اپنے ساتھی کے
سے نکلنے والی مشین گن اٹھانی چاہی مگر دوسرے لمحے گیرٹ
گن تڑتڑائی ۔ اور بارن اور اس کے دونوں ساتھی بُری طرح چیخ
نیچے گرے ۔ اور فرش پر اس طرح پھڑکنے لگے جیسے بکری ذبح
کے وقت پھڑکتی ہے ۔
" یہ ــــ یہ تم نے کیا کیا " ــــــ مادام کو مو جو شاید اب
شدید حیرت کی حالت میں سکتے کی سی کیفیت میں مبتلا تھا
ہوئے گیرٹ سے مخاطب ہو کر کہا ۔
" مجھے ایسا ہی کرنا چاہیئے تھا مادام ۔ چیف باس کی شان
ہمیشہ ناقابل برداشت ہوتی ہے " ــــــ گیرٹ نے ٹھ
سے لہجے میں کہا ۔
" چیف باس کی شان میں گستاخی " ــــــ کیسی گستاخی "
کومو کا لہجہ حیرت سے کچھ اور بگڑ گیا ۔
" مادام ۔ بارن یہ کہہ کر کہ باس کو کیا پتہ لگتا ہے ۔ اور

اندازمیں کہہ کر اپنی موت کو خود آواز دے دی ہے ۔ میں سب کچھ
برداشت کر سکتا ہوں لیکن چیف باس کی شان میں گستاخی برداشت
نہیں کر سکتا ۔ آپ ان کی واقف ہیں آپ جو کچھ کہیں وہ آپ کا اور
چیف باس کا ذاتی مسئلہ ہے لیکن کسی ماتحت کو یہ اجازت نہیں دی
جا سکتی کہ وہ چیف باس کی شان میں گستاخانہ الفاظ تو ایک طرف
گستاخی کا تصور بھی کر سکے " ــــــ گیرٹ نے ٹھوس لہجے میں کہا اور
مادام کو مو اُسے حیرت سے دیکھنے لگی ۔
" اوہ ۔ کمال ہے ۔ اس قدر فرمانبرداری ۔ میں اس کا تصور بھی نہیں کر
سکتی تھی " ــــــ مادام کومو نے کہا ۔
" مادام آپ کو علم نہیں ہے کہ تنظیمیں کس طرح قائم رہتی ہیں ۔ میں
چیف باس کا خاص آدمی ہوں ۔ اور ایسے ہی موقعوں کے لئے مجھے
خاص آدمی کے طور پر یہاں رکھا گیا تھا " ــــــ گیرٹ نے ہونٹ
سکوڑتے ہوئے کہا ۔
" اوہ اچھا ۔ تو یہ بات ہے ۔ آج مجھے پہلی بار احساس ہو رہا ہے کہ
یانگ بے حد ذہین آدمی ہے ۔ ٹھیک ہے یانگ کو میں یہاں بلوا لیتی
ہوں وہ خود اس آدمی اور اس کے بھائی کے بارے میں فیصلہ کرے
گا " ــــــ مادام کومو نے کہا ۔
" اسے یہاں بند کر دیتے ہیں مادام ۔ تاکہ یہ کوئی شرارت نہ کر سکے "
س بارن اور ان دونوں کی لاشیں بھی یہیں پڑی رہیں تاکہ چیف باس
کو صحیح صورت حال معلوم ہو سکے " ــــــ گیرٹ نے کہا ۔
" ٹھیک ہے ۔ تمہاری تجویز درست ہے ۔ آؤ میرے ساتھ " ــــــ

مادام کوموشاید پوری طرح گیرٹ سے مرعوب ہو چکی تھی۔ اس لئے
کا ہر مشورہ اس طرح تسلیم کرتی جا رہی تھی جیسے گیرٹ اس کا باس ہو
مادام کوموگیرٹ سے یہ فقرہ کہہ کر دروازے کی طرف مڑی۔ گیر
اس کے پیچھے جانے کے لئے آگے بڑھا۔

"ایک بات تو......." ___ مادام نے یک لخت درد
کے قریب پہنچ کر واپس مڑتے ہوئے کہا جیسے وہ عمران یا گیرٹ
کچھ کہنا چاہتی ہو۔ لیکن دوسرے لمحے اس کا جسم کسی بجلی کے کوند
کی طرح حرکت میں آیا اور وہ گیرٹ کے ہاتھ سے مشین گن چھین کر
طرف جا کھڑی ہوئی اور اس بار گیرٹ حیرت سے منہ پھاڑے
کا کھڑا رہ گیا۔ شاید اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ مادام اس قسم کی
بھی اچانک کر دے گی۔

"ہوں۔ تو تم فرمانبرداری دکھا رہے تھے۔ میرے مقابلے پر پا
ترجیح دے رہے تھے" ___ مادام کومو نے انتہائی تلخ لہجے میں
اور پھر اس کی انگلی ٹریگر پر حرکت میں آئی ہی تھی کہ یک لخت وہ ا
پھر چیختی ہوئی اچھل کر پچھلی دیوار سے جا ٹکرائی۔ اس بار عمران نے ا
چھلانگ لگائی تھی۔ وہ مادام کے دروازے کی طرف مڑتے ہی
سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ اور اس نے نہ صرف مادام کے ہاتھ سے مشین
جھپٹ لی تھی بلکہ مادام کو اتنی قوت سے دھکا دیا تھا کہ مادام پچھلی
سے جا ٹکرائی تھی۔ اچانک اور پوری قوت سے دیوار سے جا ٹکرانے
سے مادام کا سر ایک دھماکے سے سنگی دیوار سے ٹکرایا تھا اور د
گر کر صرف چند لمحے ہی حرکت کر سکی پھر ساکت ہو گئی۔

"اگر تم اسی طرح بت بنے کھڑے رہے تو مشین گن کا پورا برسٹ
ارے ہاتھی جیسے جسم میں گھس سکتا ہے" ___ عمران نے انتہائی
لہجے میں گیرٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ ماسٹر۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ یہ عورت اچانک اس طرح کی
ت کرے گی" ___ گیرٹ نے جو دراصل جوانا تھا بے اختیار جھرجھری
تے ہوئے کہا۔ واقعی اگر عمران عین آخری لمحے میں حرکت میں نہ آتا تو جوانا
رے لمحے گولیوں سے چھلنی ہو چکا تھا۔

"عورتوں کی نفسیات سمجھنے کے لئے صدیوں سے فلاسفر سر پٹکتے رہے
۔ لیکن پوری نفسیات سمجھنے کی بجائے صرف ایک بات ہی ان کے
ے پڑی ہے کہ عورت کا کوئی پتہ نہیں کہ کس وقت وہ کیا کر دے۔ اس
ے عورتوں کے معاملے میں آئندہ کے لئے اس بات کو پلے میں باندھ
___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جوانا نے اس طرح سر
دیا جیسے وہ عمران کی بات پر دل کی انتہائی گہرائیوں سے ایمان لے
ہو۔

"باہر اڈے میں کتنے افراد ہیں" ___ عمران نے سنجیدہ لہجے
پوچھا۔

"یہاں تو بہت تعداد ہے۔ بہت بڑا اڈہ ہے ماسٹر۔ کم از کم ڈیڑھ
سو مسلح افراد ہوں گے" ___ جوانا نے جواب دیا۔

"ہیں۔ اس کا مطلب ہے ہمیں یہاں سے نکلنا پڑے گا" ___
ران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن باس کس طرح نکلیں گے۔ ابھی تو یہ لوگ اس لئے خاموش ہوں گے

کہ وہ یہ سمجھ رہے ہوں گے کہ یہ فائرنگ بارن یا مادام نے کی
جوانا نے پریشان سے لہجے میں کہا۔
"تم باہر جاؤ اور کہیں سے کوئی ایسی رسی ڈھونڈھ کر لے آؤ
سے اس مادام کے دونوں ہاتھ پشت پر مضبوطی سے باندھے
یہ بے حد پھرتیلی عورت ہے۔ اس کو قابو میں رکھنا ضروری ہے
کے بعد یہ ہمیں اپنی زندگی بچانے کے لئے جزیرے سے باہر
جائے گی" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا۔
"اوہ، یس ماسٹر" ——— جوانا نے پرجوش لہجے میں کہا اور
سے دوڑتا ہوا دروازے سے باہر راہداری میں نکل گیا۔ عمران
بڑھ کر بارن اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں دروازے کے سا
سے گھسیٹ کر ایک طرف کیں اور پھر وہ فرش پر پڑی ہوئی مادام
بڑھ گیا۔ اس نے مادام کی نبض چیک کی۔ وہ بے ہوش تھی۔
مشین گن کو بیلٹ کی مدد سے کاندھے سے لٹکایا اور جھک کر
کی ناک اور منہ کو دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں
مادام کے جسم میں حرکت نمودار ہو گئی اور عمران پیچھے ہٹ گیا۔
مشین گن دوبارہ اپنے ہاتھوں میں لے لی۔ مادام چند لمحے تو
کھوئے ساکت پڑی رہی پھر اس قدر پھرتی اور تیزی سے اٹھ کر
ہوئی کہ عمران بھی اس کی بے پناہ پھرتی پر دل ہی دل میں عش عش کر
"بہت خوب۔ میرے آئیڈیل کو اتنا ہی پھرتیلا ہونا چاہیے"
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"ہوں۔ تو یہ گیرٹ تمہارا آدمی تھا" ——— مادام کوہو نے کہا

نے ہی انتہائی غصیلے انداز میں ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کا
چہرہ غصے کی شدت سے بری طرح بگڑ گیا تھا۔ اور آنکھوں سے چنگاریاں
نکلنے لگی تھیں۔
"میں نے کوشش تو کی تھی کہ تم اپنے شوہر یانگ کو یہاں بلوا لو۔
تاکہ میں اس سے درخواست کر سکوں کہ وہ از خود پیچھے ہٹ جائے۔
اور مجھے میرا آئیڈیل حاصل کرنے دے۔ لیکن اب معلوم ہوتا ہے۔
دو ہی صورتیں ہوں گی۔ یا تو تم بیوہ ہو کر میرے ساتھ جاؤ گی یا پھر تم مرحومہ
ہو کر میرے ساتھ چلو گی۔ ہم مشرقی لوگ بڑے مردہ پرست واقع ہوئے
ہیں۔ میں تمہیں حنوط کرا کر اپنے کمرے میں رکھوں گا اور روزانہ تمہارے
گلے میں تازہ ہار ڈال کر اپنی آنکھوں کی پیاس بجھایا کروں گا۔ بولو۔ تمہیں
کون سی صورت منظور ہے" ——— عمران نے اسی طرح معصوم سے
لہجے میں کہا۔ اور مادام کوہو اس طرح آنکھیں پھاڑ کر عمران کو دیکھنے
لگی جیسے اسے یقین ہو گیا ہو کہ عمران کا ذہنی توازن درست نہ ہے۔
"کیا تم پاگل ہو گئے ہو۔ جانتے ہو یہ ہمارا اڈہ ہے۔ میرے ایک
اشارے پر تمہاری زندگی کا انحصار ہے۔ اور ویسے بھی تم ابھی کوہو
کو نہیں جانتے۔ میں ایک لمحے میں تمہاری ہڈیوں کا ملغوبہ بنا سکتی
ہوں" ——— مادام کوہو نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔ اسی لمحے جوانا
کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں نائیلون کی ایک ڈوری تھی۔
"بالکل کر سکتی ہو۔ تمہاری ایک میٹھی نظر میرے جسم سے ہڈیاں غائب
کر سکتی ہے۔ لیکن یہ جسے تم گیرٹ کہہ رہی ہو۔ اور جس کا اصل نام جوانا ہے
واقعی یہ پاگل بھی ہے اور اس کی ہڈیاں بھی حسن پر وف واقع ہوئی ہیں" ———

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہوں۔ یہ تمہاری بھول ہے کہ تم کوموکو بے بس کر سکو گے" ۔
نے چہکتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی وہ واقعی انتہائی
رفتاری سے اپنی جگہ سے اچھلی۔ عمران اس کے اچھلتے ہی اس سے
زیادہ تیز رفتاری سے ایک طرف ہٹا۔ لیکن کوموا اس کی توقع سے
زیادہ چالاک ثابت ہوئی۔ اس کا عمران کی طرف لپکتا ہوا جسم ہوا
گھوما اور دوسرے لمحے وہ کسی پرندے کی طرح اڑتی ہوئی قلا
کر ایک لمحے کے لئے کھلے دروازے پر نظر آئی اور دوسرے
وہ راہداری میں غائب ہو چکی تھی۔ اس کے انداز میں واقعی اس قدر
تھی۔ کہ عمران اور جوانا دونوں ہی پلکیں جھپکتے رہ گئے اور کوموا ان کے
سے مچھلی کی طرح پھسل کر غائب ہو گئی تھی۔

"فلاسفروں کی بات یہاں بھی درست ثابت ہوئی۔ مشین گن
جوانا۔ جلدی کرو" ——— عمران نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔ اور در
کی طرف دوڑ پڑا۔ لیکن ابھی وہ دروازے تک ہی پہنچا تھا کہ اُ
سے کوموکے بُری طرح چیخنے اور آدمیوں کے دوڑنے کی آواز
دیں۔ عمران دروازے میں ہی ٹھٹھک کر رک گیا۔ وہ واقعی بُری
کر رہ گئے تھے۔ لیکن وہ خاموش کھڑا تھا۔ اُسی لمحے راہداری
پر دوڑنے کی آوازیں سنائی دیں اور عمران نے بجلی کی سی تیزی
مشین گن کی نال باہر نکالی اور فائر کھول دیا۔ مشین گن کی تڑتڑاہٹ
ساتھ ہی دو آدمیوں کے چیخ کر نیچے گرنے کے دھماکے سنائی
اور عمران بجلی کی سی تیزی سے دروازے سے نکل کر راہداری کے

ایک دوڑتا گیا جہاں یہ راہداری دائیں بائیں گزرتی ہوئی راہداری میں
جا کر ختم ہوتی تھی۔ جوانا بھی دوسری مشین گن سنبھالے اس کے پیچھے تھا۔
"دائیں چیک کر دیں بائیں فائر کھولتا ہوں" ——— عمران نے تیز لہجے
میں کہا۔ اور پھر اس نے بجلی کی سی تیزی سے بائیں طرف کو مشین گن کی
نال کر کے فائر کھول دیا۔ اُسی لمحے جوانا کی مشین گن بھی تڑتڑائی۔ اور
دونوں اطراف میں دو آدمی بھی چیخ کر گرے اور اس کے ساتھ ہی دونوں
اطراف سے گولیوں کی بھی بارش عین اُسی چوک کے سامنے ہوئی۔ یہ
بھی مشین گن کی فائرنگ تھی۔ لیکن اس طرح مشین گن چلانے والے بھی
مارک ہو گئے۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران اور جوانا کے ہاتھوں میں موجود
مشین گنوں نے زاویہ بدلا اور ایک بار پھر دو افراد کے بُری طرح چیختے
ہوئے نیچے گرنے کی آواز سنائی دی۔ اور عمران اچھل کر سامنے والی
راہداری میں آگیا۔ دونوں اطراف میں ——— آدمی مرے پڑے تھے۔
دونوں طرف راہداریاں آگے جا کر دائیں ہاتھ پر مڑ گئی تھیں۔

"ادھر آؤ ادھر" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اپنی طرف دوڑ
پڑا۔ کیونکہ اس نے وہاں راہداری کے موڑ سے ذرا پہلے ایک دروازہ
دیکھ لیا تھا جس کے باہر ایک مضبوط تالہ لٹک رہا تھا۔ عمران نے دوڑتے
دوڑتے مشین گن سیدھی کی اور دوسرے لمحے نہ صرف اس مضبوط
تالے کے بلکہ اس کنڈے کے بھی جس میں وہ تالہ موجود تھا پرزے
اڑ کر راہداری میں جا گرے۔ عمران نے قریب جا کر دروازے کو زور
سے لات ماری اور دروازہ ایک دھماکے سے کھل گیا۔ لیکن عمران
اندر گرتے گرتے بچا۔ کیونکہ وہاں کوئی فرش ہونے کی بجائے سیڑھیاں

نیچے جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔

"یہیں دروازے کے اندر رک کر خیال رکھو۔ میں نیچے جا رہا ہوں"
عمران نے پاس پہنچتے ہوئے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور پھر بجلی
سی تیزی سے اکٹھی دو دو سیڑھیاں پھلانگتا ہوا نیچے اترتا گیا۔ بیس
قریب سیڑھیاں اترنے کے بعد وہ ایک اور دروازے کے سامنے
پہنچا جس میں اسی طرح تالہ لگا ہوا تھا۔ عمران نے اس تالے کو بھی اسی
طرح مشین گن کی فائرنگ سے اڑا دیا۔ اور دروازے کو لات مار کر
کھولا تو اس کے لبوں پر ایک مسکراہٹ سی رینگتی گئی۔ دوسری طرف
ایک کھلی سرنگ دور جاتی دکھائی دے رہی تھی۔ اسی لمحے اوپر سے
فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں۔

"نیچے آجاؤ۔ جلدی کرو" ـــــ عمران نے کہا۔ اور جوانا واقعی اس
قدر تیزی سے سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے پہنچا کہ جیسے وہ سیڑھیوں پر قدم
رکھنے کی بجائے لڑھکتا ہوا نیچے آرہا ہو۔ چنانچہ پلک جھپکنے کے سے
عرصے میں وہ عمران کے قریب دروازے میں پہنچ جانے میں کامیاب
ہو گیا۔

"تم اب یہاں رکو اور اوپر سے کوئی آنا چاہے تو اسے روکو۔ میں
اس سرنگ کو چیک کرتا ہوں ویسے اس کی بناوٹ بتا رہی ہے کہ
سمندر میں ہی کہیں نکلتی ہو گی" ـــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا
پھر دوڑتا ہوا سرنگ کے اندر چلا گیا۔ سرنگ کافی طویل دکھائی
رہی تھی۔ اس لئے وہ ذرا آگے بڑھنے کے بعد واپس مڑا۔

"آجاؤ جوانا۔ یہ کافی لمبی ہے۔ دروازہ بند کر کے آنا تاکہ آ

ہیں کو کچھ دیر تو رکنا پڑے" ـــــ عمران نے اونچی آواز میں کہا۔ اور پھر
سے دروازہ بند ہونے اور جوانا کے بھاری دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز
سنائی دی تو وہ اور آگے کی طرف دوڑنے لگا۔ چند لمحوں بعد جوانا
بھی اس کے پاس پہنچ گیا۔ سرنگ میں سیلن لمحہ بہ لمحہ بڑھتی جا رہی تھی۔

"ہمیں جلد از جلد یہاں سے نکلنا ہے۔ ورنہ ہم بھٹکے ہوئے چوہوں کی
طرح مارے جائیں گے" ـــــ عمران نے دوڑتے ہوئے کہا۔

اور پھر سرنگ جیسے ہی ایک موڑ مڑی عمران ٹھٹھک کر رک گیا۔ کیونکہ
سامنے ایک بھاری چٹان موجود تھی۔ لیکن یہ چٹان اس طرح بھیگی ہوئی نظر آ
رہی تھی جیسے وہ صدیوں سے پانی کے اندر پڑی رہی ہو۔ عمران تیزی سے
اس چٹان کی طرف لپکا۔ چٹان کے دائیں طرف پہاڑی دیوار کا ایک حصہ کافی
باہر کو ابھرا ہوا تھا۔ عمران نے آگے بڑھ کر اس ابھرے ہوئے حصے پر زور
سے پیر مارا تو چٹان میں ہلکی سی حرکت ہوئی۔ لیکن وہ اپنی جگہ سے ہٹ نہ
سکی۔ عمران نے پیچھے ہٹ کر پوری قوت سے لات ماری تو اس بار گڑگڑاہٹ
کے ساتھ ہی چٹان دھماکے سے اس طرح کھل کر مخالف دیوار سے جا ٹکرائی
جیسے ایک پٹ والا دروازہ کھلتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی پانی کا ایک
ریلا سا اندر داخل ہوا۔ لیکن سرنگ میں موجود ہوا کے دباؤ کی وجہ سے
وہ پوری سرنگ میں بیک وقت اندر آنے کی بجائے تیزی سے فرش
پر بہتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔

"سانس روک کر میرے پیچھے آؤ" ـــــ عمران نے کہا اور مشین گن
پھینک کر وہ تیزی سے آگے بڑھا اور دوسرے لمحے وہ سمندر کے پانی
میں ہاتھ پیر چلاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ جوانا اس کے پیچھے تیر رہا تھا۔ وہ

دونوں تیر کی طرح آگے بڑھے جا رہے تھے۔ اور پھر عمران کو نیلے پا
اندر ایک رسی کی طرح بٹی ہوئیں انتہائی طاقتور بارودی سرنگیں تی
ہوئی دکھائی دیں۔ یہ بارودی سرنگیں ایک جال کی صورت میں بی
تھیں اور ان کی چوڑائی کافی زیادہ تھی۔ لیکن عمران نے ان کے قریب
ہی غوطہ لگایا اور دوسرے لمحے وہ بارودی سرنگوں کے اس جال کے
سے کسی تیز مچھلی کی طرح نکلتا ہوا دوسری طرف پہنچ گیا۔ جوانا نے بھی
کی پیروی کی تھی۔ لیکن عمران نے مڑ کر اس کی جو حالت دیکھی تھی
سے وہ سمجھ گیا کہ جوانا کو سانس روکنے میں شدید ترین جدوجہد کر
رہی ہے۔ عمران نے تیزی سے اس کا بازو پکڑا۔ اور اُسے اوپر
اٹھنے کا اشارہ کیا۔ اور پھر وہ دونوں ہی بجلی کی سی تیزی سے او
کی سطح کی طرف اٹھتے چلے گئے۔ وہ واقعی سمندر میں خاصی گہرا
تھے۔ کیونکہ سطح تک پہنچتے پہنچتے انہیں کافی وقت لگ گیا۔ اور جو
سطح تک پہنچنے سے پہلے ہی ہاتھ پیر مارنے لگا جیسے وہ مر رہا ہو۔ لیکن
پوری قوت سے اُسے اوپر کھینچے لیئے گیا۔ اور پھر سطح سے سر با
ہی ان دونوں نے انتہائی تیز تیز سانس لینے شروع کر دیئے۔ رفتہ
پر جوانا کی حالت تو بہت ہی خراب نظر آ رہی تھی۔ وہ اس طرح آ
طرف چہرہ کیئے منہ کھولے ہوئے تھا جیسے ساری دنیا کی ہوا وہ
پھیپھڑوں میں بیک وقت بھر لینا چاہتا ہو۔ عمران نے ادھر ادھ
جزیرہ کی سطح ان سے کافی بلندی پر تھی۔ اور ابھی عمران دیکھ ہی رہا
اس نے جزیرے پر موجود گھنے درختوں میں سے ایک نارنجی رنگ کا
سا چمکتے ہوئے دیکھا۔ تو اس نے بجلی کی سی تیزی سے نہ صرف اپنے

پیچھے کی طرف ہیمیٹ کمر ریورس ڈائی ماردی بلکہ وہ جوانا کو بھی زبردستی دھکیلتا
ہوا پیچھے لیتا گیا اور اُسی لمحے انہیں اپنے بالکل قریب ایک خوفناک
دھماکہ سنائی دیا اور پانی کی اس قدر تیز لہر پیدا ہوئی کہ وہ دونوں ہی
حقیر تنکوں کی طرح پیچھے جزیرے کی طرف پانی کے اندر ہی جیسے اڑتے
ہوئے جانے لگے۔ اُسی لمحے پہلی جگہ سے ذرا دور ان کی طرف دوسرا
دھماکہ ہوا۔ اور اس بار بھی پانی کی لہریں پہلے سے زیادہ طاقتور پیدا ہوئیں۔
اور وہ دونوں پانی میں ہی پٹخنیاں کھانے لگے۔ عمران نے پانی میں ہی قلابازیاں
کھاتے ہوئے جوانا کا بازو پکڑا اور پھر اس نے انتہائی تیز رفتاری سے
اُسے ایک زوردار جھٹکا دیا اور طاقتور لہروں کے دباؤ کی وجہ سے پیچھے
ہٹتا ہوا جوانا کا جسم تیزی سے بائیں ہاتھ کی طرف دھکا کھا کر جانے لگا۔
اور عمران اس کے پیچھے اُسے اور زیادہ زور سے دھکیلتا ہوا آگے بڑھتا
گیا۔ عمران کو اب دوطرفہ لڑائی لڑنی پڑ رہی تھی۔ ایک تو وہ جوانا کو
دھکیل رہا تھا اور دوسرا خود اپنے جسم کو بھی طاقتور لہروں کے زور سے
نکال کر بائیں ہاتھ پرے جا رہا تھا۔ جوانا کا جسم ایک بار پھر پٹخنیاں کھانے
لگا۔ حالانکہ اب پانی کی طاقتور لہروں کا دباؤ خاصا کم ہو گیا تھا۔ اور عمران
سمجھ گیا کہ جوانا کا سانس مزید رکنا مشکل ہو چکا ہے۔ اُس نے اُسے زور
سے اوپر کی طرف دھکیلا۔ اور چند لمحوں بعد ہی ان دونوں کے سر ایک
بار پھر پانی کی سطح سے باہر نکل آئے لیکن سر باہر نکلتے ہی جیسے سورج
عین ان کی آنکھوں کے اوپر روشن ہو گیا ہو۔ انہیں ایسی ہی روشنی محسوس
ہوئی اور اس کے ساتھ ہی عمران کے ذہن پر یک لخت تاریکی کا دبیز پردہ
پھیلتا چلا گیا وہ یقیناً بیہوش ہو چکا تھا۔

"ہیلو ہیلو ٹام ۔ بارودی سرنگیں آف کر کے ایک لانچ باہر نکالو اور مشرق کی طرف سمندر میں بہنے والی دونوں لاشیں اٹھا کر لے آؤ ۔ جلدی کرو "۔۔۔۔۔۔ کومو کے ساتھ کھڑے ہوئے ایک آدمی نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ایک مائیک کو منہ کے قریب کرتے ہوئے چیخ کر کہا ۔

" او ۔ کے "۔۔۔۔۔۔ مائیک کے نچلے حصے سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی ۔ اور اس آدمی نے مائیک کا بٹن آف کر کے ہاتھ نیچے کر لیا ۔

" چار میزائل فائر ہونے کے بعد یہ دونوں مرے ہیں ۔ مجھے توقع [illegible]تک نہ تھی کہ یہ لوگ اس طرح سرنگ سے نکل کر نہ صرف سمندر میں [illegible]پہنچ جائیں گے بلکہ سمندر میں پہنچ کر بارودی سرنگوں سے ٹکرانے [illegible]سے بھی بچ نکلیں گے ۔ اور پھر بغیر غوطہ خوری کے لباس کے وہ اتنی [illegible]گہرائی سے صحیح سلامت سطح تک بھی پہنچ جائیں گے ۔ انتہائی حیرت انگیز [illegible]لوگ تھے یہ دونوں "۔۔۔۔۔۔ کومو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا ۔

" میں تو پانی کے اندر ان کے پتھنیاں کھلنے کی وجہ سے سطح پر ہونے [illegible]والی ہلچل کو چیک کر سکا تھا اور میں نے وہاں میزائل فائر کر دیا ورنہ یہ [illegible]لوگ یہاں سے نکل کر سیدھے شارک مچھلیوں والے زون میں جا پہنچتے [illegible]اور پھر ان کی ہڈیاں تک ہمیں نہ ملتیں "۔۔۔۔۔۔ درخت سے کود کر نیچے [illegible]آنے والے نے تیز لہجے میں کہا ۔

" لیکن تمہارا میزائل ان کے سروں سے صرف چھوتا ہوا آگے جا کر [illegible]پھٹا ہے ۔ ورنہ تو ان کے جسموں کے پرخچے اڑ جاتے "۔۔۔۔۔۔ مادام

" میں نے انہیں ہٹ کر لیا ہے مادام ۔ وہ دیکھئے ان کی لاشیں "۔۔۔۔۔۔ درخت پر چڑھے ہوئے آدمی نے اوپر سے بڑی تیز چیختے ہوئے کہا ۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے نیچے چھلانگ لگا دی جہاں مادام ایک مسلح آدمی کے ساتھ کھڑی تھی ۔ اس کی آنکھوں سے ایک طاقتور دوربین لگی ہوئی تھی ۔ اس کے ساتھ کھڑے ہوئے آدمی کے کاندھے سے مشین گن لٹکی ہوئی تھی جب کہ ہاتھ میں ایک مائیک تھا ۔

" ہاں بالکل وہ ہٹ ہو گئے ہیں ۔ اوہ خدایا ۔ یہ لوگ کس قدر دلیر تھے " کومو نے تیز لہجے میں کہا ۔ اسے دور سمندر کی سطح پر دو افراد کی تیرتی ہوئی لاشیں صاف دکھائی دے رہی تھیں ۔

" ان کی لاشیں اٹھا لاؤ یہاں جزیرے پر ۔ جلدی کرو ۔ وہ اس طرف کو جا رہی ہیں جہاں شارک مچھلیوں کے گروہ موجود ہیں "۔۔۔۔۔۔ کومو نے دوربین آنکھوں سے ہٹاتے ہوئے چیخ کر کہا ۔

کومو نے کہا۔

"یس مادام ـــــ لیکن میزائل کی بارود کی لہروں نے ا
خاتمہ کر دیا ہے۔ صرف تھوڑا سا آگے جا کر فائر ہوا ہے۔ بہ
ہمارا مقصد تو حل ہو ہی گیا ہے" ـــــ اس آدمی نے قدر
دبے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بلکہ زیادہ اچھا ہو گیا ہے۔ ورنہ شاید یانگ کبھی نہ یقین
کرتا کہ میں نے انہیں ہلاک کر دیا ہے۔ اب وہ اپنی آنکھ
سے ان کی لاشیں دیکھ لے گا تو اُسے یقین کرنا ہی پڑے
گا" ـــــ مادام کومو نے کہا۔ اور اس آدمی کا ستا ہوا
یک لخت کھل اٹھا۔

چند لمحوں بعد ایک موٹر لانچ تیزی سے سمندر میں دوڑتی ہ
دکھائی دی۔ وہ اُسی طرف جا رہی تھی جدھر ان دونوں کی لاشیں
ہوئی جا رہی تھیں۔ کومو نے جلدی سے دوربین آنکھوں سے لگا
اور طاقتور دوربین نے ہر چیز کو اس کی نظروں کے سامنے نمایاں کر
دونوں لاشیں ابھی تک بہتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھیں اور پھ
میں دو آدمی سوار تھے تیزی سے دوڑتی ہوئی ان کے قریب پہنچ کر
ہوئی اور پھر ذرا سا آگے جا کر نہ صرف رک گئی بلکہ تھوڑی سی گھوم
اس کے بعد دونوں کو پانی میں سے کھینچ کر لانچ پر چڑھایا گیا اور لا
بار پھر گھوم کر واپس مڑی۔ اور پھر انتہائی تیز رفتاری سے اُسی
پر دوڑنے لگی جدھر سے وہ آئی تھی اور مادام کومو نے ایک
سانس لیتے ہوئے دوربین آنکھوں سے ہٹا دی۔

"آؤ جارج۔ اب ان لاشوں کو وصول بھی کر لیں" ـــــ مادام کومو نے
یک والے نوجوان سے کہا۔ اور تیزی سے مڑ کر درختوں کے درمیان
لتی ہوئی آگے بڑھنے لگی۔ جارج اس کے پیچھے چلنے لگا۔

"مادام۔ مادام ـــــ وہ لانچ۔ وہ لانچ۔ دیکھئے۔ کیا ہو رہا ہے" ـــــ
انک مادام کو اپنے عقب میں چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور درختوں
کے درمیان چلتی ہوئی مادام ایک لمحے کے لئے ٹھٹھک کر رکی اور پھر
زی سے دوڑتی ہوئی واپس اُسی جگہ پر آئی جہاں سے وہ واپس
ڑی تھی۔

"وہ دیکھئے مادام۔ انہوں نے لانچ پر قبضہ کر لیا ہے۔ وہ زندہ تھے"
س آدمی نے بُری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ جو درخت سے
ودا تھا۔

"زندہ تھے ـــــ کیا مطلب" ـــــ مادام نے یک لخت گلے میں
ی ہوئی دوربین آنکھوں سے لگا لی۔ اور دوربین کے عدسوں کے پیچھے
اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹتی چلی گئیں۔ وہ دونوں جنہیں وہ لاشیں سمجھ
تھی۔ لانچ میں کھڑے ہوئے تھے۔ اور لانچ میں موجود اس کے دونوں
ی لانچ سے کافی دور سمندر میں غوطے کھا رہے تھے۔

"اوہ اوہ ـــــ میزائل فائر کرو۔ ہٹ کر دو لانچ کو" ـــــ مادام
و نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ اور وہ آدمی جو درخت سے کودا
تیزی سے مڑا اور پھر کسی پھرتیلے بندر کی طرح درخت پر چڑھتا چلا
۔ لیکن لانچ اب انتہائی تیز رفتاری سے دور سمندر میں جانے کی
ے جزیرے کی طرف دوڑی چلی آ رہی تھی۔

"اوہ اوہ ـــــ یہ ادھر جزیرے کی طرف کیوں آ رہے ہیں۔ کیا
جانتے ہیں یہ" ـــــ مادام کومو نے انتہائی بے چین لہجے میں کہا
اُسی لمحے درخت کے اوپر سے نارنجی رنگ کا شعلہ ابھرا۔ اور
دور سمندر میں خوف ناک دھماکے کے ساتھ پانی کا ایک فوارہ سا
ہوا۔ لیکن وہ لانچ سے کافی فاصلے پر جا کر پھٹا تھا۔ اور اُسی لمحے
کی نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ کیونکہ وہ جزیرے کی اوٹ میں آ گئی
"مادام ـــــ لانچ قریب آنے کی وجہ سے میزائل رینج
ہے۔ اوپر سے فائر کرنا پڑے گا" ـــــ ساتھ کھڑے جارج
کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ کندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن
پکڑے چیتے کی طرح دوڑتا ہوا جزیرے کے کنارے کی طرف
لگا۔ جس کے نیچے کافی گہرائی میں سمندر موجود تھا۔ اس کے باقی
ساتھی بھی مشین گن سنبھالے آگے کی طرف دوڑنے لگے۔ مادام
دوربین آنکھوں سے ہٹا کر ان کے پیچھے کنارے کی طرف دوڑ
"مادام۔ لانچ تو خالی ہے" ـــــ جارج نے نیچے جھک کر
ہوئے چیخ کر کہا۔ اور مادام بھی کنارے کی طرف جھک گئی۔ وا
خالی تھی۔ اور کوئی آدمی بھی وہاں نظر نہ آ رہا تھا۔ مادام اور زیادہ
طرف ہوئی تاکہ پوری طرح جزیرے کی سائیڈ کو دیکھ سکے کہ ا
نیچے سے نیلے رنگ کا شعلہ سا چمکا اور سائیں کی آواز کے سا
چیز آگے کو جھکی ہوئی مادام کے سینے پر لگی اور مادام اس طرح
اٹھتی چلی گئی جیسے کسی نے اُسے دونوں ہاتھوں سے اٹھا کر فضا
کر دیا ہو۔ ذرا سا اوپر جاتے ہی اس کے جسم نے قلابازی

وہ بُری طرح چیختی ہوئی سر کے بل نیچے سمندر میں گرتی چلی گئی۔ اور پھر ایک
خوف ناک دھماکے سے وہ لانچ سے ذرا سے فاصلے پر پانی سے ٹکرائی۔
اور دوسرے لمحے پانی کے اندر غائب ہو گئی۔
جارج بت بنا کنارے پر جھکا یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ جیسے ہی مادام
پانی میں غائب ہوئی وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور پھر چیختا ہوا واپس
درختوں کی طرف دوڑنے لگا۔ وہ بے حد بدحواس دکھائی دے رہا تھا۔
"کیا ہوا۔ کیا ہوا ـــــ مادام نیچے گر گئی" ـــــ اُسی لمحے درخت
سے پہلے والے آدمی نے کودتے ہوئے چیخ کر کہا۔ اور بدحواسی کے
انداز میں دوڑتے ہوئے جارج کو جیسے ہوش آ گیا۔ وہ نہ صرف رک گیا
بلکہ اس نے بجلی کی سی تیزی سے کوٹ کی جیب سے مائیک نما آلہ
نکالا اور اس کا بٹن دبا کر چیخنے لگا۔
"ٹام ٹام ـــــ مادام سمندر میں گر گئی ہیں۔ اور لانچ والے بھی
ہلاک ہو چکے ہیں وہ لاشیں زندہ تھیں۔ فوراً فورس کو باہر نکالو اور
مادام کو بچاؤ فوراً" ـــــ جارج نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔
"کیا کہہ رہے ہو جارج۔ لاشیں زندہ تھیں کیا کہہ رہے ہو" ـــــ
مائیک کے نچلے حصے سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔
"اوہ نانسنس۔ بکواس مت کرو۔ مادام کی جان شدید خطرے میں
ہے۔ جلدی فورس باہر نکالو۔ ورنہ یہ لوگ مادام کو لانچ میں ڈال کر
لے جائیں گے۔ اور جانتے ہو چیف باس نے ہم سب کا کیا حشر کرنا
ہے۔ جلدی کرو" ـــــ جارج نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔
"اچھا اچھا۔ میں فورس بھیج رہا ہوں" ـــــ دوسری طرف سے

بھی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

" وہ وہ لانچ سے جا رہے ہیں کھلے سمندر کی طرف۔ اوہ اوہ۔
بھی لانچ میں موجود ہے۔ اوہ۔ اب تو میزائل بھی فائر نہیں ہو سکتا
درخت سے کودنے والے آدمی نے کنارے پر سے چیختے ہو
کہا۔ وہ جارج کے بات کرنے کے دوران کنارے کی طرف
گیا تھا۔

" فکر نہ کرو۔ فل فورس باہر آ رہی ہے۔ اب یہ بچ کر نہ جا سکیں
مادام سمندر کی نسبت لانچ میں زیادہ محفوظ رہے گی "۔۔۔ جا
نے کہا۔ اور دوڑتا ہوا کنارے پر پہنچ گیا۔ واقعی لانچ تیزی سے جزی
کی مخالف سمت سمندر کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ اور لانچ میں ماد
بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔ جارج نے اچانک اپنی مشین گن ٹٹولی۔
یہاں سے آسانی سے مشین گن سے ان دونوں کا خاتمہ کر سکتا
لیکن مشین گن تو وہیں درختوں کے پاس پڑی تھی۔ وہ بدحواسی
میں دوڑتے ہوئے جب وہاں پہنچا تھا تو ٹام کو کال کرنے کا خیا
ہی اس نے بوکھلاہٹ میں مشین گن وہیں پھینکی تھی اور مائیک نکا
تھا اور پھر وہ اُسے اٹھائے بغیر ہی کنارے کی طرف دوڑتا ہو
تھا۔ وہ اٹھ کر واپس درختوں کی طرف دوڑ پڑا۔ اپنی طرف
تو اس نے بے حد جلدی کی تھی۔ لیکن جب وہ مشین گن لے
واپس آیا تو ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ لانچ اس دوران
گن کی رینج سے باہر جا چکی تھی۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بُری
اچھل پڑا۔ کیونکہ اس نے چار بڑی بڑی لانچوں کو انتہائی تیز

سے اسی لانچ کی طرف بڑھتے دیکھا۔ اور لانچوں پر بلو فائر میزائل
بھی موجود تھے جو ایک ہی فائر میں لانچ تو کیا ایک بڑی جنگی کشتی کو
بھی تباہ کر سکتے تھے۔

" اب کہاں بچ کر جا سکتے ہیں یہ "۔۔۔ جارج نے ہونٹ کاٹتے
ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ اور قدرے اطمینان سے ان تیز رفتار لانچوں کو
اس اکلوتی لانچ کی طرف تیزی سے بڑھتے دیکھنے لگا۔

زوردار جھٹکے سے عمران کی آنکھیں کھل گئیں۔ اس کے جسم
درد کی تیز لہر دوڑ رہی تھی۔ اور اس درد کا منبع اس کی پسلیوں سے
نیچے پہلو کا حصہ تھا۔ شاید اس پر زوردار ٹھوکر ماری گئی تھی۔
آنکھیں کھلتے ہی عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔
"ارے۔ ایک ہی لات کھا کر ہوش میں آ گئے تم" ___ اُسی
اس کے ساتھ کھڑے ایک لمبے تڑنگے آدمی کی حیرت بھری آ
سنائی دی۔
"کیا کہا" ___ لانچ چلانے والے نے حیرت سے مڑ کر د
"ہاں۔ میں ہوش میں آ گیا ہوں" ___ عمران نے یک لخت
سی تیزی سے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اور اس کے سا
ہوا لمبا تڑنگا آدمی دوسرے لمحے اس کے ہاتھوں پر اٹھا اور چیختا ہو
سمندر میں ایک دھماکے سے جا گرا۔ لانچ چلانے والا آدمی اپنے

کو سمندر میں گرتے دیکھ کر لانچ کے انجن کو چھوڑ کر سائیڈ میں رکھی مشین گن
کی طرف جھپٹا ہی تھا کہ دوسرے لمحے عمران اس پر جھپٹا اور پھر ایک لمحے
سے بھی کم عرصے میں وہ بھی چیختا ہوا دور سمندر میں جا گرا۔ جہاں پہلا آدمی
تیزی سے ابھر کر لانچ کی طرف بڑھ رہا تھا اور عمران نے انجن کے ساتھ
پڑی ہوئی مشین گن اٹھائی اور پھر تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی ان
دونوں پر گولیوں کی بارش سی ہو گئی۔ اور وہاں پانی کا رنگ تیزی سے سرخ
ہونے لگ گیا۔ عمران نے جزیرے کی طرف دیکھا اور پھر تیزی سے لانچ
کی طرف جھپٹا۔ انجن چل رہا تھا۔ اس لئے اس نے لانچ کو کنٹرول کر کے
تیزی سے اُسے دور سمندر میں لے جانے کی بجائے جزیرے کی طرف
دوڑانا شروع کر دیا۔ جوانا اس کے قریب ہی لانچ میں بے ہوش پڑا تھا۔
عمران نے لانچ چلانے کے ساتھ ساتھ اس کے پہلو میں بھی زوردار لاتیں
مارنی شروع کر دیں۔ اُسے معلوم تھا کہ کسی بھی لمحے جزیرے پر سے اس پر
میزائل فائر کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے وہ لانچ کو اس میزائل کے حملے سے
بچانے کے لئے دور لے جانے کی بجائے جزیرے کی سمت لئے جا رہا
تھا۔ لیکن جوانا کو بھی ہوش میں لانا ضروری تھا۔ اور لانچ بھی وہ نہ روک
سکتا تھا۔ اس لئے اس کے پاس یہی طریقہ رہ گیا تھا کہ وہ لانچ چلانے
کے ساتھ ساتھ جوانا کے پہلو میں ضربیں بھی لگاتا جائے اور اس کی یہ ترکیب
صی کامیاب رہی۔ جب تک لانچ جزیرے تک پہنچتی جوانا ہوش میں
گیا تھا۔ اُسی لمحے دور سمندر میں خوفناک دھماکہ ہوا اور پانی کا فوارہ
اس طرح بلند ہوا جیسے آتش فشاں پہاڑ پھٹنے سے اس میں سے لاوا اُفنتا
اچھلتا ہے۔

"جوانا اٹھ کر بیٹھ چکا تھا۔ اور حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ جز
اب تھوڑی دور رہ گیا تھا۔

"جوانا۔ تیار ہو جاؤ۔ جزیرے کے پاس پہنچتے ہی ہمیں اس لانچ سے
نیچے چھپنا پڑے گا۔ ورنہ ہم اوپر سے مشین گنوں کے ذریعے ہٹ
دیئے جائیں گے"۔۔۔۔ عمران نے چیخ کر کہا۔ اور جوانا ایک جھٹکے
اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ لمبے لمبے سانس لے رہا تھا۔

چند لمحوں بعد لانچ کنارے کے قریب پہنچ گئی۔ عمران نے ا
انجن بند کر دیا تھا۔ اس لئے اس کی رفتار آہستہ ہوتی گئی تھی۔ اور پھر کنارے
کے بالکل قریب پہنچ کر وہ رک گئی۔

"آؤ۔ جلدی کرو"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور تیزی سے پانی میں
گیا۔ وہ جزیرے کی چٹانوں اور لانچ کے درمیان پانی میں اترا تھا۔
پھر جوانا بھی پانی میں آگیا۔ عمران کا سر پانی سے باہر تھا۔ جب کہ اس
پیر پانی کے اندر ڈوبی لیکن آگے کو بڑھی ہوئی ایک چٹان پر جمے
تھے۔ ایک ہاتھ سے اس نے لانچ کو پکڑ رکھا تھا۔ جوانا بھی اس
ساتھ ہی کسی چٹان میں پیر پھنسا کر رک گیا۔ اس کا سر بھی پانی سے
تھا۔ عمران کی نظریں اوپر کنارے پر جمی ہوئی تھیں۔ اور پھر اُسے کن
پر سے ایک آدمی کا سر باہر کو نکلا ہوا دکھائی دیا۔ لیکن عمران اور
چونکہ کنارے کے بالکل ساتھ چمٹے ہوئے تھے۔ اس لئے وہ ا
سے آگے کو جھکے ہوئے آدمی کو نظر نہ آ سکتے تھے۔

"لانچ قابو میں رکھنا۔ میں ہاتھ چھوڑ رہا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے
لہجے میں کہا۔ اور پھر اس ہاتھ کو تیزی سے جھٹکنے لگا۔ جس ہاتھ

نے لانچ کو پکڑ رکھا تھا۔ دوسرے لمحے اس نے دوسرے ہاتھ سے اپنے
اس ہاتھ کے انگوٹھے پر چٹکی سی بھری۔ اور وہ دونوں انگلیوں کو جس سے
اس نے کوئی چیز پکڑی ہوئی تھی۔ مخصوص انداز میں دبانے لگا۔ اس کے
ہاتھ میں کوئی سفید رنگ کی پتلی سی نلکی نظر آنے لگی۔

"وہ مادام بھی جھانک رہی ہے"۔۔۔۔ جوانا کی آواز سنائی دی کیونکہ
وہ مسلسل اوپر دیکھ رہا تھا۔ جب کہ عمران اس نلکی کی طرف متوجہ تھا۔
عمران نے سر اوپر اٹھایا تو اس نے واقعی مادام کو آدھے سے زیادہ کنارے
سے آگے کی طرف جھکے ہوئے دیکھا۔ وہ شاید انہیں پوری طرح چیک
کرنے کے لئے آگے کی طرف بڑھ کر جھکی ہوئی تھی۔

"تم تو نیچے آؤ مادام"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس
نے نلکی کا رخ مادام کی طرف کیا۔ اور ساتھ ہی اس کے ہاتھ کو ایک
ہلکا سا جھٹکا لگا۔ اور نلکی کے اوپر والے سرے پر نیلے رنگ کا شعلہ سا
آیا اور سائیں کی آواز اوپر کو جاتی سنائی دی۔ دوسرے لمحے مادام کا
آگے کو نکلا ہوا جسم فضا میں کسی گیند کی طرح اٹھتا گیا۔ اس کی چیخ سنائی
دی اور پھر وہ فضا میں ہی قلابازیاں کھاتی ہوئی اور چیختی ہوئی نیچے پانی میں
گرنے لگی۔ چھپاک کی تیز آواز کے ساتھ ہی وہ لانچ سے ذرا پرے پانی میں
گری۔ اور عمران نے لانچ کو زور سے دھکیلا۔ اور اچھل کر لانچ پر چڑھ گیا۔
جوانا نے بھی اس کی پیروی کی۔ اور دوسرے لمحے جیسے ہی مادام کا سر
پانی سے باہر ابھرا۔ لانچ اس کے قریب پہنچ چکی تھی۔ عمران نے جھک کر
مادام کا بازو پکڑا اور پھر ایک جھٹکے سے اس نے اُسے پانی سے کھینچ
کر لانچ میں پٹخ دیا۔ مادام نیچے گرتے ہی تڑپی۔ لیکن عمران کی لات بجلی کی

سی تیزی سے حرکت میں آئی اور مادام کی کنپٹی پر ایک زوردار ضرب
پڑی اور مادام کا تڑپتا ہوا جسم یک لخت ساکت ہو گیا ۔
" لانچ لے چلو دور سمندر میں ۔ اب یہ لوگ فائر نہیں کر سکتے ۔ ور
ان کی مادام بھی ساتھ ہی مر جائے گی ۔ جلدی کرو " ـــــ عمران نے
جوانا سے کہا جو انجن کے پاس کھڑا تھا اور دوسرے لمحے لانچ کا
سٹارٹ ہوا اور لانچ تیزی سے گھوم کر جزیرے کی مخالف سمت
کی طرف بڑھنے لگی ۔
" پوری رفتار سے چلاؤ ۔ ورنہ ہمیں مشین گنوں سے بھون ڈالیں گے"
عمران نے چیخ کر کہا ۔ اور لانچ زوردار جھٹکے سے پوری رفتار سے د
لگی ۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ پانی کی سطح سے بلند ہو کر فضا میں ا
لگی ہو ۔ عمران کی نظریں جزیرے کی سطح پر جمی ہوئی تھیں جہاں ایک آدمی
اُسے اب صاف دکھائی دینے لگا تھا ۔ اور پھر اُسے دوسرا آدمی بھی
آتے لگا جس کے ہاتھ میں مشین گن تھی ۔ لیکن اب لانچ مشین گن کی
سے باہر پہنچ چکی تھی ۔ عمران نے اس طرف سے اطمینان ہوتے ہی
کان میں چھوٹی انگلی ڈالی ۔ اور اُسے مخصوص انداز میں مخالف سمت
گھمانے لگا ۔ اس کے ساتھ ہی اس کے کان میں ہلکی ہلکی سیٹی کی
سنائی دی ۔
" عمران بول رہا ہوں " ـــــ عمران نے قدرے اونچے لہجے
" آپ نے مجھ سے کہا ماسٹر" ـــــ انجن پر کھڑے ہوئے جوانا
چونک کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا ۔ لیکن عمران نے منہ پر
کر اُسے خاموش رہنے کے لئے کہا ۔

" عمران کال کر رہا ہوں ۔ جلدی جواب دو " ـــــ اس بار عمران نے
غصیلے لہجے میں کہا ۔
" یس ۔ جولیا اٹنڈنگ ۔ کہاں سے بول رہے ہو " ـــــ عمران کے
کانوں میں جولیا کی باریک سی آواز پڑی ۔
" جولیا ۔ تم جزیرے جوٹان کے کس طرف موجود ہو ۔ جلدی بتاؤ " ـــــ
عمران نے تیز لہجے میں کہا ۔
" ہم مغرب کی سمت ایک ٹاپو پر ہیں ۔ اور لانچوں میں ہیں ۔ سارے
ممبرز ہیں اور چوگان بھی ہمارے ساتھ ہے ۔ ہم صبح سے یہاں موجود ہیں ۔
لیکن تمہاری طرف سے کوئی کال ہی نہیں آ رہی تھی " ـــــ دوسری
طرف سے جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا ۔
" ہم خطرے میں ہیں ۔ اس لئے کم بات کرو ۔ سنو ۔ میں اور جوانا
جزیرے کی شمالی طرف ایک لانچ میں موجود ہیں ۔ جزیرے میں سے
مسلح لانچیں نکل کر ہمیں گھیرنے اور مارنے کی کوشش کریں گی ۔
اور تم نہتے ہونے کی وجہ سے ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے ۔ تم چوگان کو
پوزیشن بتا دو وہ سمجھ جائے گا ۔ جس قدر تیزی سے لانچیں چلاتے ہوئے
اس طرف آ سکتے ہو آ جاؤ ۔ فوراً ۔ جلدی ۔ انتہائی تیز رفتاری سے آؤ ۔
جلدی " ـــــ عمران نے انتہائی تیز لہجے میں کہا ۔ اور اس کے ساتھ ہی
اس نے دوبارہ انگلی کان میں ڈال کر اُسے گھمانا شروع کر دیا ۔
" باس ـــــ لانچیں ۔ اوہ یہ تو بہت بڑی بڑی اور تیز رفتار لانچیں
ہیں " ـــــ اسی لمحے جوانا نے چیختے ہوئے کہا ۔
اور عمران پورے جسم کے ساتھ اس طرف کو گھوم گیا جدھر دیکھتے

ہوئے جوانا چیخ رہا تھا۔ اور اس کے ہونٹ بھنچ گئے۔ واقعی دور
چار بڑی اور تیز رفتار لانچیں ان کی طرف آتی دکھائی دے رہی تھیں
"مادام کو اٹھا کر ان کے سامنے کر دو۔ ورنہ یہ دور سے ہی
لانچ ہٹ کر دیں گے"۔۔۔۔ عمران نے انجن کی طرف لپکتے ہوئے
اور جوانا انجن چھوڑ کر لانچ کے فرش پر بے ہوش پڑی ہوئی مادام
طرف لپکا اور اس نے مادام کو اس طرح اٹھا لیا۔ جیسے بچہ کسی کھ
کو اٹھاتا ہے۔

عمران لانچ کو انتہائی رفتاری سے نہ صرف دوڑا رہا تھا بلکہ اب
نے اس کا رخ مغرب کی طرف کر دیا تھا۔ کیونکہ اس کے ساتھیوں
اسی طرف سے آنا تھا۔ آنے والی لانچوں کی رفتار بھی بے حد تیز
اس لئے وہ تیزی سے قریب آتی جا رہی تھیں اور عمران نے دیکھا
صرف ان لانچوں میں مشین گنوں سے مسلح تقریباً بیس پچیس افراد
تھے بلکہ اس نے ان میں بلو فائر میزائل بھی نصب دیکھ لئے۔ جن
سے ایک کا فائر ہی ان کی لانچ اور ان کے اپنے جسموں کے پر
سکتا تھا۔ آنے والی لانچیں اب نیم دائرے کی صورت میں پھیل
بڑھ رہی تھیں۔ خطرہ ان کے سروں پر آ پہنچا تھا۔ جب کہ ان کے
کو بہر حال یہاں تک پہنچنے میں ابھی کافی دیر لگنی تھی اور پھر ان کے
کے پاس صرف دو لانچیں تھیں۔ اور بلو فائر میزائل دیکھنے کے بعد
اُسے افسوس ہو رہا تھا کہ اس نے اپنے ساتھیوں کو کیوں کال
اب ان کی تباہی بھی ایک یقینی امر بن چکی تھی۔ عمران نے ایک
سانس لیتے ہوئے لانچ کا انجن بند کر دیا۔ کیونکہ اب اُسے

وڑانے کا کوئی فائدہ نہ تھا۔ آنے والی لانچیں کسی بھی لمحے ان کے
سروں پر پہنچ سکتی تھیں۔

"خبردار۔ اگر ہم پر فائر کیا گیا تو ہم مادام کومو کو ہلاک کر دیں گے۔
نی لانچیں وہیں روک لو۔ ہم سرنڈر ہونے کے لئے تیار ہیں۔ ہم سے
ت چیت کرو"۔۔۔۔ عمران نے پوری قوت سے چیختے ہوئے کہا۔
ور پھر واقعی لانچوں کی رفتار کم ہونے لگ گئی۔ عمران ہونٹ بھینچے
ہوش کھڑا تھا۔ جب کہ جوانا مادام کو دونوں ہاتھوں پر اٹھائے
کھڑا تھا۔

"بیٹھ جاؤ جوانا۔ ورنہ یہ ہمارے جسموں پر فائر کھول کر مادام کو بھی
لیں گے اور ہمارا بھی خاتمہ کر دیں گے"۔۔۔۔ اچانک عمران نے
انا سے کہا۔ اور ساتھ ہی وہ تیزی سے نیچے فرش پر بیٹھ گیا۔ جوانا
نے بھی اس کی پیروی کی۔ البتہ وہ بے ہوش مادام کو اسی طرح دونوں
ہاتھوں میں اٹھائے ہوئے تھا۔ البتہ اس نے مادام کے جسم کو لانچ
کے کنارے سے ذرا اوپر رکھا تھا۔ اب کم از کم وہ فائرنگ سے محفوظ
ہو چکے تھے۔ اب اگر فائر کیا جاتا تو لازماً گولیاں مادام کے جسم کو بھی
لگتیں۔ اور عمران مادام کومو کی اہمیت کو جانتا تھا۔ اُسے یقین تھا کہ
وہ لوگ مادام پر فائر کھولنے کا رسک کسی حالت میں بھی نہ لیں گے۔
لانچیں کچھ دور رک چکی تھیں۔ اور پھر ایک لانچ میں سے چیختی ہوئی آواز
سنائی دی۔

"اپنے آپ کو سرنڈر کر دو۔ ورنہ ہم ایک لمحے میں پوری لانچ اڑا
دیں گے"۔۔۔۔ بولنے والے کا لہجہ بے حد کرخت تھا۔

"ہم نے تو پہلے ہی سرنڈر کی بات کی ہے۔ لیکن اگر تم نے
تو مادام کوموکو ایک لمحے میں ہلاک کر دیا جائے گا۔ ہم باعزت
کرنا چاہتے ہیں۔ اگر تم کہو تو میں اکیلا تمہاری لانچ میں آسکتا
عمران نے فوراً ہی چیختے ہوئے کہا۔

"ہم لانچ بھیجتے ہیں۔ تم مادام کوموکو اس کے ذریعے ہمارے
بھجوا دو۔ پھر تم سے بات چیت ہو سکتی ہے" ——— اسی آواز
جواب دیا۔ وہ کسی مائیکروفون پر بول رہا تھا۔

"مادام تمہارے پاس پہنچ گئی تو پھر بات چیت کے لئے
رہ جائے گا۔ اور سنو۔ میں صرف پانچ تک گنوں گا۔ اگر تم نے
بات نہ مانی تو میرا آدمی تمہارے سامنے مادام کی گردن توڑ دے
اس کے بعد تم جو چاہو کرتے رہنا۔ لیکن تمہارے چیف باس
کو مادام کوموکو دوبارہ نہ مل سکے گی۔ میں گنتی شروع کر رہا ہوں
ایک ...... دو ...... " ——— عمران نے چیختے ہوئے کہا
نے جان بوجھ کر پانگ کا نام لیا تھا تاکہ ان لوگوں کو مادام کوموکو
اہمیت کا شعوری طور پر بھی احساس ہو جائے۔

"رک جاؤ۔ ہم مذاکرات کے لئے تیار ہیں۔ لیکن ہم تمہیں
پاس نہیں آنے دینا چاہتے۔ ہماری ایک لانچ جس میں دو آ
گے تمہارے پاس پہنچ رہے ہیں" ——— دوسرے لمحے
ہوئی آواز سنائی دی۔

"سنو۔ اگر تم نے کوئی دھوکہ کرنے کی کوشش کی یا آد
کے نیچے یا اس کی اوٹ میں بھیجے تو پھر مادام کوموکو دنیا کی کوئی

وت ہے نہ بچا سکے گی" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کوئی دھوکہ نہ ہوگا" ——— دوسری طرف سے کہا
گیا۔ اور پھر ایک لانچ خالی ہونے لگی۔ اس میں موجود افراد تیزی
ے ساتھ موجود دوسری بڑی لانچ میں منتقل ہونے لگ گئے۔ پھر
دو آدمی اس لانچ پر رہ گئے۔ دوسرے لمحے وہ لانچ تیزی سے عمران
کی لانچ کی طرف بڑھنے لگی۔ ان دونوں آدمیوں کے کاندھوں سے
ینہ مشین گنیں لٹکی ہوئی تھیں۔ لانچ ان کے قریب آکر رک گئی۔

"ہاں۔ کرو بات۔ کیا بات کرنا چاہتے ہو" ——— لانچ میں کھڑے
ے ٹھنگے آدمی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اور عمران اس کی
ز سے ہی پہچان گیا کہ اس سے پہلے بھی یہی بات کر رہا تھا۔

"بات کیا کرنی ہے۔ ہم صرف اتنا چاہتے ہیں کہ ہمیں مادام کوموکو یا
ک کے حکم کے بغیر گولی نہ ماری جائے" ——— عمران نے اٹھ کر
ڑے ہوتے ہوئے کہا۔ جوانا بھی عمران کو اٹھ کر کھڑے ہوتے
کر کھڑا ہو گیا تھا۔ البتہ مادام ابھی تک اس کے ہاتھوں میں جکڑی
ی تھی۔

"ٹھیک ہے۔ ہمیں تمہاری شرط منظور ہے۔ مادام کوموکو لے
ہاری لانچ میں آجاؤ" ——— لیڈر نے فوراً ہی جواب دیا۔
کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے وہ عمران کی
ہ لوحی اور حماقت پر دل ہی دل میں ہنس رہا ہو۔

"آؤ جوانا۔ لیکن مادام کو اس وقت تک نہ چھوڑنا جب تک ہم جزیرے
پہنچ جائیں" ——— عمران نے پاس کھڑے جوانا سے مخاطب ہو

کر کہا۔ اور جوانا نے سر ہلا دیا۔ پھر وہ دونوں ہی چھلانگیں لگا کر
لانچ پر پہنچ گئے۔

"مادام کو یہیں ہوش میں لے آتے ہیں تاکہ وہ ابھی
متعلق فیصلہ کر سکے" ــــ ان کے لانچ میں آتے ہی لیڈ
تیز لہجے میں کہا۔ اور عمران اس کی پلاننگ سمجھ گیا۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ لیکن اس کے لئے میری شرط
لانچ اپنی لانچوں سے اتنے فاصلے پر لے جاؤ کہ ہم پر مشین گنو
فائر نہ ہو سکیں" ــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب

"لانچ سامنے لے جاؤ دور" ــــ لیڈر نے فوراً ہی د
آدمی سے کہا۔ جو انجن پر کھڑا تھا۔ اور لانچ ایک جھٹکے سے
بڑھی تھی اور پھر خاصی تیز رفتاری سے آگے دوڑتی چلی گئی۔

"بس کافی ہے" ــــ لیڈر نے اپنے ساتھی سے
اس نے انجن بند کر دیا۔ اور تیزی سے دوڑتی ہوئی لانچ کی
یک لخت کم ہونی شروع ہو گئی اور پھر آہستہ ہوتے ہوتے
گئی۔

"جوانا۔ مادام کو فرش پر لٹا دو۔ تاکہ یہ اپنی مادام کو ہوش
سکیں۔ ہو سکتا ہے اس کا ہوش میں آنا ہی ہمارے لئے
کی نوید بن جائے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جوانا
اور جوانا نے معنی خیز انداز میں سر ہلاتے ہوئے مادام کو
کے فرش پر لٹا دیا۔ اور عمران نے دیکھا کہ جیسے ہی جوانا
کو فرش پر لٹایا۔ لیڈر نے بجلی کی سی تیزی سے کندھے

مشین گن اتاری۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر کچھ دور
سمندر میں جا گرا۔ عمران تو پہلے سے ہی اس احمق سے ایسی ہی توقع رکھے
ہوئے تھا۔ اس لئے وہ اس سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے حرکت میں آ
گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ لیڈر چیختا ہوا اچھل کر سمندر میں گرا۔ اور اس کی مشین گن
اس طرح عمران کے ہاتھوں میں پہنچ گئی جیسے عمران نے جادو کے زور پر اسے
کھینچ لیا ہو۔ دوسرے لمحے مشین گن کی تڑتڑاہٹ اور دوسرے آدمی
کی چیخوں سے فضا گونج اٹھی جو سٹیئرنگ پر کھڑا تھا۔ اس کے نیچے گرتے
ہی جوانا نے جھپٹ کر اس کی مشین گن پر قبضہ کیا۔ اور عمران نے گولیاں
برساتی ہوئی مشین گن کو تیزی سے گھمایا اور سمندر میں ابھرنے والے لیڈر
کی کھوپڑی گولیوں سے پرندوں میں تبدیل ہو گئی۔

"بیٹھ جاؤ نیچے۔ میں اب ان پر بلو فائر کروں گا" ــــ عمران نے
مشین گن پھینک کر انجن کی طرف لپکتے ہوئے کہا۔ دوسرے لمحے لانچ
تیزی سے گھومی۔ اسی لمحے دور کھڑی ہوئی تینوں لانچیں بھی حرکت میں
آ گئی تھیں۔ لیکن عمران نے انتہائی تیز رفتاری سے لانچ کو اس
طرح گھمایا کہ بلو فائر میزائل گن ان کی طرف ہوا اور عمران نے انجن کے
ایک حصے پر موجود سرخ رنگ کے ہینڈل کو ایک جھٹکے سے نیچے کر
دیا۔ دوسرے لمحے گن سے نیلے رنگ کا شعلہ نکلا۔ اور پھر ایک
خوفناک دھماکے سے سب سے آگے آنے والی لانچ کے پرخچے
اڑ گئے۔ مگر اسی لمحے ایک اور لانچ سے نیلا شعلہ چمکا اور عمران نے
اس سے بچنے کے لئے انتہائی دیوانگی کے انداز میں لانچ کو ٹرن دیا۔
اور لانچ کے اس طرح گھومنے سے ایک انچ کے فاصلے سے

نکل کر دور آگے جا بیٹھا۔ لیکن لانچ یک لخت الٹ گئی۔ اور عمران
اور بے ہوش مادام کو موسمندر میں جا گرے۔ اُسی لمحے ان کے
یہ خوف ناک دھماکہ ہوا اور نیچے غوطہ لگاتے ہوئے عمران کو احساس
ہو گیا کہ ان کی لانچ بلو فائر میزائل کا نشانہ بن چکی ہے۔ عمران نے
کا ہاتھ پکڑا۔ اور بجلی کی سی تیزی سے آگے جانے کی بجائے
کو تیرنے لگا جدھر وہ دونوں لانچیں موجود تھیں۔ جب کہ ماد
بے ہوش ہونے کی وجہ سے پانی میں گرنے کے فوراً بعد او
طرف خود بخود کسی لاش کی طرح اٹھ گئی تھی۔ بڑی بڑی لانچوں
سمندر میں واضح نظر آ رہا تھا۔ عمران اور جوانا انتہائی رفتار سے
ہوئے ان میں سے ایک لانچ کے نیچے پہنچ گئے۔ اور پھر انہوں
سطح سے باہر نکال لئے۔ لانچ کافی بڑی تھی۔ اس لئے وہ اس
سائیڈ پر سر نکال لینے کے باوجود محفوظ تھے۔ اُسی لمحے انہیں
سمندر میں کودتے ہوئے نظر آئے وہ تیزی سے آگے کی طر
جا رہے تھے۔

"جلدی کرو جوانا۔ ہمیں اب غوطہ لگا کر یہاں سے دور نکلنا
کو موکو اکٹھا لینے کے بعد انہوں نے اس پورے علاقے پر
کر دینی ہے۔ آؤ ان لانچوں کے عقبی طرف چلو۔ وہ جگہ محفوظ
عمران نے جوانا سے کہا۔ اور دونوں نے سانس روک کر
لگائے اور پھر تیزی سے پانی کے اندر ہی آگے کی طرف
چلے گئے۔ ان دونوں کی رفتار خاصی تیز تھی اور وہ اُسی طرف
تھے جدھر سے وہ لانچیں آئی تھیں۔ تھوڑی دور جا کر انہوں

باہر نکلے ہی تھے کہ انہیں اپنے عقب میں خوف ناک دھماکوں کی
آوازیں سنائی دینے لگیں۔ ساتھ ہی تیز فائرنگ بھی شروع ہو گئی۔
ایسا لگ رہا تھا جیسے دو پارٹیاں آپس میں ٹکرا گئی ہوں اور پھر ایک
ہی لانچ انتہائی تیز رفتاری سے انہیں اپنی طرف آتی دکھائی دی۔
ان دونوں نے جلدی سے نیچے غوطہ لگایا۔ اور اُسی لمحے پانی کی زبردست
ہلچل نے انہیں پانی کے اندر ہی حقیر تنکوں کی طرح ادھر ادھر پٹخنا شروع
کر دیا۔ یہ ہلچل ان کے اوپر سے تیز رفتار لانچ کے گزرنے کی وجہ سے
تھی۔ وہ اپنے آپ کو تیزی سے سنبھال کر ایک بار پھر سطح پر ابھرے
ہی تھے کہ انہیں دور سمندر میں بہت سی موٹر بوٹیں آتی دکھائی
دیں۔ اس کے ساتھ ہی کوسٹ گارڈ کے مخصوص سائرنوں کی آوازیں
بھی سنائی دینے لگیں۔ ان سائرنوں سے معلوم ہوتا تھا کہ آنے
والی موٹر بوٹیں کوسٹ گارڈز کی ہیں۔ وہ یقیناً ان خوف ناک دھماکوں
کی آوازیں سن کر ادھر متوجہ ہوئے ہوں گے۔ اُسی لمحے دوسری لانچ
بھی تیزی سے واپس آتی دکھائی دی۔ اور عمران اور جوانا دونوں کو ایک
بار پھر تیزی سے غوطہ لگانا پڑا۔ لانچ ان کے اوپر سے گزر کر تیزی سے
آگے بڑھتی چلی گئی۔ چند لمحوں بعد ان دونوں نے جب سر باہر نکالے
تو وہ یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ کافی دور سمندر پر تختے سے بہتے ہوئے
دکھائی دے رہے تھے۔ ان کی تعداد کافی تھی۔ اور ساتھ ہی سمندر
میں ایسی ہلچل بھی تھی جیسے کچھ افراد ڈوب ابھر رہے ہوں۔
"اوہ اوہ ——— کہیں انہوں نے ہماری دونوں لانچیں تو تباہ نہیں
کر دیں" ——— عمران نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا اور تیزی

سے واپس اُسی طرف کو تیرنے لگا جدھر یہ سب کچھ نظر آ رہا تھا۔
کوسٹ گارڈز کے تیز سائرنوں کی وجہ سے وہ پورا علاقہ
اٹھا تھا۔ اور ابھی عمران اور جوانا ذرا ہی آگے بڑھے ہوں گے کہ
گارڈز کی دس کے قریب بڑی بڑی موٹر بوٹس ان کے سروں پر
"خبردار۔ ورنہ ہلاک کر دیئے جاؤ گے" ——— میگا فون پر
آواز سنائی دی۔

اور عمران نے دونوں ہاتھ پانی سے نکال کر بلند کر دیئے۔ ا
کے سوا اور کوئی صورت ہی باقی نہ رہی تھی۔ کہ وہ کوسٹ گارڈز کی
حاصل کر کے اس سمندر سے باہر نکل سکیں۔ ورنہ تیرتے ہوئے
زندگی بھر ساحل تک نہ پہنچ سکتے تھے کیونکہ وہ جزیرہ وجوٹان سے
زیادہ فاصلے پر گہرے سمندر کے اندر تھے

چند لمحوں بعد عمران اور جوانا کو موٹر بوٹ پر کھینچ لیا گیا۔ اور پھ
نے دیکھا کہ جس جگہ اُسے آدمی ابھرتے ڈوبتے دکھائی دیئے
وہاں سے بھی سمندر میں سے افراد کو نکال نکال کر موٹر بوٹوں پر ڈ
رہا تھا۔ اور عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ کیونکہ وہ اب
ساتھیوں کو پہچان چکا تھا۔ ان کی موٹر بوٹ بھی انہیں اٹھا کر تیزی
اُسی طرف کو بڑھ گئی۔ وہ دونوں مسلح کوسٹ گارڈز کے حکم پر
دونوں ہاتھ سروں پر رکھے بوٹ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ وہاں پہنچ
عمران کو معلوم ہو گیا کہ اس کے تین ساتھی شدید زخمی تھے۔ جب
کو معمولی زخم آئے تھے۔ باقی ٹھیک تھے۔ شدید زخمیوں میں
صدیقی اور صفدر شامل تھے۔ جب کہ نعمانی اور جولیا کو معمولی زخم

تھے۔ اور پھر اس نے جوگان کی لاش سمندر سے نکلتی دیکھی تو اس کے
ہونٹ اور زیادہ بھینچ گئے۔ اس کی آدھی کھوپڑی اور جسم کا آدھا حصہ
بھی غائب تھا۔

"کون ہو تم لوگ ——— سمگلر ہو" ——— ایک آفیسر نے ان کی بوٹ
میں آتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"آفیسر۔ ہمارا تعلق انٹرنیشنل انٹی نارکوٹکس سے ہے۔ سمگلر تو وہ
تھے جو فرار ہو گئے ہیں۔ ہمارے ساتھی شدید زخمی ہیں۔ پلیز انہیں فوری
طور پر طبی امداد بھی مہیا کرو اور ہمیں ساحل پر لے چلو۔ ہم وہاں جا کر
تمہاری پوری تسلی کر دیں گے" ——— عمران نے بڑے باوقار لہجے
میں کہا۔ اور آفیسر چند لمحے غور سے عمران کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے
چیخ چیخ کر بوٹس کی واپسی کے احکامات دینے شروع کر دیئے۔ عمران
نے پہلے ہی تسلی کر لی تھی کہ اس کا کوئی ساتھی سمندر میں نہ رہ گیا تھا۔
سب کسی نہ کسی حالت میں بوٹس میں پہنچ چکے تھے۔ اس لئے اس نے
واپسی کی بات کی تھی۔

"تم کن سمگلروں کی بات کر رہے ہو" ——— آفیسر نے احکامات
دینے کے بعد مڑ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تمہیں یہاں سے بڑی بڑی دو لانچیں فرار ہوتی نظر نہیں آئیں آفیسر"
عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

"لانچیں ——— نہیں۔ ہم نے تو کوئی لانچ نہیں دیکھی۔ ہمارے آلات
نے یہاں اس ویران جزیرے کے قریب دھماکوں کی آوازیں مارک
کیں تو ہم اس طرف آ گئے" ——— آفیسر نے جواب دیا۔ اور

عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ جان بوجھ کر لی گروپ کی ر
کی بات گول کر گیا ہے۔

"ٹھیک ہے۔ پھر کوہ قاف کے دیوؤں نے آسمان سے
لانچوں پر پتھر برسائے ہوں گے اور یہ انہی پتھروں کے گرنے کی
تھیں جو تمہارے آلات نے سن لیں۔ ویسے تمہارے آلات
ان دیوؤں کو بھی تو دیکھا ہو گا۔ ہو سکتا ہے۔ ان کے فوٹو بھی کھینچ
ہوں ——— چلو اچھا ہے۔ اب بچوں کی کہانیوں کے ٹائیٹل بنانے
آرٹسٹوں کو بھی پتہ چل جائے گا۔ کہ اصل دیو کیسے ہوتے ہیں۔
خواہ مخواہ ٹیڑھے میڑھے دیو بنا کر اصل دیوؤں کی بھی مٹی پلید کر
رہتے ہیں" ——— عمران کی زبان جو نجانے کب سے کھجلا رہی تھی
کی طرح رواں ہو گئی۔

"ہونہہ۔ تو تم اب اپنے آپ کو پاگل ثابت کرنے کی کوشش
رہے ہو۔ تمہیں یہ تو معلوم ہی ہو گا کہ باچان میں منشیات کے سمگ
اور پاگلوں دونوں کی سزا موت ہے" ——— آفیسر نے بڑے
طنزیہ لہجے میں کہا۔

"دوسرے ملکوں میں تو کوسٹ گارڈ کے نصاب میں قانون
مضمون بھی شامل ہوتا ہے۔ لیکن شاید باچان میں ایسا نہیں ہے
لئے تمہیں یہ علم ہی نہیں کہ سزائے موت صرف کوشش پر نہ
جا سکتی۔ البتہ اگر تمہاری طرح عقلمند بننے کی کوشش کی جائے
دوسری بات ہے" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"انہیں ہتھکڑیاں لگا لو۔ میں دیکھتا ہوں کہ یہ کیسے بچ کر نکل سکے

آفیسر نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا اور تیزی سے بوٹ
کے دوسرے کنارے کی طرف بڑھ گیا۔ کیونکہ بوٹس اب سمندر کے
اندر کھڑے ہوئے ایک بڑے سے جہاز کے قریب پہنچنے والی تھیں۔
جہاز پر موجود مخصوص نشانات دیکھتے ہی عمران سمجھ گیا کہ اس میں ایمرجنسی
ہسپتال بھی موجود تھے۔ اور اس کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ
ابھر آئی۔ کیونکہ اُسے سب سے زیادہ فکر اپنے شدید زخمی ساتھیوں
کی طرف سے ہی تھی۔

اپنے شاندار انداز میں سجے ہوئے دفتر کی اونچی نشست والی
پر بیٹھا یانگ رسیور کان سے لگائے باتوں میں مصروف تھا کہ یک
میز پر رکھے ہوئے مختلف رنگوں کے ٹیلی فونوں میں سے سرخ رنگ
فون کی گھنٹی کرخت آواز میں بج اٹھی اور باتیں کرتا ہوا یانگ یہ آواز
ہی بُری طرح چونک پڑا۔

"پھر بات کروں گا" ——— اس نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور
سرخ رنگ کا فون ایمرجنسی کے لئے استعمال ہوتا تھا۔ اس لئے
کی گھنٹی کی آواز سن کر بُری طرح چونک پڑا تھا۔ اس نے جلدی
ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ——— یانگ سپیکنگ" ——— یانگ نے کرخت آ
میں کہا۔

"میں آٹوش بول رہا ہوں۔ کوسٹ گارڈز ہیڈ کوارٹر سے جناب

دوسری طرف سے ایک دبی دبی سی آواز سنائی دی۔ انداز ایسا تھا کہ
جیسے بولنے والا جان بوجھ کر دبا کر بات کر رہا ہو۔ آٹوش کوسٹ گارڈز ہیڈ
کوارٹر میں ایک خاصا بڑا آفیسر تھا۔ اور یانگ کا مخبر تھا۔ اس لئے آٹوش
کی آواز سن کر یانگ اور زیادہ چونک پڑا۔ اس کا مطلب تھا کہ کوئی خاص
واقعہ ہو گیا ہے۔

"یس ——— کیا رپورٹ ہے آٹوش۔ کوئی خاص بات" ——— یانگ
نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"جناب ایک اہم اطلاع دینی تھی۔ ابھی ابھی ایمرجنسی بگ لانچ سے
ہیڈ کوارٹر کو اطلاع دی گئی ہے کہ جوٹان جزیرے کے قریب خوف ناک
دھماکوں کی آوازیں سنی گئیں۔ جس پر کوسٹ گارڈز نے ریڈ کیا تو وہاں ٹوٹی
ہوئی لانچوں کا ملبہ سمندر میں بہہ رہا تھا۔ اور سمندر میں افراد ڈوب ابھر
رہے تھے۔ انہیں باہر نکالا گیا تو ان میں سے تین شدید زخمی دو معمولی زخمی۔
ایک لاش تھی۔ اور باقی ٹھیک حالت میں تھے۔ ان میں ایک سوئس قومیت
کی عورت۔ ایک ایکریمی اور باقی افراد پاکیشیائی لگتے ہیں۔ لاش کی قومیت
...نی ہے۔ وہ ایمرجنسی بگ لانچ میں موجود ہیں اور وہاں زخمیوں کا علاج
...جا رہا ہے۔ ان میں سے ایک آدمی نے بتایا ہے کہ ان کا تعلق انٹرنیشنل
...ونگ ایجنسی سے ہے۔ اس اطلاع پر ہیڈ کوارٹر سے انہیں ہدایت
...گئی ہے کہ زخمیوں کو فوری طبی امداد دے کر باقی افراد سمیت ہیڈ کوارٹر
...پوچھ گچھ کے لئے بھجوا دیا جائے" ——— آٹوش نے اسی طرح دبے
...لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یہ تو واقعی اہم اطلاع ہے۔ ان لوگوں کو ہیڈ کوارٹر میں کہاں

دکھا جائے گا" ـــــ یانگ نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"تحقیقاتی سیل میں جناب" ـــــ آٹوش نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں دیکھ لیتا ہوں" ـــــ یانگ نے تیز لہجے میں کہا اور پھر ایک جھٹکے سے اس نے ریسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔ کیونکہ جوٹان جزیرے پر اس کی تنظیم کا ہیڈ کوارٹر تھا۔ اس لئے اس کے قریب ایسے افراد کا اس حالت میں پائے جانے کا مطلب تھا کہ ان کی لانچوں کو جزیرے پر سے تباہ کیا گیا ہو گا۔ لیکن اس صورت میں اُسے فوراً اس واقعے کی اطلاع مل جانی تھی جب کہ وہاں سے ایسی کوئی اطلاع نہ تھی۔

اس نے ایک اور رنگ کے فون کا ریسیور اٹھا لیا۔

"یس" ـــــ دوسری طرف سے آپریٹر نے پوچھا۔

"جوٹان جزیرے کے انچارج بارن سے بات کراؤ فوراً" ـــــ یانگ نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"یس باس" ـــــ دوسری طرف سے سہمے ہوئے لہجے میں جواب دیا گیا۔ اور یانگ نے ریسیور واپس کریڈل پر پٹخ دیا۔ وہ مسلسل اپنے ہونٹ کاٹ رہا تھا۔ اس کی چھٹی حس بتا رہی تھی کہ وہاں کوئی غیر معمولی واقعہ پیش آ گیا ہے۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی دوبارہ بج اٹھی۔ اور یانگ نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھا لیا۔

"یس" ـــــ یانگ نے چیختے ہوئے انداز میں کہا۔

"مادام کومو سے بات کیجئے۔ وہ جوٹان جزیرے پر ہیں" ـــــ دوسری طرف سے آپریٹر نے کہا۔ اور آپریٹر کی بات سن کر یانگ واقعی اُچھل پڑا جیسے اس کی کرسی کے نیچے طاقتور بم پھٹ پڑا ہو۔

"اوہ۔ تو کومو جوٹان پر ہے" ـــــ یانگ نے بُری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اُسی لمحے کومو کی آواز ریسیور پر سنائی دی۔

"ہیلو یانگ ـــــ میں کومو بول رہی ہوں" ـــــ کومو کے لہجے میں ہلکی سی پریشانی کا عنصر نمایاں تھا۔ انداز ایسا تھا جیسے وہ اپنی پریشانی چھپانے کی شعوری کوشش کر رہی ہو۔

"کومو ـــــ تم کب سے جوٹان میں ہو" ـــــ یانگ نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"میں کل شام سے یہاں ہوں۔ میں اپنے مشن کے سلسلے میں مصروف تھی" ـــــ کومو نے جواب دیا۔

"اپنے مشن کے سلسلے میں ـــــ کیا مطلب۔ تمہارا مشن تو پاکیشیا میں تھا۔ یہاں جوٹان پر کیسے تمہارا مشن پہنچ گیا" ـــــ یانگ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ علی عمران یہاں دارالحکومت میں دیکھا گیا تھا۔ چنانچہ میں نے روانگی ملتوی کر دی تھی" ـــــ کومو نے جواب دیا۔

"میرا اندازہ ہے کہ تم کچھ چھپا رہی ہو ڈیئر۔ کھل کر بات کرو۔ تمہارے اور میرے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔ اور نہ ہی اس مشن کے سلسلے میں تمہارا میں باس ہوں۔ ہم دوست ہیں۔ ہو سکتا ہے میں تمہیں اپنے تجربے کی بنا پر کوئی مفید مشورہ دے سکوں۔ ویسے ایک بات بتا دوں ابھی مجھے ایک ایسی اطلاع ملی ہے۔ جس سے پریشان ہو کر میں نے بارن کو کال کیا تھا۔ لیکن اب تمہاری وہاں موجودگی اور علی عمران کی موجودگی کی بات

سن کر مجھے یقین ہو گیا ہے کہ اطلاع میں جن افراد کے متعلق بتایا گیا ہے ان کا تعلق یقیناً تمہارے مشن سے ہی ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر تم مجھے پوری تفصیل بتا دو تو ہو سکتا ہے میں تمہارے مشن میں معاونت کر سکوں" یانگ نے بڑے میٹھے لہجے میں کہا۔

"کیا اطلاع ملی ہے تمہیں" ——— دوسری طرف سے کومو نے چونک کر پوچھا۔ اور یانگ نے آٹوش سے ملنے والی اطلاع دوہرا دی۔

"اطلاع درست ہے۔ اور اچھا ہوا تم نے مجھے بتا دیا۔ اب میں باقی ماندہ مشن جلد پورا کر لوں گی" ——— کومو کے لہجے میں مسرت تھی۔

"میں نے کہا تو ہے کھل کر بات کرو۔ تم پھر مبہم باتیں کر رہی ہو" ——— یانگ کے لہجے میں باوجود نہ چاہنے کے ہلکی سی تلخی عود کر آئی تھی۔ اور جواب میں کومو نے علی عمران کے جزیرے میں آنے سے لے کر اس کے فرار ہونے تک ساری روئیداد تفصیل سے بتا دی۔

"مطلب یہ کہ بارن مارا گیا۔ اور ساتھی بھی مارے گئے۔ کئی قیمتی لانچیں بھی تباہ ہو گئیں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے جزیرے کے اندر کی پوزیشن بھی دیکھ لی اور پھر فرار ہو گئے۔ تمہیں ضرورت کیا تھی اُسے جزیرے پر لانے کی۔ وہیں ہوٹل میں ہی اُسے آسانی سے گولیوں سے چھلنی کیا جا سکتا تھا۔ اور اگر جزیرے پر اُسے لایا ہی گیا تھا تو کیا ضرورت تھی رات اس کی مہمان نوازی کرنے کی اور صبح اس سے گفتگو کرنے کی۔ کیا میں نے تمہیں بتایا نہیں تھا کہ وہ انتہائی خطرناک ترین شخصیت ہے" ——— یانگ اپنے غصے پر کنٹرول نہ کر سکا تھا۔

"سنو یانگ۔ زیادہ غصہ دکھلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں کومو گروپ کی باس ہوں جو مناسب سمجھوں گی کروں گی۔ مجھے اگر معلوم ہوتا کہ تم نے انتہائی نکمے لوگوں کو اپنے گروپ میں شامل کر رکھا ہے تو میں تمہارے گروپ کے آدمیوں پر ہرگز اعتماد نہ کرتی۔ وہ جزیرے سے فرار ہو گئے۔ تمہارے آدمی کچھ نہ کر سکے۔ تمہارے آدمی نے اس پر میزائل فائر کئے۔ لیکن وہ ان کا کچھ نہ بگاڑ سکے۔ بلو فائر لانچیں مقابلے پر لے آئے لیکن اس کے باوجود ناکام رہے۔ کیا یہی تمہارے گروپ کی کارکردگی ہے۔ کیا انہی لوگوں کے سر پر تم اپنے آپ کو طرم خان سمجھتے ہو۔ میں عمران سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے دوسرے ممبران کے بارے میں معلومات اگلوانا چاہتی تھی۔ اور میں اپنے مقصد میں یقیناً کامیاب رہتی۔ لیکن مجھے کیا معلوم تھا کہ اس کا آدمی اتنی آسانی سے نہ صرف جزیرے پر پہنچ جائے گا بلکہ تمہارے خاص آدمی گیرٹ کا میک اپ کر کے اطمینان سے میرے ساتھ پھرتا رہے گا۔ اور تمہارے آدمیوں کو پتہ بھی نہ چل سکے گا۔ تمہارا وہ بارن تو دنیا کا سب سے احمق آدمی تھا۔ جو گیرٹ کو ساتھ لگائے پھر رہا تھا۔ لیکن اُسے ایک لمحے کے لئے بھی احساس نہ ہو سکا تھا کہ گیرٹ کے روپ میں عمران کا ساتھی ہے۔ اگر میں اپنی صلاحیتوں سے کام لے کر ان کے چنگل سے نہ نکلتی تو تمہارے آدمیوں کی انتہائی ناقص کارکردگی نے تو مجھے مروا دیا تھا" ——— کومو نے انتہائی غصیلے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"اوہ ڈیئر۔ مجھے تم پر نہیں اپنے آدمیوں پر غصہ آ رہا تھا۔ واقعی یہ انتہائی نااہل ثابت ہوئے ہیں۔ میں ان سب کو سزا دوں گا" ——— یانگ نے یک لخت نرم پڑتے ہوئے کہا۔

"اب کوئی ضرورت نہیں سزا دینے کی"۔ جو ہونا تھا ہو گیا۔ اور ...
آئندہ میرے سامنے اس طرح غصہ دکھلانے اور چیخنے چلانے کی کو...
نہ کرنا سمجھے۔ میں اپنا برا بھلا خود سمجھ سکتی ہوں۔ اور یہ بھی سن لو کہ ...
کسی طرح بھی میرے مشن میں مداخلت نہیں کرنی" ——— کوموڈ...
بری طرح بپھر گئی تھی۔

"ارے ارے۔ اتنا غصہ۔ ارے ڈیئر۔ مجھے تو غصہ صرف تمہ...
سلامتی کی فکر کی وجہ سے آیا تھا۔ میں تم پر تو اپنی ساری تنظیم بھی قربا...
سکتا ہوں۔ اصل باس تو تم ہو۔ کوموڈ۔ پلیز اب ہنس دو" ——— یانگ...
بری طرح بھیڑ بن گیا تھا۔ اور اس بار کوموڈ کے ہنسنے کی آواز سنائی...
اور یانگ کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔

"اوہ شکر ہے۔ تم ہنسی تو سہی۔ بہرحال یہ عمران اور اس کے ...
اس وقت نیول ہیڈ کوارٹر کے تحقیقاتی سیل میں موجود ہیں۔ وہا...
میرے اپنے آدمی موجود ہیں۔ اگر تم کہو تو میں اپنے آدمیوں سے ...
کا ابھی قیمہ بنوا سکتا ہوں۔ مجھے صرف ایک فون کرنا پڑے گا۔
بس" ——— یانگ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ تمہاری اور تمہارے آدمیوں کی کارکردگی ...
دوبارہ غصہ مت دلاؤ۔ میں نے پہلے ہی کہا ہے کہ اب میرے ...
مداخلت نہ کرنا۔ تم پھر مداخلت کر رہے ہو۔ گڈ بائی" ——— کوموڈ...
ایک بار پھر غصیلے لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو...
یانگ نے طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"کاش کوموڈ۔ تم اتنی خوب صورت نہ ہوتیں۔ بہرحال ٹھیک

...نگ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر ایک اور رنگ
...کے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

"یس ——— نیول ہیڈ کوارٹر" ——— چند لمحوں بعد ہی ایک آواز
...سنائی دی۔

"آفیسر آف سپیشل ڈیوٹی مسٹر آٹوش سے بات کرائیں۔ میں کنگ فو
...بول رہا ہوں" ——— یانگ نے کہا۔ کنگ فو اس کا کوڈ نام تھا جس
...کا علم صرف اس کی تنظیم کے آدمیوں کو تھا۔

"ہولڈ آن کریں" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور یانگ نے
...ہونٹ بھینچ لیے۔

"یس ——— آٹوش اٹنڈنگ" ——— چند لمحوں بعد رسیور پر
...آٹوش کی آواز سنائی دی۔

"کنگ فو فرام دس اینڈ" ——— یانگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر" ——— آٹوش نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"کیا رپورٹ ہے۔ ان ایجنسی والوں کے متعلق" ——— یانگ
...نے پوچھا۔

"باس۔ میں ابھی وہیں سے آ رہا ہوں۔ میں خود آپ کو کال کرنا
...چاہتا تھا۔ وہ ایجنسی والے جیسے ہی نیول ہیڈ کوارٹر پہنچے کچھ لمحے بعد
...ایڈمرل صاحب خود وہاں پہنچ گئے۔ اور اس کے بعد ان زخمیوں کو
...ان کے ایک خصوصی طیارے کے ذریعے کہیں بھجوا دیا گیا ہے۔ جب کہ
...افراد جو زخمی نہ تھے وہ ایڈمرل صاحب کے ساتھ ہی ان کی کوٹھی پر
...چلے گئے ہیں" ——— آٹوش نے جواب دیا۔ اور یانگ یہ عجیب و غریب

اطلاع سن کر بُری طرح چونک پڑا۔

"اوہ۔ یہ نیوی کا انچارج ایڈمرل اسکامر ہی ہے ناں ابھی" ___ یانگ نے کہا۔

"یس باس۔ وہی ہیں" ___ آٹوش نے جواب دیا۔ اور یانگ نے اوکے کہہ کر ہاتھ بڑھایا اور کریڈل دبا کر ایک بار پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ___ ایڈمرل اسکامر ریذیڈنس" ___ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک آواز گونجی۔

"ہاؤس کیپر گفتر سے بات کراؤ۔ میں اس کا ایک دوست بول رہا ہوں" یانگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہولڈ آن کریں" ___ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور پھر چند لمحوں کے بعد ایک اور آواز ابھری۔

"ہیلو ___ گفتر سپیکنگ۔ کون صاحب بات کر رہے ہیں" ___ بولنے والے نے کہا۔

"کنگ فو بول رہا ہوں۔ کیا تم سے فوری ملاقات ہو سکتی ہے؟ ایک ضروری کام ہے" ___ یانگ نے بڑے دوستانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ ابھی میں بے حد مصروف ہوں۔ سوری کنگ فو پھر ملاقات ہو گی" ___ دوسری طرف سے گفتر نے انتہائی روکھے لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ یانگ نے رسیور رکھ دیا۔ اُسے معلوم تھا کہ اب گفتر ڈائریکٹ فون پر بات کرے گا

ملاقات سے مطلب بھی یہی تھا۔ تاکہ پی۔ اے ان کی بات نہ سن سکے۔ اور واقعی چند لمحوں بعد ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور یانگ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ___ کنگ فو سپیکنگ" ___ یانگ نے سخت لہجے میں کہا۔

"باس۔ میں گفتر بول رہا ہوں" ___ دوسری طرف سے گفتر کی آواز سنائی دی۔ لیکن اس بار اس کا لہجہ انتہائی مودبانہ تھا۔

"گفتر ___ تمہارا چیف اسکامر کہاں ہے" ___ یانگ نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"ایڈمرل صاحب۔ وہ کوٹھی میں موجود ہیں جناب" ___ گفتر کے لہجے میں حیرت کا عنصر نمایاں تھا۔

"وہ نیول ہیڈ کوارٹر سے چند افراد کو لے کر رہائش گاہ پر آیا ہے۔ کیا وہ افراد اب بھی یہاں موجود ہیں" ___ یانگ نے پوچھا۔

"افراد ___ اوہ باس۔ میں سمجھ گیا۔ ابھی آپ کے فون آنے سے چند لمحے پہلے چیف نے مجھے بتایا ہے کہ مہمان ایک چارٹرڈ طیارے سے واپس چلے گئے ہیں۔ اس سے پہلے ان کا فون آیا تھا کہ مہمان آ رہے ہیں۔ ان کے لئے کھانے کا بندوبست کیا جائے۔ چنانچہ میں نے باورچی کو کہہ دیا۔ لیکن پھر چیف اکیلے ہی واپس آ گئے۔ میرے پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ مہمان کسی ضروری کام کی وجہ سے فوری طور پر ایک چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ملک سے باہر چلے گئے ہیں" ___ گفتر نے جواب دیا۔

"کیا تم یہ معلوم کر سکتے ہو کہ کس کمپنی کا طیارہ انہوں نے چارٹر کرا" یانگ نے پوچھا۔

"میرا خیال ہے ان کا ڈرائیور بتا سکتا ہے۔ ظاہر ہے ان کے سا ہی بات ہوئی ہو گی" ۔۔۔ گفتر نے جواب دیا۔

"او۔ کے ۔۔۔ میں ہولڈ کر رہا ہوں۔ پوچھ کر بتاؤ" ۔۔۔ یانگ کرخت لہجے میں کہا۔

"یس باس" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ہی رسیور علیحدہ رکھے جانے کی آواز سنائی دی۔ اور لائن پر طاری ہو گئی۔ یانگ کا چہرہ سُتا ہوا تھا اور پیشانی پر شکنیں پڑی تھیں۔

"ہیلو باس" ۔۔۔ تھوڑی دیر بعد گفتر کی آواز دوبارہ رسیو سنائی دی۔

"یس" ۔۔۔ یانگ نے کہا۔

"باس۔ میں نے معلوم کر لیا ہے۔ ڈرائیور نے بتایا ہے کہ جب نے انہیں ہوٹل سکائی ویو کے سامنے چھوڑ دیا تھا۔ انہوں نے سے کہا بھی تھا کہ وہ طیارہ چارٹر کرا کر فوراً واپس جانا چاہتے ہیں کے بعد چیف واپس آ گئے" ۔۔۔ گفتر نے جواب دیا۔

"او۔ کے" ۔۔۔ یانگ نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر کریڈل د لائن کٹتے ہی اس کی انگلیاں ایک بار پھر نمبر پریس کرنے مصروف ہو گئیں۔ اس کی عادت تھی کہ وہ جس کام کے پیچھے اُسے آخر تک پہنچا کر ہی سانس لیتا تھا۔ چونکہ لی گروپ پورے جاپان میں جگہ جگہ پھیلے ہوئے تھے۔ اس لئے اُسے فون پر ہی ہر قسم کی معلومات آسانی سے مل جایا کرتی تھیں۔

"یس ۔۔۔ ہوٹل سکائی ویو" ۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سیکورٹی آفیسر پامر سے بات کراؤ۔ میں اس کا دوست کنگ فو بول رہا ہوں" ۔۔۔ یانگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور یانگ ایک بار پھر ہونٹ کاٹنے میں مصروف ہو گیا۔

"ہیلو ۔۔۔ سیکورٹی آفیسر پامر بول رہا ہوں" ۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"پامر۔ تمہارے ہوٹل میں کوئی سوئس عورت جس کے ساتھ پاکیشیائی نوجوان ہوں، رہائش پذیر ہیں" ۔۔۔ یانگ نے پوچھا۔

"ہاں ہاں ۔۔۔ ایک گروپ یہاں رہ رہا تھا۔ لیکن وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہوٹل چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ میں اس وقت کاؤنٹر پر موجود تھا۔ سوئس عورت کا نام جولیانا فٹز واٹر ہے۔ اُسی کے نام پر کمرے بک کرائے گئے تھے۔ لیکن جب کمرے بک ہوئے تو اس گروپ کی تعداد زیادہ تھی۔ مجھے یاد ہے وہ سوئس عورت اور اس کے ساتھ افراد تھے۔ اور یہ ساتوں کے ساتوں پاکیشیائی تھے۔ لیکن اب جب کہ انہوں نے کمرے چھوڑے ہیں تو اس عورت کے ساتھ تین افراد تھے۔ وہ عورت اور اس کا ایک ساتھی شاید کہیں زخمی بھی ہو گئے کیونکہ اس عورت کے سر پر اور اس کے ساتھی کے بازو پر بنڈیج

موجود تھی " ۔۔۔ پامر نے پوری تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا معلوم کر سکتے ہو کہ وہ کہاں گئے ہیں" ۔۔۔ یانگ نے پوچھا

"اوہ نہیں باس۔ اگر مجھے پہلے ان کے متعلق علم ہوتا تو میں خیال کرتا۔ اور وہ ہوٹل کی کار میں بھی نہیں گئے۔ شاید کسی ٹیکسی وغیرہ میں گئے ہوں۔ اس لئے اب تو ان کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہو سکتا" ۔۔۔ پامر نے معذرت خواہانہ لہجے میں جواب دیا۔

"اوکے" ۔۔۔ یانگ نے کہا اور ایک بار پھر کریڈل دبا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ۔۔۔ ٹیکسی ہیڈ کوارٹر" ۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"میں اسسٹنٹ پولیس کمشنر سٹی بول رہا ہوں" ۔۔۔ یانگ نے لہجہ بدلتے ہوئے لیکن انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس سر ۔۔۔ حکم سر" ۔۔۔ دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ بے حد مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"ایک سوئس عورت اور تین پاکیشیائی افراد تھوڑی دیر پہلے سکائی ڈیو سے ٹیکسی میں بیٹھ کر کہیں گئے ہیں۔ فوراً معلوم کر کے بتاؤ لوگ کہاں گئے ہیں۔ اور سنو۔ اٹ از ٹاپ سیکرٹ۔ اور اگر ابھی تک کسی ٹیکسی میں سفر کر رہا ہو۔ تو اس گروپ کو معلوم نہیں چاہیئے۔ مجھے البتہ اس کا نمبر بتا دینا۔ ابھی فوراً یہ کام کرو۔ پانچ منٹ بعد پھر فون کر دوں گا" ۔۔۔ یانگ نے اسی طرح میں کہا۔

"جی بہت بہتر سر۔ میں ابھی معلوم کر لیتا ہوں جناب" ۔۔۔ ٹیکسی ہیڈ کوارٹر سے بولنے والے نے جواب دیا۔ اور یانگ نے رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیا۔ اسے معلوم تھا کہ باچان میں ٹیکسی کا بڑا مربوط نظام قائم ہے۔ اور ہر ٹیکسی میں نہ صرف فون موجود ہے، بلکہ ان کا اپنے ہیڈ کوارٹر سے رابطہ بھی قائم رہتا ہے۔ اس نے پولیس کمشنر کا نام اس لئے لیا تھا کہ اسے معلوم تھا کہ اب ٹیکسی ہیڈ کوارٹر والا مخصوص کوڈ میں ڈرائیورز سے بات کرے گا۔ یہ کوڈ خصوصاً پولیس انفارمیشن کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ تاکہ مسافر کو علم نہ ہو سکے اور مشکوک آدمیوں کو پولیس فوراً چیک کر سکے۔ پھر تقریباً پانچ منٹ بعد اس نے دوبارہ فون کیا۔ تو ٹیکسی ہیڈ کوارٹر سے بولنے والے کی آواز سنائی دی۔ یانگ نے جیسے ہی پولیس کمشنر والا تعارف دوہرایا وہ ٹیکسی ڈرائیور فوراً ہی بول پڑا۔

"جناب میں نے معلوم کر لیا ہے۔ سکائی ڈیو سے ایک سوئس عورت ایک ایکریمی مرد اور چار پاکیشیائی مرد دو ٹیکسیوں میں بیٹھ کر پہلے ہوٹل شنگھائی گئے۔ ان میں سے ایک آدمی اتر کر ہوٹل شنگھائی میں گیا، اور پھر تقریباً دس منٹ بعد وہ ایک بریف کیس اٹھا کر واپس آیا۔ اس دوران ٹیکسیاں انگیج رکھی گئیں۔ اس کے بعد وہ ٹیکسیاں ساحل کے قریب واقع چوشان کلب لے جائی گئیں اور وہاں ٹیکسیاں چھوڑ دی گئیں جناب" ۔۔۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا گیا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ شکریہ" ۔۔۔ یانگ نے کہا اور رسیور رکھ

دیا۔ اس کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی۔ آخر کار اس نے انہیں ڈھونڈ
ہی نکالا تھا۔ اس نے سوچا کہ اب کومو کو اطلاع کر دی جائے۔ کیونکہ اُسے
یقین تھا کہ کومو دس بار بھی پیدا ہو جائے۔ تو اس کا سراغ نہ لگا سکے گی
چنانچہ اس نے ایک بار پھر ریسیور اٹھایا ہی تھا کہ کچھ سوچ کر ریسیور رکھ
دیا۔ اور میز کی دراز کھول کر ایک جدید قسم کا ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ اس پر کومو
کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کی۔ اُسے معلوم تھا کہ کومو کے ہاتھ میں موجود
پلاٹینیم کے خوب صورت زیبائشی کڑے کے اندر جدید قسم کا وسیع حدود
عمل کا ٹرانسمیٹر موجود ہے۔

"ہیلو ہیلو ـــــ یانگ کالنگ اوور" ـــــ فریکونسی ایڈجسٹ کرنے
کے بعد بار بار یہی فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔ کافی دیر تک رابطہ قائم
نہ ہو سکا۔ اور جب یانگ مایوس ہو کر ٹرانسمیٹر آف ہی کرنے والا تھا کہ
ٹرانسمیٹر کا ریسیونگ بلب جل اٹھا۔ اور کومو کی مترنم آواز سنائی دی۔

"ہیلو مادام کومو۔ فرام دس اینڈ ہواز کالنگ اوور" ـــــ کومو کے
لہجے میں بے پناہ وقار تھا۔

"تمہارا یانگ بول رہا ہوں ڈیئر اوور" ـــــ یانگ نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"اوہ یانگ تم۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی مجھے۔ مجھے کال ریسیو
کرنے کے لئے ٹوائلٹ میں آنا پڑا ہے اوور" ـــــ کومو کا لہجہ
بدل گیا۔

"میں معلوم کرنا چاہتا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا کیا ہو
نے انہیں تلاش کر لیا اوور" ـــــ یانگ نے کہا۔

"نہیں وہ نیول ہیڈ کوارٹر سے ایڈمرل اسکامر کے ساتھ اس کی
رہائش گاہ پر گئے تھے۔ جب کہ زخمیوں کو نیوی کے طیارے سے کہیں
بھیج دیا گیا تھا۔ میرے آدمیوں نے ایڈمرل اسکامر کی رہائش گاہ کو چیک
کیا۔ تو پتہ چلا کہ وہ وہاں پہنچے ہی نہیں۔ اب میرے آدمی انہیں تلاش کر
رہے ہیں اوور" ـــــ کومو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اپنے آدمیوں کو واپس بلا لو۔ مجھے ابھی اطلاع ملی ہے کہ عمران اور
اس کے ساتھی ساحل کے پاس چوشان کلب میں موجود ہیں۔ وہ سوئس
عورت ایک ایکریمی مرد اور چار پاکیشیائی مرد۔ ایڈمرل نے انہیں ہوٹل
سکائی ڈسے کے سامنے چھوڑا۔ وہاں سے انہوں نے کمرے چھوڑے۔
اندر وہ سوئس عورت جس کا نام جولیانا فٹزواٹر بتایا گیا ہے۔ اس کے ساتھ
تین پاکیشیائی مرد تھے۔ وہ ایکریمی اور ایک پاکیشیائی مرد شاید باہر کھڑے
رہے تھے۔ بہرحال وہ سب دو ٹیکسیوں میں بیٹھ کر ہوٹل سنگھائی گئے۔
وہاں وہ ایکریمی اندر گیا۔ اور پھر بریف کیس اٹھا کر واپس آیا۔ اور پھر وہ
سیدھے چوشان کلب پہنچ گئے اور اب بھی وہیں ہیں۔ میں نے سوچا کہ
تمہیں اطلاع کر دوں اوور" ـــــ یانگ نے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ یانگ ویری گڈ۔ واقعی اب مجھے احساس ہو رہا ہے
کہ تمہاری تنظیم کی کارکردگی اتنی بری نہیں ہے جتنی میں نے سمجھی تھی۔
بہرحال تعاون کا شکریہ۔ اب میں ان سے نمٹ لوں گی اوور" ـــــ
اس بار کومو کے لہجے میں تعریف تھی اور یانگ مسکرا دیا۔

"شکریہ کومو۔ تمہیں بتانے کی تو ضرورت نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی
میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جس طرح انہوں نے گیرٹ کا میک اپ

کر کے جزیرے پر موجود ہر آدمی کو ڈاج دے دیا تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا
ہے کہ یہ لوگ میک اپ کے فن میں بے حد ماہر ہیں۔ اس لئے ہو سکتا ہے
کہ وہاں یہ کسی نئے میک اپ میں ہوں۔ اس لئے اچھی طرح چیک کر لیں
اوور"۔۔۔۔ یانگ نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ ڈر رہا ہو کہ یہ بات
کرنے سے کہیں کومو ناراض نہ ہو جائے۔

"شکریہ۔ یہ تم نے کام کی بات بتائی ہے۔ میں خیال رکھوں گی
ایک بار پھر شکریہ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کومو نے
ہنستے ہوئے جواب دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ یانگ
نے مسکراتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اب اس کے چہرے پر
مسرت اور اطمینان کے آثار نمایاں تھے۔ اُسے یقین تھا کہ اب کومو
آسانی سے ان کا شکار کرنے میں کامیاب ہو جائے گی۔

چوشان کلب ایک رہائشی کلب تھا۔ اس کا رقبہ کئی ایکڑوں
ں پھیلا ہوا تھا۔ انتہائی خوب صورت باغ۔ آبشاریں۔ گھاس کے میدان
س کلب کے ایریے میں شامل تھے۔ اور اس کلب میں چار چار کمروں
ایک ایک سیٹ جگہ جگہ بنا ہوا تھا۔ ان کمروں میں ان سیٹوں کی تعداد
قریباً چالیس کے قریب تھی۔ ان کمروں میں دنیا کی جدید ترین سہولیات
ہیا کی گئی تھیں۔ یہی وجہ تھی کہ یہ کمرے باچان کے امراء طبقے اور خصوصاً
وانوں میں بے حد مقبول تھے۔ یہاں وہ ہوٹل والی گہما گہمی۔ شور کی بجائے
یب سا سکون موجود تھا۔ ایسا سکون جو انسان کے دل کی بے ترتیب
ھڑکنوں کو خود بخود ایک آہنگ میں کر دیتا تھا۔ اور اس کے دل میں
دگی کی لہریں سی دوڑنے لگ جاتی تھیں۔ ان کمروں میں ہر مطلوبہ چیز
ک جھپکنے میں مہیا کر دی جاتی تھی۔ اور پہنچائی جانے والی ہر چیز کا معیار
ی بے حد اعلیٰ ہوتا تھا۔ چوشان کلب میں ایک بھی مرد ملازم

نہ تھا۔ تمام سٹاف ویٹرس سے لے کر سپروائزر، منیجر تک انتہائی
خوب صورت۔ نوجوان اور مخصوص انداز میں تربیت یافتہ لڑکیوں پر مشتمل
تھا۔ یہی وجہ تھی کہ یہ کلب پورے باچان میں شیطان کی طرح مشہور
اور باچان کا نوجوان اور امیر طبقہ تو اس کلب پر ایک لحاظ سے فریفتہ
تھا۔ لیکن یہ کلب مہنگا اس قدر تھا کہ اچھے اچھے امیر لوگ یہاں
ہفتے سے زیادہ عرصہ رہائش رکھنے کے متحمل نہ ہو سکتے تھے۔ کلب
کی مالکہ لیڈی چیر رنگ تھی۔ حالانکہ وہ لیڈی کہلاتی تھی لیکن دراصل
وہ ایک نوجوان اور خوب صورت لڑکی تھی۔ کلب اس کی والدہ نے
قائم کیا تھا۔ اور اس کی والدہ چونکہ لیڈی چوانگ کہلاتی تھی۔ اس لئے
والدہ کی وفات کے بعد جب نوجوان چیر رنگ کلب کی مالک بنی تو
بھی لیڈی چیر رنگ ہی کہا جانے لگا۔ لیکن چیر رنگ۔ نوجوان اور خوب
ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی باوقار انداز میں زندگی بسر کرتی تھی
لئے بھی وہ لیڈی کہلانے کی مستحق تھی۔ کلب کے مرکزی ہال کی
میں اس کا انتہائی شاندار دفتر تھا۔ جب کہ اس کی رہائش کلب
ہی اپنے لئے بنائے گئے ایک خصوصی بنگلے میں تھی۔ لیڈی چیر
کی والدہ کے زمانے میں کلب میں مردوں کی اچھی خاصی تعداد
تھی۔ لیکن یہ سب مرد سیکورٹی سے متعلق تھے۔ اور لڑنے بھڑنے
کے ماہر تھے۔ یہی وجہ تھی کہ کلب میں کسی بڑے سے بڑے غنڈے
کو بھی بے اصولی کرنے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ لیکن لیڈی چوانگ
موت کے بعد جب لیڈی چیر رنگ کلب کی مالک بنی تو اس نے
مکمل طور پر مردوں سے پاک کر دیا۔ البتہ اس نے سیکورٹی کے

لئے بھی ایسی عورتیں ملازم رکھیں جو نشانہ بازی اور لڑائی بھڑائی کے فن میں
مردوں سے بھی زیادہ طاق تھیں۔ مردوں کے ہٹ جانے کی وجہ سے
ایک دو بار بڑے غنڈوں نے یہاں من مانی کرنے کی جرأت کی۔
لیکن سیکورٹی گرلز نے ان کا وہ حشر کیا کہ اب تو بڑے سے بڑا ہتھ
چھٹ بھی جوشان کلب کا نام آتے ہی سہم جاتا تھا۔ اب یہ دوسری
بات تھی کہ اس کلب میں دنیا کا ہر شیطانی کھیل کھلے عام کھیلا جاتا
تھا۔ چونکہ باچان کے قانون کے مطابق چار دیواری کے اندر سوائے
قتل کے اور ہر چیز جائز تھی اس لئے پولیس یا کوئی بھی سرکاری ایجنسی کا
کلب کے اندر داخل نہ ہو سکتا تھا۔ ویسے بھی باچان کے اعلیٰ ترین
حکام جوشان کلب کے مستقل ممبروں میں سے تھے۔ اس لئے کسی کو
یہاں کا رخ کرنے کی بھی جرأت نہ ہوتی تھی۔

لیڈی چیر رنگ اپنے شاندار دفتر میں بیٹھی دنیا کی سب سے قیمتی
شراب کا جام سامنے رکھے وی۔ سی۔ آر پر ایک انتہائی ایکشن فلم
دیکھنے میں مصروف تھی۔ اسے ذاتی طور پر ایکشن فلمیں دیکھنے کا جنون تھا۔
اس نے خود بھی مارشل آرٹ کے ماہر ترین استادوں سے باقاعدہ
مارشل آرٹ کی طویل تربیت حاصل کی تھی۔ اور عام طور پر یہ کہا جاتا تھا۔
کہ لیڈی چیر رنگ کا مقابلہ مارشل آرٹ میں کم ہی افراد کر سکتے ہیں۔
لیکن لیڈی چیر رنگ کا فن صرف سیکھنے اور پھر روزانہ اس کی مشق کرنے
تک ہی محدود تھا۔ اسے کبھی اس فن کا عملی مظاہرہ کرنے کی ضرورت
پیش نہ آئی تھی۔ کیونکہ اس کے پاس اس فن کی ماہر عورتیں ملازم تھیں۔
لیڈی چیر رنگ فلم دیکھنے میں محو تھی کہ میز پر پڑے ہوئے سرخ

رنگ کے ٹیلی فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی ۔
گھنٹی کی آواز ایسے تھی جیسے دور کہیں مندر میں کانسی کی گھنٹیا
بج رہی ہوں ۔ لیڈی چیر رنگ نے چونک کر ٹیلی فون کی طرف دیکھا
کی فراخ پیشانی پر ناگواری کی شکنیں نمودار ہوئیں ۔ جیسے اتنی دلچسپ
کے دوران ٹیلی فون کی گھنٹی نے ــــ بے جا مداخلت کی ہو ۔ لیکن
اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا ۔

" یس " ــــ لیڈی چیر رنگ نے باوقار لہجے میں کہا ۔

" چاشی بول رہی ہوں کاؤنٹر سے ۔ یہاں ایک گروپ آیا ہے
ایک رہائشی سیٹ طلب کر رہے ہیں ۔ ایک سوئس لڑکی ۔ ایک
اور چار پاکیشیائی مرد ہیں ۔ وہ اپنے آپ کو سیاح بتاتے ہیں لیکن
وغیرہ ان کے پاس نہیں ہیں "

" تو منیجر سے بات کرنی تھی ۔ مجھے فون کیوں کیا ہے " ــــ لیڈ
چیر رنگ کا لہجہ تلخ ہو گیا ۔

" منیجر نے سیٹ دینے سے انکار کر دیا ہے ۔ کیونکہ کاغذات
بغیر اصولاً کرایہ پر سیٹ نہیں دیا جا سکتا ۔ لیکن اس گروپ کا
اصرار کر رہا ہے کہ وہ لازماً یہیں رہیں گے ۔ وہ ایک ہفتے کا کرایہ
دینے کے لئے تیار ہیں ۔ میرے بے حد انکار کے باوجود وہ مُصر
اور اس کا کہنا ہے کہ اس کی بات آپ سے کرا دی جائے ۔
مجبوراً میں نے آپ کو فون کیا ہے " ــــ چاشی نے انتہائی
ہوئے لہجے میں کہا ۔

" کراؤ بات ۔ کیا کہتا ہے وہ " ــــ لیڈی چیر رنگ نے

نہ بناتے ہوئے کہا ۔ اور بات کرنے پر بھی آمادہ اس لئے ہوئی تھی کہ
ر چار کمروں کے سیٹ کا کرایہ یہ گروپ ایڈوانس دینے کی طاقت
کھتا ہے تو لازماً یہ بے حد امیر لوگ ہوں گے ۔

" ہیلو ــــ کیا میں لیڈی سپر رنگ سے مخاطب ہوں ۔ ویسے مجھے
ب تک یہ بات سمجھ میں نہیں آئی ۔ کہ سپر رنگ مونث مذکر کیسے ہو
سکتا ہے ۔ اگر لیڈی سپر رنگ ہو گی تو پھر مسٹر سپر رنگ بھی ضرور ہو گا "
سیور سے ایک معصوم سی آواز سنائی دی ۔ اور لیڈی چیر رنگ
بے اختیار مسکرا دی ۔ اس کے چہرے پر موجود کدورت کے آثار یکلخت
ب ہو گئے تھے ۔

" آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے ۔ میرا نام چیر رنگ ہے سپر رنگ نہیں ہے "
ی چیر رنگ نے مسکراتے ہوئے کہا ۔ ویسے اُسے بولنے والے
اس انداز میں بات کرنا خاصا منفرد اور خوشگوار لگا تھا ۔ کیونکہ جب
اس نے ہوش سنبھالا تھا ۔ سب لوگ اس سے ہمیشہ مؤدبانہ انداز
ی بات کرتے تھے ۔

" رانگ ــــ اوہ سوری ۔ لیکن یہ محترمہ کاؤنٹر گرل جو اپنے آپ کو
کہہ رہی ہیں ۔ جب کہ ہمارے ملک کے ایک علاقے کی مقامی
ان میں ماسی بوڑھی خالہ کو کہتے ہیں ۔ اور یہ محترمہ ماسی تو خاصی نوجوان
بہرحال ماسی نے یہ نمبر ملایا ہے پھر یہ رانگ نمبر کیسے ہو سکتا ہے ۔
البتہ یہ بات دوسری ہے کہ یہ محترمہ واقعی ماسی ہو ۔ میرا مطلب
بوڑھی ہو ۔ لیکن ری کنڈیشنڈ ہونے کی وجہ سے نوجوان نظر آ رہی
جاپان تو ری کنڈیشننگ کے معاملے میں ویسے بھی بے حد مشہور ہے ۔

ہمارے ملک میں جو کاریں چل چل کر ہر طرف سے گھس جاتی ہیں
ہر انجر پنجر ٹوٹ پھوٹ جاتا ہے ۔ میرا مطلب ہے سڑکوں کے
میں اچھل اچھل کر بوڑھی ہو جاتی ہیں انہیں باجان بھیج دیا جاتا ہے
کنڈیشنڈ کرنے کے لئے ۔ اور جب یہ بوڑھی کاریں یہاں سے وا
آتی ہیں تو بالکل ان محترمہ ماسی کی طرح چمکتی دمکتی اور نوجوان نظر آتی
دوسری طرف سے بولنے والے کی زبان جیٹ طیارے کی سپیڈ سے
زیادہ تیز چل رہی تھی ۔ اور لیڈی جیررنگ کا ہنسی کے مارے بُرا
ہو رہا تھا ۔ لیکن اپنے وقار کی وجہ سے وہ بمشکل اپنے آپ کو بلند
سے ہنسنے سے روکے ہوئے تھی ۔

" رانگ نہیں جیررنگ ـــــ بہرحال آپ فون چاشی کو دیں
لیڈی جیررنگ نے اپنی ہنسی کو روکتے ہوئے کہا ۔

" یس ـــ چاشی بول رہی ہوں " ـــــ دوسری طرف سے
کی آواز سنائی دی ۔

" چاشی ۔ اس گروپ کو ان کی مرضی کے کمرے دے دو
یہ صاحب جو میرے ساتھ بات کر رہے تھے انہیں میرے دفتر
دو " ـــــ لیڈی جیررنگ نے کہا ۔

" یس میڈم " ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس
ساتھ ہی رسیور رکھ دیا گیا ۔ اور اس کے ساتھ ہی لیڈی جیررنگ
حلق سے اتنا بلند قہقہہ نکلا کہ وہ خود بھی حیران رہ گئی ۔

" بوڑھی خالہ ۔ رانگ ۔ سیرنگ ۔ ری کنڈیشنڈ ۔ ماسی ۔ بہت
انتہائی دلچسپ باتیں کرتا ہے یہ آدمی " ـــــ لیڈی جیررنگ

تے ہوئے کہا ۔ اور پھر وہ فلم کی طرف متوجہ ہو گئی ۔ لیکن اب اُسے فلم
ی نہ لگ رہی تھی ۔ اس لئے اس نے اُسے بند کر دیا ۔ اس کے ذہن
مسلسل اس آدمی کی باتیں ہی گھوم رہی تھیں ۔ وہ شراب کی چسکیاں
نے میں مشغول ہو گئی ۔ اُسے اس آدمی کے آنے کا انتظار تھا ۔ لیکن
آدھے سے بھی زیادہ گھنٹہ گزر گیا ۔ اور وہ نہ آیا تو اس
ھنے کے لئے انگڑائی لی ۔ کیونکہ اب اس کے دفتر سے جانے
گیا تھا ۔ وہ انگڑائی لے کر کرسی سے اٹھی ہی تھی کہ دروازے پر
ک کی آواز سنائی دی ۔

" یس ـــ کم ان " ـــــ لیڈی جیررنگ نے چونک کر کہا ۔ اور
ی میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا ۔ دوسرے لمحے
زہ کھلا اور ایک خوب صورت لڑکی جس نے کلب کی مخصوص یونیفارم
ہوئی تھی اندر داخل ہوئی ۔

دام ۔ ایک پاکیشیائی مرد جس کا نام علی عمران ہے اور ایک
عورت جولیانا آپ سے ملنے کے لئے آئے ہیں ۔ انہیں کاؤنٹر
چاشی نے بھیجا ہے " ـــــ آنے والی لڑکی نے جو اس کی
ٹری تھی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا ۔

نہیں یہیں بھیج دو ۔ میں تو کافی دیر سے ان کی منتظر تھی " ـــــ
جیررنگ نے سر ہلاتے ہوئے کہا ۔

لڑکی اثبات میں سر ہلاتی ہوئی باہر چلی گئی ۔ لیڈی جیررنگ
سے اٹھ کر کمرے میں ٹہلنے لگی ۔ اس کے جسم پر انتہائی مختصر
تھا ۔ وہ دفتر میں ایسا ہی لباس پہن کر بیٹھتی تھی ۔ بھاری لباس

وہ صرف دفتر سے باہر نکلتے ہوئے استعمال کرتی تھی۔ کیونکہ
میں وہ کسی سے نہ ملتی تھی۔ ملاقاتیوں کے لئے وزٹنگ گیلری
تھی۔ اور وہ اس لباس میں اپنے آپ کو بے حد ہلکا پھلکا محسوس
کرتی تھی۔ لیکن اس نے ان دونوں سے وزٹنگ گیلری میں
ئے انہیں خلاف معمول دفتر میں ہی بلا لیا تھا۔ کیونکہ وہ
ہی دلچسپ اور انتہائی بے تکلفانہ باتوں سے پوری ط
چاہتی تھی۔ دل کھول کر ہنسنا چاہتی تھی۔ اور اُسے معلوم
وزٹنگ گیلری میں سیکرٹری بھی موجود ہو گی اس لئے وہ
کر نہ ہنس سکے گی۔

چند لمحوں بعد ہی دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ایشیا
داخل ہوا۔ اس کے پیچھے واقعی ایک سوئس قومیت کی لڑکی
خاصی خوب صورت نظر آ رہی تھی۔ نوجوان نے اندر داخل ہو
بے اختیار ایک ہاتھ اپنی آنکھوں پر رکھ لیا۔ اس کے چہرے
شرم کے آثار ابھر آئے وہ تیزی سے مڑا۔

"بب — بب — بیڈ روم۔ نوجوان۔ لل — لڑکی
کا بیڈ روم" — نوجوان نے بُری طرح بوکھلائے ہو
میں کہا۔ اور اُسی طرح آنکھوں پر ہاتھ رکھے واپس درو
طرف بڑھنے لگا۔

"کمرے کی سجاوٹ تو بیڈ روم جیسی نہیں ہے۔ بلکہ
ہے" — دروازے پر کھڑی ہوئی سوئس لڑکی نے
تلخ لہجے میں کہا۔

"دفتر — اوہ۔ پھر اس بے چاری کو اتنی تنخواہ نہ ملتی ہو گی۔ کہ
لباس سلوا لے۔ چچ — چچ — بے چاری" — اس نوجوان نے
جلدی سے جیب میں ہاتھ ڈالا۔ اور پھر مڑ کر وہ لیڈی جیررنگ کی
طرف بڑھا۔ آنکھوں پر ہاتھ بدستور رکھا ہوا تھا۔ لیکن اب وہ ذرا
ہاتھ کو ہلا کر نیم باز آنکھوں سے اُسے دیکھتا اور پھر اس طرح دوبارہ
آنکھیں بند کر لیتا جیسے اس نے کوئی خوف ناک چیز دیکھ لی ہو۔ لیڈی
جیررنگ حیرت کے ساتھ ساتھ قدرے ناخوشگوار انداز میں اس
خوب صورت ایشیائی نوجوان کی حرکتیں دیکھ رہی تھی۔ لیکن اُسے سمجھ
نہ آ رہی تھی کہ آخر یہ نوجوان کر کیا رہا ہے۔

"مم — مم — معافی چاہتا ہوں۔ اس وقت تو یہی کچھ ہو سکتا
ہے۔ لنڈے سے جا کر لے لو" — نوجوان کا جیب میں موجود
ہاتھ باہر آیا۔ اور اس نے ہاتھ لیڈی جیررنگ کی طرف بڑھاتے
ہوئے کہا۔ اس کی مٹھی بند تھی۔

"کیا ہے یہ — اور تم کیا کہہ رہے ہو۔ لنڈے کا کیا مطلب"
لیڈی جیررنگ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور لاشعوری
طور پر ہاتھ نوجوان کے آگے بڑھے ہوئے ہاتھ کی طرف بڑھا دیا۔
دوسرے لمحے اس کے ہاتھ پر ایک چھوٹی مالیت کا مڑا تڑا نوٹ
موجود تھا۔

"گگ — گگ — کیا مطلب" — لیڈی جیررنگ کا لہجہ
نوٹ دیکھتے ہی یک لخت بدل گیا۔
"کیا تم ڈھنگ کا لباس نہیں پہن سکتیں" — اچانک اس

سوئس لڑکی نے قدرے ناگوار لہجے میں کہا۔

" ارے جولیا۔ بے چاری کی غربت کا مذاق کیوں اڑا رہی
ڈھنگ کا لباس ہوتا تو پہن نہ لیتی۔ لیکن اب کیا کیا جائے
معلوم ہوتا تو میں کافی ساری رقم جیب میں رکھ کر آتا " ___
نوجوان نے اُسی طرح آنکھوں پر ہاتھ رکھے رکھے کہا۔ لیکن
وہ انگلیوں کے درمیان سے اس طرح اُسے دیکھ رہا تھا جیسے
کو کسی چیز کے دیکھنے سے منع کر دیا جائے تو وہ اُسے چوری
دیکھنے لگتے ہیں۔

" شٹ اپ ___ یو نانسنس ___ تمہاری یہ جرأت کیسے
کہ تم لیڈی چیرنگ کا مذاق اڑاؤ " ___ لیڈی چیرنگ
انتہائی غصیلے لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔ ساری صورت حال
اس کی سمجھ میں آ رہی تھی، چونکہ وہ مختصر ترین لباس پہنے کھڑی
اس لئے یہ ایشیائی نوجوان اُسے غریب سمجھ کر اُسے لباس خرید
کے لئے یہ چھوٹا سا نوٹ خیرات میں دے رہا تھا۔

البتہ لیڈی چیرنگ نے غصہ دکھلانے کے ساتھ ساتھ
کرسی کی پشت پر رکھا ہوا اپنا قیمتی گاؤن اٹھایا اور اُسے پہن

" اوہ۔ اب ٹھیک ہے۔ پردے کے اندر جو ہو سو ہو " ___
نوجوان نے آنکھوں سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے ایک طویل
ہوئے کہا۔

" تم میرا مذاق اڑا رہے تھے۔ جانتے ہو میں کون ہوں
تو آدھا جاپان کھڑے کھڑے خرید لوں " ___ لیڈی چیر

تک موجود تھا۔

" باقی آدھا بھی خرید لو۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ کم از کم اس کے
تمہیں بیٹھنا پڑے گا۔ اور جب میزبان بیٹھتا ہے تب بیچارے
انوں کو بھی بیٹھنے کی اجازت ملتی ہے " ___ اس نوجوان نے منہ
تے ہوئے کہا۔ اور لیڈی چیرنگ بے اختیار ہنس پڑی۔

" اوہ سوری۔ واقعی مجھے خیال نہیں رہا۔ بیٹھو۔ ویسے پہلے تعارف
جائے تو بہتر ہے۔ میرا نام لیڈی چیرنگ ہے۔ اور میں اس
ب کی مالک ہوں " ___ لیڈی چیرنگ نے مصافحے کے لئے
تھ بڑھاتے ہوئے کہا۔ اس نوجوان کی خوبصورت بات نے اس کا
ہ واقعی دور کر دیا تھا۔

" تم کلب کی مالک ہو تو میں اپنی مرضی کا مالک ہوں۔ میرا نام
عمران ہے۔ اور یہ جولیانا فرٹز واٹر ہیں۔ یہ میری اخلاقیات کی مالک
۔ اس لئے اگر یہ اجازت دیں تو میں تم سے مصافحہ کر سکتا ہوں
نہ نہیں " ___ اس نوجوان جس نے اپنا نام عمران بتایا تھا منہ
تے ہوئے کہا۔ لیکن اس نے مصافحے کے لئے اپنا ہاتھ آگے
بڑھایا۔

" اگر تمہیں ہر معاملے میں وائف کی اجازت کی ضرورت پڑتی
ے تو پھر تم اپنی مرضی کے مالک کیسے ہوگئے۔ ویسے بیٹھو۔ تم بیحد
یب آدمی ہو۔ اور اس لئے میں تم سے ملنا چاہتی تھی۔ لیکن تمہاری
ف بے حد سنجیدہ لگتی ہے " ___ لیڈی چیرنگ نے خفت
رنے والے لہجے میں کہا۔

" لیڈی جیررنگ ، میرا نام مس جولیانا فٹز واٹر ہے ۔ یہ
لئے بتا رہی ہوں کہ تم آئندہ مجھے اس مسخرے کی دائف
ہم نے بھی اس مسخرے کو صرف اس لئے ساتھ رکھا ہوا
گروپ کا وقت ہنسی خوشی کٹ سکے " ـــــ جولیا نے انت
لہجے میں کہا ، اور لیڈی جیررنگ چونک پڑی ۔
" اوہ ۔ ویری سوری ـــــ مجھے معاف کر دیجئے ۔ آپ واق
خاتون ہیں ۔ مجھے آپ سے مل کر بے حد مسرت ہوئی ہے
لیڈی جیررنگ نے اس بار بڑے باوقار اور سنجیدہ لہجے
اس کے ساتھ ہی وہ تم سے آپ پر آ گئی تھی ۔
" شکریہ لیڈی جیررنگ ـــــ ہم نے آپ کے کلب ک
شہرت سنی تھی ۔ اس لئے ہم نے سوچا کہ یہاں رہائش رکھ
جولیا کا لہجہ اور بھی زیادہ باوقار ہو گیا ۔ عمران اس طرح بے
کے سے انداز میں بیٹھا کمرے کی سجاوٹ دیکھ رہا تھا جیسے وہ
میں اکیلا ہو ۔
" آپ کو یہاں کوئی تکلیف نہ ہو گی ۔ آپ کیا پینا پسند فر
میرے پاس انتہائی پرانی شرابوں کا سٹاک موجود ہے ۔ جو آپ
فرمائیں " ـــــ لیڈی جیررنگ اب مستقل جولیا سے ہی مخا
تھی ۔ اس نے عمران کو اس طرح نظر انداز کر دیا تھا جیسے اس
وجود ہی نہ ہو ۔
" شکریہ ـــــ میں شراب نہیں پیتی " ـــــ جولیا نے
منہ بناتے ہوئے کہا ، جیسے لیڈی جیررنگ نے اسے ش

ے زہر پینے کی دعوت دے دی ہو ۔
شراب نہیں پیتیں ـــــ کیا مطلب ۔ یہ کیسے ممکن ہے " ـــــ
ی جیررنگ کی حیرت سے آنکھیں پھٹنے کے قریب ہو گئیں ۔
مم ـــــ مم ـــــ میں کچھ بول سکتا ہوں " ـــــ عمران نے
لخت مٹھی بند کر کے چھوٹی انگلی کھڑی کرتے ہوئے کہا ۔
ے پرائمری سکول کے بچے کلاس سے باہر جانے کے لئے
ستاد سے اجازت لینے کے لئے اشارہ کرتے ہیں ۔
" تم خاموش رہو ۔ خواہ مخواہ پھر مسخری باتیں کر کے ہماری عزت
خراب کر دو گے " ـــــ جولیا نے عمران کو بری طرح جھڑکتے
ئے کہا ۔
" ارے ارے ۔ کہنے دیجئے ۔ ان کی دلچسپ باتیں سننے کے
تو میں نے انہیں یہاں بلایا ہے " ـــــ لیڈی جیررنگ نے
ے ہوئے کہا ۔
" مم ـــــ مم ـــــ مجھے پیاس لگی ہے " ـــــ عمران نے ہکلاتے
ے کہا ۔
" اوہ ـــــ آپ کا مطلب ہے کہ آپ شراب پینا چاہتے ہیں
ـــــ لیڈی جیررنگ نے کرسی سے اٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا ۔
" ارے ارے نہیں ۔ خدا کے لئے دوبارہ یہ نام نہ لیجئے
دادی اماں کے کان بہت بڑے ہیں ویسے تو وہ اتنی بہری ہیں
ان کے کان کے قریب ڈھم تو کیا پورا آرکسٹرا بجایا جائے
بھی انہیں آواز نہیں سنائی دیتی ۔ لیکن اپنے مطلب کی بات وہ

ہزاروں میلوں سے سن لیتی ہیں۔ اور دادی اماں کہتی ہیں کہ جو شر
اس کا خانہ خراب ہو جاتا ہے۔ اور میں فی الحال اپنے متوقع خ
نہیں کرنا چاہتا۔ ویسے ہم نے شراب پینے کے لئے علیحدہ
مقرر کر رکھا ہے۔ اس کا نام جوزف ہے۔ خالص شراب کی
پی جاتا ہے۔ اور پھر بھی پیاسے کا پیاسا رہتا ہے۔ میں تو پانی
کیونکہ میرے کان سوکھ گئے ہیں" ـــــ عمران کی زبان ایک
رواں ہو گئی۔ اور جولیا نے تو بُرا سا منہ بنا لیا لیکن لیڈی جیر
ہنسنے لگی۔

"آپ کی باتیں بعض اوقات میری سمجھ میں نہیں آتیں۔
خراب سے کیا مطلب ہوا اور پھر پانی نہ ملنے سے آپ کے
سوکھ سکتے ہیں" ـــــ لیڈی جیررنگ نے ہنستے ہوئے کہ
"ہمارے ہاں بیگم یعنی وائف کو اہل خانہ کہتے ہیں۔ اور
خانہ۔ اور میں نے پہلے بتایا ہے کہ مس جولیانا میری اخلاقی
ہیں۔ اس کا مطلب جیسے آپ نے سمجھ لیا تھا کہ وائف کا ہما
مطلب نہیں لیا جاتا۔ ہمارے ہاں متوقع وائف شادی ہو
ہی اپنے ہونے والے شوہر کی اخلاقیات کی مالک بن جاتی
لئے میں شراب پی کر بقول دادی اماں اپنا خانہ خراب نہیں
خراب چیزوں کی ڈیلیو ڈاؤن ہو جاتی ہے۔ اور ڈیلیو ڈاؤن
پھر گاہک دوڑ جاتے ہیں" ـــــ عمران کی زبان ایک بار پھ
اور لیڈی جیررنگ اب اس طرح ہنس رہی تھی جیسے وہ چھو
اور جو ایک دلچسپ کہانی سن کر ہنسے جا رہی ہو۔

تم خاموش نہیں رہ سکتے۔ خواہ مخواہ کی بکواس کئے جا رہے ہو" ـــــ
نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔
لیکن میں تو کافی دیر تک خاموش بیٹھا رہا ہوں۔ بے شک لیڈی
نگ اوہ سوری، جیررنگ سے پوچھ لیجئے۔ لیکن میرے خاموش
نے کے باوجود جب خواہ مخواہ کی بکواس بند نہ ہوئی تو مجبوراً مجھے
پڑا۔ کیوں لیڈی۔ ویسے ایک بات ہے۔ یہ لیڈی والا لفظ بڑا
سا ہے۔ مجھے تو یوں لگتا ہے جیسے میں کسی انتہائی بوڑھی کھوسٹ
ت سے مخاطب ہوں۔ جس کی ناک پر ایک ایک من کے وزنی
شوں کی عینک رکھی ہوئی ہو۔ آپ تو پردے سے باہر بھی بے حد
ب صورت لگ رہی ہیں۔ پردے کے اندر کے متعلق تو میں کچھ
نہیں سکتا۔ متوقع خانہ خراب ہو جانے کا امکان ہے" ـــــ
ان بھلا کہاں خاموش رہنے والا تھا۔ اور اس بار لیڈی جیررنگ کے
ساتھ جولیا بھی نہ چاہنے کے باوجود ہنس پڑی۔
لیکن اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا۔ ٹیلی فون کی
ٹی بج اٹھی۔ اور لیڈی جیررنگ نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔
"یس" ـــــ لیڈی جیررنگ نے انتہائی باوقار لہجے میں کہا۔
"مادام ـــــ لی گروپ کے چیف یانگ کی مسز کومو آپ سے بات
ہتی ہیں" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔
"اوہ کومو۔ ارے جلدی بات کراؤ۔ بڑے عرصے بعد بات ہو رہی
ہے اس سے" ـــــ لیڈی جیررنگ نے ایسے لہجے میں کہا جیسے کومو
م سنتے ہی اس کا دل فرطِ مسرت سے کھل اٹھا ہو۔ ویسے بھی اس

کے چہرے پر شدید اشتیاق کے آثار ابھر آئے تھے۔ جب کہ
سنتے ہی عمران اور جولیا دونوں چونک پڑے۔ انہوں نے ایک
کو معنی خیز نظروں سے دیکھا۔

"ہیلو چیئر رنگ —— میں کومو بول رہی ہوں" —— دوسری
رسیور سے ایک مترنم آواز سنائی دی۔ ٹیلی فون کے ساتھ
موجود تھا۔ اور شاید یہ لاؤڈر اس لئے نصب تھا کہ لیڈی چیئر
فون پر ہونے والی کالیں ٹیپ کرتی رہتی ہو گی۔ بہر حال لاؤڈر
بخوبی سارے کمرے میں سنائی دے رہی تھی۔

"اوہ کومو ڈیئر۔ تم تو مجھے بھول ہی گئیں۔ نجانے یانگ نے تمہیں
گھول کر پلا دیا ہے" —— لیڈی چیئر رنگ نے انتہائی بے
میں کہا۔ اور دوسری طرف سے کومو کی مترنم ہنسی سنائی دی۔

"مجھے اس نے کیا گھول کر پلانا ہے۔ وہ تو بے چارہ میرے
دُم ہلاتا رہتا ہے۔ اور اب تو میں نے اس کی تنظیم کو بھی سنبھال
اب لی گروپ کی بجائے یہ کومو گروپ کہلائے گا۔ تم سنا
کلب کیسا جا رہا ہے" —— کومو نے ہنستے ہوئے لہجے

"شاندار جا رہا ہے۔ آؤ نا کبھی۔ بڑا عرصہ ہو گیا تم سے ملاقات
تمہیں یاد ہو گا کہ تمہاری شادی سے پہلے ہمارا کتنا وقت اکٹھا
تھا" —— لیڈی چیئر رنگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس وقت میری طرح تم بھی تو فارغ تھیں۔ میں نے شادی
تم نے کلب سنبھال لیا" —— کومو کی آواز سنائی دی۔ اور
چیئر رنگ کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

چیئر رنگ —— میں نے ایک خاص مقصد کے لئے تمہیں فون کیا ہے۔
ہمارے گروپ کے مخالف افراد تمہارے کلب میں رہائش پذیر ہیں۔
تمہارے کلب کی بجائے وہ کسی اور جگہ ہوتے تو میں اب تک وہ
ہی تباہ کر چکی ہوتی۔ لیکن مسئلہ تمہارے کلب کا آگیا۔ اس لئے میں
سوچا کہ تم سے بات کر لوں۔ تم انہیں اپنے کلب سے نکال باہر
دو۔ یہ گروپ ایک سوئس عورت ایک ایکریمی اور چار پاکیشیائی
مردوں پر مشتمل ہے۔ اور اس کے لیڈر کا نام عمران ہے جب کہ اس
سوئس لڑکی کا نام جولیانا ہے۔ یہ عمران میک اپ کا بڑا ماہر ہے۔
لئے ہو سکتا ہے اس نے میک اپ کر لیا ہو۔ اور نام بھی بدل لیا
بہر حال اس کی سب سے بڑی شناخت یہ ہے کہ وہ انتہائی مسخری
باتیں کرتا ہے" —— کومو نے اس بار بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران اور جولیا —— یہ دونوں تو میرے دفتر میں میرے سامنے
موجود ہیں۔ انتہائی شریف اور سادہ لوگ ہیں۔ تم کیسی باتیں کر رہی ہو"
لیڈی چیئر رنگ کے لہجے میں شدید حیرت تھی۔

"کیا کہہ رہی ہو۔ تمہارے دفتر میں موجود ہیں۔ سنو انہیں فوراً
باہر نکالو۔ ورنہ مجبوراً مجھے تمہارا کلب تباہ کرنا پڑے گا" —— دوسری
طرف سے کومو نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ لیڈی چیئر رنگ کچھ کہتی عمران نے اٹھ کر اس
کے ہاتھ سے رسیور جھپٹ لیا۔

"اتنی حسین لڑکی کو اتنے کرخت لہجے میں بات نہیں کرنی چاہئے۔
ورنہ اس کا حسن بھی کرخت ہو جاتا ہے۔ تم لیڈی چیئر رنگ کے کلب کی

تباہی کی بات کر رہی ہو۔ تم اپنی اور اپنے شوہر یانگ کی خیر مناؤ
میرے ساتھ مس جولیانا موجود ہیں اور مس جولیانا نے مجھے تم
کرتا دیکھ لیا ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"بکواس مت کرو۔ کتیا کے بچے۔ میں صرف چیر رنگ کی وجہ
خاموش رہی تھی ورنہ اب تک تمہاری کٹی پھٹی لاشیں کلب کے
ہی زمین میں دفن ہو چکی ہوتیں۔ اور اب بھی کلب کے چاروں طرف
آدمی اس پر بم برسانے کے لئے موجود ہیں۔ میرا ایک اشارہ تم
کے لئے موت کا پیغام ثابت ہو گا" ——— دوسری طرف سے
نے کھا جانے والے لہجے میں کہا۔
"تم نے میری ماں کو گالی دے کر اپنی عبرت ناک موت مقدر
ہے کومو۔ تم جیسی لڑکیاں تو میری ماں کے پیروں کی خاک چاٹ کر
رہنا فخر سمجھتی ہیں۔ اب تک میں نے سوچا تھا کہ تمہیں یا تمہارے
یانگ سے میری براہِ راست کوئی دشمنی نہیں ہے۔ اس لئے میں
یانگ سے معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا۔ ورنہ میں تمہیں تمہارے
جزیرے سمیت دس بار بھسم کر چکا ہوتا۔ لیکن اب تم نے میری ماں
گالی دے کر ناقابل معافی جرم کیا ہے۔ اور اب تمہیں اور تمہارے
شوہر کو اس کا عبرت ناک نتیجہ بھگتنا ہو گا۔ انتہائی عبرت ناک"
عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اور دھڑام سے رسیور کریڈل
پر پٹخ دیا۔ غصے کی شدت سے اس کا چہرہ آگ کی طرح دھک رہا
اور آنکھوں سے جیسے چنگاریاں سی نکل رہی تھیں۔
جولیا اور لیڈی چیر رنگ دونوں ہی لاشعوری طور پر بُری طرح

گئی تھیں۔
"چلو جولیا۔ اور لیڈی چیر رنگ تمہیں فکر کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم
یہاں سے جا رہے ہیں۔ تمہارا کلب تباہ نہیں ہو گا" ——— عمران کا لہجہ
ابھی تک اس قدر سنجیدہ تھا کہ لیڈی چیر رنگ کے جسم میں بے اختیار
سردی کی تیز لہریں سی دوڑنے لگیں۔ جب کہ جولیا جو اس سے پہلے
عمران کو ڈانٹ رہی تھی۔ ایسی کبوتری کی طرح سہمی ہوئی کھڑی تھی جیسے
اچانک خوف ناک اور طاقتور بلی نظر آ گئی ہو۔
"تم ——— تم ——— میری بات سنو۔ تمہیں یہاں سے جانے کی
ضرورت نہیں ہے۔ میرے کلب میں موجود افراد پر کوئی ہاتھ نہیں اٹھا
سکتا۔ میں تمہاری حفاظت کی گارنٹی لیتی ہوں" ——— لیڈی چیر رنگ نے
ہکلاتے ہوئے کہا۔
"ابھی عمران کے بازوؤں میں اتنا بل موجود ہے لیڈی چیر رنگ کہ وہ
اپنی ماں کو گالی دینے والے کی گردن اپنے ہاتھوں سے مروڑ سکے۔
بہرحال تمہاری آفر کا شکریہ۔ آؤ جولیا" ——— عمران نے تیز لہجے میں
کہا۔ اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ لیڈی چیر رنگ خاموش
بیٹھی انہیں جاتے دیکھتی رہی۔ عمران اور جولیا کے چلے جانے کے
باوجود اس کے جسم میں دوڑنے والی سردی کی لہریں مسلسل جاری تھیں۔
اسے یقین نہ آ رہا تھا کہ اس قدر معصوم اور مزاحیہ باتیں کرنے والا
آدمی اس انداز میں بھی بدل سکتا ہے۔ اس کی آنکھوں کے سامنے
عمران کا غصے سے دھکتا ہوا چہرہ ابھی تک موجود تھا۔ اور اس کے
کانوں میں عمران کے لہجے کی خوف ناک سرسراہٹ ابھی تک گونج رہی

تھی۔ آہستہ آہستہ وہ نارمل ہوتی گئی۔ اور پھر جھٹکا لے کر وہ سیدھی
اور جلدی سے ٹیلی فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"سلاگو کو ڈھونڈھ کر اس کی مجھ سے بات کراؤ" ——— لیڈی جیر
نے کرخت لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

سلاگو اس کی والدہ کا دوست تھا۔ اور طویل عرصے تک بے شمار
بین الاقوامی مجرم تنظیموں میں شامل رہا تھا۔ وہ اُسے انکل سلاگو کہتی
تھی۔ پھر شاید کسی ایکسیڈنٹ کی وجہ سے اس کے ذہن پر اثر پڑا
وہ طویل عرصے تک ہسپتالوں میں پڑا رہا۔ گو وہ بالکل صحت مند ہو
گیا لیکن اس نے جرائم کی دنیا کو قطعی طور پر ترک کر دیا۔ اس کے
ذہن میں یہ بات راسخ ہو گئی تھی کہ اُسے جرائم کی وجہ سے سزا ملی
اور جب اس نے سچے دل سے جرائم سے توبہ کی تو اُسے مکمل صحت
مل گئی۔ چنانچہ اس نے جرائم کی دنیا ترک کر کے اپنا ایک ذاتی ادارہ
لیا۔ جسے وہ سلاگو ایڈ کا نام دیتا تھا۔ اس کا کام شریف اور معصوم
افراد کو مجرموں سے تحفظ دینا تھا۔ وہ اس کے لئے کوئی فیس نہ لیتا
کیونکہ اس کے پاس بے شمار دولت تھی۔ دنیا کے بڑے بڑے
بینکوں میں اس کی نقد رقم اس قدر کثیر تعداد میں موجود تھی کہ وہ
ان کے ماہانہ منافع سے وہ نوابوں سے بھی زیادہ شاندار انداز
زندگی گزار رہا تھا۔ سلاگو ایڈ میں اس نے بے شمار افراد کو بھ
کر رکھا تھا۔ ایک کمرشل پلازہ کی ایک پوری منزل اس نے
دفتر کے طور پر حاصل کر رکھی تھی۔ چونکہ وہ بغیر کسی معاوضے
لوگوں کی مدد کرتا تھا۔ اس لئے حکومت نے بھی اُسے باقاعدہ لا

دے رکھا تھا۔ لیکن سلاگو کی فیلڈ صرف عام جرائم کی حد تک لوگوں کا
تحفظ تھا۔ وہ بڑی تنظیموں کے چکر میں نہ پڑتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ بڑی
تنظیمیں بھی اس کے آڑے کبھی نہ آتی تھیں۔ لیڈی جیررنگ کو سلاگو
کا دھیان اس لئے آیا تھا کہ اُسے احساس ہو رہا تھا کہ یہ بظاہر معصوم
اور مسخرہ سا نوجوان درحقیقت کوئی بہت بڑی شخصیت ہے۔ یا تو کوئی
بہت بڑا مجرم ہے۔ یا پھر کوئی بہت بڑا جاسوس۔ بہرحال وہ سلاگو
سے اسی بارے میں بات کرنا چاہتی تھی۔

تھوڑی دیر بعد ٹیلی فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی۔ اور لیڈی جیررنگ
نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ——— لیڈی جیررنگ نے کہا۔

"مادام۔ سلاگو صاحب اپنے دفتر میں موجود تھے۔ لیکن انہوں نے
کہا کہ وہ خود آپ کے پاس آ رہے ہیں" ——— دوسری طرف
سے آپریٹر نے کہا۔

"او۔ کے۔ جیسے ہی وہ آئیں انہیں فوراً میرے دفتر میں بھیج دینا"
لیڈی جیررنگ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ وہ خود بھی سلاگو سے تفصیل
سے بات کرنا چاہتی تھی۔ اس لئے اُسے یہ سن کر اور زیادہ اطمینان
ہو گیا تھا کہ سلاگو خود اس کے پاس آ رہا ہے۔

تقریباً دس منٹ بعد دروازے پر دستک ہوئی۔

"یس ——— کم ان انکل" ——— لیڈی جیررنگ نے کہا۔ اُسے
بٹن دبا کر دروازہ کھولنے کی ضرورت اس لئے نہ تھی کہ عمران اور جولیا
کے آنے اور جانے کے بعد اس نے بٹن آف ہی نہ کیا تھا۔ دوسرے

لمحے دروازہ کھلا اور سفید بالوں اور سفید مونچھوں لیکن جوان اور صحت مند
چہرے اور جسم والا لمبا تڑنگا سلاگو مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا۔

"خوش آمدید انکل" ــــ لیڈی چیررنگ نے کرسی سے اٹھ کر
سلاگو کا استقبال کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"آج کیسے بے بی کو انکل کی یاد آ گئی" ــــ سلاگو نے مسکراتے
ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر بڑی گرمجوشی سے لیڈی چیررنگ سے
مصافحہ کیا۔

"پہلے آپ اپنی پسندیدہ شراب کا ایک جام لے لیں پھر بتاتی
ہوں" ــــ لیڈی چیررنگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور سائیڈ میں
موجود ایک الماری کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے الماری کھولی تو الماری
عجیب و غریب ڈیزائن کی بوتلوں سے بھری ہوئی تھی۔ ایک سائیڈ پر
خوب صورت گلاس بھی موجود تھے۔ چونکہ لیڈی چیررنگ جانتی تھی
کہ سلاگو شراب میں سوڈا ملا کر پینے کا عادی نہیں ہے اس لئے اس
نے ایک بوتل اٹھائی اور اس کا ڈھکن کھول کر اس نے ایک بڑا
گلاس بھرا اور بوتل بند کر کے دوبارہ اپنی جگہ رکھنے کے بعد اس نے
جام اٹھا کر صوفے پر بیٹھے ہوئے سلاگو کے ہاتھ میں دے دیا۔

"آج کوئی خاص بات لگتی ہے بے بی۔ ورنہ تم تو دفتر میں کسی سے
ملاقات کرنا پسند ہی نہیں کرتیں۔ مجھے جب تمہاری سیکرٹری
کا فون ملا تو میں کلب ہی آ رہا تھا۔ چنانچہ میں نے سوچا کہ تم سے
ملاقات ہو جائے گی۔ لیکن یہاں آ کر جب سیکرٹری نے بتایا کہ تم
دفتر میں ہی مجھ سے ملنا چاہتی ہو۔ تو یہی بات ہے میں بڑا حیران ہوا

سلاگو نے جام لیتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"واقعی ایک خاص بات ہو گئی ہے۔ مجھے یہ بتائیں کہ آپ کسی
پاکیشیائی کو جانتے ہیں۔ جس کا نام علی عمران ہے" ــــ لیڈی چیررنگ
نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا اور علی عمران کا نام سنتے ہی سلاگو
اس طرح جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا کہ جام اس کے ہاتھوں سے گرتے گرتے
بچا۔ اس کی آنکھیں اتنی تیزی سے پھیلی تھیں اور چہرے پر ایسے خوف
کے آثار نمودار ہوئے تھے جیسے اس نے اچانک کوئی خوف ناک بھوت
دیکھ لیا ہو۔

"گگ ــــ گگ ــــ کیا کہہ رہی ہو بے بی۔ کیا تم نے واقعی
علی عمران کا ہی نام لیا ہے" ــــ سلاگو نے انتہائی خوف زدہ لہجے
میں کہا اور لیڈی چیررنگ اس کے اس ردعمل کو دیکھ کر بری طرح
چونک پڑی۔

"مگر آپ کو کیا ہوا انکل۔ میں نے ایک آدمی کا ہی نام لیا ہے۔
کسی بھوت کا تو نام نہیں لے لیا" ــــ لیڈی چیررنگ نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

"میں جس علی عمران کو جانتا ہوں وہ بھوت سے بھی زیادہ خوفناک
آدمی ہے۔ مم ــــ مگر تم کیوں پوچھ رہی ہو" ــــ سلاگو نے بڑی
مشکل سے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ اس نے جام تو میز پر
اس طرح رکھ دیا تھا جیسے اس کی اہمیت ہی ثانوی ہو گئی تھی۔ البتہ
وہ دوبارہ صوفے پر بیٹھ ضرور گیا تھا۔ لیکن اس کا جسم صرف صوفے
پر ٹکا ہوا تھا۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے ایک صاحب یہاں میرے دفتر میں موجو
تھے۔ انہوں نے اپنا نام علی عمران بتایا۔ ان کے ساتھ ایک سوئ
لڑکی بھی تھی جس کا نام جولیانا فٹز واٹر تھا۔ وہ بے حد مزاحیہ اور ہنس
والی باتیں کرتے ہیں۔ انتہائی دلچسپ اور خوب صورت باتیں
لیڈی جیررنگ نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ پھر وہ یقیناً وہی علی عمران ہوگا۔ بالکل وہی۔ بظاہر
سے بھی زیادہ معصوم۔ لیکن درحقیقت بھیڑئیے سے بھی زیادہ خو
لیکن وہ یہاں کیسے آ گیا" ــــــ سلاگو نے سر ہلاتے ہوئے کہ

"پہلے آپ مجھے بتائیں کہ یہ دراصل ہے کون۔ کیا کوئی بہت
مجرم ہے" ــــــ لیڈی جیررنگ نے کہا۔

"مجرم۔ اور عمران۔ بے بی جیررنگ۔ عمران کو مجرم کہنا ایس
ہے جیسے دن کو رات کہنا۔ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے
کام کرتا ہے۔ اور دنیا کی بڑی سے بڑی مجرم تنظیمیں اس کا
سن کر اس طرح کانپنے لگ جاتی ہیں جیسے انہوں نے موت کا
سن لیا ہو۔ کوئی اُسے عزرائیل کہتا ہے تو کوئی اُسے معصوم شیط
بہرحال اور کچھ ہو نہ ہو۔ دنیا بھر کے مجرموں کے لئے وہ واقعی
سے کم نہیں ہے۔ لیکن تم مجھے تفصیل بتاؤ کہ وہ یہاں کیسے
اور اب کہاں ہے۔ میں اس سے ملنا چاہتا ہوں۔ کسی زمانے
اس نے مجھ پر ایک احسان کیا تھا۔ حالانکہ میں اس وقت دش
میں ایک بین الاقوامی تنظیم میں شامل تھا۔ اور ایک مشن کے
میں گریٹ لینڈ کے ایک شہر آکسفورڈ میں موجود تھا کہ میری

تنظیم کے خوف ناک آدمیوں نے مجھے گھیر لیا۔ اور میں واقعی ان کے
ہاتھوں مارا جاتا۔ کیونکہ میں اتفاق سے پھنسا تھا اور وہ مسلح بھی تھے۔
اور تعداد میں بھی چار تھے۔ یہ کارروائی ایک ہوٹل میں ہو رہی تھی۔
میرے دشمنوں نے مجھے اس طرح پھنسا ہوا دیکھ کر طنزیہ اور فخریہ
انداز میں قہقہے لگانے شروع کر دیئے۔ اور واقعی ان کا یہ حق تھا۔
کہ سلاگو ان کے ہتھے چڑھ گیا تھا۔ اور میں بے بسی کی تصویر بنا کھڑا
تھا۔ کہ یک لخت قریب کی میز سے اٹھ کر ایک چھوٹی عمر کا معصوم
نوجوان آگے بڑھ آیا۔ اس نے انہیں اس طرح میرا مذاق اڑانے
سے منع کیا۔ جس پر میرے دشمنوں نے اس پر ہاتھ چھوڑ دیا۔ اور
وہیں سے ان کی کم بختی کا آغاز ہو گیا۔ وہ خوف ناک لوگ چند منٹوں
کے بعد اپنی ہڈیاں تڑوائے وہیں ہال ہی میں پڑے سسک رہے
تھے۔ اور میں حیرت سے اس انسانی بجلی کو دیکھتا رہ گیا۔ میرے تصور
میں بھی نہ آسکتا تھا کہ انسان اس قدر پھرتیلا اور لڑائی بھڑائی کے فن
میں اس قدر مشاق بھی ہو سکتا ہے۔ اور اگر یہ سب کچھ میری آنکھوں
کے سامنے نہ ہوا ہوتا تو میں مر کر بھی اس پر یقین نہ کرتا۔ بہرحال اس
نے ان چاروں کو فرش بوس کرنے کے بعد مجھے کہا کہ میں چاہوں
ان پر انہی کے انداز میں ہنس سکتا ہوں۔ اور چاہوں تو خاموشی
سے جا سکتا ہوں۔ اس وقت تو میں نے جان بچا کر نکل جانے میں
عافیت سمجھی۔ لیکن بعد میں جب میں نے اپنے باس سے اس
واقعے کا ذکر کیا اور اس نوجوان کا حلیہ اور اس کی پھرتی اور مہارت
کا ذکر کیا تو میرے باس نے مجھے بتایا کہ میری جان بچانے والا

آکسفورڈ یونیورسٹی کا طالب علم علی عمران ہے۔ طالب علم ہونے
باوجود اس نے بڑے بڑے مجرموں کا ناطقہ بند کر رکھا ہے۔ اس
مجھے جب اس کے متعلق تفصیلات بتائیں تو میں حیران رہ گیا۔
میں بھی میں اس کے متعلق سنتا رہا۔ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس
لئے کام کرنے لگ گیا تھا۔ بے شمار بار میں نے اس کا ذکر
اس کے کارنامے سنے۔ لیکن اس سے دوبارہ ملاقات کبھی نہ
سکی۔ پاکیشیا میں کبھی گیا ہی نہ تھا۔ اور سچی بات یہ ہے کہ میں
سے کسی مجرم کی حیثیت سے ملنا بھی نہ چاہتا تھا۔ کیونکہ وہ آدمی
کا وجود ہی برداشت نہیں کر سکتا۔ اب تم نے ذکر کیا تو مجھے یک
سب کچھ یاد آ گیا اور خوشی کی بات یہ ہے کہ اب میں مجرم نہیں
اس لئے اب میں اس سے ملنا چاہتا ہوں اور اس کے اس
کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں "۔۔۔۔ سلاگو نے بڑے عقیدت
لہجے میں عمران کے متعلق تفصیل بتلاتے ہوئے کہا اور لیڈی جیر
حیرت سے سلاگو کی باتیں سنتی رہی۔ عمران کا معصوم چہرہ بار بار
کی آنکھوں کے سامنے آتا۔

" میں آپ کی باتوں پر کبھی یقین نہ کرتی انکل سلاگو۔ اگر میں نے
اس کا دوسرا روپ نہ دیکھ لیا ہوتا۔ وہ واقعی ایک معصوم سا
نظر آ رہا تھا۔ لیکن پھر اس کا چہرہ اور اس کا لہجہ جس طرح بدلا
بدلے ہوئے انداز کی وجہ سے اب مجھے آپ کی باتوں پر
آ گیا ہے۔ کاش مجھے پہلے معلوم ہوتا کہ میں دنیا کے اس
اور عظیم آدمی سے مل رہی ہوں۔ میں نے تو اسے دفتر میں

بتلایا تھا کہ بس وہ دلچسپ باتیں کرتا ہے۔ اب مجھے کیا معلوم تھا کہ
وہ ایسا آدمی ہے "۔۔۔۔ لیڈی جیررنگ نے بے اختیار جھرجھری
لیتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔۔۔۔ اس کے بدلے ہوئے انداز سے۔ کیا مطلب پلیز
بے بی۔ مجھے پوری تفصیل بتاؤ "۔۔۔۔ سلاگو نے منت بھرے
لہجے میں کہا اور لیڈی جیررنگ نے اسے عمران سے ہونے والی
پہلی بات سے لے کر ان کے یہاں سے جانے تک کی پوری تفصیل سنا
دی۔ کوموا اور اس کے درمیان ہونے والی تمام گفتگو کا ایک ایک
لفظ بتا دیا۔

" اوہ۔ تو وہ یہاں لی گروپ کے یانگ کے پیچھے آیا ہے۔ اس
کا مطلب ہے کہ لی گروپ اور یانگ کے دن پورے ہو گئے۔
اوہ خدایا۔ تیرا شکر ہے۔ یانگ اور اس کی تنظیم کے متعلق مجھے
پوری تفصیلات کا علم ہے۔ انہوں نے نہ صرف باچان بلکہ اس
سارے علاقے پر اندھیر گردی کی انتہا کر رکھی ہے۔ میں نے کئی بار سوچا
کہ اس کے آڑے آؤں لیکن ہر بار میں دل مسوس کر رہ گیا۔ کیونکہ
اس کا مقابلہ کرنا میرے بس سے باہر تھا۔ لیکن اب مجھے یقین
ہے کہ قدرت نے آخر کار اسے عبرت ناک انجام سے دوچار کرنے
کا فیصلہ کر لیا ہے۔ تم پہلے معلوم کرو کہ کیا عمران کلب میں موجود
ہے یا نہیں۔ میں اس سے فوراً ملنا چاہتا ہوں۔ میرے پاس ایسی
معلومات موجود ہیں جن سے اس کے مشن میں بے حد مدد ملے گی "
سلاگو نے کہا۔ اور لیڈی جیررنگ نے سر ہلاتے ہوئے ریسیور

کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور لیڈی
نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ـــــ لیڈی جیر رنگ نے باوقار لہجے میں کہا
"مادام ـــــ علی عمران صاحب کا فون ہے۔ وہ آپ سے
ضروری بات کرنا چاہتے ہیں" ـــــ دوسری طرف سے سیکر
نے کہا اور لیڈی جیر رنگ علی عمران کا نام سن کر چونک
صوفے پر بیٹھا ہوا سلاگو بھی لاؤڈر پر چونکہ فون پر ہونے والی
سن رہا تھا۔ اس لئے وہ بھی عمران کی فون کال کا سن کر بے
اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوہ ـــــ فوراً بات کراؤ" ـــــ لیڈی جیر رنگ نے
اشارے سے سلاگو کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔
"میری ضرور بات کرانا" ـــــ سلاگو نے سر ہلاتے ہوئے
کہا اور لیڈی جیر رنگ نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔
"ہیلو لیڈی جیر رنگ۔ میں نے فون اس لئے کیا ہے کہ
کی شان میں ہونے والی گستاخی کی معافی مانگوں۔ اس کو ہوٹ
کی وجہ سے میں آتے ہوئے آپ کا شکریہ ادا نہ کر سکا تھا
میرا لہجہ بھی آپ جیسی خوب صورت اور حسین دوشیزہ سے بات
والے آفاقی آداب نہ رکھتا تھا۔ اور سچی بات یہ ہے کہ وہ
اخلاقیات کی کنٹرولر بھی میرے سر پر چڑھی بیٹھی تھی۔ اور نہ صرف
بیٹھی تھی بلکہ کنٹرولنگ سوئچ بھی دبائے ہوئے تھی۔ میں نے
کوشش کی تھی کہ میں اکیلا جا کر مل لیتا ہوں۔ آخر لیڈی جیر

بوڑھی عورت سے ملنے میں کیا حرج ہے۔ لیکن ایسے معاملات میں
کی چھٹی تو کیا چھ ہزار حسیں اکٹھی جاگ پڑتی ہیں۔ اس لئے وہ میرے
ہو گئی کہ وہ بھی میرے ساتھ جائے گی۔ چنانچہ مجبوراً مجھے اسے
ساتھ لے آنا پڑا۔ اور واقعی آپ کو دیکھنے کے بعد مجھے یقین ہو گیا۔ کہ
دنیا کی چھ کی چھ ہزار دیں حسیں درست طور پر جاگی تھیں۔ ورنہ آپ تو
اس قدر حسین تھیں کہ وہ بے چاری باقی ساری عمر اخلاقیات پر پڑنے
والی گرد ہی جھاڑتی رہ جاتی" ـــــ عمران کی زبان پوری رفتار
سے چل رہی تھی اور لیڈی جیر رنگ کے چہرے پر گلاب کھلتے جا رہے
تھے۔ جب کہ صوفے پر بیٹھا ہوا سلاگو مسلسل مسکرائے چلا جا رہا تھا۔
"آپ کی تعریف کا بے حد شکریہ۔ اگر مجھے انکل سلاگو نے آپ کے
متعلق پوری تفصیل نہ بتا دی ہوتی تو یقیناً آپ کی یہ خوب صورت باتیں
مجھے اپنے مستقبل میں سنجانے کتنے رنگ بھر لینے پر مجبور کر دیتی" ـــــ لیڈی جیر رنگ نے ہنستے ہوئے کہا۔
"انکل سلاگو۔ تو یہاں جاپان میں چاچا کیدو کو انکل سلاگو کہتے ہیں"
عمران کے لہجے میں حیرت تھی۔
"چاچا کیدو ـــــ کیا مطلب" ـــــ لیڈی جیر رنگ نے حیرت
بھرے لہجے میں چونک کر پوچھا۔
"ہمارے ہاں ایک خوب صورت لڑکی تھی۔ لیکن آپ سے کم تھی۔
اس کا نام ہیر تھا۔ اور اس کا ایک عاشق تھا۔ مجھ سے تو بہر حال بڑا
عاشق تھا۔ اس کا نام رانجھا تھا۔ وہ دونوں عشق کے آفاقی آداب
کے مطابق ایک دوسرے سے ملنا چاہتے تھے۔ اور مستقبل کو

ٹیکنی کلر کرنا چاہتے تھے۔ لیکن درمیان میں آگیا ظالم سماج کا نمائندہ
نام چاچا کیدو تھا اور پھر اس بے چاری ہیر کی شادی ہو گئی
آدمی سے۔ لیکن ظاہر ہے ہیر پر تو آفاقی آداب کا بھوت سو
وہ شادی کے باوجود آفاقی آداب کو چھوڑنے پر تیار نہ ہوئی
کیدو کے ہاتھ سے اُسے زہر کا پیالہ پینا پڑا۔ اور وہ راہ
پاگل ہو کر مر گئے۔ یہ تھا چاچا کیدو۔ جو اب یہاں بھی آن ٹپکا
بے فکر رہیں آپ کو اب سالم پیالہ پینے کی ضرورت نہ رہے
ایک انجکشن سے کام چل جائے گا"۔۔۔۔ عمران نے تفصیل
ہوئے کہا۔ اور لیڈی جیر رنگ کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

" تو آپ مجھے واقعی زہر کا انجکشن لگوانا چاہتے ہیں۔ بہر حال
نہیں آئی"۔۔۔۔ لیڈی جیر رنگ نے ہنستے ہوئے کہا۔

" لازماً آجاتی۔ اگر آپ کے انکل سلامو درمیان میں نہ آجا
ہاں تو سب جانتے ہیں کہ ابتدائے آفاقی آداب میں تو آد
لیکن انتہائے آفاقی آداب کا منظر بدل جاتا ہے۔ پھر زہر کی
جاتے ہیں چیاؤں چیاؤں کرتے ہوئے دس بارہ بجے۔ لیکن
ہی بدلتا ہے۔ نتیجہ وہی ہوتا ہے۔ میرا مطلب ہے پاگل پن
نے کہا اور اس بار نہ صرف لیڈی جیر رنگ بلکہ صوفے پر بیٹھ
بھی بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

" سلامو نہیں بلکہ سلاگو۔ اور یہ واقعی میرے انکل ہیں اور
ممنونِ احسان۔ لیجئے آپ خود ہی بات کر لیجئے"۔۔۔۔ لیڈی
نے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی کو کنٹرول کرتے ہوئے کہا۔ اور

کی طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو عمران صاحب۔۔۔ میں سلاگو بول رہا ہوں"۔۔۔ سلاگو نے
ور لے کر بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

سلاگو۔۔۔ اوہ تو آپ کرتے ہیں دانے بیچنے کا کاروبار۔ کمال ہے۔
کاروبار پھیلا رکھا ہے۔ خود تو آپ جاپان میں ہیں اور وہاں پاکیشیا
ہر سٹور پر آپ کا ہی دانہ فروخت ہو رہا ہے۔ ویسے بائی دی وے۔
روبار آپ نے کب شروع کیا تھا۔ میں نے تو جب سے ہوش
لا ہے دانے بکتے دیکھ رہا ہوں۔ اور میں ہی کیا شاید میری پچھلی
نسلیں بھی دیکھتی چلی آرہی ہوں گی"۔۔۔ عمران کی زبان ایک بار
چل پڑی۔

دانے۔۔۔ کاروبار۔۔۔ کیا مطلب۔ میں نے کبھی یہ دانے دانے
کا کاروبار نہیں کیا۔ اور یہ دانا ہوتا کیا ہے"۔۔۔۔ سلاگو نے
ئی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

اچھا۔ یہ بھی کمال ہے کہ کاروبار آپ کر رہے ہیں اور پوچھ مجھ سے
ہے ہیں۔ آپ شاید میرا امتحان لینا چاہتے ہیں۔ چلئے ایسا ہی سہی۔
دانہ سفید رنگ کا چھوٹا سا بیج سا ہوتا ہے۔ اسے جب کسی کا خون
ہو جائے تو اُسے پکا کر کھلاتے ہیں۔ اللہ بخشے دادی اماں تو ساگو
کی دیوانی تھیں۔ روز ساگو دانہ کھاتی تھیں۔ یہی وجہ تھی کہ ان کے
سے گرمی غائب ہو گئی تھی۔ اور وہ مستقل ایئر کنڈیشنڈ ہو گئی تھیں"
ن نے جواب دیا اور اس بار سلاگو بے اختیار ہنس پڑا۔

"میرا نام سلاگو ہے جناب ساگو نہیں۔ آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے"

سلاگو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ، پھر تو میرا معاشی مستقبل تاریک ہوگیا۔ میں تو سوچ
آپ سے پاکیشیا کے لئے سول ایجنسی لے لوں گا"۔۔۔۔ عمران
لہجے میں شدید مایوسی تھی اور سلاگو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ آپ کو شاید یاد نہ ہو۔ لیکن مجھے اچھی طرح
کہ کافی عرصہ پہلے آکسفورڈ کے ایک ہوٹل میں آپ نے میری
میرے مسلح دشمنوں سے بچائی تھی۔ جب کہ وہ مجھے ہر صورت
کرنے پر تیار تھے۔ اس کے بعد آپ کے کارنامے تو میں سنتا
آپ سے کبھی ملاقات نہ ہوسکی۔ اب بے بی چیر رنگ نے جب آپ
ذکر کیا تو مجھے یاد آگیا۔ اور ساتھ ہی مجھے بے حد خوشی بھی ہوئی کہ آپ
اور اس کے بی گروپ کی سرکوبی کے لئے یہاں تشریف لائے
یانگ سے نے واقعی اندھیر گردی مچا رکھی ہے۔ میں نے کئی بار سو
اس کا مقابلہ کروں لیکن ہر بار یہ سوچ کر خاموش ہوگیا کہ میرے
اتنے وسائل نہیں ہیں کہ میں اس خوفناک مجرم کے آڑے آ
بہرحال میرے پاس ایسی معلومات ہیں کہ جس سے آپ کے
خاصی مدد مل سکتی ہے۔ آپ بتلائیے کہ مجھے ملاقات کا مو
سلاگو نے جلدی جلدی ساری بات کرتے ہوئے کہا۔

"آج کل پوری دنیا کے لوگ ایک ہی بیماری سے خوفزدہ
اب تک تو یہی سمجھا جاتا رہا ہے کہ یہ بیماری افریقہ سے پھیلی
اب معلوم ہوا ہے کہ اس بیماری کا ہیڈ کوارٹر باجان میں ہے
جناب سلاگو صاحب اس کے سربراہ ہیں۔ مبارک ہو۔ آپ کی

قی دنیا بھر میں قبرستانوں کا رقبہ خاصا وسیع ہوگیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے
ہا اور سلاگو کے چہرے پر ایک بار پھر حیرت کے ساتھ ساتھ کھچاؤ کے
ے تاثرات پیدا ہوگئے۔

"یہ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔ کیسی بیماری۔ میں تو سمجھا ہی نہیں"
سلاگو نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ یعنی ساگو دانے کی طرح اب اس کی وضاحت بھی مجھے ہی کرنی
ے گی۔ ایڈز کا نام کیا آپ نے واقعی نہیں سنا۔ ساری دنیا تو خوف سے
نپ رہی ہے۔ اور سلاگو ایڈ کا سربراہ سلاگو مجھ سے پوچھ رہا ہے کہ کیسی
ری"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

اور اس بار سلاگو بے اختیار ہنس پڑا۔ لیکن اس بار اس کے چہرے
شدید ترین حیرت کے آثار بھی ساتھ ہی نمایاں ہوگئے تھے۔ لیڈی چیر رنگ
ی حیرت سے بت بنی کرسی پر بیٹھی یہ ساری گفتگو سن رہی تھی۔

"مجھے آپ کی بے پناہ معلومات پر واقعی شدید حیرت ہو رہی ہے۔
آپ میری چھوٹی سی ایجنسی سلاگو ایڈ سے بھی واقف ہیں لیکن سلاگو
ایڈ اب بیماری یعنی جرم پھیلاتی نہیں ہے۔ اس بیماری کے خاتمے کے
ئے کام کرتی ہے"۔۔۔۔ سلاگو نے جواب دیا۔ وہ واقعی بے حد حیران
ہا تھا کہ عمران کو اس کی ایجنسی کے بارے میں کیسے معلوم ہوگیا۔

"تو انٹی ایڈ کہیئے ناں۔۔۔۔ پھر تو آپ واقعی انسانیت کے لئے
جات دھندہ ہیں۔ ویسے پہلے تو آپ ماشاءاللہ اس بیماری جسے
پ جرم کا نام دے رہے ہیں۔ پھیلانے کی کافی کوششیں کرتے
ہیں۔ پھر سنا تھا کہ آپ کا ایکسیڈنٹ ہوگیا اور آپ اپنا

ذہنی توازن خراب کر بیٹھے۔ لیکن اب تو آپ واقعی انتہائی سمجھداری کی باتیں کر رہے ہیں۔ میرا خیال ہے۔ ایکسیڈنٹ نے توازن خراب کرنے کی بجائے خراب توازن درست کر دیا ہے" ــــــ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ انتہائی حیرت انگیز۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ آپ کو میرے متعلق اتنی معلومات حاصل ہوں گی۔ ویسے آپ کی بات درست ہے کہ اس ایکسیڈنٹ کے نتیجے میں میرا خراب ذہنی توازن درست ہو گیا ہے۔ اور اب میں باجان کے شریف اور معصوم شہریوں کو غنڈوں اور مجرموں سے بچانے کا کام کرتا ہوں۔ بغیر کسی لالچ اور معاوضے کے" ــــــ سلاگو نے جواب دیا۔

"اوہ۔ ویری گڈ ــــــ پھر تو مجھے آپ سے مل کر واقعی حقیقی مسرت ہو رہی ہے۔ پھر تو آپ چاچا کیدو نہیں بنیں گے" ــــــ عمران نے کہا اور اس بار سلاگو بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"چاچا کیدو کی تعریف میں سن چکا ہوں۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں بے بی چیرنگ کو انتہائی خوش قسمت سمجھوں گا۔ بہرحال بے بی نے بتایا ہے کہ آپ کلب چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ کیا واقعی۔ اگر ایسا ہے تو اب آپ کہاں موجود ہیں مجھے بتائیے میں آپ کو اس یانگ سے متعلق انتہائی اہم معلومات پہنچانا چاہتا ہوں" ــــــ سلاگو نے کہا۔

"میں کلب میں ہی ہوں۔ آپ تھرٹی ون سیٹ میں آجائیے۔ دو اب میں میک اپ میں ہوں۔ کوڈ سلاگو دانہ ہی رہے گا" ــــــ عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

کومو کا چہرہ غصے کی شدت سے سیاہ پڑا ہوا تھا۔ اس عمران نے جس انداز سے اس سے بات کی تھی۔ اس کے اس انداز نے اس کے تن بدن میں آگ لگا دی تھی۔ چنانچہ اس نے فوراً ہی چانگ کو جوشان کلب پر حملہ کرنے اور اُسے مکمل طور پر تباہ کرنے کے ساتھ ساتھ وہاں موجود ہر آدمی کو گولیوں سے اڑا دینے کا حکم دے دیا تھا۔ اب اسے قطعاً پرواہ نہ رہی تھی کہ جوشان کلب اس کی گہری سہیلی لیڈی چیرنگ کی ملکیت ہے۔ عمران کی بات سن کر واقعی اس پر پاگل پن کا سا دورہ پڑ گیا تھا۔ آج تک کسی نے یہ جرأت نہ کی تھی کہ اس سے اس لہجے میں بات کرتا۔ یہی وجہ تھی کہ اُسے عمران کے لہجے اور اس کی دھمکیوں نے پاگل کر کے رکھ دیا تھا۔ حالانکہ اس سے پہلے جب یانگ نے اُسے بتایا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی جوشان کلب گئے ہیں۔ تو اس نے وہاں فوری حملہ کرنے کی بجائے چانگ اور اس کے

گروپ کو تفصیلی ہدایات دے کر کلب بھجوا دیا تھا۔ اور خود اس نے
پہلے لیڈی جیررنگ سے بات کرنے کا فیصلہ کیا تھا تاکہ وہ عمران
اور اس کے ساتھیوں کو کلب سے باہر دھکیل دے اور اس کے بعد
چانگ اپنا کام شروع کرے۔ لیکن پھر صورت حال ہی ایسی ہو گئی کہ اُسے
جیررنگ۔ اور اس کی دوستی وغیرہ سب کچھ بھول گیا۔ اور اس نے ٹرانسمیٹر
پر چانگ کو پورے کلب کو تباہ کرنے اور وہاں موجود ہر آدمی کو ختم کرنے
کے احکامات دے دیئے۔ اور اب وہ چانگ کی طرف سے ملنے
والی رپورٹ کی شدت سے منتظر تھی۔ ٹرانسمیٹر اس کے سامنے میز
پر موجود تھا۔ اور وہ اس وقت جوٹان جزیرے میں ہی اپنے دفتر میں
تھی۔ جیسے جیسے وقت گزرتا جارہا تھا۔ اس کی بے چینی اور اضطراب
میں اضافہ ہوتا جارہا تھا۔ لیکن وہ اس لئے خاموش تھی کہ اُسے معلوم
تھا کہ جوشان کلب وسیع رقبے میں پھیلا ہوا ہے۔ اس لئے چانگ کو
اُسے مکمل طور پر تباہ کرنے اور وہاں موجود افراد کا خاتمہ کرنے میں
واقعی کافی وقت چاہیئے تھا۔ لیکن اب تو اتنی دیر ہو چکی تھی کہ اتنی
میں تو اس جیسے دو اور کلب بھی تباہ کئے جا سکتے تھے۔ پھر چانگ کی
طرف سے کال کیوں نہ آرہی تھی۔ آخر کار اس نے خود چانگ کو کال
کرنے کا فیصلہ کیا۔ لیکن اُسی لمحے ٹرانسمیٹر پر کال آگئی اور کوموا نے
جلدی سے ہاتھ بڑھا کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ـــــ چانگ کالنگ مادام کوموا اوور" ـــــ چانگ کی
انتہائی پرجوش اور مسرت سے بھرپور آواز سنائی دی۔

"یس ـــــ مادام اٹنڈنگ۔ تم نے رپورٹ دینے میں

دیر کیوں لگائی اوور" ـــــ مادام کوموا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مادام۔ میں چاہتا تھا کہ مشن کی تکمیل کے بعد ہی آپ کو کال کروں۔
مشن مکمل ہو گیا ہے مادام اوور" ـــــ چانگ نے جواب دیا۔

"ویری گڈ ـــــ پوری رپورٹ دو اوور" ـــــ مادام کوموا نے
اطمینان کا ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ چانگ کی طرف سے
مشن کی تکمیل کی بات سنتے ہی اس کا غصے سے بگڑا ہوا چہرہ یک لخت
کھل اٹھا تھا۔

"مادام۔ آپ نے جب کلب پر حملہ کرنے اور وہاں موجود ہر شخص کو
ختم کرنے کا حکم دیا، تو میں اپنے آدمیوں کو اتنے بڑے مشن کی تکمیل کے
لئے ہدایات دینے کے لئے اکٹھا کیا۔ اور پھر انہیں تفصیلی ہدایات
دینے کے بعد جب ہم مشن کی تکمیل کے لئے دوبارہ کلب کے مین
گیٹ کے سامنے پہنچے تو میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ایک
سٹیشن ویگن میں بیٹھ کر کلب کے گیٹ سے باہر نکلتے ہوئے دیکھ لیا۔
چونکہ مجھے معلوم تھا کہ ہمارا اصل مقصد ان کا خاتمہ ہے۔ اس لئے
میں نے کلب کو تباہ کرنے کا خیال چھوڑ کر ان کا تعاقب شروع کر دیا۔
ہمارا گروپ چار کاروں میں تھا۔ اور اگر ہم انتہائی مصروف سڑک پر ہی
فائر کھول دیتے۔ تو یقیناً ہم میں سے کوئی بھی پولیس کے ہاتھوں نہ بچ
سکتا۔ چنانچہ ہم مناسب موقع ملنے کے لئے ان کا تعاقب کرتے رہے
عمران اور اس کے ساتھی کلب سے نکل کر انتہائی مصروف سڑکوں پر
کافی دیر تک چکر لگاتے رہے۔ وہ شاید اپنے تعاقب کا اندازہ لگانا
چاہتے تھے۔ لیکن ہم بے حد ہوشیاری سے تعاقب کر رہے تھے۔

اور پھر آخر کار سٹیشن ویگن سومایانگ روڈ پر واقع سنگ ہینگ کلب میں داخل ہو گئے۔ یہ آپ کو معلوم ہے کہ یہ ایک چھوٹا سا رہائشی کلب ہے جو یہودیوں کے کلب کے نام سے مشہور ہے۔ کیونکہ یہاں یہودی رہتے ہیں۔ جب ہمیں پوری طرح تسلی ہو گئی کہ یہ لوگ واقعی وہاں رہنے کے لئے آئے ہیں۔ تو ہم نے اس کلب کو گھیر لیا اور اس کے بعد ہم نے اس کلب پر خوف ناک اور طاقتور بموں کی بارش کر دی۔ اور چند ہی لمحوں میں اس پورے کلب کو مکمل طور پر تباہ کر دیا۔ اور وہاں موجود کوئی آدمی بھی زندہ باہر نہ نکل سکا۔ تباہی کے فوراً بعد میں نے گروپ کو روانہ کر دیا۔ پولیس فوراً ہی پولیس وہاں پہنچ گئی تھی۔ البتہ میں خود وہیں موجود رہا۔ میں ہجوم کا حصہ بن گیا۔ اس طرح مجھے پولیس کے گھیرے کے باوجود اندر جانے کا موقع مل گیا۔ اس کے بعد فائر بریگیڈ نے جب تباہ شدہ اور جلا ہوا ملبہ ہٹایا اور اندر موجود لاشیں باہر نکالنی شروع کیں تو مادام وہاں ایک بھی لاش سلامت نہ ملی۔ صرف جلی ہوئیں اور بغیر جلی ہوئیں ہڈیوں کے ڈھیر اور کٹے پھٹے اعضا ہی ملبے سے برآمد ہوئے۔ پولیس کے اندازے کے مطابق اس کلب سے تقریباً ڈیڑھ سو کے قریب افراد کی کٹی پھٹی اور جلی ہوئی لاشیں اور ان کے ٹکڑے ملے ہیں۔ جن میں مردوں کی لاشیں بھی تھیں اور عورتوں کی بھی۔ اس کا مطلب ہے عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں بھی انہی ٹکڑوں اور ہڈیوں میں شامل ہیں۔ کیونکہ ان کی سٹیشن ویگن بھی وہاں موجود دوسری کاروں کے ساتھ جلی ہوئی تباہ شدہ حالت میں موجود تھی۔ اور ہم نے گھیرا اس طرح ڈالا تھا کہ کوئی آدمی بھی ہماری نظروں سے بچ کر نہ نکل سکے۔ ویسے ہمارا ایکشن اس قدر

تیز تھا کہ کسی کو بچ نکلنے کی مہلت ہی نہیں ملی اوور" ——— چانگ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ ——— چانگ ویری گڈ۔ تم نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ اور اس عمران اور اس کے ساتھیوں کو انجام تک پہنچا کر میرے دل میں ٹھنڈک ڈال دی ہے۔ تمہارے اس کارنامے پر تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو میں ایک ایک لاکھ ڈالر انعام دینے کا اعلان کرتی ہوں۔ اور ساتھ ہی عیش کرنے کے لئے ایک ہفتے کی چھٹی اوور" ——— مادام کومو نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ بے حد شکریہ مادام۔ آپ واقعی قدر شناس ہیں اوور" چانگ کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

"اوور اینڈ آل" ——— مادام کومو نے کہا۔ اور ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے بعد اس نے میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے دوبارہ چوشان کلب کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ چونکہ جوٹان جزیرے میں سسٹم ہی ایسا رکھا گیا تھا۔ کہ باہر سے صرف ٹرانسمیٹر کے ذریعے ہی وہاں کال کی جا سکتی تھی۔ جب کہ جزیرے پر سے ٹیلی فون کال نہ صرف باچان بلکہ پوری دنیا میں کہیں بھی کی جا سکتی تھی۔

"یس ——— چوشان کلب" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"لیڈی جیررنگ سے بات کراؤ۔ میں مادام کومو بول رہی ہوں"

کومو نے باوقار لہجے میں کہا۔
"اوہ۔ یس مادام۔ ہولڈ آن کیجیے۔ مادام دفتر سے جاچکی ہیں۔ میں
انہیں کنکٹ کرتی ہوں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور مادام
کومو مسکرا کر خاموش ہوگئی۔ پھر تقریباً دو منٹ بعد اُسے ریسیور میں
چیررنگ کی آواز سنائی دی۔
"ہیلو کومو ۔۔۔ میں چیررنگ بول رہی ہوں"۔۔۔۔ لیڈی چیررنگ
کے لہجے میں قدرے سرد مہری موجود تھی۔
"چیررنگ۔ شکر کرو تمہارا کلب تباہ ہونے سے بچ گیا۔ اور
عمران اور اس کے ساتھی تباہی سے پہلے ہی کلب سے نکل آئے۔
بہرحال مقدر کی بات ہے۔ جوشان کلب کی بجائے ان کی موت
یہودیوں کے کلب سنگ ہینگ میں لکھی ہوئی تھی۔ میں نے سوچا
تمہیں بتادوں"۔۔۔۔ کومو نے بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔
"تمہارا مطلب ہے کہ وہ عمران اور اس کے ساتھی مرچکے ہیں"
چیررنگ نے چونک کر کہا۔
"ہاں۔ وہ اس کلب کے اندر تھے جب میرے آدمیوں نے
اس کلب پر بموں کی بارش کردی تھی۔ اور وہاں موجود ایک آدمی بھی
زندہ بچ کر نہ جاسکا ہے۔ لیکن چیررنگ وہ عمران تمہارے حد درجہ
کہیں تم اُسے دل تو نہیں ہار بیٹھی تھیں۔ اگر ایسی بات ہے تو پھر
تم سے افسوس ہی کیا جاسکتا ہے"۔۔۔۔ مادام کومو نے ہنستے
ہوئے کہا۔
"ارے نہیں کومو۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ تم میری طبیعت تو

بہرحال مجھے اس کی موت پر افسوس ہوا ہے۔ لیکن کومو مجھے تمہاری
اور یانگ کی موت پر بھی افسوس ہوگا"۔۔۔۔ لیڈی چیررنگ نے
سپاٹ لہجے میں کہا۔
"میری اور یانگ کی موت پر۔ اوہ تو تمہیں شاید یقین نہیں آیا کہ
عمران مرچکا ہے اور تم اس کی باتوں سے مرعوب ہوگئی ہو۔ ایسی
کوئی بات نہیں ڈیئر۔ تم دراصل اس فیلڈ کی ہو نہیں۔ ورنہ تمہیں
خود ہی میری اور یانگ کی طاقت کا علم ہو جاتا۔ بہرحال خوش رہو۔
گڈ بائی"۔۔۔۔ کومو نے طنزیہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔ اور پھر
ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا۔ اور یانگ کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر
دیئے۔ تھوڑی دیر بعد یانگ سے رابطہ قائم ہوگیا۔
"ہیلو ۔۔۔ یانگ ڈیئر۔ کیسے ہو"۔۔۔۔ مادام کومو کے لہجے میں
اندرونی مسرت کی چہکار موجود تھی۔
"ارے ارے کومو۔ کہیں میں خوشی سے بے ہوش ہی نہ ہوجاؤں۔
بڑے عرصے بعد تم نے مجھے اس لہجے میں مخاطب کیا ہے"۔۔۔۔
دوسری طرف سے یانگ نے کہا۔ اور کومو بے اختیار کھلکھلا کر
ہنس پڑی۔
"تمہیں واقعی خوشی سے بے ہوش ہوجانا چاہیئے۔ کیونکہ جسے تم
خطرناک آدمی کہہ رہے تھے۔ میں نے اُسے بدترین موت مار دیا
ہے۔ میرا مطلب ہے وہ علی عمران"۔۔۔۔ مادام کومو نے مسرت
بھرے لہجے میں کہا۔
"اچھا ۔۔۔ پھر تو مبارک ہو۔ لیکن یہ ہوا کیسے۔ کیا جوشان کلب

پر ریڈ کیا تھا" ـــــ یانگ نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔ اور جو
میں کومو نے اُسے پوری تفصیل بتا دی۔
" اوہ۔ ویری گڈ۔ ویری گڈ کومو۔ تم نے واقعی بہت بڑا کا
سرانجام دیا ہے۔ دلی مبارکباد قبول کرو۔ اور اب یہاں آ
تاکہ ہم مل کر جشن مسرت منا سکیں" ـــــ یانگ سے نے اس بار
طور پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا۔
" تھینک یو ڈیئر۔ میں آرہی ہوں۔ واقعی جشن مسرت منا
عرصہ ہو گیا ہے۔ میں آرہی ہوں ڈیئر۔ اور تم بھی اپنی ساری مص
بند کر دو۔ ملتوی کر دو۔ ہم کم از کم ایک ہفتے تک مکمل جشن م
گے" ـــــ کومو مسرت سے واقعی بے خود ہوئی جارہی تھی۔
" ارے اب تو واقعی میں بے ہوش ہونے کے قریب پہنچ
کہاں مناؤ گی یہ جشن۔ تاکہ تمہارے پہنچنے تک میں اس کے ا
مکمل کر سکوں" ـــــ یانگ نے انتہائی مسرت بھرے لہ
" میرا تو خیال اپنی رہائش گاہ کا ہی تھا۔ لیکن اب تم نے
کر دی ہے تو پیرا ڈائز ہاؤس کے بارے میں کیا خیال ہے"
کومو نے مسکراتے ہوئے کہا۔
" انتہائی شاندار۔ پھر آجاؤ جلدی۔ میں تمہارا انتظار کر رہا
یانگ نے کہا۔ اور کومو نے او۔ کے کہتے ہوئے رسیور ر
پھر ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ واقعی مسرت اس کے
سے ظاہر ہو رہی تھی۔

سیاہ رنگ کی لمبی سی کار انتہائی تیز رفتاری سے سڑک
ڑ رہی تھی۔ گو اس وقت آدھی سے زیادہ رات گزر چکی تھی۔
رالحکومت کی سڑکوں پر اب بھی اس قدر روشنی اور ٹریفک
دہام تھا کہ جیسے رات کا یہاں گزر ہی نہ ہوتا ہو۔ کار کی ڈرائیونگ
پر سلاگو بیٹھا ہوا تھا جب کہ اس کے ساتھ فرنٹ سیٹ
ران موجود تھا۔ اس نے مقامی میک اپ کر رکھا تھا۔ عقبی سیٹ
پٹن شکیل اور خاور بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ دونوں بھی مقامی
اپ میں تھے۔
" چانگ انتہائی خطرناک آدمی ہے عمران صاحب۔ اور پھر اس
ت میں میرے خیال میں آٹھ سے زیادہ افراد موجود ہیں" ـــــ
گو نے کافی دیر تک خاموش رہنے کے بعد کہا۔
" تم باہر کھڑے رہ کر خطرناک کے بچے یاد کرتے رہنا۔ مجھے

یقین ہے جب تک تم ہمیں یاد کرو گے ہم واپس آجائیں
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"ارے عمران صاحب۔ میرا یہ مطلب نہ تھا۔ دراصل
یہ بات اس لئے کی تھی کہ آپ کو ان لوگوں سے کبھی واسطہ
اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ آپ کو بتا دوں۔ ورنہ میں
ہوں کہ چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو۔ وہ آپ سے زیادہ تیز نہیں
سکتے"۔۔۔۔ سلاگو نے شرمندہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے
کہا۔
"بہت بہت شکریہ۔ تم نے بہت اچھا کیا کہ مجھے بتا دیا۔
شاید میں تو یہی سوچتا رہتا کہ چانگ شاید بچوں کو پڑھانے والا
انتہائی شریف اور سادہ لوح استاد ہوگا۔ جس کی ساری عمر بچوں
کو۔ اے۔ بی۔ سی پڑھانے میں گزر گئی ہوگی"۔۔۔۔ عمران نے کہا
اور سلاگو ایک بار پھر انتہائی شرمندگی کے انداز میں ہنس پڑا۔
ظاہر ہے وہ کیا جواب دیتا۔ ویسے اسے خود اپنے آپ پر ہنسی آ رہی
تھی کہ وہ عمران جیسے آدمی کو بتا رہا ہے کہ چانگ خطرناک آدمی ہے۔
"عمران صاحب۔ اگر چانگ یا اس کا کوئی ساتھی بچ نکلا تو
اس کو ہو اور یانگ کو تو علم ہو جائے گا کہ ہم مرے نہیں
بلکہ زندہ ہیں"۔۔۔۔ پچھلی نشست پر بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل
نے کہا۔
"تو کیا ہوا۔ اسے ایک بار پھر فون کرنے کی تکلیف اٹھانی پڑے
گی اور کیا ہوگا"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"فون کرنے کی تکلیف ۔۔۔ کیا مطلب"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"یار کہیں تم احمقوں کی ٹیم کے کپتان تو نہیں تھے۔ تمہیں معلوم
ہے کہ کوموتے نے لیڈی جیررنگ کو فون کر کے بتایا ہے کہ ہمیں
یہودیوں کے کلب میں مار کر ختم کر چکی ہے۔ اب اُسے جب پتہ
چلے گا کہ ہم مرے نہیں بلکہ زندہ ہیں۔ تو زیادہ سے زیادہ یہی ہو
گا کہ وہ فون کر کے لیڈی جیررنگ سے معذرت کر لے گی"۔۔۔۔
عمران نے جواب دیا۔ اور کیپٹن شکیل بے اختیار مسکرا دیا۔
"ویسے عمران صاحب۔ آپ نے واقعی چانگ کو بڑے شاندار
انداز میں ڈاج دیا ہے۔ ورنہ اُسے یہاں تو بھوت کہا جاتا ہے۔ وہ
ایک بار جس کے پیچھے پڑ جائے اس کا پیچھا قبر تک نہیں چھوڑتا۔
آپ نے نہ صرف اُسے ڈاج دیا بلکہ اس کی کار کے نمبر وغیرہ بھی
نوٹ کر لئے"۔۔۔۔ سلاگو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"دراصل میں نے داستان امیر حمزہ کے کردار عمرو عیار کی
زنبیل میں سے چادر سلیمانی اڑا لی تھی۔ اور اس چادر کی خاصیت
ہے کہ اسے اوڑھ لینے کے بعد نہ صرف آدمی انسانی نظروں سے
غائب ہو جاتا ہے بلکہ بھوت بھی اُسے نہیں دیکھ سکتے۔ چنانچہ وہی
ہوا۔ وہ اپنے طور پر بڑے چھپ چھپ کر چار کاروں میں ہماری سٹیشن
ویگن کا تعاقب کرتے رہے۔ پہلے تو میں نے سوچا کہ ان کا ہی خاتمہ
کر دیا جائے تاکہ اور کچھ نہیں تو کم از کم دس بارہ بھوت ہی باجان
بھوتوں کی آبادی سے کم ہو جائیں گے۔ لیکن پھر مجھے بھوتوں کے

سردار یانگ اور اس کی خوب صورت بھتنی بیوی کو مو کا خیال آگیا
بے چارے خواہ مخواہ میرے پیچھے بھاگتے رہیں گے ۔ اس لئے میں
یہودیوں کے کلب کا راستہ لیا ۔ اس طرح ایک تیر میں دو شکار
گئے ۔ مجھے معلوم ہے کہ اس کلب میں اسرائیل کے فارن سیکرٹ
ایجنٹوں کا ہیڈ کوارٹر ہے ۔ اور میرا اصل مشن بھی دراصل انہی کے
ہے ۔ اس لئے میں نے سوچا کہ بھوتوں کے ہاتھوں ____
کا شکار کھیلا جائے ۔ چنانچہ میں سٹیشن ویگن سمیت اندر گیا ۔ اور
پارکنگ میں سٹیشن ویگن روک کر ہم عمارت کے اندر جانے کی بجائے
اس کی سائیڈ گلی سے ہوتے ہوئے عقبی دروازے سے دو
سڑک پر آکر بکھر گئے ۔ گلی سے گزرتے ہوئے ریڈی میڈ میک اپ
کر لیا گیا ۔ اور پھر وہاں سے ہم واپس چوشان کلب پہنچ گئے ۔
کہ میرا ایک آدمی بھوتوں کی کارگزاری کا جائزہ لینے کے لئے
چھپ گیا ۔ اس طرح بھوتوں کے لیڈر کی کار کا نمبر بھی معلوم ہو گیا
ان کی کارگزاری بھی سامنے آگئی ۔ پھر اس کی کارگزاری کی تصدیق
لیڈی چیر رنگ نے کر دی ۔ اور تم نے اس کار کے نمبروں کے
بھوتوں کے اڈے کی نشاندہی کر دی" ____ عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا ۔

"اوہ ۔ میں نے دیکھا ہوا ہے سنگ ہینگ کلب ۔ یہ ٹھیک ہے
کہ اس کی سائیڈ گلی عقبی طرف جاتی ہے ۔ لیکن وہاں پارکنگ
نے آپ کو سائیڈ گلی میں جانے سے روکا نہیں تھا ۔ کیونکہ عقبی
میرے خیال میں صرف وہی لوگ جا سکتے ہیں جو اس کلب کے

ہیں" ____ سلاگو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا
"وہ لوگ بھی نہیں جا سکتے ۔ البتہ صرف وہ لوگ جا سکتے ہیں جن کا تعلق
ئیلی ایجنسیوں سے ہو ۔ کیونکہ عقبی طرف انہی کا خفیہ ہیڈ کوارٹر ہے ۔
جن وہاں وہ لوگ عام رہائشی افراد کی طرح ہی اٹھتے بیٹھتے ہیں ۔ اس لئے
یدار کو صرف ایک لفظ کہنا پڑا ۔ گریٹ اسرائیل ۔ اور اس نے نہ
رف سلام کیا بلکہ عقبی گلی کے سامنے لگا ہوا گیٹ بھی کھول دیا ۔ اور
بی طرف اس وقت صرف ایک ہی آدمی موجود تھا ۔ جو ایک آرام کرسی
میز پر کتاب رکھے سو رہا تھا ۔ اس لئے عقبی دروازہ کھول کر باہر نکل
نے کے باوجود اسے کچھ علم نہ ہو سکا ۔ اور پھر شاید وہ بے چارہ سوتے
وتے ہی عالم بالا کو روانہ ہو گیا ہو گا" ____ عمران نے وضاحت کرتے
ئے کہا ۔ اور سلاگو نے سر ہلا دیا ۔

پھر اس سے پہلے کہ کوئی مزید بات کرتا ۔ عمران کی کلائی کی گھڑی نے
مخصوص انداز میں ضربیں لگانی شروع کر دیں ۔ عمران نے چونک کر ہاتھ اٹھایا
اور پھر ونڈ بٹن کو مخصوص انداز میں دبا دیا ۔ ڈائل پر چھوٹا سا ہندسہ تیزی سے
جلنے بجھنے لگا اور عمران سمجھ گیا کہ کال جولیا کی طرف سے آئی ہے ۔

"ہیلو ہیلو ____ جولیا کالنگ اوور" ____ گھڑی کو کان کے قریب
لے جاتے ہی جولیا کی مدھم سی آواز ابھری ۔

"یس ____ عمران اٹنڈنگ اوور" ____ عمران نے اسے منہ کے
قریب لا کر کہا اور پھر کان سے لگا لیا ۔

"میں لانچ لے کر جزیرہ جوٹان سے آنے والے راستے پر موجود ہوں ۔
جب کہ چوہان ہوکیڈو کی طرف جانے والے راستے پر لانچ میں ہے ۔

اور نعمانی ہوکیڈو کے ساحل پر کار میں موجود ہے اوور" ۔۔۔۔ جولیا
"ٹھیک ہے۔ انتہائی احتیاط سے کوموکا تعاقب کرنا ۔ویسے
ہماری طرف سے پوری طرح مطمئن ہو گی۔ لیکن اس کے باوجود بھی
محتاط رہنا بے حد ضروری ہے اوور" ۔۔۔۔ عمران نے کہا۔
"ہم محتاط ہیں اوور اینڈ آل" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے جولیا
اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ونڈ بٹن دبا کر ہاتھ
کر لیا۔

"عمران صاحب۔ ہم گولڈن سرکل ایریے میں داخل ہونے والے ہیں
سلاگو نے کہا اور عمران چونک کر سیدھا ہو گیا۔ کار اب ایک قدرے
سنسان سڑک پر سے گزر رہی تھی۔ اور دور سے تیز روشنیوں کا ایک
طویل جھمگٹا نظر آرہا تھا۔ عمران سمجھ گیا کہ یہ روشنیاں گولڈن سرکل ایریے
کی ہیں۔ یہ باچان کی ایک شاندار اور خاصی وسیع رہائشی کالونی تھی
صرف اعلیٰ طبقے کے افراد کی رہائش تھی۔ بڑی بڑی اور شاندار کوٹھیوں
پر مشتمل تھی۔ اور سلاگو کے آدمیوں نے یہی اطلاع دی تھی کہ جس کار
سنگ ہینگ کلب کی تباہی میں ملوث ہونے کی بنا پر چیک کیا گیا تھا
اس کالونی کی ایک کوٹھی میں موجود تھی۔ اور مزید تحقیقات سے پتہ چلا
کوٹھی ایک جرائم پیشہ آدمی جانگ کی ملکیت ہے۔ اور پھر جانگ کے
سلاگو نے معلومات مہیا کیں کہ جانگ لی گروپ کا انتہائی بااثر
فعال عہدیدار ہے۔ اس نے پورا ایک گروپ بنایا ہوا ہے۔ اور جرائم کی
دنیا میں جانگ کی خاصی شہرت موجود ہے۔ اور پھر جانگ کا حلیہ سامنے
آتے ہی عمران سمجھ گیا کہ یہی اس گروپ کا لیڈر تھا جس نے عمران

...ں کرتے ہوئے سنگ ہینگ کلب کو بموں سے تباہ کر دیا تھا۔ کیونکہ
...یشن ویگن کے تعاقب کے دوران عمران اسے کئی بار مارک کر چکا
...اور اس کے بعد عمران نے کیپٹن شکیل اور خاور کو ساتھ لے کر
...جانگ پر ریڈ کرنے کا منصوبہ تیار کر لیا۔ وہ اس جانگ سے یانگ
...متعلق تفصیلی معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا۔ سلاگو نے بھی ساتھ
...نے کی ضد کی۔ اس لئے عمران نے سلاگو کو بھی ساتھ لے لیا۔ جس کار
...ں وہ موجود تھے وہ بھی سلاگو کی ہی ملکیت تھی اور سلاگو نے ہی فوری
...پر انہیں اسلحہ بھی مہیا کر دیا تھا۔
کار اب کالونی کے ایریے میں داخل ہو چکی تھی۔ اور عمران کے کہنے
...سلاگو نے کار مطلوبہ کوٹھی سے کافی پہلے ایک سائیڈ میں روک دی۔
...پھر عمران کے ساتھ ہی اس کے ساتھی بھی نیچے اتر آئے۔
"اگلے چوک سے اسی سڑک پر تیسری کوٹھی ہے" ۔۔۔۔ سلاگو نے
...لاک کر کے مڑتے ہوئے کہا۔ اور عمران سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔
تھوڑی دیر بعد وہ اس کوٹھی کے سامنے سے گزر رہے تھے۔ کالونی
...میں اس وقت اکا دکا کاریں ہی گزر رہی تھیں۔ ورنہ ہر طرف خاموشی سی
...چھائی ہوئی تھی۔ کوٹھی کا پھاٹک بند تھا۔ البتہ اندر ایک ٹیوب لائٹ
...جلنے کی وجہ سے روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ عمران کی تیز نظروں نے چاردیواری
...کے اوپر لگی ہوئی بجلی کے طاقتور کرنٹ کی حامل تار کو چیک کر لیا تھا۔ اس
...کے علاوہ پھاٹک کے دونوں ستونوں کے اوپر سیاہ رنگ کے دو
...بڑے بڑے ڈبے بھی موجود تھے جن پر باہر کی طرف سیاہ رنگ کے
...بڑے بڑے آئینے نما کوئی چیزیں فکس تھیں۔ اور عمران مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا

تھا کہ یہ انتہائی جدید ترین کیمروں کے لینز ہیں۔ اور حفاظتی انتظامات
استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے ہی کوئی آدمی اس دیوار یا پھاٹک کو
کی کوشش کرے گا۔ نہ صرف اس کی تصویریں کیمرے میں محفوظ
گی۔ بلکہ پوری کوٹھی تیز سائرنوں سے گونج اٹھے گی۔ ڈبے جس
بنے ہوئے ہیں ان پر گولی بھی اثر نہیں کر سکتی۔ اس لئے یہ انتہا
نظام سمجھا جاتا ہے۔

"ہمیں پچھلی طرف سے اندر جانا ہوگا" ـــــ سلاگو نے کہا
وقت کوٹھی سے آگے بڑھ چکے تھے۔

"نہیں۔ اس میں جو حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں۔ ان
عقبی اور سامنے کی طرف برابر ہے" ـــــ عمران نے کہا۔ اور
نے حفاظتی انتظامات کی تفصیل بھی بتا دی۔ اور سلاگو کی آنکھیں
سے پھیلتی گئیں۔

"اوہ۔ اس طرف تو میرا دھیان ہی نہ گیا تھا۔ میں تو سمجھا تھا
بجلی کی تار ہے۔ جس پر کوئی کپڑا ڈال کر ہم آسانی سے اندر پھلانگ
گے" ـــــ سلاگو نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"آؤ۔ اب ہمیں اس پھاٹک سے ہی اندر جانا ہوگا" ـــــ
واپس مڑتے ہوئے کہا۔ ان چاروں کے چلنے کا انداز ایسا تھا
چار دوست بیٹھے بیٹھے اکتا کر ٹہلنے کے لئے باہر نکل آئے ہوں۔
پھاٹک کے سامنے پہنچ کر رکا۔ اس کا جیب میں موجود ہاتھ باہر
کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا سکہ تھا۔ کرنسی والا سکہ جس سے پبلک
کیا جا سکتا تھا۔ عمران نے سکے والا ہاتھ اونچا کیا اور پھر اپنی

تھا دیں۔ سکہ اس کی انگلیوں میں اس طرح دبا ہوا تھا کہ اس کا ایک کنارہ
انگلیوں میں پھنسا ہوا تھا۔ جب کہ باقی سکہ باہر تھا۔ اور اس کے ہاتھ اٹھانے
کا انداز ایسے تھا جیسے وہ کسی کو سکہ دکھا رہا ہو۔ عمران کا ہاتھ اونچا ہوتا گیا۔
اور پھر اچانک دونوں ستونوں کے اوپر لگے ہوئے ڈبوں میں سے ہلکی
سی کھٹاک کی آواز ابھری۔ اور عمران نے مسکراتے ہوئے ہاتھ نیچے کر
لیا۔ سلاگو اور عمران کے ساتھی دوسرے لمحے حیرت سے اچھل پڑے۔
کیونکہ انہوں نے کوٹھی کے پھاٹک کو خود بخود اندر کی طرف کھلتا دیکھ لیا
تھا۔ وہ تیزی سے سائیڈوں میں ہٹنے لگے۔ کیونکہ جس انداز میں پھاٹک
کھلا تھا۔ اس سے یہ ظاہر ہو رہا تھا کہ کوئی اندر سے پھاٹک کھول رہا
ہے۔ لیکن عمران اطمینان سے اپنی جگہ کھڑا رہا۔ پھر جیسے ہی پھاٹک کھلا
عمران اندر کی طرف بڑھ گیا۔ عمران کو اندر جاتے دیکھ کر سلاگو اور عمران
کے ساتھی بھی اندر کی طرف چل پڑے۔ سامنے وسیع لان تھا۔ جس کے
سامنے کوٹھی کی اصل عمارت تھی۔ ایک سائیڈ پر بنے ہوئے پورچ میں
وہی کار کھڑی تھی جس کے نمبر بتا کر عمران نے سلاگو کو اس کار کی تلاش پر
مامور کیا تھا۔ پھاٹک میں سب سے آخر میں داخل ہونے والا کیپٹن شکیل
تھا۔ اور کیپٹن شکیل جیسے ہی ایک مخصوص حد سے آگے بڑھا۔ پھاٹک
ایک بار پھر خود بخود بند ہونے لگ گیا۔ عمران نے چونکہ اندر آتے
ہوئے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر انہیں خاموش رہنے کا اشارہ کر دیا تھا۔
اس لئے وہ سب باوجود شدید حیرت کے خاموش تھے۔ کوٹھی میں کوئی
آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔ وہ دبے قدموں چلتے ہوئے آگے بڑھتے گئے۔
برآمدے میں پہنچ کر وہ رک گئے۔ اندر درمیانی گیلری میں کمروں کے

دروازے تھے ۔ جس میں سے ایک دروازے کے اوپر والے حصے پر نصب شیشوں میں سے نیلے رنگ کی روشنی کی کرنیں باہر راہداری میں پڑ رہی تھیں ۔ اور عمران مسکراتا ہوا آگے بڑھ گیا ۔ دروازہ بند تھا ۔ اس نے شیشے میں سے اندر جھانکنے کی کوشش کی لیکن یہ شیشہ اندھا تھا ۔ اس سے آر پار دیکھا نہ جا سکتا تھا ۔

" ساری کوٹھی چیک کر لو ۔ اس کے بعد اندر جائیں گے " ——— عمران نے سرگوشی کے سے انداز میں پاس کھڑے کیپٹن شکیل سے کہا ۔ اور کیپٹن شکیل خاور کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کرتے ہوئے دبے پاؤں واپس برآمدے کی طرف بڑھ گیا ۔ جب کہ عمران اور صالحہ وہیں رہداری میں ہی کھڑے رہے ۔ تقریباً دس بارہ منٹوں کے بعد کیپٹن شکیل اور خاور دوبارہ راہداری میں نمودار ہوئے اور کیپٹن شکیل نے نفی کے انداز میں سر گھما کر عمران کو بتا دیا کہ کوٹھی میں کوئی آدمی موجود نہیں ہے ۔ چنانچہ عمران نے آگے بڑھ کر دروازے کو دبایا لیکن دروازہ اندر سے بند تھا ۔ عمران نے دروازے پر قدرے زور سے دستک دی ۔ چند لمحوں تک تو اندر خاموشی رہی ۔ لیکن پھر کسی کے بڑبڑانے اور کروٹ بدلنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں ۔ عمران نے اشارہ کیا ۔ اور وہ سب دروازے کی دونوں سائیڈوں میں دیواروں کے ساتھ چپک کر کھڑے ہو گئے ۔

" کون ہے ۔ کیا میرے کان بجنے لگے ہیں ۔ دروازے پر کون دستک دے سکتا ہے ۔ آدمی تو کوئی کوٹھی میں ہے ہی نہیں ۔ اور باہر سے کوئی اندر آ ہی نہیں سکتا " ——— دروازے کی درمیانی جھری سے

ہلکی سی آواز باہر سنائی دے رہی تھی ۔

" خواب دیکھا ہو گا ڈیئر ۔ سو جاؤ " ——— ایک نسوانی خواب آلود آواز سنائی دی ۔

" نہیں جیکی ۔ میں نے خود واضح طور پر آواز سنی ہے ۔ ٹھہرو میں دیکھ لیتا ہوں ۔ ورنہ مجھے نیند نہ آئے گی " ——— مردانہ آواز سنائی دی ۔ اور پھر شیشوں میں سے تیز روشنی نکلنے لگی ۔ ظاہر ہے نیلے نائٹ بلب کی جگہ تیز روشنی والا بلب جلا دیا گیا ہو گا ۔ پھر کسی کے سلیپر گھسیٹنے کی آواز دروازے کی طرف آتی سنائی دینے لگی ۔

" کون ہے باہر ——— کس نے دستک دی ہے " ——— اب دروازے کے قریب سے ایک بھاری آواز سنائی دی ۔

" چھوڑو ڈیئر جانگ ——— کوئی بلی بھاگتے وقت دروازے سے ٹکرا گئی ہو گی " ——— دور سے عورت کی آواز سنائی دی ۔ لیکن اسی لمحے عمران نے اپنا پیر فرش پر آہستہ سے گھسیٹا ۔ تو دوسرے لمحے دروازے کی کنڈی کھلنے کی آواز سنائی دی ۔

اور پھر اس سے پہلے کہ جانگ دروازہ کھولتا عمران نے آگے بڑھ کر دروازے پر زور سے دھکا مارا اور جانگ چیختا ہوا اچھل کر پیچھے جا گرا ۔ اس کی چیخ اور گرنے کا دھماکہ پوری راہداری میں سنائی دیا تھا ۔ دروازہ کھلتے ہی عمران ہاتھ میں ریوالور پکڑے اچھل کر اندر داخل ہو گیا ۔

" کک ——— کک ——— کون ہو تم " ——— بیڈ پر بیٹھی ہوئی ایک خوب صورت جاپانی لڑکی نے بری طرح چیختے ہوئے کہا ۔ لیکن دوسرے

لمحے عمران کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور سے شعلہ نکلا اور
کے ساتھ ہی وہ لڑکی چیخ مار کر بیڈ پر ہی پشت کے بل الٹ گئی
اس کے کان کے قریب سے گزر کر بیڈ کے اونچے اٹھے ہوئے
کے ڈیزائن کو توڑتی ہوئی دوسری طرف نکل گئی تھی۔

"اب اگر تمہاری آواز نکلی تو گولی تمہاری پیشانی پر پڑے گی"
عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

اسی دوران چانگ فرش سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ اس کے
پر نائٹ سوٹ تھا۔ اور چہرے پر شدید ترین حیرت کے آثار
تھے۔ عمران کے ساتھی بھی اندر آ چکے تھے۔ اور ظاہر ہے ان
کے ہاتھوں میں بھاری ریوالور چمک رہے تھے۔

"ہمیں صرف چند باتیں پوچھنی ہیں مسٹر چانگ۔ اگر تم نے
کیا تو تم بھی زندہ رہو گے اور یہ لڑکی جیکی بھی۔ اس لئے اطمینان
سے کرسی پر بیٹھ جاؤ۔ اور سنو لڑکی، تم بھی بیڈ سے اٹھ کر ادھر
پر آ جاؤ"—— عمران نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔ اور
خوفزدہ انداز میں پڑی ہوئی جیکی ایک جھٹکے سے اٹھی۔ اور
کرسی کی طرف بڑھنے لگی۔

"لباس پہن لو۔ جلدی کرو"—— عمران نے یک لخت غرا کر
کہا۔ کیونکہ جیکی انتہائی مختصر لباس میں تھی۔ اور جیکی نے جلدی
ایک سائیڈ پر پڑا ہوا گاؤن اٹھا کر پہن لیا۔ اور پھر وہ کرسی پر بیٹھ
اس کے چہرے سے شدید خوف نمایاں تھا۔

"تم بھی بیٹھ جاؤ چانگ۔ اور پہلے یہ بتاؤ کہ یہ جیکی تمہاری کیا

ہے"—— عمران کے لہجے میں غراہٹ تھی۔

"مم—— مم—— میں اس کی بیوی ہوں۔ جیکی چانگ"—— چانگ
سے پہلے ہی لڑکی بوکھلائے ہوئے انداز میں بول پڑی۔ اس کا لہجہ بتا
رہا تھا کہ وہ درست کہہ رہی ہے۔

"ٹھیک ہے—— یہ اور بھی اچھا ہوا۔ اب اگر چانگ نے چوں چراں
کی تو پہلے جیکی کی چیخیں ہی کمرے میں گونجیں گی۔ مجھے یقین ہے کہ چانگ
بیوی کی چیخیں سننے کی بجائے ہمارے ساتھ تعاون کرے گا"—— عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم پہلے بتاؤ کہ تم ہو کون۔ اور کیا پوچھنا چاہتے ہو۔ اور تم اندر کیسے
آ گئے"—— چانگ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اب وہ پوری
طرح سنبھل گیا تھا۔ اور اس کے چہرے پر بھی سختی کے آثار نمایاں
ہونے لگ گئے تھے۔

"پہلے تم بیٹھ جاؤ۔ اور یہ آخری بار کہہ رہا ہوں۔ ورنہ......"——
عمران کے لہجے میں غراہٹ بڑھ گئی۔

"بب—— بب—— بیٹھ جاؤ چانگ"—— جیکی عمران کی غراہٹ
سے بری طرح خوفزدہ نظر آ رہی تھی۔

چانگ سر جھٹکتا ہوا پیچھے ہٹا اور جیکی کے ساتھ پڑی ہوئی کرسی پر
بیٹھ گیا۔ لیکن اس کے چہرے پر سختی اور زیادہ بڑھ گئی تھی۔ عمران نے
آگے بڑھنے سے پہلے سر موڑ کر کیپٹن شکیل اور خاور کو اشارہ کیا۔
اور وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے ان دونوں کے عقب میں جا کر
کھڑے ہو گئے۔

"ڈیوڈ ـــــ تم کوئی رسی ڈھونڈھو۔ یا چانگ کی کوئی ٹائی دغیرہ
چانگ صاحب کے ہاتھ اور پیر باندھ دو۔ اور اگر یہ اس کام میں
سی بھی مزاحمت کرے تو بے شک گولیوں سے چھلنی کر دینا۔ معلو
ہم اس کی بیوی سے حاصل کر لیں گے" ـــــ عمران نے انتہا
لہجے میں پاس کھڑے ہوئے سلاگو سے کہا۔ اور سلاگو سر ہلاتا ہو
میں موجود ایک الماری کی طرف بڑھ گیا جو دیوار میں نصب تھی
اپنی ساخت کے لحاظ سے وارڈروب یعنی کپڑوں کی الماری نظ
رہی تھی۔

"تم کیا پوچھنا چاہتے ہو" ـــــ چانگ نے خشک لہجے میں
"مقامی مسئلے سے متعلق معلومات ہیں۔ فکر نہ کرو۔ عام سی معل
ہیں۔ لیکن اگر تم نے تعاون نہ کیا تو پھر ان معلومات سمیت عا
پہنچ جاؤ گے" ـــــ عمران نے خشک لہجے میں کہا۔ اور مقامی
کی بات سن کر چانگ کے ستے ہوئے چہرے پر اطمینان کے
آثار ابھر آئے تھے۔ اور پھر اس نے واقعی باندھے جانے پر نہ
احتجاج کیا اور نہ کوئی مداخلت۔ سلاگو نے اس کے دونوں
پشت پر کر کے ایک ریشمی ٹائی کی مدد سے اچھی طرح باندھ
تھے۔ اور دوسری ٹائی سے اس کے دونوں گھٹنے کس دیئے۔
اب چانگ پوری طرح بے بس ہو چکا تھا۔ جیکی خاموش بیٹھی ہو
ہونٹ چبا رہی تھی۔ اس کے چہرے پر ابھی تک شدید خوف
آثار نمایاں تھے۔

"ہاں ـــــ اب پہلے تم نے جو کچھ پوچھنا ہے پوچھ لو۔ کیونکہ

عادت ہے جب میں پوچھنا شروع کرتا ہوں تو پھر مجھے صرف اپنے
سوال کا جواب ہی چاہیئے ہوتا ہے اور کچھ نہیں" ـــــ عمران نے
اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"پہلے تم یہ بتاؤ کہ تم اندر کیسے پہنچ گئے۔ جب کہ ......" ـــــ
چانگ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ فقرہ
مکمل کرتا عمران نے اس کا فقرہ کاٹ دیا۔

"جب کہ تم نے پھاٹک کے ستونوں پر الارم کیمرے لگا رکھے
ہیں۔ اور چار دیواری کے اوپر انتہائی طاقتور الیکٹرک کرنٹ والی تار
بھی موجود ہے۔ اور تمہاری حیرت اس بنا پر ہے کہ ہم اندر بھی آ گئے۔
لیکن نہ الارم بجا اور نہ ہم پر مفلوج کر دینے والی ریز کی بوچھاڑ ہوئی۔
یہی پوچھنا چاہتے ہو ناں تم" ـــــ عمران نے اس کا فقرہ کاٹتے
ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کیونکہ یہ سسٹم ناقابل تسخیر ہے۔ اور اس لئے مجھے یہاں
آج تک کوئی محافظ رکھنے کی ضرورت نہیں پڑی" ـــــ چانگ نے
الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہارا المیہ یہ ہے کہ تم سائنس پر آنکھیں بند کر کے ایمان لے
آتے ہو۔ حالانکہ سائنس ایک ایسا علم ہے جس میں متبادل صورتوں کی
گنجائش ہر وقت موجود رہتی ہے۔ تمہارا یہ سسٹم ڈبل چیکنگ
سسٹم کہلاتا ہے۔ تم نے تو ظاہر ہے کمپنی سے خریدا ہو گا۔ تمہیں
تو صرف اس کی حفاظتی تفصیلات بتائی گئی ہوں گی۔ اس لئے تمہیں
اس سسٹم کی مشینری اور اس میں سے نکلنے والی ریز وغیرہ کی سائنسی

ماہیت کا علم نہ ہوگا۔ لیکن مجھے معلوم ہے کہ اگر ان باکسز کے در
پھاٹک کے اوپر جلنے والی کنکٹ ریز کو کسی دھات سے کاٹ دیا جا
تو ان میں موجود پھاٹک کھولنے والا سسٹم خود بخود آن ہو جاتا ہے
البتہ یہ بند فرش پر پڑنے والے دباؤ سے ہوتا ہے۔ چنانچہ میں ن
جیب سے ایک سکہ نکالا اور کنکٹ ریز کو اس سکے کی مدد سے
دیا۔ نتیجہ یہ کہ پھاٹک کھولنے والا سسٹم خود بخود آن ہو گیا اور پھا
کھل گیا۔ اور ہم اطمینان سے اندر آ گئے۔ پھاٹک خود بخود بند ہو گیا
پریل سسٹم ویسے ہی قائم ہے۔ اب تمہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ
ہم نے نہ پھاٹک پھلانگا ہے اور نہ دیواریں۔ اس لئے نہ الارم بجا
نہ مفلوج کر دینے والی ریز ہم پر پڑی ہیں "۔۔۔۔۔ عمران نے وضاحت
کرتے ہوئے کہا۔

اور چانگ کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے آثار ابھر آ
چانگ کے ساتھ ساتھ سلاگو کے میک اپ شدہ چہرے پر بھی
اور تحسین کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

" بس تمہارے سوالات ختم ہو گئے۔ اب میں پوچھنا شروع
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تم ہو کون "۔۔۔۔۔ چانگ نے کہا۔

" ہمارا تعلق انسانوں کے گروپ سے ہے۔ جب کہ مجھے بتا
ہے کہ تمہیں یہاں پاچان میں بھوت کے نام سے یاد کیا جاتا ہے
بہر حال اب تمہارے سوالات ختم اور اب میں پوچھنا شروع کر
یہ بتاؤ کہ یانگ کا وہ خاص اڈہ کہاں ہے جہاں وہ چھپا رہتا ہے

ن نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔ لیکن یانگ کا لفظ سنتے ہی
نگ اس طرح اچھلا جیسے اس کے جسم پر کسی نے کوڑے کی ضرب
دی ہو۔

" یانگ۔۔۔۔۔ کون یانگ۔ میں کسی یانگ کو نہیں جانتا "۔۔۔۔۔
نگ نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو کنٹرول میں لاتے ہوئے
واب دیا۔

" یانگ کا تعارف میں کرا دوں۔ دراصل میں نہیں چاہتا کہ تمہاری
ب صورت بیوی کا چہرہ ہمیشہ کے لئے مسخ ہو جائے اور تم اپنی
یاں تڑوا کر باقی ساری عمر بستر پر پڑے سسکتے رہو۔ اس لئے میں
ضد کی بجائے کوشش کر رہا ہوں کہ تم سب کچھ خود ہی بتا دو۔
نگ لی گروپ کا سربراہ ہے۔ اور تم لی گروپ کے اہم عہدیدار
۔ لی گروپ منشیات کا بہت بڑا اسمگلنگ ریکٹ ہے۔ بہر حال
کل یانگ کی خوب صورت بیوی کومو نے اپنا علیحدہ گروپ بنا
ہے۔ جس میں تم نمبر ٹو ہو۔ اور تم نے آج کومو کے کہنے پر سنگ
نگ کلب کو بموں سے تباہ کر کے اس کے مخالفوں کا خاتمہ کیا ہے۔
یکن مجھے کومو یا اس کے گروپ سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ مجھے یانگ
تا وہ پتہ چاہیئے جہاں وہ ہر صورت میں مل جاتا ہو "۔۔۔۔۔ عمران نے
نک لہجے میں کہا۔

" یانگ کا رہائشی محل ہے ہو کیڈو میں۔ اور وہ وہیں رہتا ہے۔
ہو کیڈو پہنچ کر کسی سے پوچھ لو وہ تمہیں اس محل تک پہنچا دے
۔۔۔۔۔ اس بار چانگ نے جواب دیا۔ اور عمران طنزیہ انداز

میں ہنس پڑا۔

" ان معلومات کا بے حد شکریہ۔ لیکن اس کا مجھے بھی علم
بظاہر یانگ اسی محل میں رہتا ہے اور اس کا دفتر بھی اسی محل
لیکن میں جانتا ہوں کہ یانگ دراصل وہاں نہیں رہتا البتہ صرف
وہاں جاتا ضرور ہے۔ اس کا اصل ٹھکانہ کہیں اور ہے۔ اور مجھے
ٹھکانے کا پتہ چاہیئے "۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

" مجھے تو اس کے کسی ایسے ٹھکانے کا علم نہیں ہے۔ میں
رہا ہوں "۔۔۔۔ چانگ نے کہا۔

" او کے۔ اس کا مطلب ہے کہ باتوں کا یعنی تھیوری کا
ختم ہو گیا۔ اب ہمیں کچھ پریکٹیکل کرنا چاہیئے۔ ٹھیک ہے۔ ڈ
کی بیوی چیکی کی ناک کاٹ دو۔ اس کی بناوٹ کچھ اچھی نہیں
یہ بعد میں پلاسٹک سرجری کرا کر خوب صورت سی ناک بنوا
عمران نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

اور سلاگو جسے عمران میک اپ کی وجہ سے ڈیوڈ کہہ رہا
ہلاتا ہوا آگے بڑھا۔ اس نے جیب سے ایک تیز دھار خنج
نکال لیا تھا۔

" کھٹ ۔۔۔ کھٹ ۔۔۔ ٹھہرو۔ رک جاؤ۔ پلیز۔ فار گاڈ س
رک جاؤ "۔۔۔۔ چیکی نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے ا
چھپاتے ہوئے انتہائی خوف زدہ انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

" میں سچ کہہ رہا ہوں۔ مجھے اس کے کسی ٹھکانے کا علم
میں اس کے اتنے قریب کبھی نہیں رہا۔ اور ویسے بھی وہ ان

میں انتہائی محتاط آدمی ہے "۔۔۔۔ چانگ نے جلدی سے کہا۔ اور
عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ درست کہہ رہا ہے۔

" ٹھیک ہے۔ میں مان لیتا ہوں۔ چلو یہ بتا دو کہ وہ واٹر پاور کے لئے
کیا کام کر رہا ہے "۔۔۔۔ عمران نے دوسرا سوال کیا۔

" واٹر پاور ۔۔۔۔ وہ کیا ہوتا ہے "۔۔۔۔ چانگ نے چونک کر اور
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ تو عمران کا منہ بن گیا۔ کیونکہ سلاگو کی یہ
بات غلط ثابت ہو رہی تھی کہ چانگ یانگ کا خاص ترین آدمی ہے۔
چانگ کو واقعی کسی بات کا علم نہ تھا۔

" وہ ایک خصوصی مشن پر کام کر رہا ہے۔ سمندر کی تہہ میں "۔۔۔۔
عمران نے اندازے سے کہا۔

" مجھے معلوم نہیں۔ لی گروپ بے حد وسیع ہے۔ میں تو اس
کے ایک شعبے ایکشن گروپ کا لیڈر ہوں۔ ہمارے شعبے کا کام
منشیات کی سپلائی کی حفاظت کرنا ہے یا کسی آدمی یا ایجنٹ کا خاتمہ
کرنا ہے۔ اس کے علاوہ مجھے قطعاً معلوم نہیں ہے کہ یانگ کیا کرتا
رہتا ہے۔ مجھے تو ذاتی طور پر یانگ سے ملے ہوئے بھی کم از کم ایک
سال ہو گیا ہو گا "۔۔۔۔ چانگ نے جلدی جلدی جواب دیتے
ہوئے کہا۔

" ہوں ۔۔۔۔ تم آج کل کو مو گروپ کے لیڈر ہو۔ کو مو اس وقت
کہاں موجود ہے "۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" مادام سے جب آخری بار میرا رابطہ ہوا تو وہ ایک جزیرے
میں تھی۔ جسے جوتان جزیرہ کہا جاتا ہے۔ میرے ذمے ایک خصوصی

مشن تھا۔ جو میں نے کامیابی سے پورا کر لیا۔ تو میں نے ٹرانسمیٹر پر مادام کو
اطلاع دی۔ مادام نے خوش ہو کر مجھے اور پورے گروپ کو ایک
لاکھ ڈالر انعام بھی دیا اور ایک ہفتے کی چھٹی بھی۔ میں اور جیکی ایک ہفتے
کی چھٹی منانے کل ہونولولو جا رہے تھے۔ ہماری سیٹیں بھی بک ہو چکی
ہیں" ۔۔۔ چانگ نے جلدی سے جواب دیا اور جیکی نے بھی اثبات میں
سر ہلا دیا۔ جیسے وہ اپنے شوہر کی بات کی تصدیق کر رہی ہو۔

"کوموا اب کہاں ہو گی" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ ہم سے تو وہ خود رابطہ کرتی ہے" ۔۔۔ چانگ
نے جواب دیا۔

"اگر تمہیں ضرورت ہو تو تم کس فریکونسی پر اس سے رابطہ قائم کرتے
ہو" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"میں نے بتایا تو ہے کہ وہ خود رابطہ کرتی ہے" ۔۔۔ چانگ نے
جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور دوسرے لمحے اس نے
ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور کا رخ جیکی کی طرف کیا۔ اور ٹریگر دبا دیا۔
کمرہ جیکی کی خوفناک چیخ سے گونج اٹھا۔ وہ کرسی سمیت پیچھے الٹ
گئی تھی۔

"گگ ۔۔۔ گگ ۔۔۔ کیا تم نے جیکی کو مار ڈالا" ۔۔۔ چانگ نے
بے اختیار اچھل کر کھڑے ہونے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ لیکن
اس کے پیچھے کھڑے ہوئے کیپٹن شکیل نے اس کے دونوں کاندھوں پر ہاتھ
رکھ کر اسے واپس کرسی میں دھکیل دیا۔

"نہیں۔ تمہارے جھوٹ بولنے کی ہلکی سی سزا جیکی کو ملی ہے۔ اس کا
ایک کان غائب ہو گیا ہے" ۔۔۔ عمران نے بڑے سرد لہجے میں کہا۔
جیکی اس دوران اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ اس کا دایاں کان واقعی غائب
ہو چکا تھا۔ جس پر اس نے ہاتھ رکھا ہوا تھا۔ اور اس کا ہاتھ خون سے
تھڑ چکا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید دہشت موجود تھی۔ اس قدر
دہشت کہ اس کی آواز بھی نہ نکل رہی تھی۔ دوسرے لمحے وہ لڑکھڑا کر
گرنے لگی تو خاور نے اسے سنبھال کر دوبارہ سیدھی کی ہوئی کرسی
میں دھکیل دیا۔ وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔

"اب جھوٹ بولا تو گولی جیکی کی پیشانی میں پڑے گی" ۔۔۔ عمران نے
غراتے ہوئے کہا۔

"مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ میں سچ بول رہا ہوں" ۔۔۔ چانگ نے بوکھلائے
ہوئے لہجے میں کہا۔

"آخری بار کہہ رہا ہوں۔ وہ فریکونسی بتاؤ جس پر ایمرجنسی میں تم مادام
کوموا سے بات کرتے ہو۔ نہ بتائی تو بغیر کوئی بات کئے گولی چلا دوں
گا اور تمہاری بیوی ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گی" ۔۔۔ عمران نے
ریوالور کا رخ دوبارہ کرسی پر بے ہوش پڑی ہوئی جیکی کی طرف کرتے
ہوئے غراتے ہوئے کہا۔

"یقین کرو۔ کوئی فریکونسی نہیں ہے۔ اگر میں نے بات کرنی ہو تو میں
محل کے سیکرٹری کو فون کر دوں گا اور وہ مادام سے جہاں بھی وہ ہوں
گی میرا رابطہ کرا دے گا" ۔۔۔ چانگ نے جلدی سے کہا اور ساتھ
ہی اس نے فون نمبر بھی بتانا شروع کر دیا۔

"لیکن ابھی تم نے کہا ہے کہ تم نے مادام کو اپنے مشن کی رپورٹ ٹرانسمیٹر پر دی تھی"۔۔۔۔ عمران کا لہجہ بدستور سرد تھا۔

"وہ میں نے درست کہا تھا۔ جوٹان جزیرے پر صرف ٹرانسمیٹر سے بات ہو سکتی ہے۔ البتہ وہاں سے فون کے ذریعے دنیا کے کسی حصے میں بات کی جا سکتی ہے۔ لیکن باہر سے جزیرے پر فون کال نہیں کی جا سکتی"۔۔۔۔ چانگ نے جلدی سے کہا۔ جب سے عمران نے اس کی بیوی کے ختم ہونے کی دھمکی دی تھی اور اس کی بیوی کان غائب کر وا کر بے ہوش ہوئی تھی۔ چانگ کی تمام بگڑی ہوئی کلیں سیدھی ہو گئی تھیں۔ وہ اب پوری طرح تعاون پر آمادہ ہو گیا تھا۔ اور عمران کو اپنے اندازے کی درستی پر مسرت ہو رہی تھی۔ اس نے اس وقت ہی اندازہ لگا لیا تھا کہ چانگ کو اپنی بیوی سے بے حد محبت ہے۔ جب اس نے اس کی بیوی جیکی کے چیخنے پر گولی چلائی تھی۔ کیونکہ اس وقت چانگ جو دروازہ اچانک کھلنے کی وجہ سے فرش پر گر گیا تھا اٹھنے میں مصروف تھا۔ لیکن بیوی کی چیخ اور فائر کی آواز سن کر وہ جس انداز میں کچھ بھول کر بیڈ کی طرف مڑا تھا اور اس کے چہرے پر جیسے تاثرات ابھرے تھے اس سے عمران نے اندازہ لگا لیا تھا۔ اور یہی وجہ تھی کہ وہ شروع سے ہی چانگ کو اس کی ذاتی موت کی بجائے جیکی کی موت اور اس کے چہرے کے مسخ ہونے کی دھمکیاں دے رہا تھا۔ اس لئے اس نے جیکی کا ایک کان بھی گولی مار کر اڑا دیا تھا۔ ورنہ یہ تو وہ چانگ کے ساتھ بھی کر سکتا تھا۔ لیکن اسے چانگ کے چہرے کی بناوٹ سے ہی پتہ چل گیا تھا کہ چانگ انتہائی سخت طبیعت کا ہے۔ اور ایسے لوگوں پر ان کی ذات پر ہونے والے تشدد کا الٹ اثر ہوتا ہے۔ جیسے جیسے تشدد بڑھتا جاتا ہے یہ لوگ اس قدر ہی دفاعی انداز اختیار کر جاتے ہیں۔

"جوٹان جزیرے والی فریکونسی بتاؤ"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا اور چانگ نے اس بار جلدی سے ایک فریکونسی بتا دی۔

"یہاں ٹرانسمیٹر کہاں موجود ہے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ساتھ والے کمرے میں الماری میں ہے"۔۔۔۔ چانگ نے جواب دیا۔

"جاؤ ڈیوڈ۔ جا کر ٹرانسمیٹر اٹھا لاؤ"۔۔۔۔ عمران نے سلاگو سے کہا۔ اور سلاگو تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا لیکن جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر وہ ٹرانسمیٹر لے لیا۔

"وہاں سے کون بات کرے گا"۔۔۔۔ عمران نے ٹرانسمیٹر لے کر چانگ سے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ میں تو مادام کو ہی کال کرتا"۔۔۔۔ چانگ نے کہا۔ اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"اس کے منہ میں رومال ٹھونس دو"۔۔۔۔ عمران نے چانگ کے قریب کھڑے ہوئے کیپٹن شکیل سے کہا۔ اور کیپٹن شکیل نے سر ہلاتے ہوئے جیب سے رومال نکالا اور پھر آگے کی طرف جھک کر اس نے چانگ کے جبڑے دبائے اور اس کا منہ کھلتے ہی رومال کا گولہ اس کے منہ میں زبردستی ٹھونس دیا۔

"لیکن بات تو چانگ ہی کر سکتا تھا" ـــــ سلاگو نے حیرت
لہجے میں کہا۔

"تم خاموش رہو ڈیوڈ" ـــــ عمران نے سخت لہجے میں جواب
سلاگو ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ عمران اس دوران چانگ کی
ہوئی فریکوئنسی ایڈجسٹ کر چکا تھا۔

"ہیلو ہیلو ـــــ چانگ کالنگ مادام کومو اوور" ـــــ عمران کے
سے آواز نکلی۔ اور سلاگو اور چانگ دونوں اس طرح چونک کر
دیکھنے لگے جیسے انہیں یقین نہ آ رہا ہو۔ کہ یہ آواز عمران کے
نکلی ہے۔ کیونکہ آواز، لہجہ، بات کرنے کا انداز ہو بہو چانگ کی
ذرا برابر بھی فرق نہ تھا۔ عمران بار بار یہی فقرہ دوہرا رہا تھا۔ چند
بعد ہی ٹرانسمیٹر کا ریسیونگ بلب جل اٹھا۔

"ہیلو ـــــ جارج سپیکنگ فرام جوٹان اوور" ـــــ ایک
سی آواز ابھری۔

"میں چانگ بول رہا ہوں۔ مادام کومو سے بات کراؤ۔ اٹ
ایمرجنسی اوور" ـــــ عمران نے چانگ کے لہجے میں کہا۔

"مادام واپس چلی گئی ہیں۔ وہ یہاں موجود نہیں ہیں اوور"
دوسری طرف سے کہا گیا۔

"واپس چلی گئی ہیں ـــــ کہاں اوور" ـــــ عمران کے
حیرت تھی۔

"اپنے محل میں گئی ہوں گی۔ مجھے نہیں معلوم۔ البتہ وہ یہاں
چلی گئی ہیں اوور" ـــــ جارج نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا۔

"محل میں کب گئی ہیں۔ وہاں تو نہیں پہنچیں اوور" ـــــ عمران نے کہا۔
"یہاں سے تو وہ خصوصی ہیلی کاپٹر کے ذریعے چلی گئی ہیں اور جانے سے
پہلے انہوں نے چیف باس سے بات کی تھی۔ جو کچھ میں نے سنا ہے اس
کے مطابق وہ کہیں جشن مسرت منانے کی بات کر رہی تھیں چیف باس سے۔
اب یہ مجھے نہیں معلوم کہ وہ جشن مسرت کہاں منائیں گی اوور" ـــــ جارج نے
جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر تو انتہائی سیریس پرابلم بن گیا۔ اگر مادام سے فوراً رابطہ نہ ہوا
تو بہت نقصان ہو گا اوور" ـــــ عمران نے بڑے مایوس سے لہجے
میں کہا۔

"وہ کسی پیراڈائز ہاؤس کی بات کر رہی تھیں چیف باس سے جشن مسرت منانے
کے لئے اتنا تو میں نے سنا تھا لیکن اب مجھے تو معلوم نہیں کہ یہ
پیراڈائز ہاؤس کہاں ہے اوور" ـــــ جارج نے کہا۔
"اوہ اچھا۔ یہ مجھے معلوم ہے۔ تھینک یو۔ اب میں خود رابطہ کر لوں
گا اوور اینڈ آل" ـــــ عمران نے کہا۔ اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے
واپس سلاگو کی طرف بڑھا دیا۔ اس کے بعد وہ کرسیوں کی سائیڈ میں
پڑی ہوئی میز کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں ٹیلی فون پڑا ہوا تھا۔ اسے یقین تھا
کہ اگر جارج کو معلوم نہیں تو پھر چانگ کو بھی اس پیراڈائز ہاؤس کے
بارے میں معلوم نہیں ہو گا۔ اور اس جارج کو تو اس نے اس لئے
کہہ دیا تھا کہ اسے معلوم ہے کہ وہ مطمئن ہو جائے۔ اور مزید
انکوائری کے چکر میں نہ پڑے۔ یانگ کے محل کا فون نمبر جو چانگ
نے پہلے بتایا تھا اس کے ذہن میں محفوظ تھا۔ اس لئے اب وہ اس

راستے سے اس پیراڈائز ہاؤس کا سراغ لگانا چاہتا تھا۔ کیونکہ جا
کی باتوں سے یہ تو حتمی طور پر معلوم ہو گیا تھا کہ یانگ بھی وہیں پیرا
ہاؤس میں ہی ہو گا۔ ظاہر ہے کوہو اب وہاں اکیلی تو جشن مسرت
سے رہی۔ اور جشن مسرت کس لئے منایا جا رہا ہے یہ بھی اُسے معلو
ظاہر ہے مادام کوہو کو اُسے اور اس کے ساتھیوں کو ختم کر دینے
بعد جشن مسرت منانے کا حق حاصل تھا۔ عمران نے ریسیور اٹھایا
پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ـــ یانگ ہاؤس" ـــ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک جا
سی آواز سنائی دی۔

"چانگ بول رہا ہوں۔ مادام کوہو سے بات کراؤ۔ اٹ از ایمرجنسی"
عمران نے چانگ کے لہجے میں کہا۔

"مادام کوہو سے ـــ اوہ سوری۔ انہوں نے منع کر دیا ہے۔ ک
ایک ہفتے تک انہیں کوئی کال نہ کی جائے" ـــ دوسری طرف
سے کہا گیا۔

"میں نے بتایا ہے کہ اٹ از ایمرجنسی۔ اگر تم نے کال نہ ملائی
بہت بڑا نقصان بھی ہو سکتا ہے۔ اور تم جانتے ہو مادام کو جب
معلوم ہو گا کہ تمہارے کال نہ ملانے کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔ تو
اپنا حکم تو بھول جائے گی تمہاری کھال البتہ ادھڑ جائے گی" ـــ
عمران نے کہا۔

"اگر ان کا حکم نہ بھی ہوتا چانگ تب بھی میں انہیں کال نہ ملا سکتا
کیونکہ وہ جس جگہ گئے ہیں۔ وہاں فون ہی نہیں ہے" ـــ دوسری

جواب دیا گیا۔

فون نہیں ہے تو ٹرانسمیٹر تو ضرور ہو گا۔ تم مجھے فریکونسی بتا دو۔ میں
کال کر لوں گا" ـــ عمران نے کہا۔

"لیکن چیف باس بھی ساتھ ہے۔ وہ ڈسٹرب ہو گا" ـــ دوسری
سے ہچکچاتے ہوئے انداز میں جواب دیا گیا۔

"اوہ۔ میں نے بتایا تو ہے کہ بات نہ ہوئی تو بہت بڑا نقصان ہو گا۔
ہو جانے کی صورت میں صرف مادام کا ہی فائدہ نہیں اور آل
باس کا بھی فائدہ ہے" ـــ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"دیکھو۔ اگر تم نے گریٹ بال کے متعلق کوئی اطلاع دینی ہے تو پھر
س یا مادام کوہو کو کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے لئے تم
لنگ سے بات کر سکتے ہو۔ چیف باس نے اپنی غیر حاضری میں
مکمل انچارج بنا دیا ہے" ـــ دوسری طرف سے آپریٹر نے
جھلاتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ یہ دوسرا معاملہ ہے۔ تم فریکونسی بتاؤ۔ پلیز درست
اوور" ـــ عمران نے جواب دیا۔ اور اس بار جواب میں
ایک فریکونسی بتا دی گئی۔ عمران نے شکریہ کہہ کر ریسیور رکھ
اور پھر سلاگو کے ہاتھ سے ٹرانسمیٹر لے کر اس نے اس پر آپریٹر
بتائی ہوئی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو ـــ چانگ کالنگ مادام کوہو اوور" ـــ عمران نے
دباتے ہی تیز لہجے میں کہا۔

"ہیلو ـــ لم۔ باگا اٹنڈنگ فرام پیراڈائز ہاؤس اوور" ـــ ایک

منمناتی سی آواز سنائی دی۔

"میں چانگ بول رہا ہوں لمباگا۔ مادام کومو کا نمبر ٹو۔ میں ... کومو سے فوری بات کرنی ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ وہ یہاں ... باس کے ساتھ آئی ہوئی ہیں اوور"۔۔۔ عمران نے چانگ ... میں کہا۔ لیکن اس کی آنکھوں میں پیراڈائز ہاؤس کا نام سن کر چمک ... آ گئی تھی۔ کیونکہ اب یہ بات کنفرم ہو گئی تھی کہ یانگ اور کومو ... وہاں موجود ہیں یا پہنچنے والے ہیں۔

"مسٹر چانگ۔۔۔ مادام اور چیف باس دونوں نے یہاں ... ہے۔ مجھے ان کے یہاں آنے اور ایک ہفتے تک ٹھہرنے ... تو مل گئے ہیں۔ لیکن وہ ابھی پہنچے نہیں ہیں۔ کسی بھی وقت پہنچ ... شاید کسی ضروری کام کی وجہ سے انہیں پہنچنے میں دیر ہو گئی ہو ... دوسری طرف سے لمباگا نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اگر وہ نہیں پہنچے تو ٹھیک ہے۔ میں بھی ابھی چیک ... کیونکہ مجھے مادام نے حکم دیا تھا کہ میں ان کے پہنچنے سے پہ... پہنچ کر اس کی حفاظت کے انتظامات مکمل کر لوں۔ مجھے تیاری ... ہو گئی تھی۔ اس لئے میں نے سوچا کہ کہیں مادام پہلے نہ پہنچ گئی ... اوور"۔۔۔ عمران نے بات بناتے ہوئے کہا۔

"کیا۔۔۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ کس کی حفاظت اوور"۔۔۔ لمباگا کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"پیراڈائز ہاؤس کی اور کس کی۔ آخر مادام اور چیف با... ایک ہفتہ تک یہاں رہنا ہے اوور"۔۔۔ عمران نے جوا...

"اوہ۔ پھر آپ کو ضرور غلط فہمی ہوئی ہے مسٹر چانگ۔ انہوں نے کسی ... کی حفاظت کی بات کی ہو گی۔ پیراڈائز ہاؤس تو ایسٹ کوسٹ پر ہے۔ ... ایسٹ کوسٹ ایسی جگہ ہے جس کا علم سوائے میرے۔ چیف باس ... مادام کومو کے علاوہ دنیا بھر میں اور کسی کو نہیں ہے۔ اس لئے ... حفاظت کا کیا سوال اوور"۔۔۔ لمباگا کے لہجے میں بے پناہ ... تھا۔

"آپ کس دنیا میں رہتے ہیں مسٹر لمباگا۔ ایسٹ کوسٹ جزیرے ... اگر کسی نقشے میں ظاہر نہیں کیا گیا تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے ... اس کا علم کسی کو نہیں ہے اوور"۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔ ... اسے ذاتی طور پر اس ایسٹ کوسٹ کا علم نہ تھا۔ لیکن اس ... نام کی بنا پر اس نے اندازے سے جزیرہ کہہ دیا تھا۔

"... ہی تو کہہ رہا ہوں کہ آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ ایسٹ کوسٹ ... نہیں ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ مادام اور چیف باس کو یہاں ... خطرہ درپیش نہ ہو گا اوور"۔۔۔ لمباگا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ واقعی مجھے غلط فہمی ہوئی ہے۔ لیکن پلیز ... گا۔ کیا آپ مجھ پر ایک مہربانی فرمائیں گے۔ آپ جانتے تو ہیں ... اور چیف باس کی طبیعت کو۔ اگر انہیں معلوم ہو گیا کہ میں نے ... سمجھا ہے تو وہ مجھے گولیوں سے اڑا دیں گے۔ پلیز۔ اگر آپ ان سے ... کال کے متعلق بات نہ کریں تو میری جان بچ جائے گی اوور"۔۔۔ ... نے اس بار انتہائی عاجزانہ لہجے میں کہا۔

"میں سمجھتا ہوں مسٹر چانگ چیف باس کو میں سب سے زیادہ

جانتا ہوں ۔آپ بے فکر رہیں میں انہیں کچھ نہیں بتاؤں گا
لمباگا نے ہنستے ہوئے کہا۔
" اوہ ـــــ بہت بہت شکریہ ۔یہ آپ کا مجھ پر ذاتی
گا۔آپ۔ جب کبھی دارالحکومت تشریف لائیں مجھے ضرور
کی خدمت کر دوں گا۔اوور"ـــــ عمران نے واقعی اطمینان
انداز میں جواب دیا۔کیونکہ اس کے لئے سب سے بڑی
گئی تھی۔ کہ جیسے ہی مادام کومو کو چانگ کی اس کال کی
گی وہ مشکوک ہو جائیں گے۔اور پھر سنبھلنے وہ کہاں چھپ
عمران کو ان کی تلاش کے لئے ٹکریں مارنی پڑیں ۔لیکن اگر
کال کے متعلق بتاتا ہی نہیں تو پھر کم از کم ایک ہفتہ اُسے
کوسٹ کی تلاش کے لئے مل جائے گا۔اور اُسے یقین
بہرحال ڈھونڈھ نکالے گا۔
" بہت بہت شکریہ مسٹر چانگ۔ آپ جس دارالحکومت
کر رہے ہیں وہ یہاں سے بہت دور ہے۔اور پھر میں تو
کا اس قدر عادی ہو چکا ہوں کہ اب شہر کے نام سے ہی
ہوتی ہے مجھے اوور"ـــــ لمباگا نے کہا۔
اوور جنگل کا لفظ سنتے ہی عمران کی آنکھیں چمک اٹھیں
شاندار کلیو تھا۔
" اچھا ـــــ بہرحال میں ہمیشہ آپ کا تشکر گزار رہوں گا
اوور اینڈ آل"ـــــ عمران نے انتہائی تشکرانہ لہجے میں
بٹن دبا کر رابطہ ختم کر دیا۔اسی دوران جیکی ہوش میں آ

ور نے اس کا منہ دبا رکھا تھا۔تاکہ وہ کوئی آواز نہ نکال سکے۔
عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر کے دوبارہ سلاگو کی طرف بڑھا دیا۔اور
ور نے بھی جیکی کے منہ سے ہاتھ ہٹا دیا۔جیکی کا ایک ہاتھ مستقل
طور پر غائب ہو جانے والے کان کی جگہ پر جما ہوا تھا۔
"اب اگر تم دونوں اپنی زندگی بچانا چاہتے ہو تو مجھے بتاؤ کہ یہ ایسٹ
کوسٹ کہاں ہے"ـــــ عمران نے دوبارہ جیب سے ریوالور نکالتے
ہوئے کہا۔
" مجھے نہیں معلوم ۔میں تو یہ نام سن ہی پہلی بار رہا ہوں "ـــــ چانگ
نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
" تو پھر چھٹی کر دو"ـــــ عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔اس کے
ساتھ ہی اس نے یکے بعد دیگرے دو بار ٹریگر دبا دیا۔اور گولیاں
دھماکوں کے ساتھ یکے بعد دیگرے قریب قریب بیٹھے ہوئے چانگ
اور اس کی بیوی جیکی کے دل میں گھس گئیں۔اور وہ دونوں ہی کرسیوں
پر تڑپنے لگے۔ان کے چہرے یک لخت بڑی طرح مسخ ہو گئے تھے۔
لیکن وہ زیادہ دیر تک تڑپ بھی نہ سکے اور ساکت ہو گئے۔
ان کی موت ضروری تھی ورنہ مادام کومو اور یانگ تک بات پہنچ
جاتی۔آؤ اب چلیں ۔اب صرف ہمارا کام اس ایسٹ کوسٹ کو تلاش
کرنا رہ گیا ہے"ـــــ عمران نے ریوالور جیب میں رکھ کر دروازے
کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔
" میرا خیال ہے ۔اگر اولڈ بیلی کو بھاری رقم دی جائے تو وہ بتا
دے گا۔وہ باچان اور اس کے گرد کے علاقے کے ایک ایک چپے

سے واقف ہے۔ کسی زمانے میں وہ بحری ڈاکو تھا۔ پھر ایک [illegible]
ریکٹ کا سربراہ بن گیا۔ اب بے حد بوڑھا ہو چکا ہے۔ اس کی [illegible]
ایک سو پچیس سال ہے۔ اور یہاں تک سنا گیا ہے کہ یانگ [illegible]
میں اس کے ریکٹ کا ایک رکن تھا" ــــ سلاگو نے درواز[illegible]
سے باہر نکلتے ہوئے کہا۔ اس نے ٹرانسمیٹر وہیں میز پر ہی [illegible]
تھا۔

"اچھا۔ پھر ضرور اس سے ملیں گے۔ لیکن وہ ٹرانسمیٹر" ــــ [illegible]
نے چونک کر سلاگو کے خالی ہاتھ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ٹرانسمیٹر ــــ وہ تو میں نے میز پر رکھ دیا ہے۔ کیوں [illegible]
چلنا ہے" ــــ سلاگو نے چونک کر کہا۔

"اوہ۔ اس پر فریکونسی ایڈجسٹ ہے۔ اس پیراڈائز ہاؤس [illegible]
وہ نہیں رہنی چاہیئے۔ جاکر اس کی فریکونسی بدل دو" ــــ عمران [illegible]
تیز لہجے میں کہا۔

"میں نے بدل دی ہے عمران صاحب" ــــ پیچھے آتے [illegible]
کیپٹن شکیل نے کہا۔ اور عمران نے اطمینان بھرے انداز [illegible]
ہلا دیا۔ اور سلاگو کے چہرے پر ایک بار پھر تحسین کے آثار [illegible]
عمران اور اس کے ساتھیوں کی ذہانت اور ان کی کارکردگی سے
خود بہت کچھ سیکھ رہا تھا۔

"ایسٹ کوسٹ" ــــ بوڑھے بیلی نے بڑی مشکل سے اپنی
آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔ وہ واقعی بے حد بوڑھا تھا۔ اس کے حلق
سے آواز بھی بڑی مشکل سے نکلتی تھی اور آنکھوں کے پپوٹے بڑھاپے
کی وجہ سے اس قدر بھاری ہو گئے تھے کہ اس کے لئے مسلسل
آنکھیں کھولنا بھی مشکل ہو رہا تھا۔ عمران اور سلاگو دونوں ہی اس
کے بستر کے ساتھ پڑی ہوئی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ اس
وقت ایک فلیٹ میں تھے جو بوڑھے بیلی کی ملکیت تھا۔ اور بوڑھا بیلی
یہاں بستر پر پڑا تقریباً اپنی زندگی کے آخری ایام گزار رہا تھا۔ فلیٹ
خاصے قیمتی فرنیچر سے آراستہ تھا۔ اور وہاں دو ملازم بھی موجود تھے۔
بیلی نے لباس بھی خاصا قیمتی اور آرام دہ پہنا ہوا تھا۔ اور اس کے
بیڈ کی سائیڈ میں ایک پورا ریک قیمتی شراب کی بوتلوں سے بھرا ہوا
تھا۔ ان سب باتوں سے ظاہر ہوتا تھا کہ دولت بوڑھے بیلی کے لئے

کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ صرف بڑھاپے نے اُسے بے بس کر
سلاگو نے یہاں پہنچ کر اُسے کسی ایسی شخصیت کا حوالہ د
بیلی ان سے تعاون پر آمادہ ہو گیا تھا۔ اور عمران نے اس
سوال ہی ایسٹ کوسٹ کے متعلق پوچھا تھا۔ اور ایسٹ کو
نام سنتے ہی بوڑھا بیلی سوچ میں ڈوب گیا تھا۔

"نہیں ——— ایسا کوئی نام میری یادداشت میں موجود نہیں
میں یہاں موجود ہر چھوٹے بڑے جزیرے سے واقف ہوا
ایسٹ کوسٹ نام کا کوئی جزیرہ کہیں کبھی رہا ہے اور نہ اب
آخر کار بوڑھے بیلی نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے جواب د

"مجھے بھی اس نام سے یہی شک گزرا تھا۔ کہ یہ سمندر میں
ہوئے لاتعداد جزیروں میں سے کوئی جزیرہ ہو گا۔ لیکن پھر مجھے
کہ یہ جزیرہ نہیں ہے۔ البتہ ایک پوائنٹ ملا ہے۔ کہ یہاں
ہے۔ اور یہ جگہ دارالحکومت سے بہت دور واقع ہے۔ شاید
پوائنٹس سے آپ کو کوئی مدد مل سکے" ——— عمران نے جلد
کہا۔

"جنگل۔ اور دارالحکومت سے بہت دور" ——— اولڈ
کہا۔ اور ایک بار پھر آنکھیں بند کر کے سوچ میں ڈوب گیا
لمحوں بعد اس نے چونک کر آنکھیں کھولیں۔

"اوہ اوہ۔ لازماً وہی ہو گا۔ بالکل وہی ہو گا۔ اُسے بھی کوسٹ
تھے۔ لیکن ایسٹ کوسٹ نہیں صرف کوسٹ" ——— بیلی
بار پُرجوش لہجے میں کہا۔ اس کی بوڑھی اور ادھ کھلی آنکھوں میں

ابھر آئی تھی۔

"کس جگہ کی بات کر رہے ہیں آپ" ——— عمران نے چونک کر
پوچھا۔ اس کے لہجے میں بے حد اشتیاق تھا۔

"بحیرہ اکاتک اور بحیرہ بیرنگ کے درمیان ایک وسیع علاقہ
ہے۔ جسے کمچٹکا کہتے ہیں۔ ہو کیڈو سے چھوٹے چھوٹے جزیروں
کی ایک زنجیر سی کمچٹکا تک جاتی ہے۔ ان جزیروں کو جزائر کیورائل
کہا جاتا ہے۔ کمچٹکا انتہائی خوف ناک جنگلات سے بھرا ہوا ہے۔
یہاں آبادی بہت تھوڑی ہے۔ اور کہیں کہیں موجود ہے۔ بہرحال
جزائر کیورائل سے جب کمچٹکا کا ساحل آتا ہے۔ تو اس ساحل کو کوسٹ
کہتے ہیں۔ یہاں موجود جنگل انتہائی خوف ناک جنگل سمجھا جاتا ہے یہاں
خوف ناک اور ابلتی ہوئی دلدلوں کی بھی کثرت ہے اور یہاں انتہائی
خوف ناک درندے بھی کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ لیکن یہ
علاقہ آب و ہوا کے لحاظ سے جنت کا ٹکڑا کہلاتا ہے۔ انتہائی
شاندار آب و ہوا کے ساتھ ساتھ یہاں پھولوں کی بھی اس قدر کثرت
ہوتی ہے کہ پورا علاقہ پھولوں سے لدا رہتا ہے۔ ہو سکتا ہے۔ اس
کے مشرقی ساحلی علاقے کو ایسٹ کوسٹ کہتے ہوں" ——— اولڈ
بیلی نے کہا اور پھر ہانپنے کے سے انداز میں تیز تیز سانس لینے
لگا۔

"آپ نے آخری بار یہ علاقہ کب دیکھا تھا" ——— عمران
نے پوچھا۔

"میں نے ——— مجھے تو طویل عرصہ ہو گیا ہے۔ میرا خیال ہے۔

پچیس سال ہو گئے ہوں گے۔ کیوں" ـــــ اولڈ ہیلی نے چونک کر
"اس لئے پوچھ رہا تھا کہ میں اس علاقے کی موجودہ پوزیشن جانـ
تھا" ـــــ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا
"اوہ۔ اگر ایسی بات ہے تو پھر تمہیں مشہور شکاری ستوجو ست
گا۔ ستوجو اس علاقے کا کیڑا کہلاتا ہے۔ اور اب شاید نہ جانـ
کیونکہ آج کل اخبارات میں اس کی داستانیں نہیں چھپتیں لیکـ
تین سال پہلے وہ مسلسل لکھتا تھا" ـــــ اولڈ ہیلی نے کہا۔
"یہ ستوجو صاحب کہاں رہتے ہیں" ـــــ عمران نے پوچھ
"میں جانتا ہوں۔ وہ پارک وے میں رہتے ہیں" ـــــ سـ
نے کہا۔

"اچھا۔ بہت بہت شکریہ جناب ـــــ آپ نے ہماری بـ
رہنمائی فرمائی ہے۔ اب اجازت دیجئے" ـــــ عمران نے کرسی
اٹھتے ہوئے کہا۔ اور اولڈ ہیلی نے مسکرا کر سر ہلا دیا۔ وہ دونوں
کے فلیٹ سے نکلے اور پھر نیچے کھڑی اپنی کار میں بیٹھ کر آگے بڑ
لگے۔

"یہ ستوجو کیسا آدمی ہے" ـــــ عمران نے کار میں بیٹھتے ہی
سے پوچھا۔ جو ڈرائیونگ سیٹ پر موجود تھا۔
"بہت مشہور شکاری ہے۔ لیکن اب شاید کسی حادثے کی وجہ
معذور ہو چکا ہے۔ اس کی ریڑھ کی ہڈی میں کوئی نقص پڑ گیا ہے
اس لئے وہیل چیئر پر بیٹھا رہتا ہے۔ ویسے اچھا آدمی ہے۔ میر
خاصا دوست ہے" ـــــ سلاگو نے کہا۔

ٹھیک ہے۔ دیکھ لیتے ہیں کہ وہ کیا کہتا ہے" ـــــ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ اس وقت بدستور مقامی میک اپ میں تھا۔
جب کہ سلاگو نے اپنا میک اپ صاف کر دیا تھا۔ کیونکہ اب اس کی
ضرورت نہ رہی تھی۔ عمران نے جانگ کی کوٹھی سے واپسی کے بعد جولیا
کو بھی کال کر کے واپس جوشان کلب بلوا لیا تھا۔ کیونکہ وہ اور اس کے
ساتھی تو بحری راستوں کی ناکہ بندی کئے ہوئے تھے جب کہ مادام
کا مو ہیلی کاپٹر کے ذریعے جزیرہ جوٹان سے گئی تھی۔ اس لئے اب
یہ ناکہ بندی بیکار ہو کر رہ گئی تھی۔ اور ویسے بھی جس مقصد کے لئے عمران
نے یہ ناکہ بندی کرائی تھی وہ مقصد جانگ کی کوٹھی میں ٹرانسمیٹر کال سے
پورا ہو گیا تھا۔ سلاگو عمران اور اس کے ساتھیوں کو جوشان کلب میں
چھوڑ کر واپس چلا گیا تھا۔ اور وہ آج دوبارہ آیا تھا اور وہ دونوں اولڈ
ہیلی سے معلومات حاصل کرنے اس کے فلیٹ میں آئے تھے۔ جب کہ
عمران اور اس کے ساتھی وہیں جوشان کلب میں ہی مقیم تھے۔
تھوڑی دیر بعد کار ایک ایسے ایریے میں داخل ہوئی جہاں چھوٹی
چھوٹی رہائشی کوٹھیاں تھیں۔

"یہ پارک وے کہلاتا ہے۔ ستوجو یہیں رہتا ہے" ـــــ سلاگو
نے بتایا اور عمران نے سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد کار ایک ذیلی سڑک
پر گھوم کر ایک چھوٹی سی کوٹھی کے گیٹ کے سامنے رک گئی۔ سلاگو
نیچے اترا۔ اور اس نے ستون پر موجود کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔
وہ پھاٹک کے سامنے کھڑا ہو گیا جب کہ عمران کار میں ہی بیٹھا رہا۔
تھوڑی دیر بعد پھاٹک کھلا اور ایک نوجوان جو لباس اور شکل و صورت

ست ملازم لگتا تھا باہر نکل آیا۔

"جناب ستوجو کو اطلاع دو کہ اس کا دوست سلاگو ایک مہمان
ساتھ ملاقات کے لئے آیا ہے" ــــــ سلاگو نے ملازم سے مخاطب
ہو کر کہا۔

"اوہ جناب۔ تشریف لائیے۔ میں انہیں اطلاع کرتا ہوں۔ میں
پھاٹک کھولتا ہوں جناب" ــــــ ملازم نے کہا اور پھر مڑ کر اس
تھوڑے سے کھلے ہوئے پھاٹک کو پوری طرح کھول دیا۔ سلاگو واپس
کار میں بیٹھا اور کار اندر لے گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ مشہور شکاری ستوجو ان کے سامنے موجود
وہ درمیانے قد لیکن گٹھے ہوئے جسم کا ایک ادھیڑ عمر آدمی تھا جس
چہرہ بتا رہا تھا کہ اس نے واقعی دنیا کے گرم و خشک دیکھے ہوئے
ہیں۔ آنکھوں میں سانپ کی سی چمک تھی۔ اور چوڑی ٹھوڑی بتا رہی تھی
وہ ذاتی طور پر خاصا سفاک طبیعت کا مالک ہے۔ سلاگو نے عمران کا
تعارف بطور اپنے ایک دوست کے کرایا تھا۔ اور اس نے عمران
نام چنگ بتایا تھا۔ ستوجو سلاگو کا خاصا دوست تھا اس لئے وہ
سے مل کر خاصا خوش نظر آ رہا تھا۔ چند لمحوں بعد ملازم نے مشروب
کے گلاس انہیں لا کر دیئے۔

"آج کیسے بھول پڑے سلاگو ادھر" ــــــ ستوجو نے مشروب
کی چسکی لیتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"بس ایک کام تھا۔ چنگ کو بھی شکار کا شوق ہے۔ اور اس
نے بتایا ہے کہ ایسٹ کوسٹ میں بہت شکار ملتا ہے۔ لیکن

وہاں کبھی نہیں گیا تھا اس لئے جب اس نے مجھ سے ذکر کیا تو میں
سوچا کہ اپنے دوست ستوجو سے بات کر لیتے ہیں وہ تو ان علاقوں کا کیڑا
بہترین رہنمائی کرے گا" ــــــ سلاگو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایسٹ کوسٹ اور شکار ــــــ اوہ۔ پھر تو چنگ کو کسی نے غلط بتا
ہے۔ ایسٹ کوسٹ میں شکار کھیلنا ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔
ایسٹ کوسٹ میں اب کوئی نہیں جا سکتا۔ ورنہ اُسے فوراً ہلاک
دیا جاتا ہے" ــــــ ستوجو نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ممنوع قرار دے دیا گیا ہے ــــــ کیا مطلب" ــــــ سلاگو نے
چونک کر پوچھا۔ عمران خاموش بیٹھا تھا۔

"ہاں۔ کسی لارڈ نے یہ سارا علاقہ خرید لیا ہے اور اُس نے اس
نام ایسٹ کوسٹ رکھا ہے ورنہ پہلے صرف کوسٹ کہلاتا تھا۔
تقریباً بارہ ہزار ایکڑ رقبہ۔ یہ وہ علاقہ ہے جو جزائر کیو رائل سے شروع
ہوتا ہے اور آگے دور تک چلا جاتا ہے۔ اس لارڈ کا نام کنگ فو ہے۔
اس نے سارے علاقے میں خاردار تاریں لگوا دیں ہیں اور وہاں اس
کے مسلح افراد موجود رہتے ہیں۔ اس نے وہاں ایک جنگل کے درمیان
ایک شاندار رہائش گاہ بھی بنوائی ہے۔ جہاں دنیا کی ہر آسائش
موجود ہے۔ وہاں تیز رفتار ہیلی کاپٹر بھی موجود ہے اور ایسی مخصوص
ساخت کی جیپیں بھی ہیں جن پر بیٹھ کر وہ آسانی سے نہ صرف جنگل میں
گھوم سکتا ہے بلکہ انتہائی خوف ناک درندوں کا شکار بھی کھیل سکتا
ہے۔ وہاں اس کا منیجر لمبا گا ہے۔ وہ بھی انتہائی مشہور شکاری ہے
اس کی بھی ساری عمر جنگلوں میں گزر گئی ہے۔ اب وہ بوڑھا تو ہے لیکن

صحت اس کی اتنی اچھی ہے کہ وہ جوانوں کو بھی مات کرتا ہے۔ یہ
کہ جدید دور کا شاہزادہ ہے۔ شکار میں وہ میرا استاد رہا ہے۔ اس
ایک بار اس کی مہربانی کی وجہ سے مجھے لارڈ کی یہ رہائش گاہ
کا موقع مل گیا تھا۔ کیونکہ لارڈ کبھی کبھار ہی وہاں جاتا ہے" ۔۔۔ ستو
نے جواب دیا۔

"لیکن کنگ فو تو مارشل آرٹ کے ایک شعبے کو کہتے ہیں میرا
ہے ایک گیم کا نام ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ لیکن بہرحال یہ اس لارڈ کا نام
اس نے یہ نام کیوں رکھا ہے۔ اس کا مجھے علم نہیں ہے۔ اور د
میں نے آج تک اخباروں میں بھی اس لارڈ کا کبھی ذکر نہیں
لیکن بہرحال وہ ہے سہی" ۔۔۔ ستو جو نے جواب دیا۔

"پھر تو وہاں شکار نہیں کھیلا جا سکتا۔ لیکن وہاں کی سیر تو کی جا سک
اگر آپ اپنے استاد کے نام کوئی رقعہ دے دیں" ۔۔۔ عم
نے کہا۔

"نہیں۔ وہاں کوئی داخل ہی نہیں ہو سکتا۔ رقعہ تو اس تک پہنچ
نہیں سکتا۔ یہ تو اتفاق سے میرا استاد یہاں آیا تھا۔ کافی عرصہ
پہلے کی بات ہے۔ تقریباً چار سال پہلے کی۔ تو میری قسمت سے
کے ساتھ ملاقات ہو گئی۔ اور پھر وہ مجھے خصوصی ہیلی کاپٹر پر وہاں
اور وہاں ایک ہفتہ رہ کر میں اس کے ساتھ ہی واپس آ گیا تھا۔ اس
مجھے بتایا تھا کہ لارڈ انتہائی سخت گیر آدمی ہے۔ وہ اپنے علاقے
کسی غیر آدمی کا وجود ایک لمحے کے لئے بھی برداشت نہیں کر سک

اس نے سارے جنگل اور خاص طور پر سرحدی علاقوں میں ایسے ایسے
ئنسی آلات نصب کئے ہوئے ہیں کہ کوئی آدمی کسی طرح بھی زندہ
سلامت اس علاقے میں داخل نہیں ہو سکتا۔ پھر وہاں اس کے مسلح
افراد کا بھی ایک پورا دستہ موجود ہے۔ جو اس جنگل کے چپے چپے سے
واقف ہیں۔ وہ مخصوص ساخت کی جیپوں میں وہاں مسلسل گشت کرتے
رہتے ہیں۔ اور انہیں سختی سے حکم ہے کہ وہ کسی بھی غیر آدمی کو دیکھتے
ہی گولیوں سے اڑا دیں" ۔۔۔ ستو جو نے جواب دیا۔

"اور اگر ہیلی کاپٹر کے ذریعے کوئی وہاں پہنچ جائے تو" ۔۔۔ عمران
نے کہا۔

"نہیں۔ لارڈ کوئی بہت بڑا آدمی ہے۔ ہیلی کاپٹر اوپر سے گزر تو
سکتا ہے وہاں اتر نہیں سکتا۔ ورنہ وہ ہیلی کاپٹر تباہ کر دیتے ہیں۔
بہرحال آپ وہاں جانے کا خیال دل سے نکال دیں۔ آپ نے شکار
ہی کھیلنا ہے تو میں آپ کو دوسرا اسپاٹ بتا سکتا ہوں" ۔۔۔ ستو جو
نے کہا۔

"ظاہر ہے خیال تو چھوڑنا ہی پڑے گا" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے
ہوئے جواب دیا۔ اور سلاگو بھی ہنس پڑا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اب
ستو جو بیچارے کو کیا معلوم کہ عمران کو ہر صورت میں یہ شکار کھیلنا
ہے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ستو جو سے اجازت لے کر اس کی کوٹھی سے
باہر آ گئے۔

"اب کیا پروگرام ہے عمران صاحب" ۔۔۔ ستو جو نے کار کا رخ
سڑک کی طرف موڑتے ہوئے کہا۔ جو چوشان کلب کی طرف جاتی

تھی۔

"پروگرام تو بنانا پڑے گا۔ یہ گنگ فو نام یقیناً یانگ نے ہی ر
ہوا ہو گا۔ اور یہاں ضرور کوئی خاص چکر ہو گا۔ ورنہ یانگ کو صرف عیش
کی غرض سے اتنے لمبے چوڑے انتظامات کرنے کی کیا ضرورت تھی
عمران نے کہا اور سلاگو نے سر ہلا دیا۔

"بس ایک گزارش ہے کہ اس مشن میں آپ مجھے اپنے ماتحت
کے طور پر ساتھ لے جائیں تو میں انتہائی مشکور رہوں گا"۔۔۔ چند
لمحوں بعد سلاگو نے بڑے عاجزانہ لہجے میں کہا۔

"یار اچھے بھلے تم ایڈ پھیلانے میں مصروف تھے۔ لگے رہو اس
دھندے میں کیوں ہمارے ساتھ خراب ہوتے ہو"۔۔۔ عمران نے
ہنستے ہوئے کہا۔ اور سلاگو بھی ہنس پڑا۔

"یہ بھی میری ایجنسی کا ہی مشن ہے۔ آپ میری فکر نہ کریں۔ میں
آپ کے کسی کام میں رکاوٹ نہ بنوں گا۔ آپ یقین کریں آپ کے
ساتھ گزرنے والا ہر لمحہ میرے لئے صدیوں کے تجربے کا کام دے
رہا ہے"۔۔۔ سلاگو نے کہا۔

"او۔ کے۔ ٹھیک ہے۔ چلے چلنا"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور
سلاگو کا چہرہ مسرت سے جگمگا اٹھا۔

یانگ اور کومو شاندار انداز کی بنی ہوئی رہائش گاہ کے وسیع
کے درمیان موجود انتہائی خوب صورت تالاب کے گرم پانی میں
سرخوشی کے عالم میں نہانے اور غوطے لگانے میں مصروف تھے۔
شرارتی مچھلیوں کی طرح پانی کے اندر ایک دوسرے کو پکڑتے۔
دوسرے سے بچتے۔ اور پھر جب ایک دوسرے کو پکڑ لیتے
کر قہقہے لگانے لگتے۔ دونوں نے باتھ سوٹ پہنے ہوئے تھے۔
کومو کا حسین جسم تو شفاف پانی کے اندر کسی جل پری جیسا دکھائی
دے رہا تھا۔

"ارے۔ یہ لمباگا ادھر کیوں آ رہا ہے"۔۔۔ اچانک یانگ،
دور سے تیز تیز قدم اٹھائے تالاب کی طرف آتے ہوئے
کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ تیزی سے کنارے کی طرف
اور اچھل کر نیلے رنگ کی ٹائیلوں سے بنے ہوئے تالاب کے

کنارے پر بیٹھ گیا۔ جب کہ کومو اُسی طرح پانی میں تیرتی رہی۔ واقعی ٹارزن کی طرح انتہائی مضبوط جسم کا آدمی تھا۔ اس کا سر انڈ... کی طرح صاف تھا۔ البتہ بڑی بڑی مونچھیں اس کے چہرے... تھیں۔ جن میں سیاہ بالوں کی نسبت سفید بالوں کی تعداد زیاد... اس نے جسم پر چیتے کی کھال اس طرح اوڑھی ہوئی تھی جیسے واق... ٹارزن ہو۔ کمر سے ایک ہولسٹر لٹکا ہوا تھا۔ جس میں ریوالور تھ... کاندھے سے ایک عجیب ساخت کی مشین گن لٹک رہی تھی۔

"کیا بات ہے لمباگا۔ تم کچھ پریشان لگ رہے ہو"۔۔۔۔ ... نے لمباگا کے قریب آتے ہی پوچھا۔

"باس۔ پریشانی والی تو کوئی بات نہیں۔ میں تو صرف آپ ... ایک اطلاع دینے آیا ہوں۔ کہ جنگل کے شمالی آخری حصے میں ... ہماری سرحدوں سے باہر شکاریوں کی کوئی ٹیم دیکھی گئی ہے ... انہوں نے کیمپ لگائے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ مقامی لگتے ہیں ... کے پاس دو ایسی جیپیں بھی ہیں جو خصوصاً جنگلوں میں سفر کر سکتی ہیں" ... لمباگا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کتنے افراد ہیں"۔۔۔۔ یانگ نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"دو عورتیں اور۔۔۔۔ چھ مرد بتائے گئے ہیں سارے ہی ... ہیں"۔۔۔۔ لمباگا نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ ہماری حدود سے تو باہر ہیں پھرتے رہیں د... لیکن اگر وہ ہماری حدود میں داخل ہونے لگیں تو پھر ان کے ... میں دیر نہیں ہونی چاہئے۔ اور سنو اب ان کی مکمل نگرانی بھی ...

...۔ اور اس طرف اپنے دستے بھی پہنچا دو۔ سنجانے یہ کون لوگ ہوں" ... نے کہا۔

"یس باس۔ حکم کی تعمیل ہو گی۔ میں نے پہلے ہی اپنے آدمی ... پہنچا دیئے ہیں اور ان کی مکمل نگرانی کے لئے اس علاقے کے ... سے اونچے درخت میں ٹیلی دیو مشین بھی نصب کر دی ہے" ... گا نے جواب دیا۔

"او۔ کے"۔۔۔۔ یانگ نے کہا اور پھر پانی میں غوطہ لگا دیا۔ ... گا مسکراتا ہوا مڑا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا واپس چل پڑا۔

"کیا بات تھی یانگ"۔۔۔۔ کومو نے یانگ کے قریب آنے ... چھا۔ تو یانگ نے لمباگا کی بتائی ہوئی پوری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں"۔۔۔۔ کومو نے قدرے پریشان ... ہوتے کہا۔

... ں گے کوئی سرپھرے شکاری۔ بہرحال تمہیں فکر کرنے کی ... ت نہیں ہے۔ وہ ہماری حدود میں داخل ہی نہیں ہو سکتے۔ ... گر انہوں نے ایسی کوئی حماقت کی تو دوسرے لمحے ان کی ... کے جسموں کا ساتھ چھوڑ جائیں گی"۔۔۔۔ یانگ نے کہا۔ اور ... نے سر ہلا دیا۔

"دراصل میرے ذہن میں ایک بات کھٹک رہی ہے کہ وہ ... ساتھ کیوں لے آئے ہیں"۔۔۔۔ کومو نے کہا۔

... ہر ہے۔ ان کا مقصد شکار کھیلنا ہو گا۔ اس لئے جیپیں لے ... ہوں گے"۔۔۔۔ یانگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے سمجھی نہیں میری بات ۔ جس طرف تم ان کی موجودگی
کر رہے ہو۔ اس طرف بہت تھوڑے سے علاقے میں جنگل ہے۔
بعد سائبیریا کا علاقہ شروع ہو جاتا ہے ۔ جہاں ہر طرف برف
ہے ۔ اور اتنے تھوڑے سے علاقے میں شکار کے لئے جیپیں
کی کوئی تک نہیں بنتی ۔ اور جنگل کے لئے بنی ہوئی مخصوص جیپیں
میں چل ہی نہیں سکتیں ۔ اس لئے جیپوں کا تو مطلب ہے کہ
علاقے میں شکار کھیلنے کا پروگرام بنا کر آئے ہیں ۔ لیکن اس
کر کیمپ لگانے سے ظاہر ہے کہ انہیں معلوم ہے کہ اس
سارا علاقہ ہماری ملکیت ہے اور یہاں داخلہ ممنوع ہے ۔
لمباگا کے مطابق وہ مقامی یعنی باجانی ہیں ۔ کوئی غیر ملکی نہیں
کومو نے کہا ۔ اور یانگ حیرت سے کومو کو دیکھنے لگا ۔

"اوہ ۔ تمہاری بات بہت گہری ہے ۔ میں نے تو اس پر غور
کیا تھا ۔ لیکن ان کا ارادہ جو بھی ہو بہرحال وہ ہمارے علاقے
داخل نہیں ہو سکتے ۔ اور اس تھوڑے سے علاقے میں اگر وہ شکار
ہیں تو ہمیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے ۔ تم لطف خراب نہ کرو
یانگ نے کہا ۔ اور کومو نے بھی سر ہلا دیا ۔

یانگ نے ایک بار پھر اسی انداز میں کھیلنے کی کوشش
وہ دونوں لمباگا کے آنے سے پہلے کھیلنے میں مصروف
کومو نے واپسی کا اعلان کر دیا ۔ اور مجبوراً یانگ کو بھی تاش
پر مجبور ہونا پڑا ۔ وہ اب دل ہی دل میں لمباگا کو کوس
جس نے یہ اطلاع دے کر اس کے رنگ میں بھنگ ڈال

لیکن ظاہر ہے اب تو بھنگ پڑ چکی تھی ۔ اس لئے وہ کنارے کی
طرف تیرنے لگا ۔

عمران ایک اونچے درخت کی چوٹی پر موجود تھا ۔ اس کی
آنکھوں سے انتہائی طاقتور لینز کی دوربین لگی ہوئی تھی ۔ اور وہ کافی دیر سے
جنگل کے جنوبی حصے کو دیکھ رہا تھا ۔ جہاں حد نظر تک انتہائی گھنا اور
تاریک جنگل پھیلا ہوا تھا ۔ ویسے جنگل واقعی جنگل ہونے کے ساتھ ساتھ
ہر رنگ کے انتہائی خوشنما پھولوں کی جھاڑیوں سے لدا ہوا تھا ۔ اس لئے
واقعی وہ ایک خوب صورت جنگل تھا ۔ اور اس کے ایک طرف سائبیریا
اور دونوں اطراف میں سمندر ہونے کی وجہ سے جنگل کی آب و ہوا
بے حد خوشگوار تھی ۔ ہر وقت وہاں ہوا چلتی رہتی تھی ۔ اور یہ ہوا نہ
گرم تھی اور نہ انتہائی ٹھنڈی ۔ بالکل ایسی ہوا تھی جیسے موسم بہار میں
ایشیا میں چلتی ہے ۔ یہاں وہ جنگلوں والا مخصوص اور پاگل کر دینے

والا جس بالکل نہ تھا۔ اس لحاظ سے یہ علاقہ واقعی جنت کا ایک
لیکن جس طرح جنت میں سانپ نے آکر آدم و حوا کو بہکا دیا تھا
طرح وہاں یانگ اور اس کے آدمیوں کی موجودگی اس جنت میں
کی طرح اُسے کھٹک رہی تھی۔ یہاں آنے سے پہلے ایک بار تو اس
یہ پروگرام بنایا تھا کہ وہ ہیلی کاپٹر کے ذریعے براہِ راست ا
پیرا ڈائز ہاؤس میں جا کر اتر جائے۔ لیکن پھر اس نے بہت غور
کے بعد یہ پروگرام ترک کر دیا۔ کیونکہ ستو جو کی باتیں سننے کے
اُسے اندازہ ہوا تھا کہ اس جنگل میں کوئی خاص پراجیکٹ مکمل
جا رہا ہے۔ اس لئے اس میں آدمی کے داخلے کو روکنے کے
قدر خصوصی انتظامات کئے گئے ہیں ایسی صورت میں ہو سکتا
وہاں ایسی گنیں موجود ہوں جن سے ہیلی کاپٹر کو آسانی سے تباہ کیا
سکتا ہو۔ اور چونکہ نیچے گھنا جنگل ہو گا۔ اس لئے انہیں گنوں کی
کا علم ہی نہ ہو سکے گا۔ اور وہ آسانی سے ہیلی کاپٹر سمیت ہٹ
سکتے ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے ہیلی کاپٹر سے براہِ راست اتر
کا پروگرام ترک کر دیا تھا۔ اور پھر اس نے سائبیریا کے علاقے
سے جنگل میں اندر داخل ہونے کا پروگرام بنایا۔ ستو جو سے م
معلومات کے مطابق اس نے ضروری اسلحہ اور جنگل میں خصوصی
کام آنے والی جیپوں کا انتظام کر لیا تھا۔ سلاگو نے واقعی ا
سارے کام میں اس کی بے حد مدد کی تھی۔ اور اس کے بعد و
بڑی جہاز نما کشتی کی مدد سے بحیرہ بیرنگ میں سفر کرتے ہوئے
پر آ لگے تھے۔ اور اس کے بعد وہ کشتی تو واپس بھیج دی گئی

انہوں نے جنگل میں ایک جگہ کیمپ لگا لئے۔ چونکہ وہ رات کو وہاں پہنچے
تھے اس لئے کیمپ سمندر کے کنارے کے قریب ہی لگائے گئے
تھے۔ دوسرے روز صبح کو انہوں نے وہاں سے کیمپ اکھاڑے اور
پھر کافی آگے جا کر جنگل کے اندرونی حصے میں کیمپ لگا دیئے۔ واقعی
یہاں درندوں کی کافی کثرت تھی۔ اس لئے وہ لوگ کیمپوں کے گرد
باقاعدہ پہرہ دے رہے تھے۔ عمران کو یہاں آکر جوزف کی یاد بہت
آئی تھی۔ اگر اُسے معلوم ہوتا کہ اس قدر خطرناک اور گھنے جنگل میں جانا
پڑے گا تو وہ جوزف کو ساتھ لے آتا۔ لیکن اب اس کے پاس اتنا
وقت نہ تھا کہ وہ جوزف کو بلاتا اور اس کے آنے تک بیکار بیٹھا
رہتا۔ سلاگو کے ساتھ لیڈی جیبر رنگ بھی اس کے ہمراہ آئی تھی۔ لیڈی
جیبر رنگ کو وہ ساتھ لے آنے پر تیار نہ تھا۔ لیکن لیڈی جیبر رنگ نے
جب بے حد اصرار کیا اور سلاگو نے بھی اس کی سفارش کی اور بتایا کہ
وہ بے حد بہادر لڑکی ہونے کے ساتھ ساتھ مارشل آرٹ کی بھی ماہر
ہے۔ اور اس کا نشانہ بھی شاندار ہے۔ تو عمران اُسے ساتھ لے آنے
پر رضامند ہو گیا۔ پھر جیبر رنگ نے جولیا کو بھی نجانے کس طرح راضی کر
لیا کہ جولیا نے بھی اس کی سفارش کی تھی۔ اور عمران نے باقاعدہ جولیا
پر سارا احسان رکھتے ہوئے اُسے ساتھ چلنے کی اجازت دے دی۔

عمران درخت پر چڑھا دوربین سے جائزہ لینے میں مصروف تھا۔
اُسے اس وقت یانگ یا کوموکی اتنی فکر نہ تھی بلکہ وہ یہ جاننا چاہتا
تھا کہ یانگ اس جنگل میں ایسا کون سا پراجیکٹ مکمل کر رہا ہے جس کی
وجہ سے اس نے جنگل میں کسی کے آنے کی اتنی سختی سے رکاوٹ

ڈالی ہوئی ہے۔ اس کے ذہن میں یہی بات کھٹک رہی تھی کہ کہیں
یہ اجیکٹ کا کوئی تعلق واٹر پاور کے اصل منصوبے سے نہ ہو۔ لیکن
اس قدر گھنا تھا کہ سوائے درختوں کے اُسے اور کوئی چیز نظر نہ آ
تھی۔ ایک طویل سانس لیتے ہوئے اس نے دوربین آنکھوں سے
ہٹائی اور پھر درخت سے نیچے اترنے لگا

"کچھ دکھائی دیا" ——— درخت کے نیچے موجود کیپٹن شکیل
سلاگو نے عمران کے نیچے پہنچتے ہی پوچھا۔

"اگر مجھے کچھ دکھائی دیتا تو میں کسی محکمے میں بھرتی نہ ہو جاتا" ———
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کیمپوں کی طرف مڑ گیا۔

"کیا مطلب" ——— سلاگو نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا

"یار۔ ایک تو مطلب بتا بتا کر میں خود لغت بن چکا ہوں۔ جو فقرہ
ہوں اس کا مطلب بھی بتانا پڑتا ہے۔ بھائی میں ایک محکمے میں بھرتی ہونے
کے لئے گیا۔ انہوں نے کہا کہ میڈیکل ٹیسٹ ہوگا۔ اور ٹیسٹ کا پہلا
مرحلہ بینائی کی چیکنگ سے پورا ہوتا تھا۔ ٹیسٹ لینے والے صاحب
امیدواروں کے اژدہام سے اکتا چکے تھے۔ اس لئے انہوں نے
تنگ آ کر بورڈ پر لکھ دیا" مجھے کچھ دکھائی نہیں دیتا" اور پھر مجھے
کہ پڑھو کیا لکھا ہے۔ میں نے پڑھ لیا کہ" مجھے کچھ دکھائی نہیں
مجھے فیل کر دیا گیا۔ اور میں بھرتی نہ ہو سکا" ——— عمران نے وضاحت
کرتے ہوئے کہا اور سلاگو قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"یعنی میری بے بصیرتی پر آپ بجائے ہمدردی کرنے کے
رہے ہیں۔ اچھا زمانہ آ گیا ہے" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے

کہا۔ اور سلاگو ایک بار پھر قہقہہ لگائے بغیر نہ رہ سکا۔

"کس بات پر قہقہے لگ رہے ہیں انکل" ——— کیمپ کے
باہر کھڑی لیڈی جیبر رنگ نے مسکراتے ہوئے سلاگو سے کہا۔ جولیا
اور دوسرے ممبر بھی وہیں موجود تھے۔ سلاگو نے عمران والا لطیفہ
سنایا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"یعنی عمران صاحب۔ آپ کو پہلے ہی مرحلے میں فیل کر دیا گیا" ———
لیڈی جیبر رنگ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہم تو ہر مرحلے میں فیل ہوتے آئے ہیں۔ بینائی ٹیسٹ کے بعد
انٹرویو بھی ہوا اس میں بھی ہم فیل ہو گئے" ——— عمران نے بڑے
سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا ——— کیا انٹرویو ہوا تھا" ——— لیڈی جیبر رنگ نے
بڑے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"انٹرویو لینے والے صاحب بھی شاید امیدواروں کے اژدہام
سے اکتا گئے تھے۔ اس لئے جو بھی لڑکا انٹرویو دینے جاتا فیل ہو
کر آ جاتا۔ ہم نے سوچا کہ یہ سب لڑکے معلومات عامہ میں زیرو
ہوں گے اس لئے فیل ہو رہے ہیں۔ چنانچہ ہم بھی گردن اکڑا لئے اندر
پہنچ گئے۔ انٹرویو لینے والے صاحب نے بڑے رعب دار لہجے
میں پوچھا۔ گلاس کے سپیلنگ بتاؤ۔ ہم نے فوراً بتا دیئے۔ جی۔ ایل
اے۔ ڈبل ایس۔ انہوں نے پہلے سے زیادہ رعب دار لہجے میں
کہا۔ فیل۔ اور ہم منہ لٹکائے واپس آ گئے۔ باہر آ کر جب ہم نے
ڈکشنری میں سپیلنگ دیکھے تو سپیلنگ درست تھے۔ اب ہمیں سمجھ

نہ آرہی تھی کہ آخر ہمیں کیوں فیل کیا گیا۔ اتنے میں غلغلہ مچ گیا کہ ایک
لڑکا پاس ہو گیا۔ ہمارے سمیت سب فیل شدہ لڑکوں نے اُسے
لیا کہ وہ کیسے پاس ہو گیا تو اس نے بتایا کہ انٹرویو لینے والے
نے ان سے کہا کہ گلاس کے سپیلنگ بتاؤ۔ اس نے بتا دیئے۔ جی
اے۔ ڈبل ایس۔ اس پر انٹرویو لینے والے نے کہا۔ فیل۔ اور
نے فوراً کہہ دیا ایف۔ اے۔ آئی۔ ایل فیل۔ اور اُسے پاس کر دیا
تب ہمیں پتہ چلا کہ جو ہم نتیجہ سمجھے تھے وہ نتیجہ نہ تھا بلکہ انٹرویو لینے
والے صاحب گلاس کی طرح فیل کے سپیلنگ پوچھ رہے تھے اور
ہم بجائے سپیلنگ بتانے کے منہ لٹکائے واپس آ گئے تھے
عمران نے انٹرویو کی تفصیل بتائی تو سلاگوا اور لیڈی جیبرنگ کے
تو ہنس ہنس کر پیٹ میں بل پڑ گئے۔ جب کہ باقی ساتھی بھی ہنسنے
لگے۔

"عمران صاحب۔ میں نے آپ سے انٹرویو کی تفصیل نہ پوچھی تھی
بلکہ یہ پوچھا تھا کہ آپ نے دوربین کی مدد سے کیا دیکھا ہے۔"
کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے بتایا تو ہے فیل۔ کیونکہ ہمیں کچھ دکھائی نہیں دیتا بلکہ
جنگل پر بھی یہی لکھا ہوا ہے۔ اور ہم تو وہی کچھ دیکھ سکتے ہیں جو کچھ
ہوتا ہے۔ اور دوسرے سوال کو ہمیشہ نتیجہ سمجھ کر منہ لٹکا لیتے ہیں
یقین نہ آئے تو مس جولیانا سے پوچھ لو۔ یہ کہتی ہیں گٹ آؤٹ۔
اور ہم مطلب بتانے کی بجائے واقعی گٹ آؤٹ ہو جاتے ہیں"
عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس بار اس قدر زور دار

قہقہہ پڑا کہ جنگل گونج اٹھا۔

"بکواس کرنے میں تو تم سب سے آگے ہو"۔۔۔ جولیا نے
شرمندہ سے انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک دور جنگل
میں کھڑکھڑاہٹ کی سی آواز ابھری اور وہ سب چونک کر جنگل کی طرف
دیکھنے لگے۔ دوسرے لمحے جنگل کی طرف سے ایک گونجتی ہوئی آواز
سنائی دی۔

"شمالی طرف کیمپ لگائے ہوئے افراد جو کوئی بھی ہوں خبردار رہیں
کہ ان سے سو گز دور جنوب کی طرف لارڈ ڈکنگ فو کا ملکیتی علاقہ شروع
ہو جاتا ہے۔ اور لارڈ ڈکنگ فو کے علاقے میں کوئی شخص داخل نہیں
ہو سکتا۔ جو داخل ہونے کی کوشش کرے گا اُسے فوراً گولی مار دی
جائے گی۔ تم سب کی نقل و حرکت ہماری نظروں میں ہے۔ اس لئے
اسے پہلی اور آخری وارننگ سمجھا جائے۔ اس کے بعد کوئی وارننگ
نہیں دی جائے گی"۔۔۔ بولنے والا بڑے رعب دار لہجے میں
بول رہا تھا۔ اور عمران فوراً ہی پہچان گیا کہ بولنے والا لمبا گا تھا جس
سے اس نے ٹرانسمیٹر پر بطور جانگ گفتگو کی تھی۔ اس کے لبوں پر
اطمینان بھری مسکراہٹ رینگتی رہی۔ اطمینان بھری اس لئے کہ وہ
صحیح جگہ پہنچ گیا تھا۔

"میں لارڈ کیسان بول رہا ہوں۔ بولنے والا اس لئے کہ لارڈ کیسان
جنگل میں شکار کھیلنے آیا ہے۔ اور لارڈ کیسان لارڈ ڈکنگ فو سے چھوٹا
لارڈ نہیں ہے۔ اس لئے اگر کسی نے ہمارے شکار کھیلنے میں مداخلت

کی تو پھر یہ جنگل جلا کر راکھ کر دیا جائے گا" ——— عمران نے یک لخت
زور سے چیختے ہوئے کہا۔ لیکن دوسری طرف سے کوئی جواب نہ ملا
"شاید آواز ہی نہیں پہنچی آپ کی" ——— سلاگو نے فوراً کہا۔
"خاموش رہو۔ لارڈ کیسان کی آواز دنیا کے ہر خطے میں سنی جاتی
ہے۔ آئندہ ایسا فقرہ کہہ کر ہمارے غصے کو آواز نہ دینا" ——— عمران
نے یک لخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے
سلاگو کو آنکھ مار دی۔
"جناب۔ یہ نیا شکاری ہے۔ اس کی گستاخی معاف کر دی جائے"
کیپٹن شکیل نے فوراً ہی انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"میں لارڈ کی خدمت میں دست بستہ معافی کا خواستگار ہوں"
سلاگو بھی فوراً ہی ساری صورت حال سمجھ گیا تھا۔
"سیکرٹری۔ فوراً شکار کے لئے کوچ کیا جائے۔ ہم دیکھتے ہیں
کہ ہمیں شکار سے کون روک سکتا ہے" ——— عمران نے اُسی
طرح غصیلے لہجے میں جولیا کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔
"یس لارڈ" ——— جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔
"لارڈ کیسان۔ یہاں جنگل میں شکار بغیر لارڈ کنگ فو کی اجازت کے
نہیں کھیل سکتے۔ میں لارڈ کنگ فو کا منیجر لمباگا بول رہا ہوں" ———
وہی آواز دوبارہ سنائی دی۔
"منیجر۔ تمہیں لارڈ کنگ فو نے ابھی تک کسی لارڈ سے بات کرنے
کے آداب نہیں سکھائے۔ اگر تم نے ہماری خدمت میں کچھ عرض کرنا
ہے تو تم ہماری خدمت میں خود پیش ہو کر کرو۔ ہم اسے لارڈ کنگ فو

کی طرف سے سفارت سمجھیں گے اور اپنی اس عزت افزائی پر ہو سکتا ہے
ہم واپسی کا فیصلہ کر لیں" ——— عمران نے اُسی طرح زور سے چیختے
ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ خود آ رہا ہوں" ———
دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی خاموشی چھا گئی۔
"لارڈ ——— کیا آپ واقعی واپس چلے جائیں گے" ——— اس بار
لیڈی چیر رنگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"ایک لارڈ ہمیشہ دوسرے لارڈ کی عزت افزائی کرتا ہے۔ ہمیں
معلوم نہ تھا کہ یہ علاقہ لارڈ کنگ فو کی ملکیت ہے ورنہ ہم یہاں نہ
آتے یا پہلے لارڈ سے گفت و شنید کر لیتے۔ لیکن ہمیں زبردستی
نہیں روکا جا سکتا۔ ہاں اگر ہماری خدمت میں باقاعدہ حاضری دے
کر لارڈ کے منیجر نے درخواست پیش کی تو ہم واپس چلے جائیں
گے" ——— عمران نے اُسی طرح تیز لہجے میں کہا۔ اور اس کے
ساتھ ہی وہ لارڈوں کی طرح اکڑ کر چلتا ہوا خیمے کے اندر چلا گیا۔
اس کے باقی ساتھی بھی سر ہلاتے ہوئے اس کے پیچھے اندر آ
گئے۔ عمران نے جلدی سے جیب سے ایک کاغذ نکالا اور قلم سے
اس پر چند لائنیں گھسیٹ کر کاغذ کیپٹن شکیل کے ہاتھ میں دے
دیا۔
"سیکرٹری۔ ہم اب آرام کر رہے ہیں۔ تم باہر جاؤ۔ اور اگر
لارڈ کنگ فو کا منیجر آئے تو اُسے عزت کے ساتھ ہمارے سامنے
پیش کرو" ——— عمران نے کاغذ کیپٹن شکیل کو دیتے ہوئے جولیا

سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس لارڈ" ——— جولیا نے جواب دیا۔

اُسی لمحے کیپٹن شکیل نے کاغذ جولیا کے سامنے کر دیا۔ اور جولیا نے ایک ہی نظر میں اُسے پڑھا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی سے باہر نکل گئی۔ اور کیپٹن شکیل نے کاغذ دوسرے ساتھی کی طرف بڑھا دیا۔ اس پر عمران نے لکھا تھا کہ ہو سکتا ہے ہماری آواز وہ لوگ سن رہے ہوں۔ اس لئے سب اس ڈرامے کو پوری طرح نبھائیں۔

"میں لارڈ کنگ فو کا مینیجر لمباگا بول رہا ہوں۔ لارڈ کیسان سن لیں کہ لارڈ کنگ فو نے آپ کو شکار کھیلنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے۔ اس لئے آپ کو صرف ایک گھنٹے کی مہلت دی جا رہی ہے۔ ایک گھنٹے کے اندر اگر آپ لوگ واپس نہ چلے گئے تو آپ کی قبریں اسی جنگل میں ہی بنیں گی۔ اب اس کے بعد کوئی گفتگو ہو گی" ——— اُسی لمحے لمباگا کی تیز اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے بعد خاموشی چھا گئی۔

"ٹھیک ہے۔ اس وقت تو ہمیں واقعی واپس چلا جانا چاہئے ہم بعد میں باقاعدہ لارڈ کنگ فو سے اس پر احتجاج کریں گے اور پھر ہم لارڈ کنگ فو کے مہمان کے طور پر یہاں آئیں گے اور یہاں شکار کھیلیں گے۔ واپسی کی تیاری کی جائے۔ اور کیمپ اکھاڑ جائیں" ——— عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد تیز میں کہا اور ساتھ ہی اس نے اشارہ بھی کر دیا کہ جو کچھ وہ کہہ

اس پر عمل کیا جائے۔

چنانچہ تھوڑی ہی دیر واقعی کیمپ اکھاڑے جانے لگے۔ اور کیمپ کر انہیں تہہ کیا گیا اور پھر تہہ شدہ کیمپوں کے بیگ جیپوں لاد کر وہ بجائے آگے جانے کے واپس شمال کی طرف سائبیریا کے علاقے کی طرف چل پڑے۔ تقریباً آدھے گھنٹے تک جیپیں تیز رفتاری سے جنگل میں دوڑتی رہیں۔ آگے والی جیپ کا سٹیرنگ عمران کے ہاتھوں میں تھا۔ اور وہ اسے بڑی مہارت سے جنگل کے اندر خاصی تیز رفتاری سے چلاتا ہوا آگے بڑھا رہا تھا کہ یک لخت اس کی جیپ کے اگلے دونوں پہیے اس طرح نیچے کی طرف جھکے کہ جیسے جیپ الٹنے لگی ہو۔ کہ عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور اس نے جیپ کا بیک گیئر لگا کر جھٹکے سے لگا کر کلچ چھوڑ کر پورا ایکسیلیٹر دبا دیا۔ اور آگے کی طرف تیزی سے جھکتی ہوئی جیپ بجلی کی سی تیزی سے پیچھے کی طرف ہٹ گئی۔ اور عمران نے جیپ کا توازن درست ہوتے ہی پوری قوت سے بریک لگا دیئے۔ پچھلی جیپ جس کا سٹیرنگ کیپٹن شکیل کے ہاتھ میں تھا تھوڑی پیچھے ہی رک گئی تھی۔

"کیا ہوا تھا" ——— سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ابھی لارڈ کیسان مع سیکرٹری کے خوف ناک دلدل میں جیپ سمیت دفن ہو جاتے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر اچھل کر وہ جیپ سے نیچے اتر آیا۔ اس کے نیچے اترنے کی وجہ

سے جیپ میں موجود جولیا کے علاوہ چوہان اور خاور بھی اتر آ
دوسری جیپ میں کیپٹن شکیل کے ساتھ لیڈی جیر رنگ
اور نعمانی سوار تھے ــــ عمران وغیرہ کو جیپ سے باہر دیکھ
سب بھی اپنی جیپ سے نیچے اتر آئے۔

"اب کیا پروگرام ہے عمران صاحب۔ کیا واقعی ہم نے
جانا ہے" ــــ سلاگو نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم نے اگر واپس جانا ہوتا تو پھر یہاں آتے ہی کیوں۔ وہ
ہمیں ٹیلی ویو سے چیک کر رہے تھے۔ تم نے غور نہیں کیا کہ
عام میگا فون کی نہ تھی بلکہ اس کے ساتھ ایک مخصوص گونج
تھی یہ مخصوص گونج ٹیلی ویو ٹرانسمیٹر کی تھی۔ اس لئے میں نے
کوئی بات نہ کی تھی ورنہ جو لوگ اس قدر جدید آلات کے
ہماری نگرانی کر سکتے ہیں وہ ہم پر میزائل بھی فائر کر سکتے تھے
مجھے یہاں آنا پڑا۔ اب ہم یقیناً ٹیلی ویو کی رینج سے باہر آ
اور وہ لوگ بھی مطمئن ہو گئے ہوں گے کہ ہم کیمپ اکھاڑ کر د
چلے گئے ہیں۔ لیکن اب ہم نے ان پر ریڈ کرنا ہے" ــــ ع
نے اپنے اقدام کی تفصیل سے وضاحت کرتے ہوئے کہا
"لیکن کس طرح" ــــ لیڈی جیر رنگ نے اشتیاق آ
میں پوچھا۔

"جیپیں یہیں رکیں گی۔ جولیا، لیڈی جیر رنگ اور سلاگو یہ
گے جب کہ ہم پیدل آگے جائیں گے" ــــ عمران نے کہا
"نہیں۔ میں ہر صورت میں ساتھ جاؤں گی" ــــ لیڈی

تیز لہجے میں کہا
میں بھی ساتھ جاؤں گی" ــــ جولیا بھلا کب برداشت کر سکتی تھی
کہ لیڈی جیر رنگ عمران کے ساتھ جائے اس نے بھی فوراً ہی
جانے کا اعلان کر دیا۔
پہلے میری پوری بات سن لو۔ جولیا۔ لیڈی جیر رنگ۔ کیپٹن شکیل
سلاگو۔ یہ ایک ٹیم ہوں گے۔ جولیا ان کی انچارج ہو گی۔ جب کہ
دوسری ٹیم میں میرے ساتھ نعمانی۔ خاور اور چوہان ہوں گے۔ پہلی
یہیں رکے گی جب کہ دوسری ٹیم آگے جائے گی۔ اس کے آگے
جانے کے آدھے گھنٹے بعد پہلی ٹیم بھی آگے بڑھے گی۔ اور ہماری
کور کرے گی۔ لیکن جولیا والی ٹیم بالکل خفیہ رہے گی۔ صرف
صورت میں سامنے آئے گی جب ہماری ٹیم کو شدید ترین خطرہ
پیش ہو گا۔ دونوں ٹیموں کے درمیان ٹی۔ الیون ٹرانسمیٹر سے رابطہ
ہو گا۔ لیکن جنگل کوڈ میں بات ہو گی۔ جنگل کوڈ سمجھتی ہو ناں جولیا"
عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔
"بالکل سمجھتی ہوں" ــــ جولیا نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔
"ٹھیک ہے۔ آؤ چوہان۔ ہم چل پڑیں۔ اسلحہ وغیرہ لے لو" ــــ عمران
نے چوہان اور اس کے ساتھ موجود اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب
سر ہلاتے ہوئے جیپوں کی طرف لپکے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اسلحے
سے لیس ہو کر عمران کی رہنمائی میں واپس پیدل ہی جنگل کی طرف بڑھنے

تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا لمباگا۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ کسی صورت میں ہم کسی بھی غیر آدمی کو برداشت نہیں کر سکتے۔ اس لئے کسی قسم کی کوئی نرمی دکھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میزائلوں سے ان کے کیمپوں کو "۔۔۔۔ دوسری طرف سے یانگ نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"یس باس ۔۔۔۔ میں تو اس لئے کہہ رہا تھا کہ وہ کوئی لارڈ ہے" لمباگا نے کہا۔

"چاہے وہ باچان کا وزیر اعظم ہی کیوں نہ ہو۔ تم زیادہ سے زیادہ انہیں واپسی کے لئے کچھ وقت دے دو۔ لیکن اس کے باوجود ہر طرح سے ہوشیار رہنا۔ ہو سکتا ہے وہ لوگ آگے جا کر چھپ جائیں اور پھر بے خبری میں اندر داخل ہو جائیں "۔۔۔۔ یانگ نے سخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ میں سمجھ گیا"۔۔۔۔ لمباگا نے کہا اور دوسری طرف سے رسیور رکھے جانے کی آواز سن کر اس نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھا۔ اور پھر اس کمرے سے نکل کر دوبارہ دیوار کے قریب اس مشین کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے مشین کا بٹن آف کیا اور مشین کے ساتھ منسلک ایک مائیک اٹھا کر بولنا شروع کر دیا۔ اس نے لارڈ کیسان کو ایک گھنٹے کی مہلت دی۔ بات کرتے وقت اس کی نظریں مشین کے درمیان نصب سکرین پر جمی ہوئی تھیں جہاں سب لوگ کھڑے ہوئے تھے۔ اور صرف ایک عورت کیمپ کے باہر موجود تھی۔ باقی سب افراد اس لارڈ سمیت کیمپ کے اندر چلے گئے

لمباگا نے سامنے موجود ایک بڑی سی مشین کا ایک بٹن آف کیا اور پھر اٹھ کر وہ اس وسیع کمرے کے ایک کونے میں بنے ہوئے شیشے کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کمرے میں داخل ہو کر اس نے میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا۔ اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس"۔۔۔۔ دوسرے لمحے یانگ کی آواز رسیور میں سنائی دی۔

"لمباگا بول رہا ہوں باس۔ میں نے شکاریوں کو ٹرانسمیٹر پر وارننگ دی تو پتہ چلا ہے کہ یہ شکاری گروپ کسی لارڈ کا گروپ ہے۔ اور لارڈ کیسان کہتا ہے کہ اگر کوئی اس کے راستے میں آ کر اس سے واپس جانے کی درخواست کرے تو وہ واپس چلا جائے گا۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں سپیشل دے کھلوا کر اس سے بات کروں" لمباگا نے کہا۔

تھے ۔ لمباگا کے بات ختم ہونے تک وہ عورت بھی کیمپ کے
گئی ۔ لمباگا نے اپنی بات ختم کر کے بٹن آف کیا اور مائیک
کے ساتھ ہک کر کے اس نے اپنی کلائی کی گھڑی پر نظر ڈالی
ایک گھنٹہ گزرنے کے بعد ان پر فائر کھول دینا تھا ۔ لیکن تھوڑی
بعد اس نے جب کیمپ اکھڑتے دیکھے تو اس کے لبوں پر
مسکراہٹ رینگنے لگی ۔

" ہونہہ ـــــ لارڈ کیسان صاحب رعب دے رہے
لمباگا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا ۔

اُسی لمحے اُسے اپنے عقب میں دروازہ کھلنے کی آواز سنائی
تو وہ چونک کر تیزی سے پلٹا لیکن دوسرے لمحے وہ ٹھٹک
کھڑا ہوا ۔ کیونکہ دروازے سے یانگ خود اندر داخل ہو رہا
" کیا ہوا لمباگا " ـــــ یانگ نے کرخت لہجے میں کہا
" وہ جا رہے ہیں باس " ـــــ لمباگا نے مؤدبانہ
" ہونہہ " ـــــ یانگ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا
بڑھ کر وہ مشین کے سامنے آکر سٹول پر بیٹھ گیا ۔ جب کہ لمباگا
کے قریب کھڑا ہو گیا ۔ یانگ کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی
دو جیپیں تیزی سے واپس جاتی دکھائی دے رہی تھیں
" کیا رینج ہے ٹیلی دیو کی " ـــــ یانگ نے پوچھا
" جہاں یہ جیپیں موجود ہیں اس سے دو سو گز تک ہے
نے جواب دیا ۔

" فل رینج بڑھاؤ ۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ کوئی

نے کہا ۔
بس باس ۔ میں آپریٹر کو کہہ دیتا ہوں " ـــــ یانگ نے واپس
والے کمرے کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا ۔
سنو ۔ آپریٹر کو یہ حکم بھی دے دینا کہ وہ لانگ رینج ہیری میزائل
رکھے ۔ میں خود اُنہیں یہاں سے آپریٹ کر دوں گا " ـــــ یانگ
تیز لہجے میں کہا ۔ ادھر لمباگا سر ہلاتے ہوئے واپس مڑ گیا ۔
جیپیں مسلسل آگے بڑھی جا رہی تھیں اور پھر اچانک ایک جھماکے
سکرین سفید ہو گئی اور یانگ سمجھ گیا کہ جیپیں ٹیلی دیو رینج کراس کر
گئی ہیں ۔ وہ خاموش بیٹھا رہا ۔

" میں نے کہہ دیا ہے باس ۔ ابھی فل رینج آن ہو جاتی ہے " ـــــ
لمباگا نے واپس آکر کہا اور یانگ نے سر ہلا دیا ۔ اُسے معلوم تھا
فل رینج ٹیلی دیو ٹرانسمیٹر کو مناسب جگہ پر ایڈجسٹ ہونے اور پھر
آن ہونے کے لئے پانچ دس منٹ لگ ہی جائیں گے ۔ اور پھر وہی
دس منٹ سے پہلے ہی سکرین پر جھماکا ہوا اور ایک بار پھر اس پر
جیپیں نظر آنے لگیں ۔ لیکن یانگ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ جیپیں رکی ہوئی
اور چار مرد پیدل چلتے ہوئے جیپوں کی مخالف سمت میں
کی طرف بڑھ رہے تھے ۔ جب کہ دو مرد اور دو عورتیں جیپوں کے
پاس ہی موجود تھیں ۔

" یہ لوگ پیدل واپس آ رہے ہیں ۔ اس کا مطلب ہے کہ ان
کی نیت خراب ہے " ـــــ یانگ نے کہا ۔
" عمران صاحب کہیں جان بوجھ کر تو ہمیں یہاں کھڑا نہیں کر گئے "

اچانک مشین میں سے ایک عورت کی آواز نکلی اور یانگ اس
کہ سٹول سمیت نیچے فرش پر جا گرا۔ لمباگا نے جلدی سے
سنبھال کر کھڑا کیا۔

"نہیں۔ عمران دراصل منصوبہ بندی سے آگے بڑھنا چا
ایک اور عورت کی آواز سنائی دی۔

"اوہ اوہ۔ تو یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ اس کا مطل
کہ کومو کا مشن ناکام رہا ہے۔ اور یہ شیطان اس کے پیچھے
تک بھی پہنچ گئے ہیں" ____ یانگ نے بری طرح چیختے ہو
اس کا چہرہ غصے کی شدت سے سیاہ پڑنے لگ گیا۔

"سپیشل میزائل فائر کر دوں باس" ____ لمباگا نے یانگ
بگڑی ہوئی حالت دیکھ کر کہا۔

"نہیں ____ میں اب انہیں زندہ پکڑنا چاہتا ہوں۔ ورنہ
صورت بھی یقین نہ کرے گی کہ اس کا مشن ناکام ہو چکا ہے۔
انہیں زندہ پکڑنا ہے۔ لمباگا۔ بی بقری کو اس پورے علا
دو۔ فوراً۔ جلدی کرو" ____ یانگ نے چیختے ہوئے کہا۔ ا
سر ہلاتا ہوا اس شیشے والے کمرے کی طرف بھاگتا چلا
یانگ کی نظریں اب سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ اس کا چہ
شدت سے بری طرح بگڑا ہوا تھا۔ اور اس کے ذہن میں
بپا تھا۔ وہ مسلسل مٹھیاں بھینچ رہا تھا۔ اسے اب کومو
اپنے آپ پر غصہ آ رہا تھا۔ کہ اس نے اس عمران کو کیوں
دی۔ چند لمحوں بعد اس نے سکرین پر یک لخت سفید

رنگ کی چادر سی پھیلتی ہوئی دیکھی تو اس کا بگڑا ہوا چہرہ قدرے نارمل ہوتا
گیا۔ سکرین آہستہ آہستہ دھندلی ہوتی جا رہی تھی۔ اور سکرین مکمل طور
سفید ہو گئی۔ لمباگا بھی اسی دوران اس کے قریب آ کر کھڑا ہو
چکا تھا۔ تقریباً پانچ منٹ تک سکرین پر سفید رنگ کی چادر سی چھائی
نظر آتی رہی۔ جس کے پیچھے ہلکے ہلکے سیاہ رنگ کے دھبے نظر آ
رہے تھے۔ پھر سکرین دوبارہ روشن ہونا شروع ہو گئی اور پھر مکمل طور پر
روشن ہونے میں اسے پانچ منٹ لگے۔ اب سکرین پر جیپوں کے
ساتھ وہ دو مرد اور دونوں عورتیں ٹیڑھے میڑھے انداز میں زمین
پر پڑے نظر آ رہے تھے جب کہ ان سے کافی دور پیدل آنے والے
باقی چاروں افراد جھاڑیوں میں اوندھے سیدھے پڑے ہوئے تھے۔
یانگ نے مشین کی ایک ناب کو تیزی سے گھمانا شروع کر دیا۔ اور
سکرین پر یہ اوندھے سیدھے پڑے ہوئے افراد کلوز اپ میں آنا
شروع ہو گئے۔ وہ غور سے انہیں دیکھتا رہا۔ پھر اس نے مشین
آف کر دی۔

"ان سب کو سپیشل وے سے بلیک روم میں لے جا کر بند کر
دو۔ اور انہیں اچھی طرح کنڈوں سے باندھ دینا۔ اس لارڈ کیسان
کو چھت کے درمیان کنڈوں سے باندھنا۔ پھر مجھے اطلاع دینا۔
میں مادام کومو کے ساتھ بلیک روم میں پہنچوں گا۔ اور اپنے ہاتھوں سے
ان کے جسم گولیوں سے چھلنی کر دوں گا" ____ یانگ نے مڑ کر لمباگا
سے کہا۔

اور لمباگا کے اثبات میں سر ہلاتے ہی وہ تیز تیز قدم اٹھاتا

بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازے سے باہر سیڑھ
جا رہی تھیں وہ دو دو سیڑھیاں اکٹھی پھلانگتا ہوا اوپر چڑھتا گیا
چند لمحوں بعد سیڑھیوں کا اختتام ایک بڑے سے گول
پر ہوا جیسے گٹر کا دھانہ ہوتا ہے۔ اور وہ اس دھانے سے
زمین پر کھڑا ہو گیا۔ یہ جگہ اس کے محل سے تقریباً دو سو گز دور
نکل کر وہ ایک بار پھر تیز تیز قدم اٹھاتا محل کی طرف بڑھ گیا۔
چہرے پر عجیب سے تاثرات تھے۔ وہ دراصل جلد از جلد کو
کی یہاں آمد کے متعلق بتانا چاہتا تھا۔ محل میں داخل ہو کر وہ
لانگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں کوہو میوزک سننے اور ڈرائی
کھانے میں مصروف تھی۔

"تم کہاں چلے گئے تھے"۔۔۔۔ لانگ روم میں یانگ
داخل ہوتے ہی کوہو نے جو ایک قیمتی صوفے میں دھنسی بیٹھی
گردن موڑ کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں تمہارے ادھورے مشن کو مکمل کرنے گیا تھا۔ کیونکہ
تم میری نصف بہتر ہو۔ اس لئے باقی نصف نے تو مکمل ہو
یانگ نے مسکراتے ہوئے کہا اور سامنے ایک صوفے پر

"کیا مطلب ۔۔۔ کیا تم نشے میں ہو۔ کیسا ادھورا مشن
کوہو نے حیرت اور غصے کے ملے جلے لہجے میں پوچھا۔ ا
ہاتھ بڑھا کر میوزک آف کر دیا تھا۔

"اگر میں نشے میں ہوتا تو عمران اور اس کے ساتھی اب تک
کے اندر پہنچ چکے ہوتے۔ لیکن میرا نام یانگ ہے۔ اس

بے بسی کی موت مرنے کے لئے اپنا سفر شروع کر چکے ہیں"۔۔۔۔ یانگ
نے اس بار قدرے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"کیا بکواس کر رہے ہو۔ میں تمہیں اس قدر گھٹیا نہ سمجھتی تھی کہ
تم اس طرح کے بے سروپا الزام لگانا شروع کر دو گے"۔۔۔۔ کوہو
یانگ کے اس طنز پر اس طرح بھڑک اٹھی کہ اس کا چہرہ بھوکی بلی
کی طرح سکڑ گیا۔ اس کی آنکھوں سے شعلے نکلنے لگے۔ وہ بری طرح
پیر پٹخ رہی تھی۔

"دیکھو کوہو۔ تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ یانگ کے غصے کو
محبت کے بوجھ تلے دبا رہنے دو۔ آج تک بڑے سے بڑے
بہادر مرد نے یانگ سے زبان گھما کر بات کرنے کی جرأت نہیں
کی۔ لیکن تم مجھ سے ایسی گفتگو کر رہی ہو کہ جسے باوجود تم سے محبت
کرنے کے میں برداشت نہیں کر سکتا۔ اس لئے بہتری اسی میں
ہے کہ تم بھی میری محبت کے جواب میں مجھ سے ایسا ہی سلوک کرو
ورنہ اگر یانگ کو غصہ آ گیا تو اس کے ایک اشارے پر تمہاری یہ
نازک گردن دس جگہوں سے ٹوٹ سکتی ہے"۔۔۔۔ یانگ کا لہجہ
یک لخت بھوکے بھیڑیئے جیسا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر اس قدر
سختی آ گئی کہ کوہو بھی یک لخت لرز کر رہ گئی۔

"اوہ یانگ۔ میرا مطلب تمہاری توہین کرنا نہیں تھا۔ میں تو اس
بات پر حیران ہو رہی تھی کہ آخر تمہیں بیٹھے بٹھائے یہ الزام کیسے سوجھ
گیا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو چانگ نے یہودیوں کے
کلب سنگ ہینگ میں بموں کی بارش کر کے تباہ و برباد کر دیا تھا۔

اور پھر ان کی لاشیں بھی چیک کر لی تھیں اور تم کہہ رہے ہو کہ وہ
محل کے اندر پہنچ چکے ہوتے "۔۔۔۔ کوموں نے اس بار نہ صرف
لہجے میں کہا بلکہ ساتھ ہی وہ بڑی ادا سے مسکرا بھی دی اور
کی اس مسکراہٹ سے یانگ کا سارا غصہ یک لخت بھاپ
بن کر کافور ہو گیا

"تم نے واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں کے متعلق غلط اند
لگایا تھا۔ اور تم ہی کیا مجھے خود بھی ان کے متعلق یہی اندازہ تھا
یہ لوگ بس عام سے جاسوس ہوں گے۔ یہی وجہ ہے کہ تمہاری
رپورٹ کے بعد کہ عمران اور اس کے ساتھی ختم ہو گئے ہیں میں
مطمئن ہو گیا تھا۔ لیکن میں تمہیں بتا دوں کہ عمران اور اس کے سا
یہاں جنگل میں پہنچ چکے تھے۔ تالاب میں نہلاتے وقت لمباگا نے
جن شکاریوں کے متعلق بات کی تھی۔ وہ دراصل عمران اور اس کے
ساتھی تھے۔ لمباگا کو انہوں نے چکر دینے کی کوشش کی کہ
لارڈ کیسان اور اس کے شکاری ہیں۔ اس لئے لمباگا خود ان سے
درخواست کرے تو وہ واپس چلے جائیں گے۔ لمباگا نے مجھ
فون پر اجازت طلب کی کہ وہ سپیشل دستے کے ذریعے ان کے
پاس چلا جائے لیکن میں نے اُسے نہ صرف سختی سے منع کر دیا
اسے مہلت دے کر بھگائے اور نہ بھاگنے کی صورت میں ہلاک
دینے کا حکم دے دیا۔ لیکن میرے ذہن میں ایک کھٹک سی بیٹھ
کیونکہ میں باچان کے تمام لارڈز کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ اس میں
کیسان نام کا لارڈ نہیں ہے۔ اس لئے میں خود آپریشن روم میں گیا

لارڈ کیسان نامی آدمی اپنے ساتھیوں سمیت واپس جا رہا تھا۔ لیکن
میں نے لانگ رینج ٹیلی ویو پر جب انہیں مارک کیا تو وہ کٹاری
محل کے کنارے جیپیں روک کر چھپ کر واپس آ رہے تھے۔ اور
پھر وہاں دو عورتیں موجود تھیں۔ جنہوں نے عمران کا نام لیا۔ اس
طرح مجھے معلوم ہو گیا کہ یہ لارڈ کیسان دراصل عمران ہی ہے۔ میں
چاہتا تو ایک لمحے میں انہیں وہیں پھونک کر رکھ دیتا۔ لیکن مجھے
معلوم تھا کہ تم میری بات پر یقین نہ کرو گی۔ اس لئے میں نے بی تھری
کو جنگل پر پھیلا کر انہیں بے ہوش کر دیا اور پھر لمباگا کو حکم دیا ہے کہ
وہ ان سب کو بلیک روم میں پہنچا کر چھت میں نصب کنڈوں کے
ساتھ اس طرح باندھ دے کہ وہ حرکت نہ کر سکیں "۔۔۔۔ یانگ نے
پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"مجھے اب بھی یقین ہے کہ تمہیں سننے میں غلط فہمی ہوئی ہے۔ اس
عورت نے کیسان کہا ہو گا۔ جسے تم نے عمران سمجھ لیا ہو گا"۔۔۔۔
کوموں نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔ اور یانگ مسکرا دیا۔

"اس لئے میں نے انہیں ہلاک نہ کیا تھا۔ اب تم میرے ساتھ
چلو اور چیک کر لو۔ تاکہ تمہاری پوری طرح تسلی ہو جائے"۔۔۔۔ یانگ
نے ہنستے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ کوموں کوئی اور بات کرتی دروازے پر
لمباگا نمودار ہوا۔

"باس۔ تمام شکاری بلیک روم میں پہنچا دیئے گئے ہیں"۔۔۔۔
لمباگا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"لمباگا ۔۔۔۔ کیا تم نے بھی سنا تھا کہ وہ عورتیں ایک دوسرے سے بات کرتے وقت عمران کا نام لے رہی تھیں" ۔۔۔۔ کومو نے لمباگا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مادام۔ انہوں نے عمران کا ہی نام لیا تھا" ۔۔۔۔ لمباگا نے سر جھکاتے ہوئے جواب دیا۔ اور یانگ بڑے طنزیہ انداز میں مسکرا دیا۔

"حیرت ہے۔ چانگ انہیں ختم کر چکا ہے۔ اور وہ نہ صرف زندہ ہیں بلکہ یہاں تک پہنچ گئے ہیں۔ جب کہ یہاں ہمارے آنے کا ہم دونوں کے ۔۔۔ اور کسی کو علم بھی نہ تھا" ۔۔۔۔ کومو کے لہجے میں ایسی حیرت تھی کہ جیسے اُسے اپنے وجود پر بھی یقین نہ رہا ہو۔

"چانگ ۔۔۔ اوہ مادام ۔۔۔ چانگ نے تو مجھے یہاں ٹرانسمیٹر کال کر کے پوچھا کہ مادام کومو یہاں پہنچ گئی ہیں یا نہیں۔ اس وقت تک آپ نہ پہنچی تھیں۔ جب میں نے اُسے بتایا کہ آپ پہنچ گئی ہیں۔ تو اس نے ایک عجیب سی بات کی کہ مادام نے اُسے کہا ہے کہ وہ پیراڈائز پوائنٹ کی حفاظت کرے۔ اس پر میں بے حد حیران ہوا۔ اور میں نے اُسے بتایا کہ ایسٹ کوسٹ کی حفاظت کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ اُسے غلط فہمی ہوئی ہے۔ اس پر اس نے مجھے اس طرح دارالحکومت آنے کی دعوت دی جیسے ایسٹ کوسٹ دارالحکومت کے قریب کوئی جزیرہ ہو۔ اور ہاں اس نے بات کی تھی۔ اور ایسٹ کوسٹ کو جزیرہ کہا تھا۔ میں نے معذرت کر کے کال ختم ہو گئی" ۔۔۔۔ لمباگا نے پوری تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"چانگ نے کال کی تھی۔ مگر چانگ کو تو علم ہی نہیں ہے۔ کہ میرا یہاں آنے کا پروگرام تھا۔ پھر چانگ کے پاس تو یہاں کی فریکوئنسی بھی نہ تھی۔ یہ کیسے ممکن ہے" ۔۔۔۔ کومو اور زیادہ حیران ہو گئی۔

"میں سمجھ گیا کومو۔ کہ در اصل کیا ہوا ہے۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی اس یہودیوں کے کلب سے نکل گئے۔ جب چانگ نے اس پر بمباری کی۔ بلکہ چانگ بھی نظروں میں آ گیا۔ اور اس کے بعد چانگ کو انہوں نے گھیر لیا ہو گا۔ پھر شاید چانگ کے ذریعے انہوں نے جزیرہ جوٹان پر چیک کیا ہو گا۔ تم نے وہیں بیٹھ کر یہاں کے پروگرام کی بات مجھ سے کی تھی۔ وہاں سے شاید میرے ہیڈ کوارٹر چانگ کی بات کرائی گئی ہو گی۔ اور چانگ کی وجہ سے آپریٹر نے اُسے یہاں کی فریکوئنسی بتا دی ہو گی۔ اور اس کے بعد یہاں ہماری موجودگی چیک کرنے کے لئے چانگ سے یہاں لمباگا کو کال کرائی گئی ہو گی۔ اور یقیناً لمباگا کے منہ سے کوئی ایسی بات نکل گئی ہو گی کہ انہوں نے یہاں کا حدود اربعہ معلوم کر لیا ہو گا" ۔۔۔۔ یانگ نے واقعی ذہانت بھرے انداز میں تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ کیسے ممکن ہے کہ چانگ ایسا کرے۔ چانگ انتہائی سخت جان آدمی ہے۔ اس پر تو تشدد بھی بیکار ثابت ہوا ہو گا" کومو نے اس بار شکست خوردہ لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ لیکن جو لوگ یہاں ہمارے خفیہ ترین اڈے تک پہنچ سکتے ہیں ان کے لئے کوئی بات مشکل نہیں ہے" ۔۔۔۔ یانگ نے کہا اور کومو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اگر یہ واقعی عمران ہے تو میں اپنے ہاتھوں سے اس کی بوٹی بو
ڈالوں گی۔ میں اُسے ایسی عبرت ناک موت ماروں گی کہ اس کی رو
صدیوں تک بلبلاتی رہے گی" —— کوہو نے بُری طرح ہونٹ
ہوئے کہا۔

"تمہاری یہ خواہش ضرور پوری ہو گی۔ آؤ میرے ساتھ" ——
نے فاتحانہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔ اور پھر بیرونی دروازے کی
بڑھ گیا۔ لمباگا ادب سے ایک طرف ہٹ گیا۔ یانگ کے بعد کو
اور سب سے آخر میں لمباگا اس کمرے سے باہر نکلا اور پھر وہ تینو
تیز تیز قدم اٹھاتے محل کے بڑے گیٹ کی طرف بڑھنے لگے۔

درد کی ایک تیز لہر عمران کے جسم میں برقی رَو کی طرح
ڑتی چلی گئی۔ اور درد کی اس تیز ترین لہر نے اس کے سوئے
ئے شعور کو بُری طرح جھنجھوڑ کر جگا دیا۔ اس کی آنکھیں ایک جھٹکے
سے کھل گئیں۔ اور دوسرے لمحے اس نے حیرت سے گردن موڑ
کر ادھر ادھر دیکھا۔ وہ ایک بڑے سے کمرے کی چھت میں کچھ فاصلے
پر نصب لوہے کے کنڈوں کے ساتھ منسلک مضبوط زنجیروں کے
ساتھ بندھا ہوا فضا میں لٹک رہا تھا۔ اس کی دونوں کلائیاں ان
زنجیروں کے آخر میں موجود چمڑے کے تسموں سے جکڑی ہوئی تھیں۔
جب کہ اس کی دونوں ٹانگوں کو بھی اسی طرح زنجیروں سے باندھ کر
فرش میں علیحدہ علیحدہ نصب کنڈوں سے منسلک کیا گیا تھا۔ اس
طرح وہ چھت میں نصب زنجیروں کے ساتھ کلائیوں کے زور پر فضا میں
کا ہوا تھا۔ اور اس کی ٹانگیں بھی دائیں بائیں پھیل کر فرش سے جکڑی

ہوئی تھیں۔ کمرے کی بائیں دیوار کے ساتھ اسی طرح کنڈوں کے ساتھ ہوئی زنجیروں سے اس کے سارے ساتھی جکڑے ہوئے تھے۔ ان کے جسموں کو دیوار کے ساتھ کھڑا کر کے موٹی زنجیر کو دائیں بائیں کنڈوں میں سے گزار کر انہیں دیوار سے جیسے چسپاں کر کے رکھ دیا گیا تھا۔ لیکن یہ سارے مرد تھے۔ جب کہ دائیں طرف والی دیوار کے ساتھ جولیا اور لیڈی چیرنگ کو بھی اسی طرح زنجیروں سے جکڑ کر دیوار کے ساتھ کھڑا کیا گیا تھا لیکن ان سب کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں۔ وہ بے ہوش تھے۔ جب کہ ایک جاپانی نوجوان ہاتھ میں ایک بڑی سی سرنج اٹھائے جولیا اور لیڈی چیرنگ کی طرف بڑھ رہا تھا اور پھر اس نے بڑی بے دردی سے پہلے جولیا اور پھر لیڈی چیرنگ کے بازوؤں میں موٹی سوئی گھونپ دی اور سرنج میں موجود تھوڑا تھوڑا سیال انجکٹ کر کے وہ تیزی سے مڑا اور عمران کے پاس سے گزرتا ہوا بائیں طرف کی دیوار کی طرف بڑھ گیا۔ اُسی لمحے اُسے جولیا اور لیڈی چیرنگ کی تیز چیخیں سنائی دیں اور عمران سمجھ گیا کہ اس انجکشن کے سیال نے ان کے جسموں میں بھی درد کی انتہائی تیز لہر دوڑا دی ہوگی۔ اس لئے وہ چیخ چیخ کر ہوش میں آ رہی ہیں اور پھر ایسی ہی چیخیں بائیں طرف سے بھی سنائی دینے لگیں۔ کمرہ ہر قسم کے فرنیچر سے عاری تھا اس میں کوئی روشندان وغیرہ بھی نہ تھا۔ اس کی چھت بھی زیادہ اونچی نہ تھی۔ اس لئے عمران کے قدم فرش سے تھوڑے سے اٹھے ہوئے تھے اور زنجیریں فرش پر آدمی سے زیادہ پڑی ہوئی تھیں۔ سرنج لگانے والا آخری آدمی کو انجکشن لگا کر تیزی سے مڑا۔ اور پھر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ایک لمحے کے لئے بھی مڑ کر نہ دیکھا۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے وہ بہرا اور گونگا ہو۔ دروازہ کھول

کر وہ باہر نکل گیا۔ اور باہر سے دروازہ بند کر دیا گیا۔ اب کمرے میں ابھرنے والی چیخیں ختم ہو چکی تھیں اور اب سب ہوش میں آ کر ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔

"عمران۔ یہ سب کیا ہے"۔۔۔۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لارڈ کیسان کا نام بدلنے کی کوشش مت کرو سیکرٹری"۔۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اپنی اصل شکل میں ہو۔ تمہارے چہرے سے میک اپ صاف ہو چکا ہے"۔۔۔۔ جولیا نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو بیچارے لارڈ کیسان کی لارڈی بھی ختم ہو گئی"۔۔۔۔ عمران نے بڑے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا کمرے کا بند دروازہ کھلا۔ اور ایک قد سے نکلتے ہوئے قد کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر بہترین تراش اور قیمتی کپڑے کا تھری پیس سوٹ تھا۔ اس کے بازو بن مانسوں کی طرح اس کے گھٹنوں سے ذرا لمبے تھے۔ اور فولادی ہتھوڑے کی طرح مضبوط تھے۔ وہ اپنے چہرے سے ہی شاطر۔ چالاک اور سفاک آدمی نظر آ رہا تھا۔ عمران اُسے دیکھتے ہی پہچان گیا کہ یہ لی گروپ کا چیف یانگ ہے۔ کیونکہ وہ اس کا حلیہ پہلے ہی معلوم کر چکا تھا۔ اس کے عقب میں کوموکی۔ یانگ کی حسین و جمیل بیوی۔ اور کوموکو دیکھتے ہی عمران کے چہرے کے عضلات سکڑ گئے۔ کیونکہ اُسے کوموکی شکل دیکھتے ہی وہ کال یاد آگیا تھا جو

کوہو نے فون پر بات کرتے ہوئے اس کی ماں کو دی تھی۔ کوہو کے عقب میں ایک مضبوط جسم کا آدمی تھا۔ جس کا سر انڈے کے چھلکے کی طرح صاف تھا۔ اس کے چہرے پر بڑی بڑی مونچھیں لہرا رہی تھیں۔ اس کے جسم پر چیتے کی کھال بالکل اس طرح لپٹی ہوئی تھی جیسے کہ فلموں میں ٹارزن کو پہنے ہوئے دکھایا جاتا ہے۔ آنے والے تینوں کی نظریں زنجیروں سے بندھے ہوئے عمران پر جمی ہوئی تھیں۔

"کیا یہ اسی شکل میں تھا" ——— کوہو نے ٹارزن نما آدمی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"نہیں مادام۔ یہ مقامی شکل میں تھا۔ لیکن جب میں نے اسے قریب سے دیکھا تو محسوس ہوا کہ یہ میک اپ میں ہے۔ چنانچہ میں نے اس کا میک اپ صاف کر دیا۔ اب یہ پاکیشیائی شکل میں ہے۔ اور مادام یہ باقی افراد بھی میک اپ میں ہیں اگر حکم کریں تو ان کے میک اپ بھی صاف کر دوں" ——— اس مونچھوں والے ٹارزن نما آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اور عمران اس کی آواز سنتے ہی جان گیا کہ یہ لمباگا ہے۔

"اوہ ضرور صاف کر دو ان کا میک اپ" ——— مادام نے چونکتے ہوئے کہا اور لمباگا سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

"اب تم نے پہچان لیا مادام کہ یہ واقعی عمران ہے" ——— یانگ نے بڑے فاتحانہ انداز میں مسکراتے ہوئے کوہو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ تم درست کہہ رہے ہو یانگ۔ یہ واقعی عمران ہے۔ اس

نے واقعی چانگ اور اس کے ساتھیوں کو ڈاج دے دیا تھا۔ بہرحال اب میں اس سے سارے بدلے گن گن کر لوں گی" ——— کوہو نے تیز لہجے میں کہا۔

"گنتی بھول تو نہ جاؤ گی۔ کیونکہ عام طور پر حسین عورتیں گنتی بھول جاتی ہیں۔ خاص طور پر شوہروں کی گنتی" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ۔ ادب سے بات کرو۔ تم مادام کوہو کے سامنے موجود ہو" ——— یانگ نے انتہائی درشت لہجے میں کہا۔

"ادب سے تم بات کرو۔ کیونکہ حسین عورتیں شوہروں کی گنتی بھولتی ہی اس وقت ہیں جب ان کے شوہر کی عمر ان کے بیٹوں سے بھی کم ہوتی ہے" ——— عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ اور یانگ پاگلوں کے سے انداز میں آگے بڑھا اور اس نے اچھل کر پوری قوت سے عمران کے پہلو پر لات ماری۔ عمران کا ہوا میں لٹکا ہوا جسم بل کھا کر رہ گیا۔

"میں تمہارا خون پی جاؤں گا" ——— یانگ نے اپنی طرف سے دھاڑتے ہوئے انداز میں کہا۔

"ابھی تمہارے دودھ کے دانت بھی نہیں ٹوٹے یانگ۔ اور تم خون پینے کی باتیں کر رہے ہو۔ جاؤ جا کر اپنی مادام کو سلام کرو وہ تمہیں ضرور کوئی جھنجھنا لے کر دے دے گی" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ اور یانگ نے پاگلوں کے سے انداز میں اچھل اچھل کر عمران پر لاتیں چلانا شروع کر دیں۔

" بس کرو یانگ ۔ یہ میرا شکار ہے ۔ اگر یہ تمہارے ہاتھو
تو میرا انتقام تشنہ رہ جائے گا" ـــــ کومو نے آگے بڑھ کر
کو بازو سے پکڑ کر پیچھے گھسیٹتے ہوئے کہا ۔ اور یانگ ہونٹ چبا
تو ہٹ گیا ۔ لیکن اس کا چہرہ غصے کی شدت سے بُری طرح بگ
تھا ۔ آنکھوں سے شعلے سے نکل رہے تھے ۔

اُسی لمحے لمباگا کمرے میں داخل ہوا ۔ اس کے ہاتھ میں ایک
سا آٹومیٹک واشر موجود تھا ۔ وہ تیزی سے پہلے جولیا کی
اس نے واشر کا خود نما پیس جولیا کے چہرے پر رکھ کر دا
دبا دیا ۔ گھر گھر کی تیز آواز برآمد ہونے لگی ۔ اور چند لمحوں بعد
اس نے مشین بند کر کے خود ہٹایا تو جولیا اپنی اصل شکل میں
آگئی ۔

" اوہ ۔ تو یہ اس کی ساتھی جولیا نا ہے ۔ سوئس لڑکی" ـــــ
نے تیز لہجے میں کہا ، جب کہ یانگ جو جولیا کو غور سے دیکھ رہا
کی آنکھوں میں یک لخت شیطانی چمک سی ابھر آئی ۔

" ارے لیڈی جیررنگ ۔ تم ۔ اور ان کے ساتھ " ـــــ
کومو کی حیرت بھری چیخ کمرے میں گونج اٹھی ۔ کیونکہ لمباگا اس
جولیا کے ساتھ موجود لیڈی جیررنگ کا میک اپ صاف کر

" ہاں ۔ میں جان بوجھ کر ساتھ آئی تھی ۔ مجھے جب عمران نے
وہ تم سے انتقام لینے جا رہا ہے تو میں ضد کر کے ساتھ آ
اگر کسی وقت ضرورت پڑے تو میں تمہاری عین وقت پر مدد کر
آخر تم میری بہترین سہیلی رہی ہو" ـــــ لیڈی جیررنگ نے

ہوئے کہا ۔

" ہو سکتا ہے تم درست کہہ رہی ہو ۔ لیکن تمہارا یہ اندازہ غلط تھا کہ
مجھے کسی مدد کی ضرورت پڑے گی ۔ اب تم یہاں پہلے اپنے ساتھی
عمران کی عبرت ناک موت کا تماشہ دیکھو ۔ اس کے بعد تمہارے
متعلق بھی میں فیصلہ کر دوں گی" ـــــ کومو نے ہونٹ چباتے ہوئے
کہا ۔

" اوہ ۔ تو یہ سلاگو بھی ساتھ ہے ۔ میں اسے جانتا ہوں ۔ یہ چھوٹے
موٹے مجرموں کے خلاف کام کرتا رہتا ہے ۔ ضرور یہی اسس کو یہاں
لایا ہو گا" ـــــ یانگ نے سلاگو کو اصل چہرے میں آتے دیکھ کر کہا ۔

" میں لیڈی جیررنگ کی وجہ سے ساتھ آیا تھا ۔ تم جانتے تو ہو گے
کہ لیڈی جیررنگ میری بھتیجی ہے ۔ جب اس نے اس عمران کے
ساتھ جانے کی ضد کی تو مجبوراً مجھے بھی لیڈی جیررنگ کی حفاظت کے
لئے ساتھ آنا پڑا" ـــــ سلاگو نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔

" ہاں ۔ میں نے ٹیلی ویژن سکرین پر دیکھا تھا کہ تم اور یہ دونوں عورتیں
اور ایک دوسرا آدمی جیپوں کے ساتھ کھڑے تھے جب کہ یہ عمران
اور اس کے دوسرے آدمی آگے بڑھ چکے تھے ۔ ٹھیک ہے ۔ تم
میرے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتے ۔ اس لئے مادام جو فیصلہ اپنی
سہیلی کے لئے کرے گی وہی تمہارا انجام بھی ہو گا" ـــــ یانگ
نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا ۔ اس دوران لمباگا سب کے
چہروں سے میک اپ صاف کر چکا تھا ۔ لیکن ظاہر ہے باقی ساتھی
عمران کے ساتھی ہے ۔ اسس لئے یانگ اور کومو کے لئے وہ

سب اجنبی تھے ۔

" اب اس کو انجام تک پہنچاؤ مادام کومو ۔ پہلے ہی بہت و
ضائع ہو گیا ہے " ـــــ یانگ نے اکتائے ہوئے لہجے
" ٹھیک ہے ـــــ لمباگا ۔ ہنٹر اور تیزاب اکٹھے لے آ
اس کی پہلے کھال ادھیڑوں گی پھر اس کے زخموں پر تیزاب
دوں گی " ـــــ مادام کومو نے زہریلے انداز میں عمران کی
ہوئے لمباگا سے کہا ۔

" یس مادام " ـــــ لمباگا نے سر جھکاتے ہوئے کہا
واشر سمیت دوبارہ دروازے کی طرف مڑ گیا ۔

" میں نے سنا تھا کہ یانگ بہت بہادر اور مارشل آرٹ
ماسٹر کا درجہ رکھتا ہے ۔ اور اس کی بیوی کومو کو بھی اس کے
باچان کے ایسے استادوں سے تربیت دلائی ہے جو مارشل
میں ماہر سمجھے جاتے ہیں ۔ لیکن مجھے آج یہ دیکھ کر انتہائی افسو
رہا ہے کہ میں نے جو کچھ سنا تھا وہ بالکل غلط تھا ۔ یہ دونوں تو د
بزدل ترین لوگوں سے بھی زیادہ بزدل اور ذلیل ہیں کہ آدمی کو
کر اس پر لاتیں چلاتے ہیں اور کوڑے مار کر اپنی بزدلی اور ذ
کا اعلان کرتے ہیں " ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے ب
نفرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" موت کے خوف نے تمہیں پاگل کر دیا ہے عمران ۔ ورنہ
ذلیل اور بزدل نہ کہتے ۔ بزدل تو تم ہو جو چھپ کر ہمارے اڈ
داخل ہونا چاہتے تھے " ـــــ یانگ نے بری طرح بھڑکتے

لہجے میں کہا ۔

" بزدل وہ ہوتے ہیں یانگ جو اپنے سے بہادر کو فوراً گولی مار کر
ہلاک کر دیتے ہیں تاکہ ان کی بہادری کا بھرم قائم رہے اور ذلیل وہ
ہوتے ہیں جو بندھے ہوئے آدمی پر کوڑے برساتے ہیں ۔ اس
لحاظ سے تو تم دونوں بزدلوں کے سرخیل ہو ۔ اگر تمہیں خوف ہے ۔ تو
مجھ سے ہو گا ۔ میرے ساتھیوں سے تو نہ ہو گا ۔ میں تمہیں چیلنج کرتا
ہوں کہ اگر تمہاری بیوی کومو میری ساتھی جولیا سے لڑائی میں جیت
جائے اور تم یانگ یہاں موجود میرے کسی بھی ساتھی کو زیر کر دو ۔
تو میں تم دونوں کی عظمت کو سلام کرتے ہوئے بغیر کسی احتجاج کے
اپنی بوٹیاں نچوا لوں گا ۔ لیکن اگر تم دونوں ہار جاؤ تو پھر تمہارے حق
میں بہتر یہی ہو گا کہ تم دونوں اپنے ہی اس جنگل کی کسی دلدل میں
ڈوب کر مر جاؤ " ـــــ عمران نے انتہائی زہر خند لہجے میں کہا ۔

" یہ جولیا ـــــ اس کی تو میں ایک لمحے میں ہڈیاں توڑ سکتی ہوں ۔
یہ بے چاری میرا مقابلہ کیا کرے گی ۔ آج تک دنیا کا بڑے سے
بڑا ماہر بھی لڑائی کے دوران میرے جسم کو انگلی تک نہ لگا سکا ہے ۔
تم اس جولیا کی بات کر رہے ہو ۔ میں تمہاری ہڈیاں بھی ایک لمحے
میں توڑ سکتی ہوں " ـــــ کومو عمران کی توقع کے عین مطابق بری
طرح بھڑک اٹھی ۔

" تم اس کی باتوں پر مت جاؤ کومو ۔ یہ بے حد شاطر آدمی ہے ۔
بس ان کا خاتمہ کر دو ان کا یہی انجام ہے " ـــــ یانگ نے
ٹھنڈے لہجے میں کہا ۔

"ہونہہ ـــــ بیوی سے بھی زیادہ بزدل ہو" ـــــ عمران نے
بڑے حقارت بھرے انداز میں فرش پر تھوکتے ہوئے یانگ سے
مخاطب ہو کر کہا۔
اور یانگ تو عمران کے اس انداز پر جیسے پاگل سا ہو گیا۔ اس نے
بجلی کی سی پھرتی سے جیب سے ریوالور نکالا۔ لیکن دوسرے لمحے
ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل گیا۔ کوہو نے واقعی حیرت انگیز پھرتی
سے اس کے ہاتھ پر کلائی کی ضرب لگا کر ریوالور ایک طرف اچھال
دیا تھا۔
"اب تم واقعی بزدلی دکھا رہے ہو یانگ" ـــــ کوہو نے کہا
لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختی ہوئی اچھل کر دو فٹ دور فرش
پر جا گری۔ یانگ کا بازو اس سے بھی زیادہ تیزی سے گھوما تھا۔
"کتیا۔ مجھے بزدل کہتی ہے۔ یانگ کو۔ تمہاری یہ جرأت" ـــــ
یانگ واقعی پاگل ہو گیا تھا۔ کہ اس نے کوہو پر بھی ہاتھ چھوڑ دیا تھا
لیکن دوسرے لمحے وہ بھی بری طرح چیختا ہوا اچھل کر دور جا گرا۔ کوہو
فرش پر گرتے ہی کسی طاقتور سپرنگ کی طرح اچھلی تھی۔ اور اس نے
واقعی انتہائی مہارت سے یانگ کے سینے پر بڑی بھرپور فلائنگ کک
جما دی تھی۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ کک لگا کر قلابازی کھا کر
سیدھی ہوتی یانگ بھی بالکل کسی سپرنگ کے سے انداز میں
فرش پر سے اچھلا اور اس بار کوہو بری طرح چیختی ہوئی کسی گیند کی
طرح اچھل کر دروازے کے ساتھ والی دیوار سے ایک زوردار
دھماکے سے جا ٹکرائی۔ اور اس بار اس کا سر دیوار سے

ٹکرایا تھا اس لئے وہ ریت کی خالی ہوتی ہوئی بوری کی طرح دھڑام سے فرش پر
گری اور ساکت ہو گئی۔
"واہ ـــــ کیا اب میں تمہیں بہادر مان لوں یانگ کہ تم نے
اپنی ہی بیوی کو بے ہوش کر دیا ہے۔ اگر اتنے ہی بہادر ہو تو کسی
مرد سے لڑ کر دیکھ لو۔ تمہیں پتہ لگ جائے گا کہ بیوی پر ہاتھ اٹھانے
والے کبھی بہادر نہیں کہلاتے" ـــــ عمران نے بڑے طنزیہ
انداز میں کہا۔
یانگ کے ہونٹ بری طرح بھنچ گئے۔ وہ چند لمحے شعلہ بار
نظروں سے عمران کو دیکھتا رہا پھر تیزی سے اس طرف کو بڑھا جدھر
اس کا ریوالور گرا پڑا تھا۔
"بب ـــــ بب ـــــ باس۔ مادام" ـــــ اسی لمحے دروازے
سے لمباگا کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔ وہ ایک ہاتھ میں ہنٹر
اور دوسرے ہاتھ میں تیزاب کی ایک بڑی سی بوتل اٹھائے کھڑا
تھا۔ اس کی نظریں دروازے کے پاس ہی فرش پر ٹیڑھی میڑھی ہو کر
پڑی ہوئی مادام کوہو پر جمی ہوئی تھیں۔
"یہ دونوں چیزیں یہاں رکھ دو۔ اور مادام کو اٹھا کر محل میں لے چلو۔
اس الو کے پٹھے نے ہمیں آپس میں لڑوا دیا ہے" ـــــ یانگ
نے مڑ کر لمباگا سے کہا۔ اور لمباگا نے جلدی سے بوتل اور ہنٹر ایک
طرف رکھے اور جھپٹ کر مادام کوہو کو اٹھا کر کاندھے پر لاد لیا۔
"میرا جی تو چاہ رہا ہے کہ میں خود تمہارے جسم کا ایک ایک انچ
گولیوں سے چھلنی کر دوں۔ لیکن مجھے معلوم ہے کہ اگر میں نے تمہیں

خودمار دیا تو کوہو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مجھ سے روٹھ جائے گی۔ اب
نجانے اُسے منانے کے لئے مجھے کتنے جتن کرنے پڑیں گے
لئے میں جا رہا ہوں۔ لیکن یہ بات ذہن میں رکھنا کہ تمہاری موت
اس کمرے میں ہی واقع ہوگی" ـــــــ یانگ نے تیز لہجے میں کہا
پھر تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے سے باہر نکل گیا۔ جہاں سے لمبا
مادام کوہو کو اٹھا کر پہلے ہی باہر جا چکا تھا۔

"اگر وہ جھونک میں تم پر فائر کھول دیتا تو" ـــــــ یانگ کے
جاتے ہی جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں عمران سے مخ
ہو کر کہا۔ اور پاس کھڑی لیڈی جیررنگ چونک کر جولیا کی طرف
لگی۔ اس کے لبوں پر ہلکی سی معنی خیز مسکراہٹ تھی۔ کیونکہ جولیا
ہی بتا رہا تھا کہ عمران کے لئے اس کے جذبات کی گہرائی کہاں تک
ہے۔

"گو ابھی مجھے شوہر ہونے کا اعزاز حاصل نہیں ہو سکا لیکن شو
کی نفسیات میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ اور پھر یانگ جیسے شوہر کے
لئے تم فکر نہ کرو۔ تمہارے مستقبل کی بیوہ ہونے کے کوئی امکا
نہیں ہیں۔ یانگ مجھ پر گولی چلا کر کوہو کی نظروں میں ہمیشہ کے
بزدل ہو جانا کبھی پسند نہ کرتا۔ اور تم جانتی نہیں ہو۔ شاید سلاگو ج
ہو کہ مرد چاہے کتنے ہی بزدل کیوں نہ ہوں۔ لیکن بیوی کے سامنے
ہمیشہ رستم بننے کی ہی کوشش کرتے ہیں" ـــــــ عمران نے مسکر
ہوئے کہا۔ اور اس بار لیڈی جیررنگ کے ساتھ ساتھ سلاگو کے
ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

"اب صرف بکواس ہی کرتے رہو گے یا یہاں سے نکلنے کی بھی کوئی تدبیر کرو
گے" ـــــــ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔
"کہتے ہیں شادی بھی ایک زنجیر کی طرح ہوتی ہے۔ ایک بار جو اس
میں جکڑا جائے پھر سوائے موت کے اور کوئی چیز اُسے نجات نہیں
دلا سکتی۔ اگر یہ شادی کی زنجیریں ہیں تو پھر تو موت کا انتظار کرنا ہی پڑے
گا" ـــــــ عمران نے اُسی طرح مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس
بار جولیا ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گئی۔
"عمران صاحب۔ اگر آپ کے ذہن میں اب بھی یہ پلان ہے کہ
کوہو آپ کو آزاد کر کے آپ سے مقابلہ کرلے گی اس طرح آپ
سچوئشن بدل لیں گے تو میرا خیال ہے اب ایسا نہیں ہوگا۔ یانگ کسی
قیمت پر بھی آپ کو آزاد نہیں کرنا چاہتا۔ وہ جذباتی ضرور ہے۔ لیکن
بہرحال کوہو سے زیادہ عقلمند بھی ہے" ـــــــ کیپٹن شکیل نے
پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا۔
اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا۔ دروازے سے لمبا گا
اندر داخل ہوا۔
"تم نے کیا کیا کہ باس مادام کوہو سے لڑ پڑا۔ وہ تو مادام
سے بے حد محبت کرتا ہے" ـــــــ لمبا گا نے اندر داخل ہو کر عمران
سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور عمران مسکرا دیا۔
"شکر کرو۔ میں نے انہیں لڑا کر تمہاری جان بچا دی ٹارزن
صاحب۔ ورنہ جب مادام کوہو کو پتہ چلتا کہ تم بوتل میں گندھک کا
تیزاب لے کر آئے ہو تو وہ تمہاری بوٹیاں نوچ ڈالتی" ـــــــ عمران

نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"کیا مطلب ــــ تیزاب تو گندھک کا ہی کہلاتا ہے اور
زخموں میں مرچیں بھر دیتا ہے" ــــ لمباگا نے نہ سمجھ آنے کے
انداز میں کہا۔
"تم نے آج تک کسی کے زخموں پر گندھک کا تیزاب ڈالا
ٹارزن صاحب۔ گندھک کا تیزاب تو فوراً زخم کو جلا کر تکلیف
کر دیتا ہے۔ اس لئے تو جو زخم کسی دوا سے بھی مندمل نہ ہو
آخری علاج کے طور پر گندھک کے تیزاب سے جلا دیتے ہیں
زخموں پر نمک کا تیزاب ڈالا جاتا ہے" ــــ عمران نے اُسے
طرح سمجھانا شروع کر دیا جیسے استاد بچوں کو سمجھاتے ہیں۔
"اوہ ــــ نمک کا تیزاب۔ واقعی زخموں پر نمک ہی ڈالا جا
گا۔ ٹھیک ہے۔ میں نمک کا تیزاب لے آتا ہوں" ــــ لمبا
نے کہا۔ اور جھک کر فرش پر پڑی ہوئی تیزاب کی بوتل اٹھالی
"اسے سونگھ کر تو دیکھ لو۔ کہیں یہی نمک کا تیزاب نہ ہو۔ رنگ
دونوں کا ایک جیسا ہوتا ہے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے
اور لمباگا نے سر ہلاتے ہوئے بوتل کا ڈھکن کھولا اور اُسے ناک
قریب لے جا کر سونگھنے لگا۔ اُسی لمحے عمران کی لات نے ذرا
حرکت کی۔ زنجیر کھڑکھڑانے کی آواز سنائی دی۔ اور لمباگا ابھی
آواز سن کر چونکتے ہوئے عمران کی طرف دیکھنے ہی لگا تھا کہ عمران
جوتا بجلی کی سی تیزی سے اڑتا ہوا اس کے چہرے سے ٹکرایا
لمباگا کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکلی اور وہ تیزی سے پیچھے ہٹا ہی

اس کے یک لخت اچھل کر پیچھے ہٹنے کی وجہ سے تیزاب کی بوتل
کے کھلے منہ میں سے تیزاب کے قطرے اچھل کر اس کے ہاتھ پر
پڑے اور لمباگا کے حلق سے زوردار چیخ نکلی اور بوتل اس کے ہاتھ
سے چھوٹ کر نیچے فرش پر ایک دھماکے سے گری اور ٹوٹ کر ریزہ
ریزہ ہو گئی۔ بوتل کے ٹوٹنے سے خاصا تیزاب اس کی ننگی پنڈلیوں پر
پڑا اور لمباگا بُری طرح چیختا ہوا اچھلا اور اسی طرح اچھلتا ہوا دروازے
سے باہر نکل گیا۔
"واہ۔ اسے کہتے ہیں پریکٹیکل" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے
جواب دیا۔ اس کے سارے ساتھی حیرت سے یہ عجیب و غریب
ڈرامہ دیکھ رہے تھے۔ ان کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ آخر یہ سب کچھ کیوں
ہو رہا ہے۔ لیکن عمران کی نظریں فرش پر بہنے والے تیزاب پر جمی
ہوئی تھیں جو اب اس کے قدموں سے نیچے فرش پر پڑی ہوئی دونوں
زنجیروں میں سے گزر کر پیچھے جا رہا تھا۔ چونکہ فرش ڈھلوانی تھا۔ اس
لئے دروازے کے قریب گرنے والا سارا تیزاب تیزی سے عمران
کے قدموں کے نیچے سے گزرتا ہوا اس کی عقبی طرف بہہ گیا تھا۔
اُسی لمحے عمران کا جسم بجلی کی سی تیزی سے آگے کی طرف جھولا۔
فرش پر پھیلی ہوئی زنجیریں سیدھی ہوئیں۔ اور ایک جھٹکے سے اس
کے جسم کے ساتھ ہی آگے کی طرف گئیں۔ دوسرے لمحے کڑکڑاہٹ
کی مخصوص آواز ابھری اور دونوں زنجیروں کے وہ حصے جہاں سے
گندھک کا انتہائی طاقتور تیزاب کافی مقدار میں گزر گیا تھا ٹوٹ
گئے اور عمران کا جسم اب فضا میں جھولنے لگا۔ اس کی دونوں ٹانگیں

فرش میں موجود کنڈوں سے آزاد ہو چکی تھیں۔ صرف ٹوٹی ہوئی
اس کے دونوں پیروں کے ساتھ لٹک رہی تھیں۔ عمران اوپر کی
اچھلا۔ اور اس نے ہاتھوں سے اپنی کلائیوں میں بندھی ہوئی زنجیر
تھامیں اور پھر وہ ایک بازو کے بل پر اوپر کو اٹھتا گیا۔ جب کہ دو
ہاتھ اس نے چھوڑ کر اس ہاتھ والی زنجیر کو اور اوپر سے پکڑ لیا۔ یہ
کا جسم تیزی سے اس اٹھے ہوئے ہاتھ کے بل پر اوپر کو اٹھا۔
اس بار اس نے دوسرا ہاتھ اوپر کر کے اس ہاتھ والی زنجیر کو اوپر
پکڑ لیا۔ دو بار اس طرح مسلسل کرتے ہوئے اس کا ایک ہاتھ
میں نصب ایک کنڈے تک پہنچ گیا۔ جس کے ساتھ زنجیر کی آخری
کڑی جڑی ہوئی تھی۔ عمران نے ہاتھ سے اس کنڈے کو پکڑ
اپنے جسم کا پورا وزن اس کنڈے پر ڈال کر ——— دوسرے
سے پکڑی ہوئی زنجیر کو اس نے پوری قوت سے نیچے کی طرف
دینے شروع کر دیئے۔ اس کا بازو مسلسل چل رہا تھا۔ ایک ہاتھ
پورے جسم کا بوجھ پڑنے اور پھر پوری طاقت سے زنجیر کو مسلسل
دینے کی وجہ سے اس کا چہرہ ٹماٹر کی طرح سرخ پڑ گیا تھا جس۔
پسینہ آبشار کی طرح بہنے لگا تھا۔ لیکن اس کا ہاتھ مسلسل حرکت کر
رہا۔ اور پھر کنڈے میں موجود زنجیر کی کڑی جہاں سے جڑی ہوئی
وہ جگہ زور دار اور پیہم جھٹکوں کی وجہ سے کھلنے لگی اور آخر کار وہ مکمل
پر کھل گئی۔ اور عمران کا ہاتھ کنڈے کی گرفت سے آزاد ہو گیا۔ اب
صرف زنجیر اس کے ہاتھ سے لٹک رہی تھی۔ عمران نے تیزی سے
کھلا ہوا ہاتھ اوپر اٹھایا اور اس کی انگلیاں تیزی سے اپنے اس

نی پر رینگنے لگی۔ جس ہاتھ سے اس نے کنڈا پکڑا ہوا تھا پہلے تو زنجیر
کنڈے سے منسلک ہونے کی وجہ سے اس کا ایک ہاتھ دوسرے
ہاتھ تک نہ پہنچ سکتا تھا۔ لیکن اب زنجیر چونکہ کنڈے سے آزاد ہو چکی
تھی۔ اس لئے اب ایسی کوئی رکاوٹ موجود نہ تھی۔ چند لمحوں میں ہی عمران
نے وہ تسمے کھول ڈالے جس سے زنجیر منسلک تھی۔ اب اس کے
دونوں ہاتھ آزاد ہو چکے تھے۔ لیکن اب بھی وہ ایک ہاتھ سے کنڈے
سے لٹکا ہوا تھا اور اس کے ساتھ ہی عمران کا جسم زور سے جھولا۔ اور
دوسرے لمحے عمران جیسے اڑتا ہوا کمرے کے اس حصے میں جا کھڑا
ہوا جہاں تیزاب موجود نہ تھا۔ اگر عمران ویسے ہی نیچے کود جاتا تو اس
کے دونوں پیر لازماً نیچے فرش پر موجود تیزاب پر پڑتا۔ جس میں جوتا موجود
نہ تھا۔ اس سارے کام میں عمران کو زیادہ سے زیادہ پانچ چھ منٹ
لگے ہوں گے۔ ابھی عمران کے قدم زمین سے لگے ہی تھے کہ لمباگا
دوبارہ دروازے پر نمودار ہوا۔ اس کی پنڈلیوں پر جگہ جگہ پٹیاں بندھی
ہوئی تھیں۔ لیکن جیسے ہی وہ دروازے میں نمودار ہوا عمران کا وہ ہاتھ
تیزی سے گھوما جس کے ساتھ ابھی تک زنجیر لٹک رہا تھا اور گھومتی
ہوئی زنجیر پوری قوت سے لمباگا کے چہرے اور سر پر پڑی۔ اور
وہ چیخ مار کر دروازے میں ہی اوندھے منہ گرا۔ عمران کا بازو ایک بار
گھوما اور زنجیر ایک بار پھر کھوپڑی پر پڑی۔ اور لمباگا مرغ بسمل کی
طرح پھڑکنے لگا۔ لیکن زنجیر کی تیسری ضرب نے اسے ساکت کر دیا۔
عمران نے جلدی سے خالی ہاتھ سے دوسرے ہاتھ کی کلائی پر موجود
تسمے کھولے اور پھر جھک کر اس نے لمباگا کے سائیڈ ہولسٹر میں

موجود کھاری ریوالور کھینچ لیا۔ اور پھر وہ تیزی سے کیپٹن شکیل
طرف بڑھ گیا۔ ایک دھماکہ ہوا اور کیپٹن شکیل کے اس بازو
پاس دیوار میں نصب کنڈے میں موجود زنجیر ٹوٹ گئی۔ عمران
جان بوجھ کر اس کنڈے پر فائر کیا تھا جس کے آگے کسی اور
موجود نہ تھا۔ کیونکہ دوسری طرف ایک ہی کنڈے سے دو
آدمیوں کو زنجیروں سے باندھا گیا تھا اور اگر وہ ان کنڈوں پر
کرتا تو یقیناً دو آدمیوں کے کندھے یا بازو زخمی ہو جاتے۔ زنجیر
ٹوٹتے ہی عمران نے جھپٹ کر اُسے درمیانی کنڈے سے کھینچ
اور چند لمحوں میں سارے کنڈوں سے زنجیر باہر آگئی۔ اور کیپٹن
زنجیر کی گرفت سے آزاد ہو گیا۔

" اب تم باقی کو آزاد کر دو۔ بس دھیان رکھنا کوئی زخمی نہ ہو۔
باہر جا رہا ہوں "۔۔۔۔۔ عمران نے ریوالور کیپٹن شکیل کی طرف
ہوئے کہا۔ اور پھر پہلے اس نے جھک کر اپنے پیروں کو زنجیر
آزاد کرایا۔ اپنا جوتا پہنا اور اچھل کر دروازے میں اوندھے منہ
ہوئے لمباگا کے جسم کو پھلانگتے ہوئے دروازے سے باہر

تت ۔۔۔۔ تت ۔۔۔۔ تم کمینے ہو۔ تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا ہے۔
مجھے ذلیل کیا ہے۔ میں اب تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی۔ تم
مجھے گولی مار دو۔ یا پھر مجھے یہاں سے جانے دو۔ بہر حال یہ میرا فیصلہ
ہے کہ میں اب تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتی "۔۔۔۔۔ کومو نے پھٹ
پڑنے والے لہجے میں کہا۔ اُسے ابھی ہوش آیا تھا۔ اور گویانگ نے
اُسے سمجھانے کی کوشش کی تھی لیکن کومو اس سے بُری طرح ناراض
تھی۔

دیکھو کومو۔ یہ تو تم جانتی ہو کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ تمہارے
کہنے پر میں نے دنیا کی ہر وہ بُرائی چھوڑ دی ہے جو تمہیں اچھی نہ لگتی تھی۔
لیکن میں بہر حال مرد ہوں تم مجھے دوسروں کے سامنے بزدل کہہ کر
پکارو تو میرا دماغ گھومنا ہی تھا۔ اس کے باوجود دیکھو میں نے صرف
تمہاری وجہ سے اس عمران کو زندہ چھوڑ دیا ہے۔ ورنہ مجھے جتنا

غصہ آیا تھا میں عمران اور اس کے سارے ساتھیوں کو گولیوں سے
دیتا"۔۔۔ یانگ نے ایک بار پھر وضاحت کرنے اور کومو
سمجھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"تم نے مجھ پر بھی دوسروں کے سامنے ہاتھ اٹھایا۔ میری
لیڈی چیر رنگ کے سامنے۔ وہ کیا سوچے گی۔ یہی کہ میری کیا حیثیت
ہے"۔۔۔ کومو نے ہونٹ کاٹتے ہوئے جواب دیا۔

"ایسی بات ہے تو اس سہیلی کو گولی سے اڑا دو۔ تاکہ وہ کچھ
کے اور کسی کو بتانے کے قابل ہی نہ رہے۔ بہر حال میں ایک بار
معذرت کر لیتا ہوں۔ آئندہ ایسا نہ ہوگا۔ مجھے تمہاری قسم"۔۔۔
نے کہا۔

"تم نے میرا مان توڑ دیا ہے یانگ۔ میں سوچ بھی نہ سکتی تھی کہ
اس حد تک اتر آؤ گے۔ میں ساری عمر تمہیں اس حرکت پر معاف
کروں گی"۔۔۔ کومو نے اُسی طرح روٹھے ہوئے لہجے میں
لیکن اب اس کا لہجہ پہلے کی نسبت نرم تھا۔

"آئی۔ ایم۔ رئیلی ویری سوری کومو۔ پلیز اب جانے دو اس
کو۔ اور سنو۔ اب میں نہیں جاتا وہاں۔ تم جاؤ اور لمباگا کے
مل کر جو تمہارا جی چاہے کرتی رہو۔ میں ابھی واپس چلا جاتا ہوں"
یانگ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں ٹھیک ہے۔ فی الحال مجھے اکیلا چھوڑ دو۔ جب میرا موڈ
ہوگا میں ان لوگوں کا خاتمہ کر کے واپس محل میں پہنچ جاؤں گی
تم جاؤ۔ ابھی میرا دماغ خراب ہو رہا ہے اور جیسے جیسے میں

شکل دیکھتی ہوں۔ میرا دماغ اور خراب ہوتا چلا جاتا ہے"۔۔۔ کومو نے
بھی سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

"تو کیا تم مجھے ہیلی کاپٹر تک بھی نہ چھوڑنے جاؤ گی۔ جانِ من اتنا
بھی کیا غصہ۔ میاں بیوی کے درمیان ایسے جھگڑے تو زندگی کا
ثبوت دیتے ہیں"۔۔۔ یانگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرے لئے یہ جھگڑا زندگی نہیں۔ بلکہ موت کے مصداق ہے۔
بہر حال چلو میں تمہیں ہیلی کاپٹر تک چھوڑ دوں تاکہ تم جلد از جلد میرے
سامنے سے چلے جاؤ"۔۔۔ کومو نے ہونٹ چباتے ہوئے
کہا۔ اور پھر اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ یانگ مسکرا دیا۔ وہ جانتا تھا کہ ابھی
کومو کا غصہ تازہ ہے۔ جیسے جیسے وقت گزرے گا اس کا غصہ ختم
ہو جائے گا۔ اور پھر وہ نارمل ہو جائے گی۔ واقعی اس سے حماقت ہو
گئی تھی کہ اس نے کومو کی گہری سہیلی کے سامنے اس پر ہاتھ چھوڑ دیا
تھا۔ لیکن اب ظاہر ہے گیا وقت تو واپس نہ لوٹایا جا سکتا تھا۔ اس
لئے اس نے یہی سوچا کہ وہ واپس اپنے محل میں لوٹ جائے عمران
اور اس کے ساتھیوں کی طرف سے اُسے کوئی فکر نہ تھی۔ کیونکہ وہ زنجیروں
میں جکڑے ہونے کی بنا پر مکمل طور پر بے بس تھے اور پھر لمباگا یہاں
موجود تھا۔ جو بذاتِ خود اس قدر طاقتور اور ماہر لڑاکا تھا کہ اس جیسے
کئی عمرانوں کو بیک وقت سنبھال سکتا تھا۔ اور پھر اس وقت جزیرے
میں کوئی ایسی چیز بھی موجود نہ تھی جس کے بارے میں وہ فکر مند ہوتا
اس جزیرے میں اس نے دراصل واٹر باور کے گریٹ بال کا مخصوص
سامان جمع کرنے کے لئے سٹور بنایا تھا۔ اور اس کی حفاظت

کے لئے اس نے یہاں سادا انتظام کیا تھا۔ لیکن اب یہ سامان
پہلے ہی بھجوا چکا تھا۔ اس لئے اب یہاں کوئی ایسی چیز باقی نہ رہ گئی
جس کے بارے میں وہ فکر مند ہو سکتا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ یہاں سے
مطمئن انداز میں جا رہا تھا تاکہ کومو نارمل ہو سکے۔ وہ کومو کی طبیعت
اب کافی حد تک جان گیا تھا۔ کہ کومو جب تک اُسے دیکھتی رہے
گی اس کا غصہ باقی رہے گا۔ لیکن اس کی عدم موجودگی میں وہ خود
نارمل ہو جائے گی۔

ہیلی کاپٹر محل کے اندر ہی موجود تھا۔ کومو ہیلی کاپٹر تک
کے ساتھ آئی۔

"اچھا۔ اب کم از کم مسکرا کر تو مجھے بھیجو۔ ورنہ میں ہیلی کاپٹر
طرح نہ چلا سکوں گا" ـــــ یانگ نے ہیلی کاپٹر کے قریب
کہا۔ اور کومو اس طرح مسکرائی جیسے جبراً ایسا کر رہی ہو۔ اور پھر
کر تیزی سے واپس محل کی طرف چل پڑی۔ یانگ مسکراتا ہوا
پر چڑھا اور تھوڑی دیر بعد اس کا ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو کر
منزل کی طرف بڑھ گیا۔

"میں تمہیں آسانی سے معاف نہ کروں گی یانگ۔ میں تم
کا بدلہ ضرور لوں گی۔ تم نے مجھے ناقابل بیان دکھ پہنچایا ہے
اب مجھے تمہاری اس حرکت کی وجہ سے اپنی گہری سہیلی کو بھی
کے گھاٹ اتارنا پڑے گا" ـــــ کومو نے پلٹ کر ہیلی کاپٹر
دیکھا اور پھر بڑبڑاتی ہوئی دوبارہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ
اس کا دل عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف جانے کو بھی

تھا۔ اس لئے اس نے سوچا کہ وہ لمباگا کو کال کر کے عمران اور اس
کے سارے ساتھیوں کو گولیوں سے چھلنی کرنے کا حکم دے دے۔
چنانچہ کمرے میں داخل ہوتے ہی اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھا
لیا۔ اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس" ـــــ دوسری طرف سے ایکسچینج آپریٹر کی آواز
سنائی دی۔

"لمباگا سے بات کراؤ" ـــــ مادام نے تیز لہجے میں کہا

"لمباگا تو بلیک روم میں ہے مادام۔ وہاں فون نہیں ہے" ـــــ
آپریٹر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو جا کر اُسے اطلاع کرو کہ وہ مجھ سے بات کرے" ـــــ مادام
نے کرخت لہجے میں کہا۔

"یس مادام" ـــــ دوسری طرف سے آپریٹر نے کہا۔ اور
مادام نے رسیور رکھ دیا۔ اور ایک صوفے پر نیم دراز ہو کر اس نے
آنکھیں بند کر لیں۔

بلیک روم سے نکل کر عمران محتاط انداز میں راہداری میں
آگے بڑھتا گیا۔ راہداری آگے جا کر بائیں طرف کو گھوم گئی تھی۔ لیکن
ابھی موڑ کے قریب پہنچا ہی تھا کہ موڑ کی دوسری طرف سے اُسے
کے قدموں کی آواز اپنی طرف آتی سنائی دی۔ آنے والا اکیلا ہی
میں محسوس ہو رہا تھا۔ عمران جلدی سے دیوار کے ساتھ چپک گیا
چند لمحوں بعد ایک نوجوان موڑ سے نمودار ہوا۔ اور اُسی لمحے
کسی عقاب کی طرح اس پر جھپٹ پڑا۔ اور آنے والا سنبھل بھی
سکا تھا کہ وہ عمران کے سینے سے اس انداز میں لگا کھڑا تھا کہ
کا ایک بازو اس کی گردن کے گرد اور دوسرا اس کے پیٹ کے
کسا ہوا تھا۔ نوجوان کا منہ پورا کھل گیا تھا۔ وہ شاید چیخ مارنا
تھا۔ لیکن گردن پر بے پناہ دباؤ کی وجہ سے چیخ اس کے گلے
ہی گھٹ کر رہ گئی تھی۔

"خبردار اگر ذرا بھی حرکت کی تو گردن توڑ دوں گا"۔۔۔ عمران نے
اس کے کان کے پاس غراتے ہوئے کہا اور نوجوان کا کسا ہوا جسم
یک لخت ڈھیلا پڑ گیا۔

"یہاں کتنے افراد موجود ہیں"۔۔۔ عمران نے گردن پر بازو کا
ہلکا سا جھٹکا دے کر فوراً ہی دباؤ کم کرتے ہوئے پوچھا۔

"پچ ۔۔ پچ ۔۔ چار"۔۔۔ نوجوان نے ہکلاتی ہوئی آواز میں
جواب دیا۔

"لمباگا اور اپنے علاوہ بتاؤ"۔۔۔ عمران نے ایک بار پھر پہلے
جیسی کارروائی کرتے ہوئے کہا۔ یعنی ایک جھٹکا دے کر فوراً ہی دباؤ
کم کر دیا۔ اُسے معلوم تھا کہ اس نفسیاتی طریقے سے شکار لاشعوری طور
پر خوف زدہ ہو کر جواب اگل دیتا ہے۔

"دو ۔۔ دو ۔۔ دو ۔۔ مم ۔۔ مم ۔۔ مین روم میں"۔۔۔
نوجوان نے فوراً ہی جواب دیا۔

اور عمران اس بار اُسے دھکیلتا ہوا واپس اُسی کمرے کی طرف لے
گیا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔ اُسے فوری طور پر اطمینان ہو
گیا تھا۔ کہ یہاں زیادہ افراد موجود نہیں ہیں۔ اس لئے اب وہ اطمینان
سے اس سے پوچھ گچھ کرنا چاہتا تھا۔ جب وہ اس نوجوان کو گھسیٹتا ہوا
واپس اس کمرے میں پہنچا تو اس کے ساتھی زنجیروں کی قید سے مکمل
طور پر آزاد ہو چکے تھے۔ لمباگا ابھی تک بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ عمران
نے وہاں جاتے ہی اس نوجوان کو ایک دیوار کے ساتھ کھڑا کیا۔

"ہاں۔ اب بتاؤ۔ کیا نام ہے تمہارا"۔۔۔ عمران نے کیپٹن شکیل

کے ہاتھ سے ریوالور لے کر اس نوجوان کی گردن پر اس کی نال رکھ
غرا کر کہا۔

"تم ـــ تم ـــ میرا نام سوگی ہے" ـــ نوجوان لمبا گا
فرش پر بے ہوش پڑا دیکھ کر اور بھی زیادہ گھبرا گیا تھا۔ اس کے چہرے
اور آنکھوں سے اب شدید خوف نمایاں تھا۔ اور پھر اس نے عمران
کے سوالات کے جوابات دیتے ہوئے یہاں کی مکمل اور پوری تفصیل
اس طرح بتا دی جیسے کوئی ماتحت کسی بڑے افسر کے دورے پر
اُسے مکمل تفصیلات بڑھا چڑھا کر بیان کرتا ہے۔

"کیپٹن شکیل ـــ تم تین ساتھیوں کو ساتھ لے کر سٹور سے
اسلحہ لو اور جا کر اُس مشین روم میں موجود دو آدمیوں کا خاتمہ کر دو"
عمران نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور کیپٹن شکیل، چوہان اور نعمانی کو ساتھ لے کر تیزی سے کمرے
سے باہر چلا گیا۔

"گریٹ بال کیا چیز ہے" ـــ عمران نے غراتے ہوئے پوچھا
کیونکہ نوجوان نے اُسے بتایا تھا کہ یہاں گریٹ بال کے لئے سامان
سٹور کیا جاتا تھا۔ اور اس کی حفاظت کے لئے سارے حفاظتی انتظامات
کئے گئے تھے۔

"تم ـــ تم ـــ مجھے نہیں معلوم۔ میں تو ٹیلی فون آپریٹر ہوں۔ یہ
وہ عجیب و غریب ساخت کی مشینیں تھیں جو ڈبوں میں بند تھیں" ـــ
سوگی نے ہکلاتے ہوئے جواب دیا۔

"میں کہہ رہا ہوں۔ بتاؤ گریٹ بال کیا ہے۔ ورنہ ......"

عمران کا لہجہ اور زیادہ سخت ہو گیا۔

"تم ـــ تم ـــ مجھے نہیں معلوم۔ لمبا گا کو معلوم ہو گا۔ یہ انچارج
تھا" ـــ نوجوان نے اور زیادہ ہکلاتے ہوئے کہا۔ اور عمران ایک
قدم پیچھے ہٹا اور ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔ دھماکے کے ساتھ ہی
گولی نوجوان کے سینے میں گھسی اور وہ بُری طرح چیختا ہوا نیچے گرا۔ اور
چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

"اس لمبا گا کو اٹھا کر دیوار کے ساتھ کھڑا کر دو۔ میں اسے زنجیروں
سے جکڑتا ہوں" ـــ عمران نے مڑ کر خاور اور سلاگو سے مخاطب
ہو کر کہا۔ اور خاور اور سلاگو جلدی سے آگے بڑھے۔ اور فرش پر
بے ہوش پڑے لمبا گا کو گھسیٹ کر دیوار کے پاس لے آئے۔ اور
پھر اُسے دیوار میں نصب کنڈوں کے درمیان کھڑا کر دیا۔ عمران نے
زنجیر کی مدد سے اُسے اچھی طرح جکڑ دیا۔

اُسی لمحے کیپٹن شکیل بھی واپس داخل ہوا۔

"دونوں کا خاتمہ کر دیا ہے عمران صاحب" ـــ کیپٹن شکیل
نے کہا۔ اس کے ہاتھوں میں مشین گن تھی۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم انتہائی احتیاط سے یانگ کے محل میں جاؤ۔
سوگی کے مطابق وہاں کوئی ملازم نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی انتہائی احتیاط
سے کام لینا۔ وہ یانگ بیوی کو منانے میں مصروف ہو گا۔ میں
ان دونوں کو زندہ یہاں دیکھنا چاہتا ہوں" ـــ عمران نے انتہائی
سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں ساتھ جاتی ہوں" ـــ جولیا نے کہا۔

"خیال رکھنا۔ یہ دونوں بہترین لڑاکا ہیں۔ اور میں تم لوگوں کو بھی کے ساتھ زندہ دیکھنا چاہتا ہوں۔ میں اس لمباگا سے اس گریٹ ب کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ میرا خیال کہ گریٹ بال وہ اصل پوائنٹ ہے جس کی تلاش میں ہم یہاں تک پہنچے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں ساتھ جاؤں عمران صاحب"۔۔۔۔ سلاگو نے کہا۔

"نہیں۔ تم اور لیڈی جیبر رنگ یہاں رکیں گے۔ تم دونوں کی ذ سی بے احتیاطی سے یہ یانگ اور کومو فرار ہو سکتے ہیں"۔۔۔۔ عم نے کہا۔ اور سلاگو خاموش ہو گیا۔ لیڈی جیبر رنگ نے خود ہی ادھر کی خواہش ظاہر نہ کی تھی۔ اور پھر سوائے سلاگو اور لیڈی جیبر رنگ باقی سب ساتھی بلیک روم سے باہر نکل گئے۔

مادام کومو آنکھیں بند کئے صوفے پر نیم دراز تھی۔ اُسے لمباگا کی طرف سے کال کا انتظار تھا۔ لیکن جب کافی دیر گذر گئی اور کال نہ آئی تو کومو کو اب لمباگا پر غصہ آنے لگا۔ اُسے خیال آیا کہ شاید لمباگا نے یانگ کا ہیلی کاپٹر جاتا دیکھ لیا ہو گا۔ اس لئے وہ یہی سمجھا ہوگا کہ وہ دونوں واپس چلے گئے ہیں۔ اس نے ایک بار پھر اسں آپریٹر کو کال کرنے کے لئے پاس پڑے ہوئے ٹیلی فون کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ یک لخت کمرے کا ادھ کھلا دروازہ اس طرح دھماکے سے کھلا جیسے کسی نے اُس پر لات ماری ہو۔ مادام کومو چونک کر مڑی اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی گئیں۔ کیونکہ کھلے دروازے پر جو لیا کھڑی اُسے زہر بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

"تت۔۔۔۔ تت۔۔۔۔ تم یہاں۔ تم تو زنجیروں میں جکڑی ہوئی تھیں"۔۔۔۔ کومو نے ایک جھٹکے سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

اس کے چہرے پر واقعی شدید ترین حیرت تھی۔ مگر دوسرے لمحے
دیکھ کر مزید حیران رہ گئی کہ جولیا کے پیچھے وہ سب لوگ ہاتھوں
مشین گنیں اٹھائے تیزی سے اندر داخل ہو گئے جو اس کے سا
زنجیروں سے جکڑے ہوئے تھے۔ لیکن ان میں سلاگو۔ لیڈی جیر
اور عمران شامل نہ تھے۔

"اوہ اوہ ــــ یہ کیسے ممکن ہے۔ کیسے ممکن ہے" ــــ ماد
نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"وہ تمہارا شوہر یانگ کہاں ہے" ــــ جولیا نے کاٹ کھ
والے لہجے میں کہا۔

"یانگ تو اپنے محل میں چلا گیا ہے۔ لیکن تم زنجیروں سے کیسے
ہوئے۔ کیا لمباگا نے تمہیں رہا کیا ہے" ــــ مادام کومو اب پو
طرح سنبھل چکی تھی۔

"یہاں اور بھی کوئی محل ہے" ــــ جولیا نے اس کی بات کا
جواب دینے کی بجائے سوال کرتے ہوئے پوچھا۔

"اوہ نہیں۔ ہوکیڈو والے محل میں گیا ہے" ــــ مادام کومو
جواب دیا۔ لیکن فقرہ مکمل ہونے سے پہلے ہی اس کا جسم واقعی کہ
ہوئی بجلی کی طرح حرکت میں آیا۔ اور اس نے اپنے زیادہ قریب کھڑے
تنکیل کے ہاتھ سے مشین گن اچکنی چاہی۔ لیکن دوسرے لمحے
وہ بری طرح چیختی ہوئی اچھل کر ایک دھماکے سے صوفے پر جا گری
کیپٹن شکیل کی لات اس سے بھی زیادہ تیزی سے اٹھی تھی
کومو صوفے سمیت الٹ کر پیچھے فرش پر جا گری۔ لیکن اس

ہی اس نے چھلانگ لگائی اور اچھل کر کمرے کی ایک کھلی کھڑکی
ے باہر کودنے ہی لگی تھی کہ جولیا برق رفتاری سے کھڑکی اور اس
ے درمیان آگئی۔ اور کومو ایک بار پھر پلٹ کر پشت کے بل نیچے
جا گری۔

"تم بھاگ کر کہاں جا رہی ہو۔ کومو۔ ابھی تو تمہارے جسم پر کوڑے
ے زخم لگنے ہیں اور پھر ان زخموں پر تیزاب ڈالا جانا ہے۔ یہی سزا
سوچی تھی نا تم نے عمران کے لئے" ــــ جولیا نے زہر خند لہجے میں
کہا۔

"ہونہہ ــــ تو تم مجھے کوڑے مارو گی۔ تم۔ میرا نام مادام کومو
ے کومو۔ تم مجھے گولی تو مار سکتے ہو۔ لیکن مجھے انگلی لگانے کی حسرت تم
یں سے کوئی بھی پوری نہیں کر سکتا" ــــ مادام کومو نے بھی اچھل
کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ــــ تم اب تک یقیناً خوابوں کی دنیا میں رہتی آئی ہو کومو
میں ایک لمحے میں تمہاری گردن توڑ سکتی ہوں۔ لیکن عمران تمہیں زندہ
دیکھنا چاہتا ہے۔ اس لئے مجبوری ہے۔ تمہیں زندہ ہی اس کمرے
تک لے جانا ہو گا" ــــ جولیا نے بڑے طنزیہ انداز میں کہا۔
دام کومو کی آنکھوں میں جولیا کی بات سن کر یکلخت چمک سی
ابھر آئی۔ اسے شاید یہ سن کر خاصا اطمینان ہوا تھا۔ کہ یہ لوگ اسے
گولی نہیں ماریں گے۔

"اگر ہمت ہے تو لے جاؤ زندہ مجھے" ــــ مادام کومو نے
استہزائیہ انداز میں کہا۔

"تم میں سے کوئی مداخلت نہیں کرے گا۔ میں ذرا اس کی اکڑ نکال دوں۔ پھر اسے یہاں سے جوتیاں مارتی ہوئی وہاں تک لے جاؤں گی"۔۔۔ جولیا نے کیپٹن شکیل اور دوسرے ساتھیوں کی طرف دیکھے بغیر ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا ضرورت ہے خواہ مخواہ وقت ضائع کرنے کی مس جولیا" کیپٹن شکیل نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"نہیں کیپٹن۔ یہ نجانے اپنے آپ کو کیا سمجھتی ہے۔ میں اس کا غرور توڑ کر ہی اسے وہاں لے جاؤں گی"۔۔۔ جولیا نے جواب دیا جب کہ مادام کومو کے چہرے پر اب حقارت بھری مسکراہٹ تیر رہی تھی۔

"چلو جیسے آپ کی مرضی"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ جولیا اس وقت نسوانی انا کے چکر میں پھنسی ہوئی ہے اور ابھی کیپٹن شکیل کا فقرہ مکمل ہی ہوا تھا کہ مادام کومو یک لخت حرکت میں آ گئی۔ اور دوسرے لمحے جولیا کے حلق سے نکلنے والی اضطراری چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔ کومو نے واقعی انتہائی حیرت انگیز انداز میں جولیا پر حملہ کیا تھا۔ وہ اچھل کر اس طرح آگے آئی تھی جیسے جولیا کو ٹکر مارنا چاہتی ہو۔ لیکن پھر پلک جھپکنے میں اس نے ہوا میں ہی قلابازی کھائی اور اس کی دونوں پیروں کی بھرپور ضرب جولیا کے چہرے پر پڑی تھی۔ اور جولیا بے اختیار چیختی ہوئی اچھل کر پشت کے بل زمین پر جا گری تھی۔ مادام کومو واقعی بجلی بنی ہوئی تھی۔ جولیا کے فرش پر گرتے ہی وہ پہلے سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے قلابازی کھا کر اس کے

سینے پر کود ی۔ لیکن جولیا یک لخت کروٹ بدل گئی۔ اور کومو نے اچھل کر یک لخت الٹی قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے وہ اسی طرح اپنی پہلی جگہ پر جا کھڑی ہوئی جیسے اس نے وہاں سے ذرا برابر بھی حرکت نہ کی ہو۔ کیپٹن شکیل اور دوسرے ساتھی کومو کی حیرت انگیز پھرتی، چستی اور طراری دیکھ کر حیرت سے پلکیں جھپکتے رہ گئے۔ جولیا بھی اچھل کر کھڑی ہو چکی تھی۔ اس کی پیشانی پر ضرب کا نشان واضح طور پر نظر آ رہا تھا۔

"کیا خیال ہے مس جولیا۔ اب بھی مجھے زندہ لے جا سکو گی۔ ویسے یہ صرف نمونہ تھا"۔۔۔ کومو نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ واقعی کسی زوردار مقابلے میں شریک ہو۔ اب اس کے چہرے پر ذرا برابر بھی کسی قسم کے خوف کے تاثرات موجود نہ تھے۔

"تم نے اپنا نمونہ دکھا لیا کومو۔ اب میری طرف سے بھی ایک نمونہ دیکھنے کے لئے تیار ہو جاؤ"۔۔۔ جولیا نے زہر خند لہجے میں کہا۔ اور اس طرح قدم آگے بڑھانے لگی جیسے کوئی بلی شکار پر جھپٹنے کے لئے آگے بڑھ رہی ہو۔ کومو کا جسم یک لخت تن گیا۔ جولیا دو تین قدم اٹھاتے ہی یک لخت اپنی جگہ سے اچھلی اور اسی لمحے کومو اچھل کر بائیں طرف کو ہٹی۔ کیونکہ جولیا کا جسم اس کے دائیں سائیڈ کو جا رہا تھا۔ لیکن اس بار کومو ڈاج کھا گئی۔ جولیا کا اڑتا ہوا جسم یک لخت گھوما۔ لیکن وہ براہ راست کومو پر حملہ آور ہونے کی وجہ سے اس سے ایک فٹ آگے جا کر کھڑی ہوئی اور کومو جو اس کے گھومتے ہوئے جسم کو دیکھ کر تیزی سے دائیں طرف کو ہٹنے لگی تھی۔

جولیا کے ہاتھوں کی تھپکی کھا کر کسی گیند کی طرح فضا میں اٹھتی گئی
اس کے ساتھ ہی جولیا کا جسم بھی اس طرح اوپر کو اٹھا جیسے ہائی جمپ
لگانے والے اپنے جسم کو عین آخری لمحے میں اوپر کو اٹھاتے ہیں
اور فضا میں اٹھتی ہوئی کومو یک لخت گھومی۔ جولیا کے دونوں ہاتھ
اس کی ٹانگوں پر نظر آئے۔ اور کومو کا اوپر والا جسم تیر کی طرح نیچے آتا
نظر آیا اور پلک جھپکنے میں جولیا اس کی ٹانگوں کو پکڑے ہوئے
پورے جسم سمیت اس کے اوپر گرتی ہوئی دکھائی دی۔ اس کے ساتھ
ہی کمرہ مادام کومو کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ اور اس
کی ریڑھ کی ہڈی کے مہروں کے چٹخنے کی آوازوں سے بیک وقت
گونج اٹھا۔ اور جولیا اچھل کر پیچھے ہٹ گئی۔ مادام کومو کے حلق سے
اب مسلسل چیخیں نکل رہی تھیں۔ اور اس کا خوب صورت چہرہ انتہائی
تیزی سے مسخ ہوتا جا رہا تھا۔ اس کا جسم ایک دھماکے سے بے جان
انداز میں فرش پر گر گیا تھا۔ جب کہ جولیا اس طرح کھڑی اسے دیکھ
رہی تھی جیسے اس نے تو اسے ہاتھ تک نہ لگایا ہو۔

"ویل ڈن مس جولیا۔۔۔ آپ نے تو کراس کریمپ کے بالکل منفرد
انداز کا مظاہرہ کیا ہے"۔۔۔ کیپٹن شکیل کے حلق سے بے اختیار
تحسین آمیز جملہ نکلا تحسین کے ساتھ ساتھ حیرت بھی تھی۔ کیونکہ جولیا نے
واقعی بالکل منفرد انداز میں مارشل آرٹ کا انتہائی مشکل اور خوف ناک
داؤ کراس کریمپ کومو جیسی پھرتیلی لڑکی پر لگایا تھا۔

"شکریہ کیپٹن"۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
کومو اس دوران بے ہوش ہو چکی تھی۔

"اس لئے تو میں ہر بار کنی کاٹ جاتا ہوں کہ ذرا میں نے شوہروں والی
نہیں دکھائیں تو دوسرے لمحے ریڑھ کی ہڈی تڑوا کر بیٹھا ہائے ہائے
کر رہا ہوں گا"۔۔۔ عمران نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے مسکرا
کر کہا۔ اور کیپٹن شکیل اور ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم نے زندہ کہا تھا ناں۔ اس لئے یہ ابھی زندہ پڑی ہے۔ ورنہ
ریڑھ کی ہڈی کی بجائے اس کی گردن توڑنا میرے لئے زیادہ آسان
تھا"۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"واہ۔ اسے کہتے ہیں تابعداری۔ ایسی تابعداری کا یقین دلا دو تو چلو
میں ریڑھ کی ہڈی تڑوانے کا بھی حوصلہ کر لیتا ہوں"۔۔۔ عمران نے
مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور جولیا نے مسکراتے ہوئے منہ پھیر
لیا۔

"آپ کس وقت آئے ہیں عمران صاحب۔ ہمیں تو ذرا بھی آہٹ
نہیں ہوئی"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے شاید موضوع بدلنے کے
لئے کہا۔

"دراصل جولیا کی چیخ نے مجھے یہاں آنے پر مجبور کر دیا تھا۔ اب
تم جانتے تو ہو کہ سریلی چیخیں بڑی کشش رکھتی ہیں اپنے اندر"۔۔۔
عمران نے فرش پر اوندھے منہ بے ہوش پڑی ہوئی کومو کو پلٹتے
ہوئے جواب دیا۔

"بکواس مت کرو۔ یہ کومو کی چیخیں تھیں جو تمہیں یہاں کھینچ لائی
ہیں"۔۔۔ جولیا نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس بے چاری کی چیخیں اب کشش کھو چکی ہیں مس جولیا نا۔ ہاں

شادی سے پہلے ایسا ہوتا تو یقیناً یانگ مجھ سے پہلے یہاں پہنچ چکا ہوتا"
عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"عمران صاحب۔ اس لمباگا کا کیا ہوا" ——— اس بار چوہان نے
پوچھا۔
"وہ درشنی ٹارزن نکلا۔ دوسرے کوڑے پر ہی اس نے سب کچھ
بتا دیا" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔
"کیا بتایا ہے اس نے" ——— جولیا نے چونک کر پوچھا۔
"اُسے صرف اتنا معلوم ہے کہ گریٹ بال کسی بہت بڑے انڈر
دی واٹر منصوبے کا نام ہے۔ جس کے لئے انتہائی پیچیدہ مشینری
سپلائی کرنے کا کام یانگ کے ذمے تھا۔ البتہ ایک بات اس
نے بے حد اہم بتائی ہے کہ یانگ نے اپنے خاص کاغذات رکھنے
کے لئے یہاں محل کے اندر ایک خصوصی قسم کا تہہ خانہ بنوایا ہوا
ہے۔ اور میں اس تہہ خانے کی تلاش میں ادھر آیا۔ ابھی میں محل کے
گیٹ میں ہی داخل ہوا تھا کہ پُرکشش چیخ نے مجھے مزید تیزی سے
ادھر آنے پر مجبور کر دیا۔
"اوہ۔ اب یہاں تہہ خانہ تلاش کرنا ہوگا" ——— جولیا نے چونک کر کہا۔
"نہیں۔ تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ درشنی ٹارزن نے
اس کی تفصیل بتا دی ہے۔ اصل مسئلہ اب یانگ کا ہے۔ وہ یہاں
سے فرار ہو گیا ہے۔ اور اب میں اس کے محل پر حملہ کرنے میں وقت
ضائع نہیں کرنا چاہتا" ——— عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے
میں کہا۔

"تو پھر" ——— کیپٹن شکیل نے حیران ہو کر پوچھا۔
"تو پھر کیا ——— میں تمہیں تہہ خانے کا پتہ بتا دیتا ہوں تم وہاں سے
کاغذات ڈھونڈھ کر لے آؤ۔ میں اس دوران یانگ کو فون کر کے ایسی
خبریں اُسے سنواتا ہوں کہ وہ سر کے بل چلتا ہوا یہاں پہنچ جائے" ———
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے کیپٹن شکیل کو تہہ خانے
کی تفصیل بتائی اور خود وہ میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی طرف بڑھ
گیا۔
"لیکن یہ فون تو صرف اس علاقے کے لئے ہوگا۔ ہو کیٹڈ میں یانگ
کے محل تک کیسے کال ہو سکے گی" ——— جولیا نے حیران ہو کر کہا۔
"یہاں یانگ نے بڑے جدید انتظامات کر رکھے ہیں۔ اپنے محل
کے ساتھ اس نے ایکس چینج کا وائرلیس رابطہ قائم کر رکھا ہے یہاں
آنے والی تمام کالیں اس کے محل کی ایکس چینج کے ذریعے ہی ہوتی ہیں"
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ٹیلی فون کا رسیور اٹھا کر اس نے
جلدی سے دو تین نمبر پریس کر دیئے۔
"یس ——— مین ایکس چینج" ——— فوراً ہی دوسری طرف سے
آواز سنائی دی۔
"یانگ سے بات کراؤ۔ میں مادام کوموبول رہی ہوں" ——— عمران
کے حلق سے واقعی کوموجیسی شیریں نسوانی آواز سنائی دی۔ اور
جولیا کے چہرے پر مسکراہٹ رینگنے لگی۔ کیونکہ کسی مرد کے منہ سے
ایسی شیریں نسوانی آواز کا نکلنا اُسے واقعی عجیب سا لگ رہا تھا۔
"یس مادام" ——— دوسری طرف سے آپریٹر کی مؤدبانہ آواز

سنائی دی - اور پھر چند لمحوں بعد ریسیور پر یانگ کی آواز سنائی دی
" ہیلو کومو - کیا بات ہے - وہ لوگ ختم ہو گئے " ــــ دوسر
طرف سے یانگ نے پوچھا -
" نہ صرف ختم ہو گئے بلکہ ان کی لاشیں بھی اب تک جنگلی جا
بھنبھوڑ چکے ہوں گے - لیکن اب میرا موڈ تمہارے یہاں نہ ہو
کی وجہ سے خراب ہو رہا ہے " ــــ عمران نے بڑے لاڈ
لہجے میں کہا - اور دوسری طرف سے یانگ کے ہنسنے کی آواز
دی -
" مجھے معلوم تھا کہ میرے آجانے کے بعد تمہارا موڈ خود بخود
ہو جائے گا - اور پھر ان لوگوں پہ گولیاں برسانے کے بعد تو
مزید ٹھیک ہو ہی جانا تھا - بہرحال مجھے خوشی ہوئی ہے کہ تم
میری غلطی معاف کر دی ہے - تو اب کیا خیال ہے جشن دوبارہ
کیا جائے " ــــ یانگ کے لہجے میں حقیقی مسرت نمایاں تھی
" اچھا تو تم ابھی تک خیال پوچھ رہے ہو " ــــ عمران نے مص
غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا -
" ارے ارے - پھر ناراض نہ ہو جانا - میں تو جب سے آیا ہو
یہ ایک ایک لمحہ قیامت بن کر گزر رہا تھا - میں ابھی پہنچ رہا
جان من - صرف آدھا گھنٹہ لگے گا مجھے پہنچنے میں - پھر دیکھنا
ہو گا " ــــ یانگ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں
" آدھا گھنٹہ - اچھا مجبوری ہے - بہرحال آجاؤ " ــــ
نے ایسے لہجے میں کہا جیسے آدھا گھنٹہ ایک سال میں گزر

اور ریسیور رکھ دیا - اس کے ریسیور رکھتے ہی قریب کھڑی جولیا کے
حلق سے بے اختیار قہقہہ نکل گیا - اور عمران شاید زندگی میں پہلی بار
جولیا کے اس بے ساختہ قہقہے کے سامنے جھینپنے پر مجبور ہو گیا -

یانگ ہیلی کاپٹر اڑاتا خاصی تیز رفتاری سے ایسٹ کوسٹ کی
طرف بڑھا جا رہا تھا - اس کی نظروں کے سامنے کومو کا مسکراتا ہوا
چہرہ بار بار آ رہا تھا - اور در حقیقت کومو نے جس انداز میں اس سے فون
پر باتیں کی تھیں - یہ انداز اس قدر دلربا تھا کہ یانگ کو وہ زمانہ یاد آگیا
جب کومو سے اس نے نئی نئی شادی کی تھی اور وہ پوری دنیا گھوم کر
ہنی مون مناتے پھرتے رہتے تھے - کومو کا یہ لہجہ اس زمانے کا تھا -
انتہائی لاڈ بھرا - رومانٹک اور سحر انگیز - کشش رکھنے والا - یانگ کا
دل چاہ رہا تھا کہ ہیلی کاپٹر کسی خلائی راکٹ کی طرح تیز رفتار ہو جائے
اور وہ پلک جھپکنے میں ایسٹ کوسٹ پہنچ جائے - لیکن یہ ایک چھوٹا

سا ٹو سیٹر ہیلی کاپٹر تھا۔ اور ظاہر ہے اس نے تو اپنے انجن کی
کے لحاظ سے ہی اڑنا تھا۔
یانگ کوہو کے خیال ہی میں مست تھا۔ کہ یک لخت ہیلی کا
میں موجود ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دیں اور یانگ یہ
سنتے ہی بُری طرح چونک پڑا۔ ہیلی کاپٹر چونکہ صرف اس کے ذاتی
میں رہتا تھا۔ اس لئے اس نے اس میں انتہائی طاقتور لانگ ر
ٹرانسمیٹر نصب کرا رکھا تھا۔ جس پہ ہمیشہ جنرل فریکونسی ایڈجسٹ
تھی۔ یہ ایسی فریکونسی تھی کہ ٹرانسمیٹر کی وسیع رینج کے اندر کوئی
ٹرانسمیٹر آن ہوتا تو کال اس پہ کیچ ہو جاتی تھی۔ اس طرح بعض اوقا
وہ اپنے مخالفوں کی بات چیت بھی سن لیتا تھا اور اسے اس گفتگو
حقیقتاً بے حد فائدہ ہوتا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر
"بڑی عجیب ساخت کا ٹرانسمیٹر ہے یہ انکل سلاگو" ____ ایک نس
آواز سنائی دی اور یہ آواز سنتے ہی یانگ کو اتنے زور کا جھٹکا لگا جیسے
نے اسے پوری قوت سے کوڑا مار دیا ہو۔ ہیلی کاپٹر بُری طرح لڑکھ
لیکن یانگ نے جلدی سے اسے سنبھال لیا۔
"ہاں لیڈی چیرنگ۔ واقعی عجیب ساخت کا ہے۔ انتہائی جدید
ٹائپ ہے۔ حالانکہ میرے پاس خاصے جدید ٹرانسمیٹر ہیں لیکن ا
کی تو ساخت ہی نرالی ہے" ____ ایک مردانہ آواز سنائی دی
یانگ کے ہونٹ یک لخت بھنچ گئے۔ اس نے ہیلی کاپٹر کی رفت
یک لخت کم دی۔ لیڈی چیرنگ اور سلاگو کی آوازیں سنائی دینا
کے لئے انتہائی حیرت انگیز تھیں اور چونکہ وہ گفتگو کے دوران اور

لفظ استعمال نہ کر رہے تھے۔ اس لئے یانگ سمجھ گیا کہ ٹرانسمیٹر صرف
ن ہے۔ اور وہ آپس میں باتیں کر رہے ہیں۔
"تو کیا کوہو نے اپنی سہیلی اور اس سلاگو کو ہلاک نہیں کیا۔ لیکن یہ
یں ٹرانسمیٹر کی بات کر رہے ہیں یہ تو مین مشین روم میں ہے۔ یہ وہاں
کیسے پہنچ گئے" ____ یانگ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔
"انکل سلاگو۔ یہ عمران واقعی انتہائی حیرت انگیز آدمی ہے۔ کم از کم
یں نے اس قدر حیرت انگیز صلاحیتیں رکھنے والا آدمی پہلے کبھی نہیں
یکھا۔ اب دیکھو جس طرح اس نے ہمارے سامنے زنجیروں سے رہائی
اصل کی اور جس طرح لمباگا کو بے ہوش کیا اور پھر جس انداز میں لمباگا جیسے
نتہائی طاقتور آدمی سے اس نے منٹوں میں تمام معلومات حاصل کر
یں۔ مجھے تو اب تک یقین نہیں آرہا کہ ایسا بھی ممکن ہو سکتا ہے"۔ ____
یڈی چیرنگ کی آواز سنائی دی۔ اور یانگ کو ایک بار پھر حیرت
کا شدید ترین جھٹکا لگا۔
"واقعی لمباگا سے معلومات حاصل کرنے کا جو طریقہ عمران نے استعمال
کیا ہے۔ کم از کم میرے لئے وہ بالکل ہی انوکھا تھا۔ میرا تو خیال تھا کہ
وہ اسے کوڑوں سے بُری طرح پیٹے گا۔ بے پناہ تشدد کرے گا۔ لیکن
س نے تو کمال کر دیا۔ کوڑے کو لمباگا کی گردن میں اس طرح لپیٹ کر
س کا دستہ اس کی شہ رگ کے اوپر ایسے انداز میں پھنسا دیا کہ دستے
پر صرف ایک چٹکی مارنے سے لمباگا کی حالت غیر ہو جاتی تھی۔ اور
اس خوفناک تکلیف نے لمباگا جیسے مضبوط آدمی کی قوت ارادی
ایک لمحے میں توڑ کر رکھ دی اور وہ ٹیپ ریکارڈر کی طرح بجنے لگا" ____

سلاگو کی آواز سنائی دی۔

"میرا خیال ہے۔ ہمیں بھی اب یانگ کے محل میں ہی جانا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ عمران اور اس کے ساتھی ہم سے بدظن ہو جائیں۔ میں جب کوموکو کہا تھا کہ میں تماشہ دیکھنے آئی ہوں تو مس جولیانا نے ایسی نظروں سے دیکھا تھا کہ جیسے وہ واقعی ایسا ہی سمجھی ہو۔ حالانکہ [عمران] نے تو فوری طور پر اپنی جان بچانے کے لئے کہہ دیا تھا"۔۔۔۔ لیڈی چیررنگ کی آواز سنائی دی۔

"بے بی۔ ویسے تم یقین کرو مجھے اب تک اپنے اس فقرے [پر] شرمندگی سی ہو رہی ہے کہ میں بھی بس تمہاری حفاظت کے [لئے] ساتھ چلا آیا ہوں۔ مجھے ایک فی صد بھی امید نہ تھی کہ یہ لوگ اس طرح بھی سچویشن بدل سکنے پر قادر ہیں۔ بہرحال آؤ۔ واقعی ہمیں ا[دھر ادھر] پھرنے کی بجائے ان کے ساتھ ہی رہنا چاہیئے"۔۔۔۔ سلاگو کی [آواز] سنائی دی۔ اور پھر ٹرانسمیٹر پر صرف سائیں سائیں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ اور یانگ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے بری طرح مسخ ہو [رہا تھا] آنکھوں سے شعلے سے نکل رہے تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ صورتحال وہ نہ تھی جو وہ سمجھ کر جا رہا تھا۔ وہاں تو پانسہ ہی پلٹ چکا تھا۔ اور [اب] تو اسے کوموکی اس کال پر بھی شک پڑ گیا تھا۔ لازماً کوموکو بھی اسی حیرت انگیز طریقے سے کنٹرول کر کے اس سے کال کرائی گئی ہوگی ج[س] حیرت انگیز طریقے سے لمباگا جیسے آدمی سے تمام معلومات حا[صل کر] لی گئی تھیں۔

یانگ نے انتہائی تیزی سے ہیلی کاپٹر کا رخ بدل دیا۔ وہ اس وقت کھلے سمندر کے اوپر اڑ رہا تھا۔ اور ایسٹ کوسٹ ابھی پندرہ منٹ کے فاصلے پر تھا۔ اس نے ہیلی کاپٹر کو وہیں فضا میں معلق کیا۔ اور پھر اس نے جھک کر جنرل فریکوئنسی والے ٹرانسمیٹر کے ساتھ نصب ایک اور مخصوص ساخت کے ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا دیا۔ اور اس ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ یہ واقعی ایسی خصوصی ساخت کا ٹرانسمیٹر تھا کہ اس کی کال کسی صورت بھی کہیں کیچ نہ کی جا سکتی تھی۔

"یس ۔۔۔ ایس۔ ایس۔ ایم ہیڈ کوارٹر اوور"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ہی ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

"کنگ فو سپیکنگ اوور"۔۔۔۔ یانگ نے لہجہ بدل کر بولتے ہوئے کہا۔

"اوہ یس باس ۔۔۔ میں اناک بول رہا ہوں باس اوور"۔۔۔۔ اس بار دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ بے حد مودبانہ تھا۔

"سب میرین موجود ہے ہیڈ کوارٹر میں اوور"۔۔۔ یانگ نے پوچھا۔

"اوہ۔ نو باس۔ وہ تو راؤنڈ پر گئی ہوئی ہے اوور"۔۔۔۔ اناک نے جواب دیا۔

"جنگی کشتیاں موجود ہیں اوور"۔۔۔۔ یانگ نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"یس باس۔ لیکن صرف دو موجود ہیں۔ باقی سب میرین کے ساتھ راؤنڈ پر ہیں اوور"۔۔۔۔ اناک نے جواب دیا۔

"آرمرڈ گروپ کے کتنے آدمی موجود ہیں اوور" ——— یانگ نے کہا۔

"دس۔ باس اوور" ——— اناک نے فوراً ہی جواب دیا۔

"کافی ہیں۔ تم ایسا کرو۔ ایک جنگی کشتی آرمرڈ گروپ کے ان دس آدمیوں سمیت فوراً روانہ کر دو۔ انہیں تھرٹی ون اینگل تھری ون سکس پر پہنچنا ہو گا۔ میں وہاں ہیلی کاپٹر پر موجود ہوں۔ وہ نیچے سے بلیو کوڈ دیں گے تو میں ہیلی کاپٹر کشتی پر اتار دوں گا۔ اور اس کے بعد میں انہیں خود ہی کنٹرول کر لوں گا اوور" ——— یانگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس اوور" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور یانگ نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اُسے معلوم تھا کہ جنگی کشتی ہیڈ کوارٹر سے زیادہ سے زیادہ دس منٹ میں یہاں پہنچ جائے گی۔ اور واقعی ہوا بھی ایسے ہی۔ دس منٹ بعد اس نے نیچے سمندر میں ایک بڑی کشتی کا ہیولہ دیکھ لیا۔ اور پھر اس کشتی سے تین بار نیلے رنگ کا تیز شعلہ چمکا تو یانگ نے ہیلی کاپٹر کو آگے بڑھایا اور پھر وہ اُسے تیز رفتاری سے غوطہ دیتا ہوا اس کشتی کی طرف بڑھتا گیا۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر کشتی کے وسیع عرشے پر ٹک گیا۔ اور یانگ جب ہیلی کاپٹر سے نیچے اترا تو اس نے سامنے آرمرڈ گروپ کے انچارج ڈین گان کو کھڑے دیکھا۔

"اوہ ڈین گان۔ تم ساتھ آئے ہو۔ ویری گڈ" ——— یانگ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس ——— جب اناک نے مجھے آپ کی کال کے متعلق بتایا

تو میں سمجھ گیا کہ کوئی اہم مسئلہ پیش آگیا ہے۔ اس لئے میں خود ساتھ آگیا ہوں" ——— لمبے تڑنگے اور مضبوط جسم کے نوجوان ڈین گان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اس کے جسم پر سیاہ رنگ کا چست لباس موجود تھا۔

"ہاں۔ واقعی انتہائی اہم مسئلہ درپیش ہے۔ دنیا کے خطرناک سیکرٹ ایجنٹوں کی ایک ٹیم پیراڈائز پوائنٹ پر قابض ہے۔ لمباگا کو بھی انہوں نے کور کر لیا ہے۔ اور سب سے اہم مسئلہ یہ ہے۔ کہ مادام کومو بھی ان لوگوں کے قبضے میں ہے۔ اگر مادام کومو ان کے قبضے میں نہ ہوتی تو میں بموں سے پیراڈائز پوائنٹ ہی تباہ کر دیتا۔ لیکن اب مجبوری ہے۔ ہمیں نہ صرف ان لوگوں کا خاتمہ کرنا ہے بلکہ مادام کومو کو بھی زندہ ان کے پنجے سے چھڑانا ہے" ——— یانگ نے عرشے کی سائیڈ سے نچلے حصے کی طرف جاتی ہوئی سیڑھیاں اترتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یہ تو واقعی انتہائی اہم مشن ہے۔ کتنے افراد ہیں یہ" ——— ڈین گان نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"دو عورتیں اور چھ مرد ہیں۔ ایک نوجوان علی عمران ان کا سرغنہ ہے" ——— یانگ نے ہال نما کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔ جہاں ڈین گان جیسا لباس پہنے دس افراد ایک قطار بنائے کھڑے تھے۔

"ان کے پاس کس قسم کا اسلحہ ہے" ——— ڈین گان نے پوچھا۔

"اسلحہ ——— بس عام گنیں وغیرہ ہوں گی۔ کومو کی وجہ سے ہمیں

وہاں گوریلا ایکشن کرنا ہوگا۔ یہ عمران انتہائی خطرناک اور شاطر ذہن کا
آدمی ہے۔ اگر اُسے معمولی سا شک بھی پڑ گیا تو وہ کوموکو ہلاک کر
دے گا۔ یا پھر کوموکی آڑ لے کر ہمیں بے بس کر دے گا۔ اس لئے
میرے ذہن میں تمہیں دیکھنے کے بعد ایک پلان ابھرا ہے۔ میں ہیلی
کاپٹر کے ذریعے براہِ راست وہاں جا کر اترتا ہوں۔ وہ لازماً مجھے
بے بس کر لیں گے۔ لیکن اس طرح وہ پوری طرح مطمئن ہو جائیں گے
اور تم کشتی میں کوسٹ کے شمالی حصے پر پہنچ جاؤ۔ تمہیں سپیشل وے
کا علم ہے۔ اس کا کوڈ اب زیرو زیرو ون ہے۔ اس کوڈ کی مدد سے
تم آسانی سے محل کے اندر پہنچ جاؤ گے۔ چونکہ یہ لوگ پوری طرح
مطمئن ہوں گے۔ اس لئے تم آسانی سے ان پر قابو پا سکتے ہو"۔۔۔
یانگ نے کہا۔

"قابو پانا ہے یا انہیں گولیوں سے اڑانا ہے"۔۔۔ ڈین گان
نے چونک کر پوچھا۔

"یہ سب کچھ سچویشن دیکھ کر کرنا۔ اگر مجھے یا مادام کوموکو خطرہ نہ ہو
تو انہیں گولیوں سے اڑا دینا۔ اور اگر ہم دونوں خطرے میں ہوں تو پھر
بے شک قابو پا لینا۔ بعد میں انہیں گولیوں سے اڑایا جا سکتا ہے۔
بہرحال مشن ہر صورت میں کامیاب ہونا چاہیئے"۔۔۔ یانگ نے
تیز لہجے میں کہا۔

"بالکل بے فکر رہیں باس۔ اب میں آ گیا ہوں اب مشن ناکام
ہونے کا تو کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن ایسا نہ ہو کہ ہمارے
پہنچنے سے پہلے ہی وہ لوگ آپ کے لئے کوئی خطرہ بن جائیں"۔۔۔

ڈین گان نے کہا۔

"میں اپنی حفاظت کر سکتا ہوں ڈین گان۔ باقی رہا وقت کی بات تو
وہ طے کر لیتے ہیں۔ میں اس وقت وہاں اتروں گا۔ جب تم سپیشل وے
میں داخل ہو چکے ہو گے۔ اس طرح تمہیں ان لوگوں تک پہنچنے میں زیادہ
وقت نہ لگے گا۔ اور سپیشل فریکونسی پر تم مجھے کاشن دے دینا پھر میں
اتروں گا"۔۔۔ یانگ نے سخت لہجے میں کہا۔

"سوری باس۔ میرا یہ مطلب نہ تھا۔ میں تو آپ کی حفاظت کے
نقطہ نظر سے بات کر رہا تھا۔ میرا خیال ہے ہمیں کوسٹ تک پہنچنے
اور پھر سپیشل وے میں داخل ہو کر محل کے عقبی حصے میں باہر نکلنے تک
زیادہ سے زیادہ آدھا گھنٹہ لگ جائے گا"۔۔۔ ڈین گان نے معذرت
بھرے لہجے میں کہا۔

"او۔ کے۔ میں ٹھیک آدھے گھنٹے بعد ہیلی کاپٹر پیرا ڈائز پوائنٹ
پر اتار دوں گا۔ اور ایکشن سچویشن دیکھ کر کرنا۔ مادام کوموکو کسی طرح بھی
کوئی گزند نہیں پہنچنا چاہیئے"۔۔۔ یانگ نے تیز لہجے میں کہا۔ اور
پھر تیزی سے واپس مڑا۔ اور سیڑھیاں چڑھتے ہوئے عرشے پر پہنچ گیا۔
ڈین گان بھی اس کے ساتھ ہی تھا۔

"اوہ۔ تم ایسا کرو مجھے سٹور سے ایون ون ریز میزائل کا ایک سیٹ
لا دو۔ وہ میرے پاس ایمرجنسی کے لئے ہونا چاہیئے"۔۔۔ یانگ
نے ہیلی کاپٹر پر چڑھتے چڑھتے رک کر کہا۔ اور ڈین گان سر ہلاتا ہوا
تیزی سے واپس مڑا۔ اور پھر دو منٹ بعد ہی وہ واپس آ گیا۔ اس
کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا پیکٹ تھا۔ اس نے پیکٹ یانگ کے

ہاتھ میں دے دیا۔ اور یانگ پیکٹ کو جیب میں ڈال کر ہیلی کاپٹر پر
ہوا۔ اور ہیلی کاپٹر تیزی سے فضا میں بلند ہوتا گیا۔ کافی اونچی
پر پہنچ کر یانگ نے اُسے فضا میں ہی معلق کیا اور پھر جیب سے
پیکٹ باہر نکال لیا۔ اس نے پیکٹ کھولا۔ اور اس کے اندر سے
باریک پنیں باہر نکال لیں۔ یہ بالکل سوئی پنوں جیسی بنی ہوئی تھیں
جیسے کاغذوں کو نتھی کرنے کی غرض سے سوئی پن ہوتی ہے۔ ان کی
تعداد دس تھی۔ یانگ نے بڑی احتیاط سے ایک ایک سوئی پن
اور انہیں کوٹ کے کالر میں اس طرح لگانا شروع کر دیا کہ پن کا
سرا کالر سے باہر رہ گیا جب کہ اس کی نوک کالر کے کپڑے کو کراس
کر گئی۔ لیکن اس کا نوکیلا حصہ ذرا سا مڑ کر کالر سے باہر آ گیا تھا۔
کی طرف پانچ پنیں اس نے دائیں کالر اور پانچ بائیں کالر میں فٹ
کیں اور پھر اس نے ہر سوئی پن کے موٹے سرے کے اوپر
موجود پلاسٹک کی باریک سی کیپ چٹکی کی مدد سے اتار دی۔
اب یہ خوف ناک اور عجیب و غریب میزائل کام کرنے کے لئے
پوری طرح تیار تھے۔

جیسے ہی کسی پن کے موٹے سرے پر ذرا سا دباؤ پڑتا۔ کالر کے
کپڑے سے باہر جھانکنے والی اس کی نوک سے ایک بے رنگ شعلہ
اور دس فٹ تک سامنے موجود ہر جاندار کے اس طرح پرخچے اڑ
دیتی کہ جیسے اس پر کوئی طاقتور بم پھینکا گیا ہو۔ اور اگر یانگ کے ہاتھ
بھی آزاد نہ ہوں تو وہ صرف دائیں بائیں سر جھکا کر بھی انہیں فائر کر
سکتا تھا۔

ریز میزائل فٹ کرنے کے بعد اس نے ہیلی کاپٹر کو آگے بڑھا دیا۔
اور آہستہ آہستہ اُسے کوسٹ کی طرف لے جانے لگا۔ اب وہ پوری
طرح مطمئن تھا۔ کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا آسانی سے خاتمہ
کر دینے میں کامیاب ہو جائے گا۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ خصوصی
طور پر تربیت یافتہ اور انتہائی جدید ترین اسلحے سے مسلح آرمرڈ گروپ
کا ہر آدمی ایک سو مسلح افراد پر بھی بھاری پڑتا ہے۔ اور یہاں تو
آرمرڈ گروپ کے دس آدمی موجود تھے اور ڈین گان خود بھی ساتھ تھا۔
جس کی صلاحیتوں کا یانگ بھی قائل تھا۔

"عمران صاحب ـــــ ایک ہیلی کاپٹر اس طرف آرہا ہے"ـــــ نعمانی نے کمرے میں داخل ہوتے ہی کہا۔ اور کمرے میں موجود سب افراد چونک کر اٹھ کھڑے ہوتے۔ وہ سب کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ جب کہ ایک طرف فرش پر کوموپڑی تھی۔ اُسے یانگ کی آمد کے پیش نظر مزید طویل عرصے کے لئے بے ہوش کر دیا گیا تھا۔

"آؤ میرے ساتھ"ـــــ عمران نے تیزی سے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اور وہ سب عمران کے پیچھے کمرے سے باہر آگئے نعمانی چونکہ اس عمارت کی چھت پر موجود تھا۔ اس لئے اس نے دور سے آتے ہوئے ہیلی کاپٹر کو چیک کر لیا تھا۔

ہیلی کاپٹر کے لئے محل کے مغربی حصے میں باقاعدہ ہیلی پیڈ بنا ہوا تھا۔ اسی لئے عمران سمجھ گیا کہ ہیلی کاپٹر اس جگہ آکر اترے گا۔

"سب لوگ سائیڈوں پر ہو کر چھپ جاؤ۔ میں سب سے پہلے

نگ کے سامنے نمودار ہوں گا۔ یانگ چونکہ کوموکے ساتھ جشن منانے ہے۔ اس لئے اس کے پاس کوئی اہم اسلحہ نہ ہوگا۔ بہرحال میرے رے پر باقی افراد بھی آگے آجائیں"ـــــ عمران نے اپنے تھیوں سے کہا۔ اور وہ سب تیزی سے ادھر ادھر مختلف چیزوں ی آڑ لیتے ہوئے چھپ گئے۔ جب کہ عمران وہیں ہیلی پیڈ کے یب ہی ایک چھوٹی دیوار کی اوٹ میں ہو گیا۔ اس کے ہاتھ میں شین گن موجود تھی۔

ہیلی کاپٹر اب واضح طور پر نظر آنے لگ گیا تھا۔ اس کی رفتار حد کم تھی۔ عمران دیوار کی اوٹ میں چھپا ہیلی کاپٹر کو آتے دیکھ تھا۔

"اوہ۔ یہ آہستہ رفتار سے کیوں آرہا ہے۔ اسے تو جشن منانے لئے انتہائی تیز رفتاری سے آنا چاہیئے تھا"ـــــ عمران نے بڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے ذہن میں ہیلی کاپٹر کی رفتار نے بُری ح کھٹکنا شروع کر دیا۔ ہیلی کاپٹر کی یہ رفتار انسانی نفسیات کے لکل برعکس تھی۔ لیکن اس سوال کا جواب اس کے پاس نہ تھا۔ تھوڑی بعد ہیلی کاپٹر محل کے اوپر پہنچ گیا۔ وہ کافی بلندی پر تھا۔ اور یباً تین چار منٹوں تک ہیلی کاپٹر فضا میں ہی معلق رہا۔ اور پھر آہستہ نیچے اترنے لگ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ہیلی پیڈ پر آکر ٹک ۔ اور پھر یانگ اچھل کر ہیلی کاپٹر سے نیچے اترا۔ اور وہ آگے ور غور سے چاروں طرف دیکھنے لگا۔ اس کا انداز بے حد چوکنا سے کوئی ہرن شیروں کی کچھار میں داخل ہو کر چوکنا ہو جاتا ہے۔

اور عمران اس کی یہ کیفیت دیکھ کر سمجھ گیا کہ یانگ یا تو فطری طور پر ہی
محتاط آدمی ہے۔ یا پھر اُسے کوئی شک پڑ گیا ہے۔ ویسے بھی یانگ
کے چہرے پر جشن منانے والے پرجوش تاثرات کی بجائے انتہائی
سنجیدگی طاری تھی۔ اور عمران کے ذہن میں خطرے کی گھنٹیاں بے
اختیار بج اٹھیں۔ یہی وجہ تھی کہ وہ خاموش اپنی جگہ پر چھپا رہا۔ وہ
دیکھنا چاہتا تھا کہ یانگ کیوں اس قدر محتاط ہے۔ بہرحال وہ اکیلا
اس لئے عمران مطمئن تھا کہ وہ اب یہاں سے فرار نہیں ہو سکتا۔

یانگ اب بڑے محتاط انداز میں محل کی عمارت کی طرف بڑھ رہا
وہ اس طرح چونک کر ادھر ادھر دیکھنے لگتا۔ جیسے اُسے خطرہ ہو کہ کسی
لمحے اس پر کسی طرف سے بھی گولیوں کی بارش ہو جائے گی۔ اور اب
اس کے اس انداز نے عمران کو یقین دلا دیا۔ کہ کوئی چکر لازماً چل گیا
اور یانگ کو یہاں کی بدلی ہوئی صورت حال کا علم ہو گیا ہے۔ لیکن
یانگ اکیلا اور نہتا کیوں آیا ہے۔ کیا وہ احمق ہے۔ یا پھر اس نے کو
ایسا چکر چلا دیا ہے کہ وہ مطمئن ہے۔

یانگ اب عمارت کے برآمدے میں داخل ہو رہا تھا۔ اور پھر
اس کے دیکھتے ہی دیکھتے کمرے میں داخل ہوا۔ جب کافی دیر ہو گئی
یانگ باہر نہ نکلا تو عمران نے سوچا کہ وہ اس کے پیچھے جائے
یانگ کا اس کمرے میں داخل ہو جانے کے بعد واپس نہ نکلنا
پھر اس کی طرف سے کوئی آواز بھی سنائی نہ دینا یہ سب باتیں
حالات سے یکسر مختلف تھیں۔ عام حالات میں تو یانگ کو کمرے
اندر جاتے ہی حیرت سے چیخنا چاہیئے تھا۔ کیونکہ وہاں کو ہو بے

کے عالم میں فرش پر پڑی ہوئی اُسے نظر آنی تھی۔ لیکن یانگ کی
ن سے ہلکی سی آواز بھی سنائی نہ دی تھی۔

ابھی عمران فیصلہ نہ کر پا رہا تھا کہ کیا کرے سامنے آ جائے یا اسی
طرح چھپا رہے کہ اس نے یانگ کو دوبارہ برآمدے میں آتے ہوئے
دیکھا۔ اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر واقعی حیرت سے اچھل پڑا کہ
نگ کے پیچھے سیاہ لباسوں میں ملبوس گیارہ لمبے تڑنگے افراد بھی
ہر آ گئے تھے۔ جن میں سے ایک کے کاندھے پر کومو لدی ہوئی تھی
نگ کا چہرہ اتنی دور سے بھی غصے کی شدت سے بری طرح بگڑا
ا تھا۔

"یہ لوگ یقیناً محل سے نکل گئے ہیں۔ تہہ خانہ بھی کھلا پڑا ہے۔ اس
مطلب ہے کہ انہوں نے لمباگا سے تہہ خانے کے متعلق سب
پوچھ لیا ہے۔ لیکن کاغذات بہرحال محفوظ تھے۔ میں کومو کو ہیلی کاپٹر
لے جاتا ہوں۔ تاکہ اس کا فوری علاج کیا جا سکے۔ تم انہیں تلاش
کرو اور ہر ایک کو گولیوں سے اڑا دو۔ ایک آدمی کو بھی زندہ نہ بچنا
چاہیئے"۔ —— یانگ کی تیز اور غصیلی آواز عمران کے کانوں میں پڑی۔
واقعی غصے کی شدت سے دھاڑ رہا تھا۔ اس لئے وسیع و عریض
کے باوجود عمران کے کانوں میں اس کی آواز بخوبی پہنچ رہی تھی۔
"اوہ۔ یہ تو اچھا ہوا کہ میں اپنے ساتھیوں کو وہاں سے نکال لایا۔
تو یہ سیاہ لباس والے لازماً ان کے سروں پر پہنچ جاتے"——
نے ہونٹ بھینچتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔

پھر یہ گروپ برآمدے سے اتر کر لان میں سے ہوتا ہوا ہیلی کاپٹر

کی طرف بڑھنے لگا۔ سب سے آگے یانگ تھا جب کہ اس کے
میں وہ آدمی تھا جس نے بے ہوش کو موکو کو کاندھے پر اٹھایا ہوا تھا
اس کے پیچھے دس مسلح افراد تھے۔ وہ شاید یانگ کے ہیلی
کے فضا میں بلند ہو جانے تک اس کی حفاظت کے پیش نظر وہاں
رکنا چاہتے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔ عمران نے
بھینچتے ہوئے مشین گن کو دیوار کی اوٹ سے باہر نکالا اور پھر ٹریگر
دوسرے لمحے ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں اور انسانی چیخوں سے
گونج اٹھا۔ اور عمران کی گن چلتے ہی چاروں طرف چھپے ہوئے اس
ساتھیوں کی گنیں بھی تڑتڑا اٹھیں۔ اور چند لمحوں بعد جب سکوت طاری
ہوا تو میدان میں سیاہ لباس میں ملبوس افراد کے ساتھ یانگ
کو موکو بھی زمین پر ساکت پڑے ہوئے تھے۔ اور عمران ہونٹ بھینچے
باہر آ گیا۔ اسے یہی خطرہ تھا کہ اس کی گن حرکت میں آتے ہی ساتھیوں
کی گنیں بھی حرکت میں آ جاتی تھیں اور پھر یانگ اور کو موکو دونوں کی
یقینی تھا۔ حالانکہ عمران ایسا نہ چاہتا تھا۔ وہ یانگ کو زندہ رکھنا
تھا۔ لیکن اس کے پاس سوائے فائرنگ کے اور کوئی چارہ کار نہ
تھا۔ کیونکہ یانگ اگر کو موکو لے کر نکل جاتا تو پھر اسے تلاش کرنا
بے حد مشکل ثابت ہوتا بلکہ وقت بھی بے حد ضائع ہوتا۔ لمباگ
بتاتے ہوئے تہہ خانے میں اسے اپنے مطلب کا کوئی کاغذ نہ
تھا۔ اس لئے وہ یانگ کو زندہ رکھنا چاہتا تھا۔ اور وہ اپنے
کو آواز دے کر بھی منع نہ کر سکتا تھا۔ کیونکہ ان گیارہ سیاہ
میں ملبوس مسلح افراد کی نقل و حرکت کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ ا

بت یافتہ کمانڈوز ہیں۔ اس لئے اگر انہیں ذرا بھی موقع مل جاتا تو وہ
ان اور اس کے ساتھیوں کے لئے یقیناً ایک مسئلہ بن جاتے اور ہو
سکتا تھا کہ عمران کے کئی ساتھیوں کی زندگی بھی خطرے میں پڑ جاتی۔
لئے عمران کو مجبوراً ان پر فائر کھولنا پڑا تھا۔

عمران اچھل کر دیوار کے پیچھے سے نکلا اور تیزی سے دوڑتا ہوا
ن پر پہلو کے بل پڑے یانگ کی طرف دوڑ پڑا۔ لیکن دوسرے لمحے
ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ یانگ کا ایک پہلو گولیوں سے
چھلنی ہو چکا تھا۔ کو موکو بھی گولیوں سے چھلنی ہو کر موت کی وادی میں اتر
چکی تھی۔

عمران کے ساتھی بھی اپنی اپنی جگہوں سے باہر آ گئے۔ اور عمران جو اب
سیدھا کھڑا انہیں نکلتا دیکھ رہا تھا۔ یانگ اور کو موکو کو لگنے والی گولیوں
کے زاویوں سے ہی سمجھ گیا کہ یانگ پر گولیاں سلاگو نے اور کو موکو پر
جولیا کی طرف سے چلائی گئی تھیں۔

"سلاگو ——— تم نے یانگ کو کیوں گولیاں ماری ہیں۔ یانگ مجھے
زندہ چاہیئے تھا" ——— عمران نے سلاگو سے مخاطب ہو کر انتہائی تلخ
لہجے میں کہا۔

"م ——— م ——— میں نے سوچا کہ کہیں یہ نکل نہ جائے۔ یہ باچان
کا قومی مجرم ہے۔ اس نے باچان میں منشیات کا زہر اس قدر خوفناک
انداز میں پھیلایا ہے کہ آج باچان کا معصوم سے معصوم بچہ بھی اس
زہر کو پی رہا ہے۔ میں نے یانگ کو مار کر باچان کو ڈسنے والے ایک
زہریلے ناگ کا سر کچلا ہے۔ اور مجھے اس پر فخر ہے۔ میں سمجھتا ہوں

کہ یانگ کو مار کر میں نے اپنے تمام گناہوں کا کفارہ ادا کر دیا ہے
لیکن اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ مجھے ایسا نہ کرنا چاہیئے تھا یا اس سے آپ
کے کسی مقصد پر ضرب پڑتی ہے تو عمران صاحب میں ہر سزا بھگتنے
کے لئے تیار ہوں۔ آپ بے شک میرا سینہ گولیوں سے چھلنی کر دیں
میں اُف بھی نہ کروں گا "۔۔۔ سلاگو نے بڑے جذباتی لہجے میں
باقاعدہ تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اور عمران ہنس پڑا۔

" آپ جیسے محب وطن کو سزا نہیں ملا کرتی۔ جناب سلاگو صاحب
انعام ملا کرتا ہے۔ مجھے یانگ کے زندہ رہنے سے صرف اس قدر
دلچسپی تھی کہ میں اس سے پوری دنیا کے خلاف ہونے والی بھیانک
اور خوف ناک سازش کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا
لیکن بہرحال آپ کی حب الوطنی کے مقابلے میں یہ کوئی اتنی اہم بات
نہیں ہے۔ کہ آپ کو سزا دی جائے۔ معلومات اور طریقوں سے بھی
ہو سکتی ہیں "۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور سلاگو کا ستا ہوا چہرہ فرط
مسرت سے تمتما اٹھا۔

" اوہ۔ آپ واقعی عظیم انسان ہیں عمران صاحب۔ آپ کی عظمت
کو میں سلام کرتا ہوں "۔۔۔ سلاگو نے پہلے سے بھی زیادہ
جذباتی لہجے میں کہا۔

" سلام کرنے والا زمانہ آپ جیسے بزرگوں کا تھا۔ ہمارے دور
میں تو سیلوٹ کیا جاتا ہے "۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے
سارے ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔ عمران مسکراتے ہوئے
جھکا اور اس نے زمین پر پڑے ہوئے مردہ یانگ کو سید

کے اس کی تلاشی لینے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ یک لخت وہ ٹھٹھک
کر رک گیا۔ اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے پیچھے ہٹا تھا۔ اور اس
کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھرے تھے کہ اس کے سارے ساتھی
بری طرح چونک پڑے۔

" اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ تو واقعی انتہائی زہریلا ناگ ہے۔ مرنے
کے باوجود اس کا زہر اُسی طرح قاتل ہے۔ ابھی مجھ سمیت کئی افراد
بھک سے اڑ جاتے "۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں
کہا۔

" کک ۔۔۔ کک ۔۔۔ کیا مطلب "۔۔۔ جولیا اور دوسرے
ساتھیوں نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ کیونکہ انہیں کسی
طرح بھی عمران کی یہ بات سمجھ میں نہ آئی تھی۔ بھلا ایک مردہ لاش کسی
کا کیا بگاڑ سکتی ہے۔

" اس کے کوٹ کے دونوں کالروں میں انتہائی خوف ناک ریز
میزائل فٹ ہیں۔ اور نہ صرف فٹ ہیں بلکہ چارج بھی ہیں۔ اگر ایک
بھی گولی ان پر پڑ جاتی تو اس سمیت ارد گرد کا کافی علاقہ تباہ ہو جاتا۔
اور ظاہر ہے ہم سب ہی اس تباہی کی رینج میں آ سکتے تھے۔ یا پھر
تلاشی کے لئے میرا ہاتھ ان سے چھو جاتا تو مجھ سمیت میرے ساتھ
کھڑے کئی افراد کی موت یقینی تھی "۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور سب
حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر مردہ پڑے ہوئے یانگ کے
کوٹ کے کالروں کو دیکھنے لگے۔ لیکن انہیں کوئی بھی خلاف معمول
بات نظر نہ آ رہی تھی۔

"کسی کے پاس تیز دھار خنجر ہے" ـــــــ عمران نے ہونٹ چباتے
ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ میں نے اسلحہ خانے سے اٹھالیا تھا" ـــــــ کیپٹن شکیل
نے کہا۔ اور کوٹ کی اندرونی جیب سے اس نے ایک تیز دھار
خنجر نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران خنجر لے کر دوبارہ یانگ
پر جھک گیا۔ اور پھر اس نے واقعی انتہائی احتیاط سے اس کے
کوٹ کا کالر اس خنجر کی مدد سے کاٹ لیا۔ پھر اسے ایک طرف
سے چٹکی سے پکڑے وہ پاس کھڑے نعمانی سے مخاطب ہوا۔

"نعمانی۔ تم دیکھ رہے ہو۔ اس کے کنارے پر سوئی پن کے موٹے
سرے نظر آرہے ہیں اور ان کی نوکوں کا معمولی سا حصہ کپڑے سے
باہر نکلا ہوا ہے۔ لیکن کوٹ کا رنگ ایسا ہے کہ دور سے یہ دکھائی
نہیں دیتے" ـــــــ عمران نے کہا۔

"یس۔ بالکل ہیں۔ لیکن یہ تو واقعی سوئی پن ہیں۔ عام طور پر یہ لوگ
انہیں کوٹ کے کالروں میں اٹکا لیتے ہیں تاکہ ضرورت پڑنے پر
استعمال ہو سکیں" ـــــــ نعمانی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ انتہائی جدید ترین ایجاد الیون ون ریڈ میزائل ہیں۔ اور سوائے
ایکریمیا کے انتہائی ٹاپ افراد کے اور کسی کے پاس نہیں ہو سکتے۔
اس پن کے سرے پر ایک پلاسٹک کیپ ہوتی ہے۔ اگر وہ اتار
دی جائے تو اس سرے پر ذرا سا دباؤ پڑتے ہی اس کی نوک سے
ایک بے رنگ شعاع نکلے گی جو دس فٹ کی رینج میں سامنے
موجود ہر جاندار کو اس طرح اڑا دے گی جیسے اس پر انتہائی طاقتور

مارا گیا ہو۔ اور ان سب کے سروں سے پلاسٹک کیپس ہٹی ہوئی
ہیں۔ اب انہیں کسی طرح بھی باہر ـــ نہیں کھینچا جا سکتا۔ اس لئے
میں نے کالر ہی کاٹ لیا ہے۔ تم انہیں احتیاط سے پکڑ کر محل سے
باہر کسی کھلی جگہ میں لے جاؤ۔ اور پھر انہیں کم از کم دس فٹ دور
پھینک دو" ـــــــ عمران نے کہا۔ اور نعمانی نے سر ہلاتے ہوئے
کوٹ کا دوسرا سرا احتیاط سے چٹکی میں پکڑا اور اسے اس طرح
اٹھائے ہوئے محل کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جیسے اس کے
ہاتھ میں کوئی زندہ زہریلا سانپ ہو۔ عمران نے جھک کر دوسرا کالر
کاٹا اور پھر اسے چوہان کی طرف بڑھا دیا۔ چوہان بھی نعمانی کی طرح
اسے اٹھائے محل کے گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے اب جھک
کر یانگ کے لباس کی تلاشی لینی شروع کر دی اور پھر جب اس کی
اندرونی جیب سے ایک چپٹا لیکن لمبا سا باکس نکلا تو عمران کی آنکھیں
چمک اٹھیں۔ یہ مخصوص باکس دستاویزات ٹاپ کی چیزوں کو محفوظ
رکھنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس لئے اسے دیکھتے ہی عمران
سمجھ گیا کہ اس میں وہی کاغذات ہو سکتے ہیں جنہیں وہ تہہ خانے
میں تلاش کرتے رہے تھے۔ اس نے جلدی سے باکس کھولا تو واقعی
اس میں رائس پیپر کا ایک پورا پلندہ موجود تھا۔ جس پر انتہائی باریک
حروف سے کوئی مضمون لکھا ہوا تھا۔ عمران اطمینان سے ان کاغذات
کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے ایک کاغذ کو علیحدہ کر کے باقی کاغذ سلاگو
کی طرف بڑھا دیئے۔

"میں نے انعام کی بات کی تھی۔ تو یہ لو اپنا انعام۔ ان کاغذات

میں یانگ کے ہیڈ کوارٹر۔ اس کے تمام اڈوں اور اس کے لئے کام
کرنے والے چھوٹے بڑے سب لوگوں کے بارے میں پوری
تفصیلات موجود ہیں۔ ان کاغذات کی مدد سے یانگ اور اس کے
مکمل گروپ کا آسانی سے خاتمہ کیا جا سکتا ہے"۔۔۔ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔ اور سلاگو کا چہرہ ایک بار پھر انتہائی مسرت
سے کھل اٹھا۔

"اوہ۔ اگر ایسا ہے تو میں یہ کاغذات براہِ راست وزیر اعظم کی
خدمت میں پیش کردوں گا۔ وہ بھی اس منشیات کی لعنت سے باجان
کو نجات دلانے کے لئے بے حد مضطرب رہتے ہیں۔ لیکن بے بس
ہیں"۔۔۔ سلاگو نے کاغذات لیتے ہوئے مسرت سے بھرپور لہجے
میں کہا۔ فرطِ مسرت سے اس کا لہجہ کپکپا رہا تھا۔ اور عمران اس کے
دل میں موجود بے پناہ حب الوطنی سے بے حد متاثر ہوا۔

"یہ کاغذ تم نے علیحدہ رکھ لیا ہے۔ اس میں کیا ہے"۔۔۔
جولیا نے پوچھا۔

"یہ ۔۔۔ یہ تو یانگ اور کومو کا نکاح نامہ ہے۔ میں نے سوچا
اب کہاں شرائط طے کرتا پھروں گا۔ بس اسی نکاح نامے کی نقل
کرلوں گا۔ لیکن ایک بات ہے۔ یانگ اور کومو کی طرح مرنا بھی
ہی پڑے گا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور
سارے ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔ البتہ جولیا نے مسکراتے
ہوئے منہ پھیر لیا۔

"اگر مجھے ایسی آفر کی جاتی تو میں تو فوراً تیار ہو جاتی"۔۔۔

لیڈی چیر ونگ نے ہنستے ہوئے کہا۔ تو جولیا یک لخت مڑ کر اُسے
کاٹ کھانے والی نظروں سے دیکھنے لگی۔ اور عمران سمیت باقی سارے
ساتھی جولیا کے اس انداز پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ اور
جولیا اس بار شرمندہ سے انداز میں خود بھی ہنسنے پر مجبور ہو گئی۔

"عمران صاحب۔ اس کاغذ میں میرے خیال میں آپ کے مطلب
کی کوئی اہم چیز ہے"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ جس مقصد کے لئے میں یانگ کو زندہ رکھنا چاہتا تھا۔ وہ
مقصد اس کاغذ نے پورا کر دیا ہے۔ اس میں اس منصوبے کی
تفصیلات ہیں۔ جنہیں یہ لوگ گریٹ بال کا نام دیتے ہیں۔ اس
کاغذ کے مطابق گریٹ بال کے نام سے پانی کے اندر ایک ایسا
سنٹر تعمیر کیا جا رہا ہے جس سے یہ لوگ مخصوص جگہوں پر سمندر کے
اوپر ایسی ریز پھینک سکتے ہیں کہ وہاں ہوا کا دباؤ یک لخت کم کیا
جا سکے۔ اور اس طرح وہاں سے سمندر کا پانی کسی فوارے کی طرح
آسمان کی طرف اٹھے گا۔ اور پھر اس کے ارد گرد کے زمینی علاقے
دنیا کے بھیانک ترین سمندری سیلاب کی زد میں آجائیں گے۔
چونکہ اس سنٹر کا ڈیزائن گیند کی طرح کا ہے۔ اس لئے اسے گریٹ
بال کا نام دیا گیا ہے۔ اس کے لئے مشینری کی سپلائی کا کام
یانگ کے ذمے لگایا گیا تھا۔ جو اس نے پورا کر دیا ہے"۔۔۔ عمران
نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اس قدر بھیانک منصوبہ۔ ویری بیڈ۔ کہاں بنایا جا رہا ہے
یہ گریٹ بال"۔۔۔ سلاگو نے چونک کر پوچھا۔

"صرف اتنا اشارہ موجود ہے کہ بحر ہند میں بنایا جا رہا ہے۔ بہرحال میں اسے تلاش کر لوں گا۔ کیونکہ مشینری تو لی گروپ ہی سپلائی کرتا رہا ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو ابھی میں یہ کاغذات حکومت باچان کے حوالے نہ کروں تاکہ آپ اس گروپ کے آدمیوں سے انکوائری کر لیں"۔۔۔ سلاگو نے کہا۔

"ارے نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ اس نکاح نامے سے ہی کام چل جائے گا۔ کیوں جولیا"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے

"تمہیں سوائے بکواس کرنے کے اور آتا ہی کیا ہے"۔۔۔ جولیا نے مصنوعی غصے کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

"نکاح کرانا آتا ہے۔ آزمائش شرط ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے فوراً ہی جواب دیا اور اس بار فضا بھرپور قہقہوں سے گونج اٹھی۔

ختم شد

عمران اور فور سٹارز کا ایک ہنگامہ خیز ناول

بلاسٹرز

مکمل ناول

مصنف ــــــ مظہر کلیم ایم اے

بلاسٹرز ــــ پاکیشیا میں دھماکے کرنے اور دہشت گردی کرنے والا ایک خفیہ گروپ ــ جس نے پاکیشیا میں دہشت گردی کی انتہا کر دی۔

بلاسٹرز ــــ جن کے دھماکوں سے سینکڑوں بے گناہ شہریوں کو اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑے۔

بلاسٹرز ــ جن کی تلاش میں پولیس، انٹیلی جنس اور دوسرے سرکاری ادارے ناکام ہو گئے۔

بلاسٹرز ــ جن کی دہشت گردی سے پاکیشیا کی فضا خوف اور دہشت سے بھر گئی۔

فور سٹارز ــــ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خصوصی گروپ ــ ... جو بلاسٹرز کے مقابلے میں میدان میں اتر آیا۔

- کیا عمران اور فور سٹارز، بلاسٹرز کو تلاش کرنے اور ان کا خاتمہ کرنے میں کامیاب بھی ہو سکے ــــ یا ــــ ؟
- انتہائی پُرخطر جدوجہد ــــ تیز رفتار ایکشن اور اعصاب شکن سسپنس سے بھرپور ناول ــــــــ

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان